[illegible]

بحمد اللہ ... کتاب ... قرآن ... [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ... السلام

[illegible]

[illegible]

رسالہ ... ترجمان کتاب ... [illegible]

لا الہ الا اللہ [illegible]

[illegible]

[illegible] حدیث [illegible]

بصحت و انتظام تمام در اہتمام [illegible] مولوی حافظ محمد عبد الاحد صاحب سلمہ الصمد

مطبع مجتبائی دہلی

مختصر فہرست کتب خانہ تجارت مطبع مجتبائی دہلی ۱۸۹۱ء

قرآن شریف ودیم جلی قلم مجتبائی
مترجم بدو ترجمہ ایک ترجمہ اردو شاہ
رفیع الدین صاحب دوسرا [illegible]
ترجمہ فارسی شاہ ولی اللہ مع
حاشیہ [illegible] ہر آیۃ آیۃ کا [illegible]
فوائد شاہ عبد القادر [illegible]
قرآن شریف بلا ترجمہ مجتبائی
پنجسورہ مترجم جلی قلم مجتبائی
تفسیر جلالین مع کمالین محشی بحواشی
جدیدہ مطبوعہ مجتبائی
تفسیر حقانی مصری در دو جلد
تفسیر خازن مصری در چہار جلد مع
بر حاشیہ تفسیر مدارک کامل
تفسیر فتح البیان مع ابن کثیر مصری
در [illegible] جلد
تفسیر مظہری منزل اول
تفسیر اتقان مطبوعہ مصر در دو جلد
تفسیر جامع البیان دہلی
تفسیر بیضاوی تا سورہ بقر محشی
بحواشی جدیدہ مجتبائی
جواہر التفسیر اردو مطبوعہ لکھنؤ
[illegible] اور مختلف تفسیر
سورتوں کی تفسیر [illegible]
تفسیر حقانی بزبان اردو مطبوعہ
مطبع مجتبائی دہلی [illegible]
[illegible]
[illegible]

اور حواشی [illegible] ہے
قسطلانی مصری در [illegible] حاشیہ
مسلم مع نووی
صحیح مسلم مع نووی مطبوعہ [illegible]
صحیح در دو جلد
ایضاً انصاری دہلی در دو جلد
ایضاً [illegible]
ابو داؤد محشی کشمیری
ابن ماجہ محشی فاروقی
ترمذی مع شمائل ترمذی باضافہ [illegible]
[illegible]
مطبوعہ مجتبائی
ایضاً کاغذ ولایتی
شمائل ترمذی مجتبائی
نسائی شریف مع شرح [illegible]
نظامی
موطا امام مالک محشی مجتبائی
مشکوۃ شریف محشی [illegible] کامل
فی اسماء الرجال کاغذ دیسی
ایضاً کاغذ ولایتی
ایضاً ولایتی [illegible]
ایضاً [illegible]
شرح معانی الآثار للطحاوی کامل
[illegible]
[illegible] امام محمد [illegible]
[illegible] مصری
[illegible] مصری

تقریب التہذیب فی اسماء الرجال
مع حاشیہ [illegible]
[illegible] تخریج احادیث
الہدایہ [illegible] لکھنؤ
ایضاً [illegible] عسقلانی
اشعۃ اللمعات ترجمہ اردو [illegible]
[illegible]
ایک [illegible]
اردو ترجمہ [illegible]
[illegible]
شیخ عبد الحق محدث دہلوی کی [illegible]
[illegible]
کے فضائل اور اعمال [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کامل در دو جلد
تفسیر القاری شرح بخاری جلد اول
پنج پارہ [illegible]
ایضاً جلد دوم پنج پارہ
ایضاً جلد سوم پنج پارہ
ایضاً جلد چہارم پنج پارہ
ایضاً جلد پنجم
ایضاً جلد ششم [illegible]
[illegible] اردو ترجمہ صحیح بخاری
مطبوعہ لاہور [illegible]
ایضاً پارہ دوم
ایضاً پارہ سوم

ایضاً پارہ چہارم
ایضاً پارہ پنجم
[illegible] مترجم اردو [illegible]
[illegible] لاہور
ابو داؤد مترجم اردو
ترمذی شریف مترجم اردو
مظاہر حق ترجمہ اردو [illegible]
[illegible]
مشارق الانوار مترجم اردو
ریاض الصالحین از امام نووی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اصول الشاشی محشی [illegible]
مطبوعہ مجتبائی
ایضاً [illegible]
ایضاً ولایتی
نور الانوار [illegible]
توضیح تلویح [illegible] لکھنؤ
کشف [illegible] مسلم الثبوت
[illegible]
[illegible]
[illegible] مجتبائی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل الأوقات المباركة مواسم الخيرات والبركات ورتّب

تمام ستائیش اللہ کے واسطے ہے جسنے مبارک وقتوں کو خیرات اور برکتوں کے موسم

لأهل النسك والعبادات يربحون فيها تجارة ويضاعف لهم أجورهم ويبلغهم

زہاد اور عبادت والوں کے لئے تجارت

المقاصد الحسنة وما أعدّ لهم من ثواب الأعمال الصالحة فالذين أمسوا

اپنے مقصد اعمال کے ثواب

لم يحضروا مواسم التجارة والخير أولى بالخسارة والصلوة والسلام الأتمان

الأكملان على سيد المرسلين وإمام المتقين حبيب الله الذي ينبغي به واتباعه

سلام سید المرسلین اور متقیوں کے پیشوا

العلوم والأعمال وبكرمه وشفاعته ينال الأماني في الحال في المبدأ والمآل

علوم اور اعمال حاصل ہوتے ہیں اور انکے کرم اور شفاعت سے حال اور مآل میں امیدیں

استاذ الكل إمام الوجود ومنبع العلم ومعدن الجود وعلى آله وأصحابه وأتباعه

اور سبکے استاذ اور وجود کے پیشوا علم کے چشمہ اور سخاوت کے کان ہیں

أجمعين هداة طريق الحق ومحيي علوم الدين أما بعد فيقول العبد الفقير

حق کی راہ بتانیوالے اور علوم دین کے زندہ کرنیوالے ہیں بعد حمد و صلوۃ کے

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي جعل العام في كتابه اثني عشر شهرا في العدة وجعل بعض الاعمال
في بعضها للتقرب اليه عدة والصلوة والسلام على خير خلقه محمد واله واصحابه
وتابعيه الذين بلغوا شرائعه واحكامه بعده حمد و صلوٰۃ کے بعد احقر بندگان محمد عبدالاحد
گزارش کرتا ہے کہ مدت سے یہ فقیر آرزومند تھا کہ کتاب ما ثبت بالسنہ جو عربی زبان میں ہے اسکا ترجمہ اردو زبان میں ہو جائے
تاکہ ہر ایک ... لوگ جو اکثر عربی نہیں جانتے اسکے مضامین سے حظ وافر اٹھائیں اور اعمال پر اسکے بموجب
عمل کریں یہ کتاب عالم ربانی فاضل [illegible] فقیہ [illegible] شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف سے ہے
اس میں ہر مہینے کے اعمال و فضائل جو احادیث صحیحہ سے ثابت ہوئے ہیں درج کیے ہیں اور نیز جو اعمال کسی مہینے میں
[illegible] وارد ہوئے ہیں ان سب کو لکھا ہے تاکہ دیکھنے والوں کو
ہر مہینے کے اعمال [illegible] معلوم ہو جاوے [illegible] کیا کہ اس کا
ترجمہ جناب مولانا مولوی سبحان بخش مرحوم شکارپوری نے اردو میں کیا ہے اور جناب مولانا مولوی محمد [illegible]
صاحب [illegible] رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسکو ملاحظہ فرما کر پسند فرمایا ہے [illegible] جستجو کی گئی [illegible]
[illegible] وہ ترجمہ [illegible] حاصل کیا گیا اور [illegible] عام کے ارادے سے اپنے مطبع میں نہایت
صحت اور اہتمام کے ساتھ چھپوایا [illegible] اسکی خوبی [illegible] خود واضح ہوگی [illegible]
[illegible] مترجم مرحوم [illegible] اس ترجمہ کا [illegible] نام تجویز کر سکا
لہذا [illegible] اسکا نام الاعمال المأثورة في الايام المشهورة رکھا ناظرین [illegible] سے امید ہے کہ اگر اس ترجمہ سے
[illegible] تو مجھکو اور مترجم مرحوم کو دعائے خیر سے یاد فرماویں وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين والصلوة على خير خلقه محمد وآله

اطلاع

اس کتاب کے ترجمہ اور حل لغات میں مطبع کی ایک رقم کثیر صرف ہوئی ہے لہذا جملہ حقوق اس کے
بذریعہ رجسٹری محفوظ کیے گئے ہیں کوئی شخص بلا اجازت صریح اس کے طبع کا مجاز نہیں [illegible]

محمد عبدالاحد مالک مطبع مجتبائی دہلی [illegible]

To: www.al-mostafa.com

شهر المحرم

محرم کا مہینا

من جامع الاصول فيما جاء في الصحيح من الاحاديث من احواله وفضله

جامع الاصول میں سے وہ جو صحیح حدیثوں میں محرم کے احوال اور اسکی فضیلت

وفضل الصوم فيه عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت كان عاشوراء يوما

اور اسکے روزہ کی فضیلت میں آئی ہیں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ رمضان کی فرضیت سے

فيه قبل رمضان فلما نزل رمضان كان من شاء صامه ومن شاء افطر وفي رواية

پہلے عاشورا کے دن روزہ رکھتے تھے پھر جب رمضان فرض ہو گیا تو جسکا دل چاہے تھا عاشورا کا روزہ رکھتا تھا اور جو چاہتا تھا نہیں رکھتا تھا اور ایک روایت میں

قالت كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم امر بصيام يوم عاشوراء [illegible] وفي

کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے یوم عاشورا کے روزہ رکھنے کا حکم فرمایا تھا آخر حدیث تک اور ایک

اخرى قالت كانوا يصومون عاشوراء قبل ان يفرض رمضان وكان يوما تستر فيه الكعبة

روایت میں ہے کہتی ہیں کہ رمضان کی فرضیت سے پہلے عاشورا کا روزہ رکھا کرتے تھے اور وہ ایسا دن ہے کہ اس میں کعبہ کی پوشش کی جاتی

فلما فرض رمضان قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من شاء ان يصومه

جب رمضان فرض ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چاہے روزہ رکھنا چاہیے

فليصمه ومن شاء ان يتركه فليتركه وفي اخرى قالت كان يوم عاشوراء

روزہ رکھے اور جو ترک کرنا چاہے ترک کرے اور ایک روایت میں ہے کہتی ہیں یوم عاشورا

يصومه قريش في الجاهلية وكان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يصومه

جاہلیت کے ایام میں قریش روزہ رکھا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بھی پیش از اسلام

في الجاهلية فلما قدم المدينة صامه وامر بصيامه فلما فرض رمضان ترك

اس کا روزہ رکھا کرتے تھے پھر جب مدینہ میں تشریف لائے تو آپ نے بھی روزہ رکھا اور لوگوں کو روزہ کا حکم کیا پھر جب رمضان فرض ہو گیا تو عاشورا

عاشوراء فمن شاء صامه ومن شاء تركه وفي اخرى فلما فرض رمضان قال

موقوف کیا پھر تو جو چاہتا تھا روزہ رکھتا تھا اور جو چاہتا تھا نہیں رکھتا تھا اور ایک روایت میں ہے جب رمضان فرض ہو گیا تو فرمایا

من شاء صامه ومن شاء تركه وفي اخرى ان قريشا كانت تصوم عاشوراء في

جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے اور ایک روایت میں ہے کہ قریش ایام جاہلیت میں عاشورہ کا روزہ

الجاهلية ثم امر رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بصيامه حتى

رکھا کرتے تھے پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اسکے روزہ کا امر فرمایا یہاں تک کہ

الی الله الباری عبد الحق بن سیف الدین الترک الدهلوی البخاری وفقه الله لسلوک
طریق الحق والیقین فی متابعة سید المرسلین قد ثبت الاختلاف بین المحدثین
والمتنسکین فیما جاء فی اللیالی والایام من الاوراد والصلوة والصیام وقد تکلم
المحدثون فیما تمسک به النساک وشددوا فی الانکار وحکموا ببطلان ما روی
فیها من الاحادیث والاخبار ولکن کنا قد تکلمنا فی ذلک فی رسالة فارسیة لنا
فی الجمع بین الفریقین وسلکنا فیها بین الطریقین وذکرنا ما فیه من الاجمال والتفصیل
والله یقول الحق وهو یهدی السبیل ثم جمعنا فی هذه الرسالة ما جاء من الاحادیث
الصحاح والحسان والضعاف والموضوعات علی ما قرره المحدثون الذین بیدهم
الامر فی هذه المعاملات مع ذکر اکثر فوائد شریفة وتحقیقات لطیفة فیما
انجر الیه الکلام خصوصا فی شهر ربیع الاول فی ذکر وفات سید الانام علیه وآله
الصلوة والسلام مبتدأ من الشهر المحرم الی ذی الحجة الحرام والله الموفق منه
الاکمال والاتمام وسمیت هذه الرسالة بما ثبت من السنة فی
ایام السنة تقبله بفضله من لا تأخذه سنة ولا نوم

اليهود ويتخذونه عيدا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم صوموه انتم

کرتے تھے اور اسکو عید مناتے تھے پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ روزہ رکھا کرو

وفي رواية كان اهل خيبر يصومون يوم عاشوراء ويتخذونه عيدا ويلبسون

اور ایک روایت میں ہے کہ خیبر کے لوگ یوم عاشورا کا روزہ رکھا کرتے تھے اور اسکو عید مناتے تھے اور اپنی

نساءهم فيه حليهم وشارتهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فصوموه انتم

عورتوں کو زیور اور پوشاک پہناتے تھے پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ روزہ رکھا کرو

اخرجه البخاري ومسلم وعن ابن عباس قال قدم رسول الله صلى الله عليه

یہ روایت بخاری اور مسلم کی ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وسلم المدينة فرأى اليهود تصوم يوم عاشوراء فقال ما هذا قالوا يوم صالح

وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو یہود کو دیکھا کہ عاشورا کے دن روزہ رکھتے ہیں آپ نے پوچھا یہ کیا ہے عرض کیا یہ نیک دن ہے کہ [illegible]

الله فيه موسى وبني اسرائيل من عدوهم فصامه فقال انا احق بموسى منكم

نجات دی اللہ نے موسیٰ کو اور بنی اسرائیل کو انکے دشمن سے بچایا سو موسیٰ نے [illegible]

فصامه وامر بصيامه وفي رواية فقال لهم ما هذا اليوم الذي تصومونه قالوا هذا

[illegible]

يوم عظيم انجى الله فيه موسى وقومه وغرق فيه فرعون وقومه فصامه موسى

[illegible]

شكرا فنحن نصومه تعظيما له اخرجه البخاري ومسلم واخرجه ابو داؤد [illegible]

[illegible]

وعن جابر بن سمرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمرنا بصيام يوم

اور جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یوم عاشورا کے روزہ کا امر فرماتے

عاشوراء ويحثنا عليه ويتعاهدنا عنده فلما فرض رمضان لم يأمرنا ولم

[illegible]

ينهنا عنه ولم يتعاهدنا عنده اخرجه مسلم وعن علقمة ان الاشعث بن قيس دخل

[illegible]

على عبد الله وهو يطعم يوم عاشوراء فقال يا ابا عبد الرحمن ان اليوم يوم

[illegible]

[illegible]

فرض رمضان فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من شاء

رمضان فرض ہو گیا تو پس رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا جو چاہے عاشورا کا

فليصمه ومن شاء فليفطر اخرجه البخاري ومسلم واخرج مالك

روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے یہ روایت بخاری اور مسلم کی ہے اور مالک

وابو داؤد والترمذي الرواية الرابعة وقالوا فيها فكانت هي الفريضة

اور ابو داؤد اور ترمذی نے چوتھی روایت نقل کی ہے اور اس روایت میں اس عبارت کے بعد فرض رمضان ہوا

بعد قوله فلما فرض رمضان وعن ابن عمر رضي الله عنهما ان اهل الجاهلية

یہ کہتے ہیں پھر وہی رمضان فرض تھا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جاہلیت والے

كانوا يصومون يوم عاشوراء وان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم صامه

عاشوراء کے دن بیشک روزہ رکھتے تھے اور بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اور مسلمانوں نے

والمسلمون قبل ان يفترض رمضان فلما فرض رمضان قال رسول الله صلى

رمضان کی فرضیت سے پہلے یوم عاشوراء کا روزہ رکھا پھر جب رمضان فرض ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ

الله تعالى عليه وسلم ان عاشوراء يوم من ايام الله تعالى فمن شاء صامه وفي

تعالی علیہ وسلم نے فرمایا بیشک عاشوراء اللہ کے دنوں میں کا ایک دن ہے جو چاہے اس میں روزہ رکھے اور ایک

رواية قال ذكر عند النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يوم عاشوراء فقال ذاك يوم

روایت میں ہے کہ عبد اللہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے سامنے یوم عاشوراء کو ذکر کیا گیا آپ نے فرمایا یہ وہ دن ہے کہ

كان يصومه اهل الجاهلية فمن شاء صامه ومن شاء تركه اخرجه البخاري ومسلم

اہل جاہلیت اس میں روزہ رکھتے تھے سو جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے ترک کرے بخاری اور مسلم نے روایت کی ہے

وللبخاري صام رسول الله صلى الله عليه وسلم عاشوراء وامر بصيامه فلما فرض

اور تنہا بخاری کی یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم عاشوراء میں روزہ رکھا اور روزہ کا امر فرمایا پھر جب

رمضان تركه وكان عبد الله لا يصومه الا ان يوافق صومه ولمسلم مثل الثانية

رمضان فرض ہو گیا تو موقوف کیا اور عبد اللہ اس دن روزہ نہیں رکھا کرتے تھے مگر جب کہ روزہ کا دن موافق پڑتا اور مسلم کی روایت دوسری کی طرح

وقال فمن احب منكم ان يصومه فليصمه ومن كره فليدعه واخرجه ابو داؤد

اور کہا جو کوئی تم میں سے روزہ رکھنا محبوب جانے سو روزہ رکھے اور جس کو محبوب نہ ہو وہ ترک کرے اور ابو داؤد نے

نحو الرواية الاولى وعن ابي موسى قال كان يوم عاشوراء يوما يعظمه

پہلی سے روایت کی ہے اور ابو موسیٰ سے روایت ہے کہتے ہیں یوم عاشوراء ایسا دن تھا کہ یہود اس کی تعظیم

نفعل اخرجه النسائي واخرج عن محمد بن صيفي قال قال رسول الله صلى الله

بھی کرینگے اسکو نسائی نے نقل کیا ہے اور محمد بن صیفی سے نقل کیا ہے وہ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

عليه وسلم يوم عاشوراء امنكم احد اكل اليوم فقالوا منا من صام ومنا من لم

علیہ وسلم نے عاشوراء کے دن پوچھا کیا تم میں سے کسی نے آج کھایا ہے عرض کیا ہم میں سے بعضے نے روزہ رکھا اور بعضے نے روزہ

يصم قال فاتموا بقية يومكم وابعثوا الى اهل العروض فليتموا بقية يومهم

نہیں رکھا فرمایا پس اپنا باقی کا دن پورا کرلو اور گرد و نواح کے لوگوں کو کہلا بھیجو کہ اپنا باقی کا دن پورا کرلیں

وروى مالك بلغه ان عمر بن الخطاب رضي الله عنه ارسل الى الحارث بن هشام

اور مالک روایت کرتے ہیں انکو یہ خبر ملی ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حارث بن ہشام کو کہلا بھیجا کہ

ان غدا يوم عاشوراء فصم وأمر اهلك ان يصوموا اخرجه الموطا وعن عبيد الله

کل یوم عاشوراء ہے سو تم روزہ رکھنا اور اپنی اہل کو کہدینا کہ روزہ رکھیں اسکو موطا نے نقل کیا ہے اور عبید اللہ

بن ابي يزيد انه سمع ابن عباس رضي الله عنهما وسئل عن صيام يوم عاشوراء

ابن ابی یزید سے روایت ہے کہ انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا کہ جبکہ یوم عاشوراء کے روزہ کا سوال ہوا

فقال ما علمت رسول الله صلى الله عليه وسلم صام يوما يطلب فضله على الايام

سو کہا کہ مجھکو معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ایسے دن کا روزہ رکھا ہو کہ اور دنوں پر اسکی فضیلت کی جستجو کی ہو

الا هذا اليوم ولا شهرا الا هذا الشهر يعني رمضان وفي حديث عبد الله

سوا اسی دن کے اور نہ کسی مہینہ کی سوا اس مہینے یعنی رمضان کے اور عبد اللہ بن موسی کی

ابن موسى قال ما رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يتحرى صيام يوم فضله على غيره

حدیث میں یہ کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ ایسے دن کے روزہ کی تلاش کرتے ہوں جسکو اوروں پر فضیلت ہو

الا هذا اليوم يوم عاشوراء وهذا الشهر يعني رمضان اخرجه البخاري

سوا اس روز یعنی یوم عاشوراء کے اور اس مہینہ یعنی رمضان کے اسکو بخاری اور مسلم نے

ومسلم وعن ابي قتادة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال صيام يوم عاشوراء

نقل کیا ہے اور ابو قتادہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوم عاشوراء کے روزہ میں

اني احتسب على الله ان يكفر السنة التي قبله اخرجه الترمذي وعن ابن

خدا پر بھروسہ کرتا ہوں کہ سال گذشتہ کا کفارہ ہو جاوے اسکو ترمذی نے نقل کیا ہے اور ابن عباس

عباس رضي الله عنهما قال امر رسول الله صلى الله عليه وسلم بصوم يوم عاشوراء

عاشوراء فقال كان يصام قبل أن ينزل رمضان فلما نزل رمضان ترك

عاشورے سے جدا پایا اللہ رمضان کی فرضیت سے پہلے روزہ رکھا کرتے تھے جب رمضان فرض ہو گیا تو چھوڑ دیا گیا

فإن كنت مفطرا فاطعم أخرجه البخاري ومسلم وعن سلمة بن الأكوع أن

تو بھی اگر روزہ سے نہ ہو تو کھا لے یہ روایت بخاری اور مسلم کی ہے اور سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم أمر رجلا من أسلم أن أذن في الناس أن من كان

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو قبیلہ اسلم میں سے فرمایا کہ لوگوں میں پکار دے کہ جسنے

أكل فليصم بقية يومه ومن لم يكن أكل فليصم فإن اليوم يوم عاشوراء وفي رواية

کھا لیا ہو تو وہ باقی دن روزہ کی طرح پورا کرے اور جسنے نہیں کھایا وہ روزہ رکھے کیونکہ آج یوم عاشورا ہے اور ایک روایت میں

أنه قال لرجل من أسلم أذن في قومك أو في الناس بالشك أخرجه البخاري

کہ رسول اللہ صلعم نے ایک شخص کو قبیلہ اسلم میں سے فرمایا کہ اپنی قوم میں یا لوگوں میں پکار دے راوی کو شک ہوا اس روایت کو بخاری

ومسلم والنسائي وعن عبد الرحمن بن سلمة نحوه أخرجه أبو داود وعن الربيع

اور مسلم اور نسائی نے نقل کیا ہے اور عبدالرحمن بن سلمہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے یہ روایت ابوداود نے نقل کی ہے اور ربیع

بنت المعوذ رضي الله عنها قالت أرسل رسول الله صلى الله عليه وسلم غداة

معوذ کی بیٹی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یوم

عاشوراء إلى قرى الأنصار التي حول المدينة من كان أصبح صائما فليتم صومه

عاشورا کی صبح کو انصاریوں کے گاؤں میں جو مدینہ کے پاس تھے یہ کہلا بھیجا جسنے آج کچھ نہ کھایا ہو تو وہ اپنا روزہ پورا کرے

ومن كان أصبح مفطرا فليتم بقية يومه فكنا بعد ذلك نصومه ونصوم صبياننا

اور جسنے کچھ کھا لیا ہو تو اپنا سارا دن روزہ کی طرح پورا کرے سو ہم اسکے بعد اس کا روزہ رکھا کرتے تھے اور اپنے چھوٹے بچوں سے

الصغار منهم ونذهب إلى المسجد فنجعل لهم اللعبة من العهن فإذا بكى أحدهم

روزہ رکھواتے تھے اور ہم مسجد کو جاتے تو انکے واسطے روئی کا کھلونا بنا دیتے جب کوئی ان میں سے کھانے پر

على الطعام أعطيناها إياه حتى يكون عند الإفطار أخرجه البخاري ومسلم وفي رواية

روتا تو ہم اسکو وہ کھلونا دے دیا کرتے یہاں تک کہ افطار کا وقت ہو جاتا اس روایت کو بخاری اور مسلم نے نقل کیا ہے اور ایک روایت میں

أخرى مثله وعن قيس بن سعد بن عبادة رضي الله عنه قال كنا نصوم عاشوراء

ایسا ہی ہے اور قیس بیٹا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا ہم عاشورا کا روزہ رکھا کرتے تھے

ونؤدي زكوة الفطر فلما نزل رمضان ونزلت الزكوة لم نؤمر به ولم ننه عنه وكنا

اور صدقہ فطر بھی دیا کرتے تھے پھر جب رمضان اور زکوۃ فرض ہو گئی تو نہ ہمکو اسکا کچھ حکم ہوا اور نہ اس سے منع کیا اور ہم

وركعتان قبل الفجر أخرجه النسائي وعن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور فجر سے پہلے دو رکعتیں اسکو نسائی نے نقل کیا ہے اور ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

قال أفضل الصيام بعد شهر رمضان شهر الله المحرم وأفضل الصلوة بعد المكتوبة

فرمایا کہ رمضان کے بعد سب سے بہتر روزے اللہ کے مہینہ محرم کے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب نمازوں میں بہتر

صلوة الليل وفي رواية قال سئل أي الصلوة أفضل بعد المكتوبة قال الصلوة

رات کی نماز یعنی تہجد ہے اور ایک روایت میں ہے کہ کسی نے پوچھا فرض نماز کے بعد کونسی نماز افضل ہے کہا بیچ رات کی

الليل وأي الصيام بعد شهر رمضان قال صيام شهر الله المحرم أخرجه

نماز اور رمضان کے بعد کونسے روزے ہیں کہا اللہ کے مہینہ محرم کے روزے اسکو

مسلم وأبو داود وأخرج الترمذي والنسائي الأول وعن علي رضي الله

مسلم اور ابوداود نے نقل کیا اور ترمذی اور نسائی نے اول روایت نقل کی ہے اور علی رضی اللہ

عنه أنه سأله رجل قال أي شهر تأمرني أن أصوم بعد رمضان فقال له

سے روایت ہے کہ ان سے کسی شخص نے پوچھا کہ مجھکو بعد رمضان کے کونسے مہینے کے روزوں کا حکم دیتے ہو علی نے فرمایا میں نے کسی سے

ما سمعت أحدا يسأل عن هذا إلا رجلا سمعته يسأل رسول الله صلى الله

نہیں سنا کہ یہ بات پوچھی ہو سوائے ایک شخص کے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

عليه وسلم وأنا قاعد عنده فقال يا رسول الله أي شهر تأمرني أن أصوم بعد

پوچھتا تھا اور میں آپ کے پاس بیٹھا سنتا تھا اسنے عرض کیا یا رسول اللہ مجھکو بعد رمضان کے کونسے مہینے کا

شهر رمضان قال إن كنت صائما بعد شهر رمضان فصم المحرم فإنه شهر الله

حکم دیتے ہو کہ روزے رکھا کروں فرمایا اگر تو رمضان کے سوا روزہ رکھنا چاہتا ہے تو محرم کے روزے رکھا کر کیونکہ یہ اللہ کا مہینہ ہے

تعالى فيه يوم تاب فيه على قوم ويتوب فيه على قوم آخرين أخرجه الترمذي

اس میں ایک دن ہے کہ اس میں اللہ نے ایک قوم کی توبہ قبول کی اور اس میں اور قوم کی توبہ قبول کریگا اسکو ترمذی نے نقل کیا ہے

هذه الأحاديث جاءت في الكتب الستة مذكورة في جامع الأصول لابن الأثير

یہ حدیثیں صحاح ستہ میں آئی ہیں جامع الاصول میں مذکور ہیں

بأحاديث ذكرت في الجامع الكبير تأليف سيدنا ومولانا الشيخ العارف بالله

وہ حدیثیں ہیں کہ جامع کبیر میں مذکور ہیں جو کہ ہمارے سید اور مولانا شیخ عارف باللہ

علي المتقي الذي رتبها وبوبها من جمع الجوامع للسيوطي فيه أحاديث الستة

علی متقی کی تالیف ہے جنہوں نے جمع الجوامع سیوطی سے اسکو مرتب کیا اور اس میں صحاح ستہ کی حدیثیں

یوم العاشر رواہ الترمذی وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ
روزہ کا حکم فرمایا اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لئن بقیت الی قابل لاصومن التاسع یعنی یوم عاشوراء
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں سال آئندہ تک زندہ رہا تو البتہ نویں تاریخ روزہ رکھونگا یعنی عاشوراء کی نویں تاریخ
وفی روایۃ قال حین صام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاشوراء وامر بصیامہ
اور ایک روایت میں ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم عاشوراء کو آپ روزہ رکھا اور اسکے روزہ کا امر فرمایا
فقالوا یا رسول اللہ انہ یوم یعظمہ الیہود والنصاری فقال رسول اللہ صلی
تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ وہ دن ہے جسکی یہود و نصاری تعظیم کرتے ہیں پس رسول اللہ صلی اللہ
اللہ علیہ وسلم فاذا کان العام القابل ان شاء اللہ صمت الیوم التاسع فلم یات
علیہ وسلم نے فرمایا جب سال آئندہ ہوگا تو ان شاء اللہ نویں تاریخ روزہ رکھونگا سو اگلا سال
العام المقبل حتی توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی روایۃ حکم بن الاعرج
آنے ہی نہ پایا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کی اور حکم بن الاعرج کی روایت میں ہے
قال انتہیت الی ابن عباس رضی اللہ عنہما وہو متوسد رداءہ فی زمزم
کہتا ہے کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس اس وقت پہنچا کہ وہ اپنی چادر سے زمزم میں تکیہ لگائے تھے
فقلت اخبرنی عن صوم عاشوراء فقال اذا رایت ہلال المحرم فاعدد واصبح
میں نے کہا یوم عاشوراء کے روزہ کا حال بتاؤ کہا جب تو محرم کا ہلال دیکھے تو گنتا جا اور
یوم التاسع صائما قال ہکذا کان محمد صلی اللہ علیہ وسلم یصوم قال نعم
نویں تاریخ روزہ رکھ کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسیطرح روزہ رکھا کرتے تھے اسنے کہا ہاں
اخرجہ مسلم واخرج ابو داؤد الثانیۃ والثالثۃ وفی روایۃ ذکرہا رزین عن
اسکو مسلم نے نقل کیا ہے اور ابو داؤد نے دوسری اور تیسری روایت کی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ رزین نے
عطاء قال سمعت ابن عباس رضی اللہ عنہما یقول صوموا التاسع والعاشر
عطاء سے نقل کی ہے کہا ہے میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا ہے کہ کہتا تھا نویں اور دسویں کو روزہ رکھا کرو
وخالفوا الیہود وعن حفصۃ رضی اللہ عنہا قالت اربع لم یکن یدعہن
اور یہود کی مخالفت کرو اور حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں چار کام ہیں کہ ان کو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صیام عاشوراء والعشر وثلثۃ ایام من کل شہر

انس رضی اللہ عنہ قال من صام ثلثة ایام من شہر حرام الخمیس والجمعة
انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا جس نے تین دن روزے رکھے حرمت والے مہینوں میں جمعرات اور جمعہ
والسبت کتب لہ عبادة سنتین وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال
اور ہفتہ کو واسطے اس کے دو سال کی عبادت لکھی جاوے گی اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان العام المقبل صمنا الیوم التاسع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سال آئندہ آوے گا تو ہم نویں تاریخ کو روزہ رکھیں گے
وعنہ انہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بقیت ان شاء اللہ لاصومن
اور ابن عباس سے روایت ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں جیتا رہا تو نویں تاریخ کو
الیوم التاسع وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
نویں تاریخ روزہ رکھوں گا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
وسلم من صام یوم الزینة ادرک ما فاتہ من صیام السنة یعنی عاشوراء
فرمایا جس نے یوم الزینہ کو روزہ رکھا تو سال بھر میں جو روزے اس سے فوت ہوئے پالیے مراد عاشورا کا دن ہے
وروی ابو الشیخ فی الثواب انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور ابو الشیخ نے ثواب میں روایت کی ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ان نوحا ہبط من السفینة علی الجودی یوم عاشوراء فصام وامر من معہ
بیشک نوح علیہ السلام کشتی سے جودی پہاڑ پر عاشورا کے دن اترے تو روزہ رکھا اور حکم کیا
بصیامہ شکرا للہ وفی یوم عاشوراء تاب اللہ علی آدم وعلی اہل مدینة
اور اپنے ساتھیوں کو روزہ کا شکر کے واسطے اللہ کے اور اسی دن عاشورا کے توبہ آدم کی اور یونس کے شہر والوں کی
یونس وفیہ فلق البحر لبنی اسرائیل وفیہ ولد ابرہیم وعیسی علیہما
توبہ قبول کی اور اسی دن دریا بنی اسرائیل کے واسطے پھٹا اور اسی روز ابراہیم و عیسی علیہما السلام
السلام وعن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
پیدا ہوئے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
وسلم من وسع علی عیالہ یوم عاشوراء لم یزل فی سعة سائر سنتہ وعن
فرمایا جس نے عاشورا کے روز اپنے عیال پر فراخی کی تو وہ سال بھر فراخی میں رہے گا اور
علی رضی اللہ عنہ سید الناس آدم وسید العرب محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بطرق اخر ولا حاجة الى اعادتها بعد ذكرها بطرقها اللهم الا ان

اور طریق سے آئی ہیں اور انکے دوبارہ لانے کی کچھ حاجت نہیں ہے جبکہ صحاح کے طریق پر ذکر ہو چکیں ان

يكون بلفظ اخر لم يذكر في الجامع واحاديث اخر بعد هذا واناذكرها

اگر دوسرے لفظ ہوتے جو جامع میں مذکور نہیں ہوئے تو اعادہ ہوتا اور سوا انکے اور حدیثیں ہیں ہم انکو ذکر کرتے ہیں

وعن علي رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

اور علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ان كنت صائما بعد شهر رمضان فصم المحرم فانه شهر الله تعالى فيه

اگر تو بعد رمضان کے روزہ رکھنا چاہے تو محرم میں روزہ رکھ کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کا مہینا ہے اس میں

يوم تاب فيه على قوم ويتوب فيه على اخرين رواه الترمذي وعن

ایک دن ہے اس میں ایک قوم کی توبہ قبول کی اور اس میں اور دن کی توبہ قبول کریگا اسکو ترمذی نے روایت کیا ہے اور

ابن عباس رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

صوموا يوم عاشوراء وخالفوا فيه اليهود وصوموا قبله يوما او بعده

روز عاشورا کو روزہ رکھا کرو اور اس میں یہود کی مخالفت کیا کرو اور روزہ رکھو اس سے ایک دن پہلے اور ایک دن پیچھے

يوما رواه احمد وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

روزہ رکھا کرو اسکو احمد نے روایت کیا ہے اور انہی سے روایت ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لئن بقيت لامرت بصيام يوم قبله ويوم بعده يعني يوم عاشوراء رواه

اگر میں جیتا رہا تو ایک دن پہلے اور ایک دن پیچھے کے روزہ کا حکم دونگا مراد عاشورا کا دن تھا

البيهقي في شعب الايمان وعن ابي هريرة صوموا يوم

اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے اور ابی ہریرہ سے روایت ہے عاشورا کے

عاشوراء وهو يوم كانت الانبياء تصومه فصوموه رواه ابن ابي

دن روزہ رکھا کرو یہ وہ دن ہے کہ اس میں انبیاء روزہ رکھتے تھے سو تم بھی روزہ رکھا کرو اسکو ابن ابی

شيبة وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم

شیبہ نے روایت کیا ہے اور ابوہریرہ ہی سے روایت ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روز

عاشوراء عيد من قبلكم فصوموه انتم رواه البزار والديلمي وعن

عند ربه والحاق بدرجات أهل بيته الطاهرين فمن ذكر ذلك اليوم

مرتبہ ہے اور اہل بیت طاہرین کے درجات میں شامل ہونے پر فائز ہوتا ہے تو جو شخص اس دن کی

مصابه لا ينبغي أن يشتغل إلا بالاسترجاع امتثالا للأمر وإحرازا لما رتبه

مصیبت کو یاد کرے تو اسکو یہی سزاوار ہے کہ انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھے تاکہ اسکی فرمانبرداری ہو اور اللہ نے جو

الله تعالى عليه بقوله أولئك عليهم صلوات من ربهم ورحمة وأولئك هم

ثواب مرتب کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہی گروہ ہے کہ ان پر انکے رب کی صلوات اور رحمت ہے اور یہی گروہ

المهتدون ولا يشتغل ذلك اليوم إلا بذلك ونحوه من عظائم الطاعات كالصوم

راہ یاب ہے اور اس روز اسکو یہی شغل چاہئے مگر یہی اور اسکے مثل بڑے بڑے طاعات جیسے روزہ

وإياه ثم إياه أن يشتغل ببدع الرافضة ونحوهم من الندب والنياحة والحزن

اور بچو آپ کو بچو رافضیوں کی بدعتوں اور انکے مثل غیروں کی سی بات کرنے سے گریہ اور نوحہ اور اندوہ

إذ ليس ذلك من أخلاق المؤمنين وإلا لكان يوم وفاة رسول الله صلى الله

کیونکہ یہ مومنین کا طریقہ نہیں ہے اور نہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

عليه وسلم أولى بذلك وأحرى أو ببدع الناصبة المتعصبين على أهل البيت أو الجهال

وفات کا دن اس سے سزاوار تر اور لائق تر ہوگا یا خارجیوں کی بدعات جو اہل بیت سے تعصب رکھتے ہیں یا جاہلوں کی

المقابلين الفاسد بالفاسد والبدعة بالبدعة والشر بالشر من إظهار غاية

جو فاسد کو فاسد سے اور بدعت کو بدعت سے اور برائی کو برائی سے مقابلہ کرتے ہیں اور نہایت

الفرح والسرور واتخاذه عيدا وإظهار الزينة فيه كالخضاب والاكتحال

فرح اور سرور ظاہر کرنا اور اسکو عید بنانا اور آرائش ظاہر کرنی جیسے خضاب کرنا اور سرمہ لگانا

ولبس جديد الثياب وتوسيع النفقات وطبخ الأطعمة والحبوب الخارجة

اور نئی پوشاک پہننی اور خرچ میں فراخی کرنی اور کھانے دانے پکانے خلاف عادت

عن العادات واعتقادهم أن ذلك من السنة والمعتاد والسنة ترك ذلك كله

پکانا اور انکا یہ سمجھنا کہ یہ امور مسنون و معتاد ہیں حالانکہ ان تمام امور کا ترک مسنون ہے

فإنه لم يرد في ذلك شيء يعتمد عليه ولا أثر صحيح يرجع إليه وقد سئل بعض أئمة

کیونکہ اس باب میں کوئی معتمد علیہ روایت نہیں ہے اور نہ کوئی ایسا اثر جسکی طرف رجوع کیجیے اور بعض ائمہ حدیث اور

الحديث والفقه عن الكحل والغسل والحناء وطبخ الحبوب ولبس الجديد وإظهار

فقہ سے پوچھا گیا عاشورا کے دن سرمہ لگانے اور نہانے اور مہندی لگانے اور دانے پکانے اور نئے کپڑے پہننے اور

وسید الروم صهیب وسید الفرس سلمان وسید الحبشة بلال وسید
اور روم کا سردار صہیب ہی اور فارس کا سردار سلمان ہے اور حبشہ کا سردار بلال ہی اور پہاڑوں کا
الجبال طور سیناء وسید الشجر السدر وسید الاشهر محرم وسید الایام
سردار طور سینا ہے اور درختوں کا سردار سدرہ ہی اور مہینوں کا سردار محرم ہی اور دنوں کا سردار
الجمعة وسید الکلام القرآن وسید القرآن البقرة وسید البقرة آیة الکرسی اما ان
جمعہ ہے اور کلام کا سردار قرآن ہے اور قرآن کا سردار سورہ بقرہ ہی اور سورہ بقرہ کا سردار آیۃ الکرسی ہی
فیها خمس کلمات فی کل کلمة خمسون برکة رواه الدیلمی فی مسند الفردوس
اس میں پانچ کلمے ہیں ہر ایک کلمہ میں پچاس پچاس برکتیں ہیں اسکو دیلمی نے مسند الفردوس میں نقل کیا ہے
وهو ضعیف قال العبد الضعیف قد ورد فی حدیث آخر من هذا الباب
اور یہ حدیث ضعیف ہی بندہ ضعیف کہتا ہے اور بیشک اسی باب کے ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ
ان افضل الشهور شهر رمضان وهو ما رواه الطبرانی عن ابن عباس رضی الله
مہینوں میں افضل رمضان ہے اور یہ وہ ہے جو طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
عنهما قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الا اخبرکم بافضل الملائکة
روایت کیا ہی کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمکو کیوں نہ بتا دوں کہ فرشتوں میں افضل
جبرئیل وافضل الایام یوم الجمعة وافضل الشهور شهر رمضان وافضل
جبرئیل ہے اور دنوں میں افضل جمعہ کا دن ہے اور مہینوں میں افضل رمضان ہے اور راتوں میں
اللیالی لیلة القدر وافضل النساء مریم بنت عمران اللهم الا ان یفرق
افضل لیلۃ القدر ہے اور عورتوں میں افضل مریم عمران کی بیٹی ہی الٰہی مگر یہ کہ افضلیت اور
بین الافضلیة والسیادة فتدبر وبالله التوفیق قال الشیخ شهاب الدین
سیادت میں کچھ فرق کیا جاوے سو اسکو سوچ لے اور توفیق اللہ ہی سے ہے شیخ شہاب الدین
ابن حجر الهیتمی المصری مفتی بلد الله الحرام وشیخ الفقهاء والمحدثین فی
ابن حجر ہیتمی مصری مکہ شہر کے مفتی اور اپنے وقت میں ان کے فقہا اور محدثین کا استاد
اوانه بذلک المقام فی الصواعق المحرقة اعلم ان ما اصیب به الحسین رضی الله
صواعق محرقہ میں کہتا ہے دیکھو کہ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر
تعالی عنه فی عاشوراء انما هو الشهادة الدالة علی مزید حظوته ورفعة درجته
دن عاشورا کے جو مصیبت واقع ہوا وہ کچھ اور نہیں شہادت ہی دلالت کرتی ہے ان کے مزید مرتبہ اور رفعت درجہ پر

ر التحاد أن سائر الأحاديث في فضله غير الصوم كفضل الصلاة والإنفاق

ہے نقل کرتا ہے کہ اسکی فضیلت کی ساری حدیثیں بجز روزہ کے جیسے نماز کی اور خرچ کے

والخضاب والادهان والاكتحال وطبخ الحبوب وغير ذلك كله موضوع ومفترى

اور خضاب کے اور تیل لگانے کے اور سرمہ لگانے کے اور دانے پکانے کے اور اسکے سوا تمام موضوع اور افترا کیے ہوئے ہیں

بذلك صرح ابن القيم أيضا فقال حديث الاكتحال والادهان والتطيب يوم

اسی بات کو ابن قیم نے بھی صاف صاف کہا ہے سو یہ کہا ہے کہ حدیث اکتحال اور ادہان اور خوشبو لگانے کی بیچ روز

عاشوراء من وضع الكذابين والكلام فيمن خص يوم عاشوراء بالكحل وأما أن

عاشورا کے جھوٹے لپاٹیوں کی وضع سے ہے اور کلام ہے اسکے حق میں جو روز عاشورا کو سرمہ کے ساتھ خاص کرے اور یہ کہ

التوسعة فيه لها أصل هو كذلك فقد أخرج حافظ الإسلام زين الدين العراقي

توسعہ ... اسکی کچھ اصل ہے سو ایسی ہی ہے سو بیشک حافظ اسلام زین عراقی نے

في أماليه من طريق البيهقي أن النبي صلى الله عليه وسلم قال من وسع على عياله

اپنی امالی میں بیہقی کے طریق پر نقل کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی روز عاشورا اپنے

وأهله يوم عاشوراء وسع الله عليه سائر سنته ثم قال عقيب هذا الحديث

اہل و عیال پر فراخی کرے تو اللہ تعالی تمام سال فراخی رکھیگا پھر اسکے بعد کہا ہے کہ اس حدیث کے

إسناده لين لكنه حسن على رأي ابن حبان وله طرق أخرى صحح الحافظ أبو الفضل

اسناد میں ضعف ہے پر ابن حبان کی رائے پر حسن ہے اور اسکے اور طریق ہیں حافظ ابو الفضل

ابن ناصر بعضها وفيه زيادات منكرة وكلام البيهقي يقتضي أن حديث التوسعة

ابن ناصر نے بعض کو صحیح کہا ہے اور اس میں منکر زیادتیں ہیں اور بیہقی کا کلام چاہتا ہے کہ توسعہ کی حدیث

حسن على رأي غير ابن حبان أيضا فإنه رواه من طرق عن جماعة من الصحابة مرفوعا

سوائے ابن حبان کے اور رائے پر بھی حسن ہے کیونکہ اسنے کئی طریق پر ایک جماعت صحابہ سے مرفوعا روایت کیا ہے

ثم قال هذه الأسانيد وإن كانت ضعيفة لكن إذا ضم بعضها إلى بعض

پھر کہا ہے یہ اسناد ہیں ہر چند ضعیف ہیں پر جب ایک کو ایک کے ساتھ ملا دینگے تو

أحدثت قوة وإنكار ابن تيمية أن التوسعة لم يرد فيها شيء عنه صلى الله عليه وآله وسلم

قوت پیدا کرینگی اور ابن تیمیہ کا انکار کہ توسعہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی بات نہیں آئی

لا علمت وقول أحمد إنه لا يصح لذاته لا ينفي كونه حسنا لغيره والحسن

بے علمی ہے اور احمد کا یہ قول کہ یہ صحیح لذاتہ نہیں ہے حسن لغیرہ ہونے کو نفی نہیں کرتا اور حسن

الشرور يوم عاشوراء فقال لم يرد فيه حديث صحيح عنه صلى الله عليه وسلم
ظاہر کرنے کا سوال ہوا سو انہوں نے جواب دیا کہ اس باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث صحیح مروی نہیں ہے

ولا عن اصحابه ولا استحبه احد من ائمة المسلمين من الاربعة ولا
اور نہ آپ کے کسی اصحاب سے اور نہ مسلمانوں کے چاروں اماموں میں سے کسی نے اس کو پسند کیا اور نہ

من غيرهم ولم يرو في الكتب المعتمدة في ذلك صحيح ولا ضعيف وما قيل ان
کسی اور نے اور نہ معتمد کتابوں میں اس باب کے کوئی روایت صحیح ہے نہ ضعیف اور یہ جو کہتے ہیں کہ

من اكتحل يوم عاشوراء لم يرمد ذلك العام ومن اغتسل لم يمرض كذلك
جس نے عاشوراء کے دن سرمہ لگایا تو اس سال بھر آنکھیں نہیں دکھیں گی اور جو کوئی نہایا سال بھر بیمار نہیں ہوگا

ومن وسع على عياله فيه وسع الله عليه سائر سنته وامثال ذلك مثل فضل
اور جس نے اپنے عیال پر فراخی کی تو اللہ تمام سال اس پر فراخی رکھے گا اور یہی اور روایتیں جیسے اس دن کی

صلاة فيه وانه كان فيه توبة آدم واستواء السفينة على الجودي وانجاء ابرهيم
نماز کی فضیلت اور یہ کہ آدم کی توبہ قبول ہوئی اور جودی پر کشتی جا ٹھہری اور ابراہیم کو آگ سے

من النار وفداء الذبيح بالكبش ورد يوسف على يعقوب عليه السلام فكل
نجات ملی اور ذبیح کا فدیہ ہوا اور یوسف یعقوب علیہ السلام کے پاس پھر آ گئے یہ

ذلك موضوع الا حديث التوسعة على العيال لكن في سنده من تكلم فيه
سب موضوع ہیں بجز حدیث توسعہ علی العیال کے لیکن اس کی سند میں بھی جس کے حق میں کلام ہے

فصار هؤلاء لجهلهم يتخذونه موسما واولئك لرفضهم يتخذونه ماتما
[illegible]

وكلاهما مخطئ مخالف للسنة كذا ذكره بعض الحفاظ وقد صرح الحاكم
اور دونوں خطا پر اور سنت کے برخلاف ہیں بعض حفاظ نے ایسا ہی ذکر کیا ہے اور حاکم نے صاف بیان کیا ہے [illegible]

بان الاكتحال يومه بدعة مع روايته خبر ان من اكتحل بالاثمد يوم عاشوراء
[illegible] روایت کی ہے کہ جس نے روز عاشوراء میں سرمہ اثمد لگایا

لم ترمد عينه ابدا لكنه قال انه منكر واورده ابن الجوزي في الموضوعات
اسکی آنکھیں کبھی نہیں دکھیں گی [illegible] اور ابن الجوزی نے اس حدیث کو

من طريق الحاكم قال بعض الحفاظ ومن غير ذلك الطريق ونقل المجد اللغوي
حاکم کے طریق سے موضوعات میں [illegible] اور بعض حفاظ نے [illegible] اور مجد لغوی

جابر على شرط مسلم أخرجه ابن عبد البر في الاستذكار من رواية أبي الزبير

جابر سے مسلم کی شرط کے موافق مروی ہوا اسکو ابن عبد البر نے استذکار میں ابی الزبیر کی روایت سے

عنه وهو أصح طرقه ورواه الدارقطني في الأفراد بسند جيد عن عمر موقوفا

جو جابر سے ہے نقل کیا ہے یہ طریق سب سے صحیح ہے اور روایت کیا اسکو دارقطنی نے افراد میں جید سند سے عمر سے موقوفا

عليه والبيهقي في الشعب من جهة محمد بن المنتشر قال كان يقال

علیہ اور بیہقی نے شعب میں محمد بن المنتشر کی جہت سے روایت کیا

كثير الوهم ذكره وتعقب اعتماد ابن الجوزي في الموضوعات قول العقيلي في هيصم

بہت مواخذہ کیا ہے جنہے اسکو ذکر نہیں کیا اور اعتماد ابن جوزی نے موضوعات میں عقیلی کے قول پر کیا

ابن شداخ راوي حديث ابن مسعود أنه مجهول بقوله بل ذكره ابن حبان في

ابن شداخ ابن مسعود کی حدیث کے راوی کے حق میں کہ یہ مجہول ہے بلکہ ابن حبان نے

الثقات والضعفاء انتهى وفي تنزيه الشريعة عن الأحاديث الشنيعة الموضوعة للشيخ

ثقات اور ضعفاء میں ذکر کیا ہے انتہی اور شیخ امام حافظ علامہ مدینہ نبوی کے عالم اپنے زمانہ کے

الإمام الحافظ العلامة عالم المدينة النبوية في زمانه الشيخ علي بن محمد

محمد بن العراق کے تنزیہ الشریعۃ عن الاحادیث الموضوعۃ میں ہے

ابن العراق حديث من صام تسعة أيام من أول المحرم بنى الله له قبة في الهواء

حدیث جسنے اول محرم میں نو دن روزہ رکھا اللہ اسکے واسطے ہوا میں ایک قبہ

ميلا في ميل لها أربعة أبواب رواه أبو نعيم عن أنس وفيه من لا يعرف ولعله

میل در میل بناویگا اسکے چار دروازے ہونگے اسکو ابو نعیم نے انس سے روایت کیا

آفته وحديث من صام يوم عاشوراء كتب الله له عبادة ستين سنة بصيامها

ایک آفت کا ہے اور یہ حدیث جسنے عاشوراء کے دن روزہ رکھا تو اسکے واسطے ساٹھ برس کی عبادت

وقيامها ومن صام يوم عاشوراء أعطي ثواب عشرة آلاف ملك ومن صام يوم

اور صلوٰۃ کے ساتھ لکھیگا اور جسنے یوم عاشوراء کو روزہ رکھا تو اسکو دس ہزار فرشتوں کا ثواب دیگا اور جسنے یوم

عاشوراء أعطي ثواب ألف حاج ومعتمر ومن صام يوم عاشوراء أعطي ثواب

عاشوراء کا روزہ رکھا تو اسکو ہزار حاجیوں کا اور عمرہ کرنے والوں کا ثواب دیگا اور جسنے عاشوراء کے دن روزہ رکھا

عشرة آلاف شهيد ومن صام يوم عاشوراء كتب الله له أجر سبع سماوات ومن

دس ہزار شہیدوں کا ثواب ملیگا اور جسنے عاشوراء کے دن روزہ رکھا اسکے واسطے ساتوں آسمان کا ثواب لکھیگا اور جسنے

لغيره ينجبر به كما بين في علم الحديث انتهى وفي المقاصد الحسنة للشيخ محمد

مغیرہ سے تقویت پا کر ... جیسا کہ علم حدیث میں اسکا بیان ہے انتہی اور شیخ محمد سخاوی کے

السخاوي حديث من اكتحل بالاثمد يوم عاشوراء لم ترمد عينه ابدا رواه

مقاصد میں یہ حدیث ہے جو شخص بروز عاشورا اثمد سرمہ ڈالا تو اسکی آنکھیں کبھی نہ دکھیں گی اسکو

الحاكم والبيهقي في الثالث والعشرين في الشعب والديلمي من حديث جويبر عن الضحاك

حاکم اور بیہقی نے شعب کے تیئیسویں باب میں روایت کیا ہے اور دیلمی نے جویبر کی حدیث سے ضحاک سے

عن ابن عباس مرفوعا وقال الحاكم انه منكر بل موضوع اورده ابن الجوزي

اور وہ ابن عباس سے مرفوعاً روایت کی ہے اور حاکم کہتا ہے کہ یہ حدیث منکر بلکہ موضوع ہے ابن جوزی

في الموضوعات من هذا الوجه ومن حديث ابي هريرة بسند فيه احمد

اسکو اسی وجہ سے موضوعات میں لایا ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث سے ایسی سند سے جس میں احمد

ابن منصور الشونيزي فكانه ادخل عليه انتهى وحديث من وسع على عياله

ابن منصور شونیزی ہے سو گویا کہ اسکو داخل کر لیا ہے انتہی اور یہ حدیث جو اپنے عیال پر

في يوم عاشوراء وسع الله عليه السنة كلها رواه الطبراني والبيهقي في

عاشورا کے دن فراخی کی اللہ اسپر تمام سال فراخی رکھیگا اسکو طبرانی نے اور بیہقی نے

شعب الايمان وفضائل الاوقات وابو الشيخ عن ابن مسعود والاول فقط

شعب الایمان اور فضائل اوقات میں روایت کیا ہے اور ابو الشیخ نے ابن مسعود سے اور صرف دونوں پہلیں

عن ابي سعيد والثاني فقط في الشعب عن جابر وابي هريرة وقال ان اسانيده

ابو سعید سے اور صرف دوسرے شعب میں جابر اور ابو ہریرہ سے روایت کی ہے اور کہا ان سب کی

كلها ضعيفة ولكن اذا ضم بعضها الى بعض افاد قوة بل قال العراقي في اماليه

سندیں ضعیف ہیں پر جب سب کو آپس میں ملا دیں قوت پیدا ہو جاویگی بلکہ عراقی نے اپنی امالی میں کہا ہے

لحديث ابي هريرة طرق صحح بعضها ابن ناصر الحافظ واورده ابن الجوزي في الموضوعات

ابو ہریرہ کی حدیث کے طریقوں میں سے بعضوں کو حافظ ابن ناصر نے صحیح کہا ہے اور اسکو ابن الجوزی

من طريق سليمان بن ابي عبد الله عنه وقال سليمان مجهول وسليمان

سلیمان بن ابی عبد اللہ کے طریق سے جو ابو ہریرہ سے روایت کرتا ہے موضوعات میں لایا ہے اور کہا ہے کہ سلیمان مجہول ہے اور سلیمان

ذكره ابن حبان في الثقات فالحديث حسن على رايه قال وله طريق اخر عن

کو ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے اور یہ حدیث اسکی رائے پر حسن ہے کہتا ہے کہ اسکا اور بھی طریق ہے کہ

فيه ادريس مكانا عليا وهو اليوم الذي نجى الله فيه ابراهيم من النار وهو
آسمان پر اور ادریس کو بلند رتبہ دیا اور وہ ایسا دن ہے کہ جس روز اللہ نے ابراہیم کو آگ سے بچا لیا اور وہ

اليوم الذي اخرج فيه نوحا من السفينة وهو اليوم الذي انزل الله فيه التورية
ایسا دن ہے کہ جس روز نوح کو کشتی سے اتارا اور وہ ایسا دن ہے کہ جس روز اللہ نے موسیٰ پر

على موسى وفيه فدى الله اسمعيل من الذبح وهو اليوم الذي اخرج الله يوسف
توریت نازل کی اور اسی روز اللہ نے اسمعیل کے ذبح کا فدیہ کیا اور وہ ایسا دن ہے کہ اللہ نے یوسف کو

من السجن وهو اليوم الذي رد الله على يعقوب بصره وهو اليوم الذي كشف
قید خانہ سے نکالا اور وہ ایسا دن ہے کہ اللہ نے یعقوب کی بینائی کو درست کر دیا اور وہ ایسا دن ہے کہ اس روز

الله فيه عن ايوب البلاء وهو اليوم الذي اخرج الله فيه يونس من بطن الحوت
اللہ نے ایوب سے بلا دفع کر دی اور وہ ایسا دن ہے کہ اس روز اللہ نے یونس کو مچھلی کے پیٹ سے نکالا

وهو اليوم الذي فلق الله فيه البحر لبني اسرائيل وهو اليوم الذي غفر الله فيه
اور وہ ایسا دن ہے کہ جس روز بنی اسرائیل کے واسطے دریا پھاڑ دیا اور وہ ایسا دن ہے کہ اللہ نے

لمحمد ذنبه ما تقدم وما تأخر وفي هذا اليوم عبر موسى البحر وفي هذا اليوم انزل الله
محمد صلعم کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیے اور اسی روز موسیٰ دریا سے پار اترے اور اسی روز اللہ نے

التوبة على قوم يونس فمن صام هذا اليوم كانت كفارة اربعين سنة واول يوم
یونس کی قوم پر توبہ اتاری سو جس نے اس روز روزہ رکھا تو چالیس برس کا کفارہ ہو گیا اور پہلا دن

خلق الله من الدنيا يوم عاشوراء واول يوم نزل المطر من السماء يوم عاشوراء
جو اللہ نے دنیا میں پیدا کیا روز عاشورا ہے اور پہلا دن کہ آسمان سے مینہ برسا روز عاشورا ہے

فمن صام يوم عاشوراء فكانما صام الدهر وهو صوم الانبياء ومن
سو جس نے عاشورا کے دن روزہ رکھا تو گویا تمام زمانہ کا روزہ رکھا اور یہ پیغمبروں کا روزہ ہے اور جو

احيى ليلة عاشوراء فكانما عبد الله مثل عبادة اهل السموات السبع ومن
شب عاشورا کو جاگتا رہا گویا مشغول رہا اہل ہفت آسمان کے عبادت کی اور جس نے

صلى اربع ركعات يقرأ في كل ركعة بالحمد لله مرة وخمسين مرة قل هو الله احد
پڑھی چار رکعات ادا کیں کہ ہر ایک میں سورہ فاتحہ ایکبار اور قل ہو اللہ احد پچاس بار پڑھے تو

غفر الله له ذنوب خمسين عاما ماضية وخمسين عاما مستقبلة وبنى الله له في
اللہ اس کے پچاس برس گزشتہ کے اور پچاس برس آئندہ کے گناہ بخش دے اور [illegible]

جائعا في يوم عاشوراء فكأنما أطعم جميع فقراء أمة محمد ﷺ وأشبع بطونهم

عاشوراء کے دن بھوکے کا پیٹ بھر دیا تو گویا اسنے امت محمدی کے تمام فقراء کو کھانا کھلایا اور سب سیر کر دیا

ومن مسح على رأس يتيم رفعت له بكل شعرة على رأسه درجة في

اور جسنے یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا تو اسکو ہر بال کے بدلے جو اسکے سر پر ہیں جنت میں بلند درجہ ملیگا

الجنة خلق الله السموات يوم عاشوراء والارض كمثله وخلق القلم يوم

اللہ نے عاشوراء کے دن آسمان پیدا کئے اور ویسے ہی زمین اور عاشوراء کے دن قلم پیدا کیا

عاشوراء واللوح كمثله وخلق جبرئيل يوم عاشوراء والملائكة يوم عاشوراء

اور ایسے ہی لوح کو اور عاشوراء کے دن جبرئیل کو پیدا کیا اور عاشوراء کے دن فرشتوں کو اور آدم کو

وخلق آدم يوم عاشوراء وولد ابراهيم يوم عاشوراء ونجاه الله من النار

عاشوراء کے دن پیدا کیا اور ابراہیم عاشوراء کے دن پیدا ہوئے اور اللہ نے عاشوراء کے دن انکو آگ سے بچایا

يوم عاشوراء وفدى اسمعيل يوم عاشوراء وغرق فرعون يوم عاشوراء

اور عاشوراء کے دن اسمعیل کا فدیہ آیا اور عاشوراء کے دن فرعون کو ڈبویا اور عاشوراء کے دن

ورفع ادريس يوم عاشوراء وتاب الله على آدم يوم عاشوراء وغفر ذنب داود

ادریس کو اٹھایا اور عاشوراء کے دن آدم کی توبہ قبول ہوئی اور عاشوراء کے دن داود کے گناہ معاف ہوئے

يوم عاشوراء واستوى الرب على العرش يوم عاشوراء ويقوم القيامة يوم

اور عاشوراء کے دن رب عرش پر مستوی ہوا اور عاشوراء کے دن قیامت قائم ہوگی

عاشوراء موضوع ذكره ابن الجوزي عن ابن عباس رضي فيه حبيب ابن ابي حبيب

یہ سب موضوع ہیں اسکو ابن جوزی نے بروایت ابن عباس ذکر کیا ہے اور اس میں حبیب بن ابی حبیب [illegible]

وهو آفته حديث ان الله فرض على بني اسرائيل صوم يوم في السنة وهو

اور یہی آفت [illegible] یہ حدیث کہ اللہ نے بنی اسرائیل پر تمام سال میں ایک دن کا روزہ فرض کیا اور وہ

يوم عاشوراء وهو اليوم العاشر من المحرم فصوموا ووسعوا على اهليكم

عاشوراء کے دن ہے اور وہ دن محرم کی دسویں تاریخ ہے سو تم روزہ رکھا کرو اور اپنے اہل پر فراخی کرو

فيه فان من وسع على اهله من ماله يوم عاشوراء وسع الله عليه سائر سنته

کیونکہ جس نے عاشوراء کے دن اپنے اہل پر اپنے مال میں سے فراخی کی تو اللہ اسپر تمام سال فراخی رکھیگا

فصوموه فانه اليوم الذي تاب الله فيه على آدم وهو اليوم الذي رفع الله

سو تم اس دن روزہ رکھا کرو کیونکہ وہ ایسا دن ہے کہ جس میں اللہ نے آدم کی توبہ قبول کی اور وہ ایسا دن ہے کہ اللہ نے

رواه ابن سعد والطبراني في الكبير وعن ام الفضل بنت الحارث قالت قال
اسکو ابن سعد اور طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے اور ام الفضل بنت حارث سے روایت ہے کہ کہا
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان امتي ستقتل ابني هذا يعني الحسين واتاني
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک قریب ہے کہ میری امت میرے اس فرزند یعنی حسین کو مار ڈالیگی اور جبرئیل
بتربة من تربته حمراء رواه ابو داود والحاكم في المستدرك وعن ام سلمة
اسکی مٹی سرخ مٹی میں سے لادی ہے اسکو ابو داؤد اور حاکم نے مستدرک میں روایت کیا ہے اور ام سلمہ سے روایت ہے
قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اخبرني جبرئيل ان ابني يقتل بارض
کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھکو جبرئیل نے خبر دی ہے کہ میرا فرزند فرات کی سرزمین میں
الفرات فقلت لجبرئيل ارني تربة الارض التي يقتل فيها فجاء بها فهذه تربتها
مارا جائیگا میں نے جبرئیل سے کہا مجھکو اس زمین کی مٹی دکھا دے جس میں مارا جاویگا سو لایا سو یہ ہے وہ مٹی
رواه ابن سعد ان ابني هذا يعني الحسين يقتل بارض من ارض العراق يقال
اسکو ابن سعد نے روایت کیا ان ابنی ہذا سے مراد یہ ہے کہ حسین ایک جگہ عراق کی سرزمین میں مارے جائینگے جسکو کربلا کہتے ہیں
لها كربلا فمن شهد ذلك منكم فلينصره رواه البغوي وابن السكن والباوردي
مارا جاویگا سو تم میں سے جو کوئی اسوقت موجود ہو تو اسکی مدد کرے اسکو بغوی اور ابن السکن اور باوردی
وابن منده وابن عساكر عن انس بن الحارث بن نبيه قال البغوي لا اعلم روى
اور ابن مندہ اور ابن عساکر نے انس بن حارث بن نبیہ سے روایت کیا ہے بغوی نے کہا کہ نہیں جانتا میں کہ اسکے سوا روایت کی ہو
غيره وقال ابن السكن ليس يروى الا من هذا الوجه ولا يعرف لانس غيره
روایت کیا ہو اور ابن السکن کہتا ہے اسکی کوئی اور وجہ نہیں ہے اور انس کی کوئی اور روایت معلوم نہیں ہوتی
ان جبرئيل اخبر ان ابني الحسين يقتل وهذه تربة تلك الارض رواه
کہ جبرئیل نے مجھکو خبر دی کہ میرا فرزند حسین مارا جاویگا اور یہ ہے اس زمین کی مٹی اسکو
الخليلي في الارشاد وعن عائشة وام سلمة ان جبرئيل كان معنا في
خلیلی نے ارشاد میں روایت کیا ہے اور عائشہ اور ام سلمہ سے روایت ہے کہ جبرئیل گھر میں ہمارے ساتھ تھا
البيت فقال اتحبه فقلت اما في الدنيا فنعم فقال ان امتك ستقتل هذا
کہا کیا تم اسکو محبوب رکھتے ہو میں نے کہا دنیا میں تو البتہ پھر کہا بیشک تیری امت قریب ہے کہ اسکو اس
بارض يقال لها كربلا فتناول جبرئيل من تربته فاراه اياه رواه الطبراني في الكبير
[illegible]

الملأ الاعلى الف منبر من نور ومن سقى شربة ماء فكانما لم يعص الله طرفة

ملأ اعلی میں نور کا منبر بنا دیگا اور جسنے ایک گھونٹ پانی پلا دیا تو گویا کبھی اللہ کی نافرمانی نہیں کی

عين ومن اشبع اهل بيت مساكين يوم عاشوراء مر على الصراط كالبرق

اور جسنے عاشوراء کے روز اہل بیت مساکین کا پیٹ بھر دیا تو صراط پر سے مثل چمکتی بجلی کے

الخاطف ومن تصدق بصدقة فكانما لم يرد سائلا قط ومن اغتسل يوم

گذر جائیگا اور جسنے کچھ خیرات کیا تو گویا اُسنے کسی سائل کو کبھی محروم نہیں کیا اور جسنے روز عاشوراء

عاشوراء لم يمرض الا مرض الموت ومن اكتحل يوم عاشوراء لم ترمد عيناه

غسل کیا سوا مرض الموت کے بیمار نہیں ہوگا اور جسنے عاشوراء کے دن سرمہ ڈالا تو تمام سال اُسکی

السنة كلها ومن امر يده على راس يتيم فكانما بر بنى ولد آدم كلهم ومن عاد

آنکھیں نہیں دکھینگی اور جسنے یتیم کے سر پر اپنا ہاتھ پھیرا تو گویا بنی آدم کے تمام یتیموں کے ساتھ بھلائی کی اور جسنے

مريضا يوم عاشوراء فكانما عاد مرضى ولد آدم كلهم ذكره ابن الجوزي في

عاشوراء کے دن بیمار پرسی کی تو گویا بنی آدم کے تمام بیماروں کی عیادت کی اسکو ابن الجوزی نے

الموضوعات وقال رجاله ثقات فالظاهر ان بعض المتاخرين وضعه وركبه على هذا

موضوعات میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ اسکے راوی ثقہ ہیں سو ظاہر یہ ہے کہ بعض متاخرین نے وضع کر کے ان

الاسناد انتهى ذكر مقتل سيدنا الامام الشهيد السعيد

اسنادوں سے ترکیب دیا ہے انتہی ذکر ہمارے سید امام شہید باسعادت

سبط رسول الله صلعم الامام ابي عبد الله الحسين سلام

رسول اللہ صلعم کے فرزند امام ابو عبد اللہ الحسین کے مقتل کا اور

الله عليه وعلى آبائه الكرام عن علي رض قال قال رسول الله صلى

اور اسکے آباء کرام پر اللہ کا سلام علی سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ

الله عليه وسلم اخبرني جبرئيل ان حسينا يقتل بشاطئ الفرات رواه ابن سعد

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھکو جبرئیل نے خبر دی ہے کہ حسین فرات کے کنارہ پر مارا جاویگا اسکو ابن سعد نے روایت کی ہے

وعن عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ابني

اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک

الحسين يقتل بعدي بارض الطف وجاءني بهذه التربة واخبرني ان فيها مضجعه

حسین میرا بیٹا میرے بعد طف کی زمین میں مارا جاویگا اور مجھکو یہ مٹی لاکر دی اور مجھکو خبر دی ہے کہ اس میں اسکی قبر ہوگی

كأني أنظر إلى كلب أبقع يلغ في دماء أهل بيتي رواه ابن عساكر عن الحسين
گویا میں چتکبرے کتے کو دیکھتا ہوں کہ میرے اہل بیت کے خون میں منہ ڈالکر پیتا ہے اسکو ابن عساکر نے حسین بن
ابن علي يا عائشة ألا أعجبك لقد دخل علي ملك آنفا ما دخل علي قط فقال
علی سے روایت کیا ہے اے عائشہ تعجب کی بات ہے کہ ابھی میرے پاس وہ فرشتہ آیا جو میرے پاس کبھی نہ آیا تھا کہا کہ
إن ابني هذا مقتول وقال إن شئت أريتك تربة يقتل فيها فتناول الملك
میرا یہ فرزند مقتول ہوگا اور کہا اگر تو کہے تو وہ مٹی تجھکو دکھا دوں جہاں یہ مارا جاویگا پھر فرشتہ نے
بيده فأراني تربة حمراء رواه الطبراني في الكبير عن عائشة يزيد لا بارك الله
ہاتھ سے اٹھائی اور مجھکو مٹی سرخ دکھائی اسکو طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے عائشہ سے یزید اللہ
في يزيد الطعان اللعان أما إنه نعي إلي حبيبي سخلي حسين أتيت بتربته
یزید قاتل اور ملعون میں برکت نہ کرے سنو خبردار میرے حبیب اور بچے حسین کی خبر مرگ مجھکو پہنچی ہے میرے پاس مٹی آئی
ورأيت قاتله أما إنه لا يقتل بين ظهراني قوم فلا ينصرونه إلا عمهم الله بعقاب
اور میں نے اسکے قاتل کو دیکھ لیا سنو وہ جس قوم کے سامنے مارا جاویگا اور وہ اسکی امداد نہ کرینگے تو اللہ انپر عذاب عام بھیجیگا
رواه ابن عساكر عن ابن عمر يقتل الحسين على رأس ستين سنة من مهاجري
اسکو ابن عساکر نے ابن عمر سے روایت کیا اور حسین میری ہجرت سے ساٹھ برس کے شروع پر مارا جاویگا
رواه الطبراني في الكبير والخطيب وابن عساكر عن أم سلمة وفيه سعد
اسکو طبرانی نے کبیر میں اور خطیب اور ابن عساکر نے ام سلمہ سے روایت کیا ہے اور اسمیں سعد
ابن طريف متروك وقال ابن حبان يضع الحديث وأورده ابن الجوزي في
ابن طریف متروک ہے اور ابن حبان کہتا ہے کہ یہ شخص حدیث کو وضع کیا کرتا تھا اور ابن جوزی نے اسکو
الموضوعات يقتل حسين حين يعلوه القتير رواه الطبراني في الكبير وفيه
موضوعات میں لایا ہے حسین جبکہ میری آنے لگیگی مارا جاویگا اسکو طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے اور اسمیں
سعد بن طريف نعي إلي الحسين وأتيت بتربته وأخبرت بقاتله رواه
سعد بن طریف داخل ہے مجھکو حسین کی خبر مرگ آئی اور انکی مٹی مجھکو ملی اور انکے قاتل کی خبر آگئی اسکو دیلمی نے
الديلمي عن معاذ وفي جامع الأصول من حديث الترمذي عن سلمى امرأة
معاذ سے روایت کیا اور جامع الاصول میں ترمذی کی حدیث سلمی کی روایت سے ہے وہ سلمی
من الأنصار قالت دخلت على أم سلمة وهي تبكي فقلت ما يبكيك قالت رأيت
جو انصاریوں میں سے ایک عورت ہیں وہ کہتی ہیں کہ گئی میں ام سلمہ کے پاس اور وہ روتی تھیں میں نے پوچھا کیوں روتی ہو کہا میں نے دیکھا

عن ام سلمة رضي الله عنها ان جبرئيل اخبرني ان ابني هذا يقتل وانه اشتد غضب الله على

ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ جبرئیلؑ نے مجھکو خبر دی کہ میرا یہ فرزند مارا جاویگا اور حال یہ ہے کہ اللہ کا غضب سخت ہے اوپر

من يقتله رواه ابن عساكر عن ام سلمة ان جبرئيل اراني التربة التي يقتل عليها

جو اسکو قتل کریگا اسکو ابن عساکر نے روایت کیا ہے ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ جبرئیلؑ نے مجھکو وہ مٹی دکھادی جس پر

الحسين فاشتد غضب الله على من يسفك دمه فيا عائشة والذي نفسي بيده

حسینؑ مارا جاویگا سو غضب الٰہی بہت سخت ہوا اوپر اسکے جو اسکا خون بہاویگا سو اے عائشہ قسم ہے اسکی جسکے قبضہ میں میری جان ہے

انه ليحزنني فمن هذا من امتي يقتل حسينا بعدي رواه ابن سعد عن عائشة

مجھکو کمال حزن ہوا ہے میری امت میں کون ہوگا جو میرے بعد حسینؑ کو مار ڈالیگا اسکو ابن سعد نے روایت کیا ہے عائشہ

رضي الله عنها ان جبرئيل اتاني فاخبرني ان ابني يقتله امتي فقلت فارني

رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جبرئیلؑ میرے پاس آیا مجھکو خبر دی کہ میرے فرزند کو میری امت مار ڈالیگی میں نے کہا مجھکو اسکی مٹی تو

تربته فاراني تربة حمراء رواه الطبراني في الكبير عن زينب بنت جحش واوحى الله

دکھلائے سو انہوں نے اسکی سرخ مٹی دکھادی اسکو طبرانی نے کبیر میں روایت کیا ہے زینب بنت جحش سے روایت ہے کہ اللہ تعالی نے

تعالى الي اني قتلت بيحيى بن زكريا سبعين الفا واني قاتل بابن ابنتك سبعين الفا

مجھکو وحی بھیجی ہے کہ یحیی بن زکریا کے بدلہ ستر ہزار قتل کئے ہیں اور بیشک تیری بیٹی کے فرزند کے بدلہ ستر ہزار

وسبعين الفا رواه الحاكم في المستدرك عن ابن عباس قال عندي جبرئيل آنفا

اور ستر ہزار مارنے والا ہوں اسکو حاکم نے مستدرک میں روایت کیا ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ میرے پاس جبرئیل ابھی سے کہتا تھا

فحدثني ان الحسين يقتل بشط الفرات وقال هل لك ان اشمك من تربته قلت

سو کہنے لگا کہ حسینؑ فرات کے کنارہ پر مارا جاویگا اور کہا کہ تو اسکی مٹی سونگھ لے میں نے کہا

نعم فمد يده فقبض قبضة من تراب فاعطانيها فلم املك عيني ان فاضتا رواه

ہاں پھر انہوں نے اپنا ہاتھ پھیلایا اور مٹی کی ایک مٹھی بھر لی اور مجھکو دیدی پھر میری آنکھیں تھام نہ سکیں رو پڑیں اسکو

احمد وابو يعلى وابن سعد والطبراني في الكبير عن علي رضي الله عنه وعن ابي

احمد اور ابو یعلی اور ابن سعد اور طبرانی نے کبیر میں علی رضی اللہ عنہ سے اور ابو

امامة وعن انس وعن عائشة وروى ابن عساكر عن ام سلمة وعن ام الفضل

امامہ سے اور انسؓ سے اور عائشہؓ سے روایت کیا اور ابن عساکر نے ام سلمہؓ سے اور ام الفضل

بنت الحارث زوجة العباس وابن سعد عن عائشة وابو يعلى عن زينب ام المؤمنين

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نصف النہار اشعث اغبر بیدہ قارورۃ فیہا دم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوپہر کے وقت دیکھا پراگندہ مو غبار آلودہ آپ کے ہاتھ میں شیشہ ہے خون کا

فقلت بابی انت وامی یا رسول اللہ ما ہذا قال ہذا دم الحسین واصحابہ لم ازل
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا یہ کیا ہے فرمایا حسین اور انکے یاروں کا خون ہے آج سے برابر

التقطہ منذ الیوم فاحصی ذلک الیوم فوجد قتل یومئذ واخرج ابو نعیم
چنتا رہا سو جو دیکھا وہ دن یاد رہا سو انکو اسی روز مقتول پایا اور ابو نعیم نے

فی الدلائل عن ام سلمۃ قالت سمعت الجن تبکی علی الحسین وتنوح واخرج
دلائل میں ام سلمہ سے نقل کیا کہتی ہیں میں نے جنوں کو سنا کہ حسین پر روتے اور نوحہ کرتے تھے اور ثعلب نے

ثعلب فی امالیہ عن ابی جناب الکلبی قال اتیت کربلا فقلت لرجل من اشراف
اپنی امالی میں ابی جناب کلبی سے نقل کیا کہتا ہے میں کربلا میں آیا پس میں نے ایک شخص سے پوچھا عرب کے شریفوں میں سے

بہا بلغنی انکم تسمعون نوح الجن فقال ما تلقی احدا الا اخبرک انہ سمع ذلک قلت
لوگ کہ وہاں ہیں میں نے سنا ہے کہ تم جنوں سے نوحہ سنا کرتے ہو اس نے کہا تو جس سے ملیگا وہ تجھکو یہ کہیگا کہ میں نے نوحہ سنا ہے میں نے کہا

فاخبرنی بما سمعت انت قال سمعتہم یقولون مسح الرسول جبینہ
مجھ سے تو تو کہہ کیا سنا ہے کہا میں نے جنوں سے یہ سنا ہے کہ کہتے ہیں رسول نے انکی پیشانی پر ہاتھ پھیرا

فلہ بریق فی الخدود ابواہ من علیا قریش وجدہ خیر الجدود واخرج
سو انکے رخساروں میں روشنی ہے انکے ماں باپ اوپر سے قریش ہیں اور انکا نانا سب سے بہتر ہے اور ابو یعلی

ابو یعلی بسند ضعیف عن ابی عبیدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے بسند ضعیف ابو عبیدہ سے نقل کیا ہے کہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لا یزال امر امتی قائما بالقسط حتی یکون اول من یثلمہ رجل من بنی امیۃ یقال
میری امت کا معاملہ ہمیشہ عدالت کے ساتھ قائم رہیگا یہاں تک کہ پہلے پہل ایک شخص بنی امیہ میں کا اس میں رخنہ ڈالے گا

لہ یزید واخرج الرویانی فی مسندہ عن ابی الدرداء سمعت رسول اللہ صلی
انکا نام یزید ہوگا اور رویانی نے اپنی مسند میں ابو الدرداء سے نقل کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ علیہ وسلم یقول اول من یبدل سنتی رجل من بنی امیۃ یقال لہ یزید
سے سنا کہ فرماتے تھے پہلے پہل ایک شخص بنی امیہ میں کا میری سنت کو بدلیگا اور نام اسکا یزید ہوگا

وقال نوفل بن ابی الفرات کنت عند عمر بن عبد العزیز فذکر رجل
اور نوفل بن ابو الفرات کہتا ہے کہ میں عمر بن عبد العزیز کے پاس بیٹھا تھا پس ایک شخص نے یزید کا ذکر کیا تھا کہہ

الا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم في المنام وعلى رأسه ولحيته التراب وهو
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور سر اور داڑھی پر گرد پڑی ہوئی تھی اور

يبكي فقلت ما لك يا رسول الله قال شهدت قتل الحسين آنفا وفيه من حديث
روتے تھے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپکا کیا حال ہے فرمایا ابھی حسین رض کی قتل میں گیا تھا اور اسی میں

البخاري والترمذي عن انس رض قال أتي عبيد الله بن زياد برأس الحسين فجعل في
بخاری اور ترمذی کی حدیث انس رض کی روایت سے ہے کہتا ہے کہ عبید اللہ بن زیاد کے پاس حسین رض کا سر لیگئے پھر

طست فجعل ينكت وقال في حسنه شيئا قال انس رض فقلت والله انه كان
لگن میں رکھا اور اس نے لکڑی سے چھیڑنا شروع کیا اور کچھ انکی حسن کی بابت کہا انس رض کہتا ہے میں نے کہا واللہ بیشک

اشبههم برسول الله صلى الله عليه وسلم وكان مخضوبا بالوسمة وفي رواية
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ صورت شکل میں ملتا تھا اور وسمہ کا خضاب کیا ہوا تھا اور ایک روایت میں ہے

قال كنت عند ابن زياد فجيء برأس الحسين فجعل يضرب بقضيب في انفه ويقول
کہتا ہے میں ابن زیاد کے پاس تھا کہ حسین رض کا سر لایا گیا سو انکی ناک میں چھڑی مارنے لگا اور کہنے لگا

ما رأيت مثل هذا حسنا فقلت اما انه كان اشبههم برسول الله صلى الله عليه
میں نے ایسا صاحب حسن کوئی نہیں دیکھا تب میں نے کہا سنو یہ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ

وسلم اخرج الرواية الاولى البخاري والثانية الترمذي وفيه عن عمارة بن عمير قال
ملتا تھا روایت اول کو بخاری نے اور دوسری کو ترمذی نے نقل کیا ہے اور اسی میں عمارہ بن عمیر رض سے روایت ہے کہتا ہے

لما جيء برأس عبيد الله بن زياد واصحابه فنضدت في المسجد في الرحبة فانتهيت
جب عبید اللہ بن زیاد اور اسکے ہمراہیوں کا سر کاٹ کر لائے تو مسجد میں سیدان کا قصد کیا آخر ان تک

اليهم وهم يقولون قد جاءت قد جاءت فاذا حية قد جاءت تخلل الرؤس حتى دخلت في
چلا گیا اور وہ یہ کہہ رہے تھے وہ آیا وہ آیا ناگاہ ایک سانپ سروں میں گھوسے ہوئے آگیا یہاں تک کہ

منخري عبيد الله بن زياد فمكثت هنيهة ثم خرجت فذهبت حتى تغيبت ثم
عبید اللہ بن زیاد کے نتھنوں میں گھس گیا اور تھوڑی دیر کے بعد نکل کر چلا گیا یہاں تک کہ غائب ہو گیا پھر وہ

قالوا قد جاءت قد جاءت ففعلت ذلك مرتين او ثلثا اخرجه الترمذي وفي
کہنے لگے وہ آیا وہ آیا پھر اس سانپ نے دو بار یا تین بار ایسا ہی کیا یہ ترمذی نے نقل کیا ہے اور

تاريخ الخلفاء للسيوطي واخرج البيهقي في الدلائل عن ابن عباس رض قال رأيت
سیوطی کی تاریخ الخلفاء میں ہے اور بیہقی نے دلائل میں نقل کیا ہے ابن عباس رض سے روایت ہے کہتا ہے

وعمر رضي الله عنهما فقام عبد الرحمن بن أبي بكر الصديق فقال بل

اور عمر رضی اللہ عنہما کے خلیفہ کر دیے تب عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا بلکہ

سنة كسرى وقيصر ان ابا بكر وعمر لم يجعلاها في اولادهما ولا في احد

طور کسریٰ اور قیصر کے بیشک ابو بکر اور عمر نے خلافت کو اپنی اولاد میں نہ رکھا اور نہ

من اهل بيتهما ثم حج معاوية سنة احدى وخمسين واخذ البيعة لابنه فبعث

اپنی اہلبیت میں سے کسی کے لیے پھر معاویہ نے سن اکیاون میں حج کیا اور اپنے بیٹے کے واسطے بیعت لی

الى ابن عمر فتشهد فقال اما بعد يا ابن عمر انك كنت تحدثني انك لا تحب ان تبيت

سو ابن عمر کو بلوایا وہ آئے اور معاویہ نے کہا پھر حمد کے بعد اے ابن عمر تو مجھ سے کہتا تھا کہ تجھ کو یہ بات پسند نہیں کہ کسی

ليلة سوداء وليس عليك فيها امير واني احذرك ان تشق عصا المسلمين

شب تاریک میں تو رہے اس حال میں کہ تیرے اوپر کوئی امیر نہ ہو [illegible]

او تسعى في فساد ذات بينهم فحمد ابن عمر الله واثنى عليه ثم قال اما بعد

یا انمیں فساد ڈالنے سے پھر ابن عمر نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر کہا اسکے بعد

فانك قد كانت قبلك خلفاء لهم ابناء ليس ابنك بخير من ابنائهم فلم

بیشک تو جانتا ہے کہ تجھ سے پہلے خلفا گزرے ہیں انکے بھی بیٹے تھے اور تیرا بیٹا انکے بیٹوں سے بہتر نہیں ہے پھر

يروا في ابنائهم ما رايت في ابنك ولكنهم اختاروا للمسلمين حيث علموا

انہوں نے اپنے بیٹوں کے واسطے ایسا تجویز نہیں کیا جو تو اپنے بیٹے کے واسطے تجویز کرتا ہے لیکن [illegible]

الخيار وانك تحذرني ان اشق عصا المسلمين ولم اكن لافعل انما انا رجل

[illegible]

من المسلمين فاذا اجتمعوا على امر فانما انا رجل منهم فقال يرحمك الله

مسلمانوں میں سے ہوں [illegible] معاویہ نے کہا خدا تجھ پر رحم کرے

فخرج ابن عمر ثم ارسل الى ابن ابي بكر فتشهد ثم اخذ في الكلام فقطع عليه

پھر ابن عمر چلے گئے پھر اسنے ابن ابی بکر کو بلوایا [illegible] ابن ابی بکر نے [illegible] کلام

كلامه وقال انك والله لوددت انا وكلناك في امر ابنك الى الله وانا والله لا نفعل

قطع کی اور کہا [illegible]

والله لتردن هذا الامر شورى بين المسلمين او لنعيدنها عليك جذعة ثم

اللہ کی قسم ہم اس کام کو مسلمانوں کے مشورت میں صاف کرینگے [illegible]

یزید فقال امیر المؤمنین یزید بن معاویۃ فقال یقول امیر المؤمنین وامر بہ

امیر المومنین یزید بن معاویہ عمر بن عبد العزیز نے کہا تو اسکو امیر المومنین کہتا ہے اور حکم دیا

فضرب عشرین سوطا انتہی استطراد بذکر مصالحۃ

اسکے تعزیر بیس درے مارین انتہی ذکر میں ذکر ہمارے سید امام

سیدنا الامام حسن بن علی رضہ معاویۃ بن ابی سفیان

حسن رضہ بن علی رضہ کی مصالحت کا معاویہ بن ابی سفیان سے

اعلموا ان فی سنۃ احدی واربعین خرج معاویۃ علی الامام السید الحسن بن

یاد رکھو کہ سن اکتالیس میں معاویہ نے امام سید حسن بن

علی رضی اللہ عنہما فنزل لہ الحسن رضہ عن الخلافۃ فسمی ہذا العام عام الجماعۃ

علی رضی اللہ عنہما پر خروج کیا سو آپکے لئے حسن رضہ خلافت سے آپ اتر گئے تو اس سال کا نام عام الجماعہ ہو گیا

لاجتماع الامۃ فیہ علی خلیفۃ واحدۃ وفیہ ولی معاویۃ مروان بن الحکم

کیونکہ اس سال میں امت نے ایک خلیفہ پر اجماع کیا اور اسی سال میں معاویہ نے مروان بن الحکم کو

المدینۃ وفی سنۃ ثلاث واربعین فتح الرخج وغیرہا من بلاد سجستان

مدینہ پر والی کر دیا اور سن تینتالیس میں رخج وغیرہ سجستان کے بلاد

وکور من بلاد السودان وفیہا استلحق معاویۃ زیاد بن ابیہ وہو اول

اور کور فتح ہوئے حبشیوں کے شہر فتح کئے اور اسی سال میں معاویہ نے زیاد کو اپنے باپ کا بیٹا کر کے ملایا وہ پہلا

قضیۃ غیر فیہا حکم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الاسلام ذکرہ الثعلبی وغیرہ

قضیہ ہے جسمیں اسلام کے اندر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم بدل ڈالا اسکو ثعلبی وغیرہ نے ذکر کیا ہے

وفی سنۃ خمسین دعا معاویۃ اہل الشام الی البیعۃ بولایۃ العہد من

اور سن پچاس میں معاویہ نے شام کے لوگوں کو اپنے بیٹے یزید کے ولیعہدی کی بیعت کے لئے طلب کیا

بعدہ لابنہ یزید فبایعوہ وہو اول من عہد بالخلافۃ لابنہ واول من عہد بہا

[illegible]

فی صحتہ ثم انہ کتب الی مروان بالمدینۃ ان یاخذ البیعۃ لہ فخطب مروان

ولیعہد کیا پھر معاویہ نے مروان کو مدینہ میں لکھ بھیجا کہ اسکے لئے بیعت لے سو مروان نے یہ خطبہ پڑھا

فقال ان امیر المومنین رای ان یستخلف علیکم ولدہ یزید علی سنۃ ابی بکر

[illegible]

فلحق بالشام قال الحسن البصري أفسد أمر الناس اثنان عمرو بن العاص
شام کو روانہ ہوا حسن بصری کہتے ہیں کہ لوگوں کا معاملہ دو ہی نے خراب کیا ایک عمرو بن العاص نے
يوم أشار على معاوية برفع المصاحف فحملت قال ابن الفهم فحكم الخوارج
جس روز معاویہ کو مصاحف اٹھانیکے واسطے صلاح دی سو وہ اٹھائے گئے اور ابن الفہم کہتا ہے کہ خارجیوں کو حکم کر دیا
ولا يزال هذا التحكيم إلى يوم القيامة والمغيرة بن شعبة فإنه كان عامل
اور یہ حکومت قیامت تک باقی رہیگی دوسرے مغیرہ بن شعبہ نے کیونکہ یہ معاویہ کی طرف سے
معاوية على الكوفة فكتب إليه معاوية إذا قرأت كتابي فأقبل معزولا
کوفہ پر عامل تھا پس معاویہ نے اسکو لکھا اس خط کو پڑھتے ہی معزول ہو کر چلا آ
فأبطأ عنه فلما ورد عليه قال ما أبطأ بك قال أمر كنت أوطئه وأهيئه قال
سو مغیرہ نے دیر لگائی جب معاویہ کے پاس آیا معاویہ نے پوچھا تجھکو کیوں دیر لگی کہا ایک بات تھی اسکی تدبیر کرتا تھا پوچھا
وما هو قال البيعة ليزيد من بعدك قال أو فعلت قال نعم قال ارجع إلى
وہ کیا بات تھی کہا تیرے بعد یزید کی بیعت کہا کیا تو نے کر لی کہا ہاں کہا پھر جا اپنی
عملك فلما خرج قال له أصحابه ما وراءك قال وضعت رجل معاوية في
حکومت پر چلا جا جب وہ نکلا تو اسکے یاروں نے کہا کیا خبر لایا کہا میں نے معاویہ کا پاؤں گمراہی کی
غرز غي لا يزال فيه إلى يوم القيامة وقال ابن سيرين وفد عمرو بن حزم على
رکاب میں رکھ دیا ہے قیامت تک اسی میں رہیگا اور ابن سیرین کہتا ہے کہ عمرو بن حزم رسالت میں
معاوية فقال له أذكرك الله في أمة محمد بمن تستخلف عليها فقال نصحت وقلت
معاویہ کے پاس آیا کہا امت محمدی کے حق میں خدا سے ڈر کس کو خلیفہ بناتا ہے اپنے بعد کہا تو نے نصیحت کی
برأيك وإنه لم يبق إلا ابني وأبناؤهم وابني أحق وقال عطية بن قيس خطب
اور حال یہ ہے کہ میرے بیٹے اور انکے بیٹے باقی ہیں اور میرا بیٹا احق ہے اور عطیہ بن قیس کہتا ہے کہ معاویہ نے
معاوية فقال اللهم إن كنت إنما عهدت ليزيد لما رأيت من فضله فبلغه
خطبہ پڑھا کہا یا الٰہی اگر میں نے یزید کو اسکی فضیلت دیکھکر ولیعہد کیا ہے تو اسکو تو پہنچا
ما أملت وأعنه وإن كنت إنما حملني حب الوالد لولده وإنه ليس لما
جو میں چاہتا ہوں اور اسکی اعانت کر اور اگر مجھکو محبت پدری نے جو اولاد کے ساتھ ہوتی ہے آمادہ کیا ہے اور وہ
صنعت به أهلا فاقبضه قبل أن يبلغ ذلك وولد يزيد الشقي المريد سنة
اسکے کام کا اہل نہیں ہے تو اسکو اس سے پہلے [illegible]

ثم مضى فقال معاوية اللهم اكفنيه بما شئت ثم قال على رسلك ايها الرجل
جو ہوش کر چلے گئے معاویہ نے کہا الٰہی مجھکو اسکے شر سے جسطرح تو چاہے بچا پھر کہا اے شخص

لا تشرفن على اهل الشام فاني اخاف ان يسبقوني بنفسك حتى اخبر العشية
اہل شام کے پاس ابھی نہ جا مجھکو یہ خوف ہے کہ وہ میری طرف تیری جان سبقت کرینگے یہاں تک کہ شام تک ٹھہر جا

انك قد بايعت ثم كن بعد ذلك على ما بدا لك من امرك ثم ارسل الى ابن الزبير
کہ تو نے بیعت کر لی ہے پھر تو اسکے بعد جو تیرے دل میں آئے سو کرنا پھر ابن زبیرؓ کو بلوایا

فقال يا ابن الزبير انما انت ثعلب رواغ كلما خرج من جحر دخل جحرا آخر وانك عمدت
اور کہا اے ابن زبیر تو تو صرف مکار لومڑی ہے جب ایک بل میں سے نکلتی ہے دوسرے بل میں گھس جاتی ہے

الى هذين الرجلين فنفخت في مناخرهما وحملتهما على غير رأيهما فقال ابن الزبير
اور بیشک تو ان دونو شخصوں سے ملا پھر تو نے انکو بہکایا اور انکو انکی رائے کے خلاف کر دیا ابن زبیرؓ نے کہا

ان كنت قد مللت الامارة فاعتزلها وهلم ابنك فلنبايعه ارأيت اذا بايعنا
اگر تو امارت کا مالک ہے تو اس سے معزول ہو کر الگ ہو جا اور اپنے بیٹے کو حاضر کر ہم اسکی بیعت کرینگے بھلا اگر ہم نے

ابنك معك لايكما نسمع ونطيع ولا تجمع البيعة لكما ابدا ثم راح فصعد معاوية
تیرے بیٹے کی بیعت کی تو پھر کسکی سنیں اور اطاعت کریں تم دونوں کی بیعت کبھی اکٹھی نہیں ہو سکتی پھر چلا گیا اور معاویہ

المنبر فحمد الله واثنى عليه ثم قال انا وجدنا احاديث الناس ذات عوار زعموا
منبر پر چڑھا اور خدا کی حمد و ثنا بیان کی پھر کہا ہمنے لوگوں کی باتیں عیب دار پائیں لوگ کہتے ہیں کہ

ان ابن عمر وابن ابي بكر وابن الزبير لن يبايعوا يزيد قد سمعوا واطاعوا
ابن عمرؓ اور ابن ابی بکرؓ اور ابن زبیرؓ یزید کی بیعت ہرگز نہیں کرینگے حالانکہ انہوں نے سنا اور مان لیا

وبايعوا له فقال اهل الشام والله لا نرضى حتى يبايعوا له على رؤوس الاشهاد
اور اس سے بیعت کر لی شام کے لوگوں نے کہا اللہ کی قسم ہم کبھی نہ مانینگے جب تک وہ سب کے سامنے بیعت نہ کریں

والا ضربنا اعناقهم فقال سبحان الله ما اسرع الناس الى قريش بالشر لا اسمع
اور نہیں تو ہم انکا سر کاٹ ڈالینگے معاویہ نے کہا سبحان اللہ لوگ قریش سے کیا جلد برائی کرنے کو تیار ہیں آج سے کسی کی

هذه المقالة من احد منكم بعد اليوم ثم نزل فقال الناس بايع ابن عمر وابن
یہ بات کبھی نہ سنوں پھر معاویہ منبر سے اتر آیا پھر لوگوں نے چرچا کیا کہ ابن عمرؓ اور ابن

ابي بكر وابن الزبير وهم يقولون لا والله فيقول الناس بلى وارتحل معاوية
ابی بکرؓ اور ابن زبیرؓ نے بیعت کی اور وہ کہتے تھے نہیں واللہ اور لوگ کہتے تھے ہاں اور معاویہ

ابنائك ونسائك وبناتك كما قتل عثمان فلم يقبل منه فبكى ابن عباس وقال اقررت

[illegible]

عين ابن الزبير ولما رأى ابن عباس عبد الله بن الزبير قال له قد اتى ما احببت هذا الحسين

[illegible]

يخرج ويتركك والحجاز وقتل الحسين رضي الله عنه [illegible]

[illegible]

ونقري ما شئت ان تنقري صيادك اليوم قتيل فابشري [illegible]

[illegible]

الحسين الى العراق [illegible]

[illegible]

ذي الحجة سنة ستين [illegible]

[illegible]

بالعراق عبيد الله بن زياد [illegible]

[illegible]

بن سعد بن ابي وقاص [illegible] اهل الكوفة [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] برأسه [illegible]

[illegible]

لعن الله قاتله وابن زياد معه ويزيد [illegible] كربلاء [illegible]

[illegible]

[illegible] فانا لله وانا اليه راجعون وقتل [illegible] سنة [illegible]

[illegible]

من [illegible] ولما قتل الحسين مكثت الدنيا سبعة ايام والشمس على الحيطان كالملاحف

[illegible]

شهر او ست وعشرين جعله ابوه ولي عهده واكره الناس على ذلك كما

بیس برس یا چھبیس برس پیدا ہوا اور اسکے باپ نے اسکو ولی عہد بنا دیا اور اس باب میں لوگوں پر زبردستی کی جیسا کہ

تقدم فلما مات معاوية وذلك في رجب سنة ستين بايعه اهل الشام

اوپر گزرا جب معاویہ نے وفات کی اور یہ ماہ رجب سن ساٹھ میں ہوا تو شام کے لوگوں نے اس سے بیعت کر لی

ثم بعث الى اهل المدينة من يأخذ له البيعة فأبى الحسين وابن الزبير ان

پھر مدینہ والوں کے پاس ایسا آدمی بھیجا کہ اسکے لیے بیعت لے لے سو حسین اور ابن زبیر نے بیعت سے

يبايعاه وخرجا من ليلتهما الى مكة فأما ابن الزبير فلم يبايع ولا دعا الى

انکار کیا اور اسی رات مکہ کو چلے گئے پھر ابن زبیر نے تو نہ بیعت کی اور نہ اپنے واسطے کسی کو

نفسه واما الامام حسين فكان اهل الكوفة يكتبون اليه يدعونه الى

بلایا اور امام حسین کو اہل کوفہ پہلے سے لکھتے تھے معاویہ کے زمانہ میں ان پر

الخروج اليهم زمن معاوية وهو يأبى فلما بويع يزيد اقام على ما هو مهموما

خروج کے لیے بلاتے تھے اور یہ انکار کرتے تھے جب یزید کی بیعت ہو گئی تو اسی بات پر متردد رہے

يجمع الاقامة مرة ويريد المسير اليهم اخرى فأشار اليه ابن الزبير بالخروج

کبھی اقامت کا قصد کرتے تھے کبھی انکی طرف جانے کا ارادہ کرتے تھے سو ابن زبیر نے انکو نکلنے کا مشورہ دیا

وكان ابن عباس يقول له لا تفعل وقال له ابن عمر لا تخرج فان رسول الله

اور ابن عباس انسے کہا کرتے تھے کہ ایسا نہ کرنا اور ابن عمر نے کہا مت جانا کیونکہ رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم خيره الله بين الدنيا والآخرة فاختار الآخرة وانك بضعة

صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے دنیا اور آخرت کا اختیار دیا تھا سو رسول اللہ صلعم نے آخرت کو پسند کیا اور تم انکے جگر گوشہ ہو

منه ولا تنالها يعني الدنيا فاعتنقه وبكى وودعه فكان ابن عمر يقول غلبنا

اور دنیا تمہیں نہ ملیگی پھر انکو گلے لگا کر رو دیا اور انکو رخصت کیا اور ابن عمر کہا کرتے تھے خروج کے باب میں

حسين بالخروج ولعمري لقد رأى في ابيه واخيه عبرة وكلمه في ذلك

حسین ہم پر غالب آگئے اور قسم اپنی عمر کی بیشک انہوں نے اپنے باپ اور بھائی سے عبرت دیکھی ہے اور انسے اس میں

ايضا جابر بن عبد الله وابو سعيد وابو واقد الليثي وغيرهم فلم يطع احدا

اسکے جابر بن عبد اللہ اور ابو سعید اور ابو واقد لیثی وغیرہ نے بھی گفتگو کی پر کسی کا کہنا نہ مانا

وصمم على المسير الى العراق فقال له ابن عباس والله اني لاظنك تقتل بين

المدینة خرجوا علیه وخلعوه فارسل جیشا کثیفا وامرهم بقتالهم ثم المسیر الی مکة

مدینہ نے اُسپر خروج کیا اور بیعت سے مرتد ہو گیا پس ایک لشکر گران روانہ کیا اور اُنکو اُنکے قتال کا پھر مکہ پر یورش کا

بقتال ابن الزبیر فجاؤا وکانت وقعة الحرة علی باب طیبة وما ادراك ما وقعة

ابن زبیر کے جنگ کیلئے حکم دیا سو وہ آئے اور جنگ حرہ باب طیبہ پر واقع ہوئی اور تو کیا جانے کہ جنگ کیا تھا

الحرة وقعة لا یسع القلب ذکرها ولا یحتمل [illegible] ذکرها الحسن مرة فقال

یعنی وہ جنگ ہے جسکے بیان کا دل میں سمانا نہیں ہے اور نہ کانوں کو اُسکے سننے کی برداشت ہے حسن نے ایکبار ذکر کیا پھر کہا

والله ما کان ینجو منهم احد وقتل فیها خلق من الصحابة وغیرهم ونهبت المدینة

قسم خدا کی اُن میں سے کوئی نہ بچا [illegible] صحابہ وغیرہ میں سے بڑی خلقت ماری گئی اور مدینہ لوٹا گیا

وافتض فیها الف عذراء فانا لله وانا الیه راجعون قال النبی صلی الله علیه وسلم من

اور ہزار باکرہ لڑکیوں سے زنا واقع ہوا پس انا للہ وانا الیہ راجعون نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص

اخاف المدینة اخافه الله وکانت علیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین رواه

مدینہ کو ڈرائے خدا اُسکو ڈرائیگا اور اُس پر خدا کی اور تمام فرشتوں کی اور تمام آدمیوں کی لعنت ہو گی اسکو مسلم نے

مسلم وکان سبب خلع اهل المدینة له ان یزید اسرف فی المعاصی واخرج الواقدی

روایت کیا ہے اور مدینہ والوں نے جو خلع بیعت کیا اسکا یہ سبب تھا کہ یزید نے گناہ حد کو پہنچا دیئے اور واقدی نے کئی طریق سے

من طرق ان عبد الله بن حنظلة الغسیل قال والله ما خرجنا علی یزید حتی

نقل کیا ہے کہ عبد اللہ بن حنظلہ غسیل نے کہا ہے کہ اللہ کی قسم ہم نے یزید پر خروج نہیں کیا یہانتک کہ

خفنا ان نرمی بالحجارة من السماء انه رجل ینکح امهات الاولاد والبنات والاخوات

ہمکو یہ خوف ہوا کہ آسمان سے ہمپر پتھر برسینگے بیشک یہ ایسا شخص ہے امہات الاولاد اور بیٹیوں اور بہنوں سے نکاح کرتا تھا

ویشرب الخمر ویدع الصلوٰة قال الذهبی ولما فعل یزید باهل المدینة ما فعل

اور شراب پیتا اور نماز چھوڑ دیتا تھا ذہبی کہتا ہے اور جب یزید نے مدینہ والوں سے جو کرنا تھا سو کر دیا باوجودیکہ

مع شرب الخمر واتیانه المنکرات اشتد علیه الناس وخرج علیه غیر واحد ولم

شراب پیتا تھا اور منکرات کو عمل میں لاتا تھا تو پھر لوگوں نے سختی کی اور بیعت [illegible] لوگوں نے خروج کیا خدا نے اُسکی

یبارك الله فی عمره وسار جیش الحرة الی مکة لقتال ابن الزبیر فمات امیر الجیش

عمر میں برکت نہ دی اور جنگ حرہ کا لشکر ابن زبیر کے قتال کے لیے مکہ کو چلا تو لشکر کا سردار مر گیا

فاستخلف علیهم امیرا واتوا مکة فحاصروا ابن الزبیر وقاتلوه ورموه بالمنجنیق

[illegible]

المعصفرة والكواكب يضرب بعضها بعضا وكان قتله يوم عاشوراء وكسفت الشمس ذلك

چادریں اور ستارے ایک دوسرے پر ٹکرا رہے تھے اور ان کا قتل روز عاشورا کو ہوا اور اس دن سورج کو گہن لگا

اليوم واحمرت آفاق السماء ستة أشهر بعد قتله ثم لا زالت الحمرة ترى فيها بعد ذلك

اور ان کے قتل کے بعد چھ مہینے تک آسمان کے کنارے سرخ رہے پھر اس وقت سے ہمیشہ سرخی دکھائی دیتی ہے

اليوم ولم تكن ترى فيها قبله وقيل إنه لم يقلب حجر ببيت المقدس يومئذ إلا وجد

اس سے پہلے کبھی نظر نہیں آتی تھی اور کہتے ہیں کہ بیت المقدس میں اس دن جس پتھر کو پلٹا اس کے نیچے

تحته دم عبيط وصار الورس الذي في عسكرهم رمادا ونحروا ناقة في عسكرهم

تازہ خون پایا گیا اور ان کے لشکر میں جو ورس تھے سب جل کر راکھ ہو گئے اور انہوں نے اپنے لشکر میں اونٹنی ذبح کی

فكانوا يرون في لحمها النيران وطبخوها فصارت مثل العلقم وتكلم رجل في الحسين

پس ان کو اس کے گوشت میں آگ نظر آتی تھی اور پکایا تو حنظل کی مثال کڑوی ہو گئی اور کسی شخص نے حسین کے حق میں کچھ

بكلمة فرماه الله بكوكبين من السماء فطمس بصره قال الثعلبي روى الترمذي من غير

کلمہ کہا تو اللہ نے آسمان سے دو ستارے [illegible] اندھا کر دیا ثعلبی کہتا ہے ترمذی نے متعدد طریق سے روایت

وجه عن عبد الملك بن عمير الليثي قال رأيت في هذا القصر وأشار إلى قصر الإمارة

کیا ہے عبد الملک بن عمیر لیثی سے روایت ہے کہتا ہے میں نے اس محل میں دار الامارت کی طرف اشارہ کیا

بالكوفة رأس الحسين بن علي رضي الله عنهما بين يدي عبيد الله بن زياد على ترس

حسین بن علی رضی اللہ عنہما کا سر عبید اللہ بن زیاد کے سامنے ڈھال پر رکھا دیکھا

ثم رأيت رأس عبيد الله بن زياد بين يدي المختار بن أبي عبيد ثم رأيت رأس المختار

پھر میں نے عبید اللہ بن زیاد کا سر مختار بن ابی عبید کے سامنے دیکھا پھر مختار کا سر

بين يدي مصعب بن الزبير ثم رأيت رأس مصعب بين يدي عبد الملك فحدثت

مصعب بن زبیر کے سامنے دیکھا پھر میں نے مصعب کا سر عبد الملک کے سامنے دیکھا پھر میں نے

بهذا الحديث عبد الملك فتطير منه وفارق مكانه ولما قتل الحسين وبنو أبيه

یہ بات عبد الملک سے بیان کی سو عبد الملک نے اس سے شگون بد لیا اور اس مکان کو چھوڑ دیا اور جب حسین اور ان کے بھائی بند قتل ہوئے

بعث ابن زياد برؤوسهم إلى يزيد فسر بقتلهم أولا ثم ندم لما مقته المسلمون على

ابن زیاد نے ان کے سر یزید کے پاس بھیجے پہلے تو ان کے قتل سے خوش ہوا پھر جب مسلمان اس امر پر اس سے دشمنی کرنے لگے

ذلك وأبغضه الناس وحق لهم أن يبغضوه وفي سنة ثلاث وستين بلغه أن أهل

اور لوگ اس سے بغض رکھنے لگے تو پشیمان ہوا اور لائق ہے کہ ان کو بغض رکھنا ہوتا اور سنہ ترسٹھ میں یزید کو یہ خبر پہنچی کہ اہل [illegible]

لا عدوى ولا هام ولا صفر ولا يحل الممرض على المصح وليحل المصح حيث شاء قالوا يا رسول الله

بیماری ہی اور نہ ہام اور نہ صفر اور بیمار اونٹوں والا تندرست اونٹوں والے کے پاس نہ لائے ... عرض کیا یا رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم وما ذلك قال لانه اذى اخرجه مالك في الموطا احاديث الجامع الكبير

علیہ وسلم یہ کیا ہے فرمایا یہ ایذا دیتی ہے اسکو مالک نے موطا میں نقل کیا ہے جامع کبیر کے حدیثیں

دوى لا طيرة ولا هامة ولا صفر وفر من المجذوم كما تفر من الاسد رواه احمد في

نہیں لگتا ہے اور نہ الو کی نحوست اور نہ صفر اور کوڑھی سے ایسا بھاگ جیسے شیر سے بھاگتا ہے اسکو احمد نے اپنی

مسنده والبخاري عن ابي هريرة لا يعدي شيء شيئا فمن اعدى الاول لا عدوى ولا

مسند میں اور بخاری نے نقل کیا ہے ابو ہریرہ سے ... نہ بیماری کا لگنا ہے اور نہ

صفر خلق الله كل نفس فكتب حياتها ورزقها ومصائبها رواه احمد في مسنده

... اسکو احمد نے اپنی مسند میں

والترمذي عن ابن مسعود لا عدوى ولا طيرة ولا هامة ولا صفر ولا غول رواه

... نہ بیماری کا لگنا ہے اور نہ الو کی نحوست اور نہ صفر ...

مسلم عن جابر لا عدوى ولا صفر ولا هامة رواه احمد والبيهقي وابو داود عن

مسلم نے روایت کیا ہے جابر سے ... اسکو احمد اور بیہقی اور ابو داود نے

ابي هريرة ورواه احمد ومسلم عن السائب بن يزيد لا صفر ولا هامة ولا يعدي سقيم

... اور احمد اور مسلم نے سائب بن یزید سے روایت کیا ...

صحيحا رواه القاضي عمر بن عبد الباقي الانصاري في جزء من حديثه عن شيوخه

... قاضی عمر بن عبد الباقی انصاری نے ... روایت کیا ہے

عن علي لا صفر ولا هامة ولا عدوى ولا يتم ... ومن ... الله

... نہ صفر ہے اور نہ الو کی نحوست اور نہ بیماری کا لگنا ...

... الجنة رواه الطبراني في المعجم الكبير وابن عساكر عن عبد الرحمن بن

وہ جنت کی بو نہ سونگھیگا اسکو طبرانی نے معجم کبیر میں اور ابن عساکر نے عبد الرحمن بن

... المزني ورواه الطبراني عن ابي امامة انها قال لا عدوى ولا صفر ولا هام ...

... مزنی سے روایت کیا ہے اور طبرانی نے ... ابو امامہ سے ... نہ بیماری کا لگنا ہے اور نہ صفر اور نہ الو کی نحوست ...

... ومن ... الله لم يجد رائحة الجنة لا عدوى ولا هامة ولا

... جنت کی بو نہ سونگھیگا ... نہ بیماری کا لگنا ہے اور نہ الو کی نحوست اور نہ

ذلك في صفر سنة اربع وستين واحترقت من شرارة من نيرانهم استار الكعبة وسقفها وقرنا الكبش الذي فدى به اسمعيل وكانا في السقف واهلك الله يزيد في نصف ربيع الاول من هذا العام فجاء الخبر بوفاته

شهر صفر

اعلم انه قد وقع في هذا الشهر من النوع الذي فيه احاديث كثيرة بطرق متعددة فنذكر اولا الاحاديث الواردة فيه ثم نبين المراد به نقلا عن اقوال العلماء الامجاد من ذلك ما اخرجه مسلم عن جابر رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا عدوى ولا صفر ولا غول اخرجه مسلم وعن ابي هريرة قال ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا عدوى ولا صفر ولا غول اخرجه مسلم وفي رواية عن ابي هريرة قال لا عدوى ولا صفر ولا هامة فقال اعرابي يا رسول الله فما بال الابل تكون في الرمل كانها الظباء فياتي البعير الاجرب فيدخل فيها فيجربها فقال فمن اعدى الاول اخرجه البخاري ومسلم وابو داود وفي رواية للبخاري لا عدوى ولا طيرة ولا هامة ولا صفر ولمسلم لا عدوى ولا هامة ولا نوء ولا صفر ولا غول وعن ابن عطية ان رسول الله صلى الله عليه و

فمن عضه وقيل هو الشهر المعروف زعموا ان فيه تكثر الدواهي والفتن فنفاه الشارع

سو وہ انکی کو کاٹتے ہیں اور کہا گیا ہے کہ وہ مشہور مہینہ ہے عرب کہتے تھے کہ اس مہینہ میں بہت سی بلائیں اور فتنے ہوتے ہیں شارع نے اسکو باطل کر دیا

وفي النهاية وقيل اراد به النسيء وهو تاخير المحرم الى صفر ويجعلون صفرا

اور نہایہ میں ہے اور کہا گیا ہے کہ اس سے نسی مراد ہے اور نسی ماہ محرم کو صفر تک موخر کرنا اور صفر کو

هو الشهر الحرام وفي شرح الامام النووي على صحيح مسلم الصفر دواب في البطن وهي

وہی ماہ محرم ٹھہرا دینا اور امام نووی کی شرح میں جو صحیح مسلم پر ہے صفر پیٹ میں کیڑے ہوتے ہیں اور وہ

دود تهيج عند الجوع وربما قتلت ودواب بدال مهملة وباء موحدة عند الجمهور

ایسے کیڑے ہیں کہ بھوک کے وقت جوش میں آتے ہیں اور بعضے وقت مار ڈالتے ہیں اور لفظ دواب جمہور کے نزدیک دال مہملہ اور باء موحدہ سے ہے

وروى ذوات بذال معجمة ومثناة فوقانية وله وجه وفي النهاية ومن الاول

اور ذوات کی روایت بھی ہے ذال نقطہ دار اور تاء دو نقطہ فوقانی سے اور اسکی بھی تاویل ہو سکتی ہے اور نہایہ میں ہے کہ دوسرا اول سے ہے

صفرة في سبيل الله خير من حمر النعم اي جوعة والصفر ايضا دود يقع في الكبد

الله کی راہ میں ایک دفعہ بھوکا رہنا سرخ اونٹوں سے بہتر ہے اور صفر کیڑا بھی ہوتا ہے جو جگر میں

وشراسيف الاضلاع فيصفر عنه الانسان جدا وربما قتله وفي مشارق الانوار

اور پسلیوں کی ہڈیوں کے سرے میں پیدا ہوتا ہے سو آدمی نہایت زرد ہو جاتا ہے اور بعضے وقت مار ڈالتا ہے اور قاضی عیاض کے

للقاضي عياض قوله لا صفر قيل المراد الشهر المعلوم وتغيير الجاهلية حكمه وتبديله

مشارق الانوار میں ہے کہ قوله لا صفر کہ صفر سے معلوم مہینہ اور جاہلیت کا اس کا حکم بدلنا مراد ہے اور

في النسيء وتأخيرهم المحرم اليه وهذا قول مالك وغيره وقيل انه يعني

نسی میں اور ماہ محرم کو صفر تک موخر کرنا اور یہ امام مالک وغیرہ کا قول ہے اور کہا گیا ہے کہ یہ معنی ہیں

لا صفر المراد دواب في البطن كالحيات تصيب الانسان اذا جاع وتقتله

لا صفر سے مراد پیٹ میں کیڑے ہیں جیسے سانپ انسان کو بھوک کی حالت میں کاٹتے ہیں اور مار ڈالتے ہیں

فابطل الاسلام العدوى وفي جامع الاصول قال ابو داود وقال بقية سألت

سو اسلام نے اس اعتقاد کو باطل کر دیا اور جامع الاصول میں ہے کہ ابو داود کہتا ہے بقیہ نے کہا ہے کہ میں نے

محمد بن راشد عن قوله لا هام فقال كان اهل الجاهلية يقولون ليس احد

محمد بن راشد سے لا هام کے معنی پوچھے سو اسنے کہا کہ اہل جاہلیت کہا کرتے تھے کہ کوئی نہیں ہے کہ

يموت فيدفن الا خرج من قبره هامة وعن قوله لا صفر فقال يتشاءمون بصفر

مر جاوے پھر دفن کیا جاوے مگر اسکی قبر سے ہامہ یعنی الو نکلتا ہے اور لا صفر کے معنی پوچھے تو کہا کہ اہل جاہلیت صفر کو منحوس

صفر خلق الله كل نفس فكتب حياتها وموتها ومصيباتها ورزقها رواه احمد والخطيب
صفر اللہ نے ہر جان کو پیدا کیا اور اسکی عمر اور موت اور مصیبتیں اور اسکی روزی لکھدیں اسکو احمد اور خطیب نے

عن ابی هريرة لا عدوى ولا طيرة ولا هامة ولا صفر فمن اعدى الاول رواه احمد وابن
ابوہریرہ سے روایت کیا نہ بیماری کا لگنا ہے اور نہ بدشگونی اور نہ ہام کی نحوست اور نہ صفر کی پہلے کو کسنے بیماری لگائی اسکو احمد نے اور ابن

ماجة والطبرانی فی الكبير عن ابن عباس لا عدوى ولا هامة ولا صفر ولا يحل الممرض
ماجہ نے اور طبرانی نے کبیر میں ابن عباس سے روایت کیا ہے نہ عدوی ہے اور نہ ہامہ اور نہ صفر اور بیمار اونٹوں والا

على المصح وليحل المصح حيث شاء قيل ولم ذاك قال لانه اذى رواه البيهقی عن
تندرست اونٹوں والے کے پاس نہ اترے اور تندرست اونٹوں والا جہاں چاہے اترے کسی نے عرض کیا کس لیے تو فرمایا اس لیے کہ یہ ایذا دینی ہے اسکو بیہقی نے ابوہریرہ سے

ابی هريرة لا عدوى ولا هامة ولا صفر واتقوا المجذوم كما تتقون الاسد لا عدوى
روایت کیا ہے نہ بیماری کا لگنا ہے اور نہ الو کی نحوست اور نہ صفر اور کوڑھی سے بچتے رہو جیسے تم شیر سے بچتے ہو نہ بیماری لگتا ہے

ولا هامة ولا غول ولا صفر رواه ابن جرير عن ابی هريرة رض عن ثعلبة بن يزيد الحمانی
اور نہ الو کی نحوست اور نہ بھوت اور نہ صفر اسکو ابن جریر نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے اور ثعلبہ بن یزید حمانی سے روایت ہے

قال سمعت عليا يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا صفر ولا هامة ولا يعدى
وہ کہتا ہے میں نے علی سے سنا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ صفر ہے اور نہ الو کی نحوست اور کوئی بیمار

سقيم صحيحا قلت انت سمعت هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم سمع اذنی ووعى قلبی
چنگے کو بیماری نہیں لگا دیتا میں نے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو نے سنا ہے کہا ہاں میرے کانوں نے سنا اور میری آنکھوں نے

عينی رواه ابن جرير وصححه واذا فرغنا من سوق الاحاديث حان ان نشرع فی
دیکھا اسکو ابن جریر نے روایت کیا ہے اور صحیح بتایا ہے اور جب ہم حدیثیں بیان کر چکے تو وہ وقت آیا کہ ہم وہ بیان شروع کریں

بيان ما قالوا فی المراد بصفر فنقول قال ابن الاثير فی النهاية هو فی زعم العرب
کہ جو کچھ علما بیان کرتے ہیں سو ہم کہتے ہیں ابن اثیر نہایہ میں کہتا ہے صفر عرب کے گمان میں

حية فی البطن تصيب الانسان اذا جاع وتؤذيه وانها تعدی فابطل الاسلام ذلك وفی
پیٹ کے اندر سانپ ہوتا ہے انسان کو بھوک کی حالت میں کاٹتا ہے اور ستاتا ہے اور یہی مرض میں تجاوز کرتا ہے سو اسکو اسلام نے باطل کر دیا اور

الكرمانی شرح البخاری هو بفتحتين حية فی البطن اعتقدوا انها اعدى من الجرب
کرمانی بخاری کی شرح میں ہے صفر بفتحتین پیٹ کے اندر سانپ ہوتا ہے عرب یہ سمجھتے ہیں کہ وہ خارش سے زیادہ تجاوز کرنیوالا ہے

وفی الطيبی شرح المشكوة زعموا انها تعض اذا جاع وما يوجد عند الجوع من الالم
اور طیبی مشکوۃ کی شرح میں ہے کہ عرب کہتے ہیں کہ وہ سانپ بھوک کے وقت کاٹتا ہے اور بھوک کے وقت جو الم ہوتا ہے

ويتشاءم به ويرى ان ذلك مانعه من الخير فنفى الاسلام ذلك وقال
اور نحوست سمجھتے تھے اور یہ جانتے تھے کہ یہ پرندہ خیر و خوبی سے مانع ہے پس اسلام نے اس کی نفی کی اور فرمایا کہ
لا طيرة وهو مصدر كالتطير تطير الرجل تطيرا وطيرة كما قالوا تخيرت
[illegible]
الشيء تخيرا وخيرة ولم يجئ من المصادر على هذا القياس غيرهما والفال
[illegible]
اصله الهمزة وقد يخفف وهو مثل ان يكون الرجل مريضا ويسمع آخر
[illegible]
يقول يا سالم ويكون طالبا فيسمع آخر يقول يا واجد فيقع في ظنه انه
[illegible]
يبرأ من مرضه ويجد ضالته وهو محبوب شرعا ... قال الهروي
[illegible]
اسم من الاعداء كالبقوى من الابقاء اعداه الداء يعديه اعداء مثل ما
[illegible]
بصاحب الداء بان يكون ببعير جرب مثلا فيتقى مخالطته بابل اخرى
[illegible]
حذرا ان يتعدى ما به من الجرب اليها وقد ابطله الاسلام لانهم كانوا يظنون
[illegible]
الاسلام ... النبي صلى الله عليه وسلم ان الله يمرض وينزل الداء ولهذا قال في بعض
[illegible]
الاحاديث فمن اعدى الاول اي من اين صار فيه الجرب وقال التوربشتي ... العدوى
[illegible]
مجاوزة العلة والخلق الى الغير وهو بزعم اهل الطب في سبعة الجذام والجرب
[illegible]
والجدري والحصبة والبخر والرمد والامراض الوبائية وفي المشارق
[illegible]

صفر فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا صفر قال وسمعت من يقول هو وجع يأخذ في
سمجھا کرتے تھے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صفر نہیں ہے اور میں نے ایک شخص سے سنا کہ کہتا تھا کہ صفر ایک درد ہے

البطن يزعمون انه يعدي قال ابو داود وقال مالك كان اهل الجاهلية يحلون
پیٹ میں اور خیال کرتے ہیں کہ وہ متعدی ہے کہا ابو داود نے اور کہا مالک نے کہ اہل جاہلیت صفر کو ایک سال میں حلال کر لیتے تھے

صفر عاما ويحرمونه عاما فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا صفر وفي
اور ایک سال میں حرام کر لیتے تھے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صفر نہیں ہے اور بیچ

شرح غريب ابي داود قال ذكر في الحديث تفسير قوله لا صفر والعرب تزعم ان في
شرح غریب ابو داود کے کہا کہ حدیث میں تفسیر لا صفر کی مذکور ہوئی ہے اور عرب کہتے ہیں کہ

البطن حية تصيب الانسان اذا جاع وتؤذيه وانها تعدي فابطله الاسلام
پیٹ میں سانپ ہوا کرتا ہے جو انسان کو کاٹتا ہے اور ایذا دیتا ہے اور وہ اوروں کو لگتا ہے سو اس کو اسلام نے باطل کر دیا

قال العبد الضعيف اصلح الله حاله وخفف اثقاله هكذا جاءت الاقوال
کہا بندہ ضعیف نے اللہ اس کے حال کو درست اور اس کے بوجھ کو ہلکا کرے کہ صفر سے مراد میں ایسے ہی مختلف

مختلفة في بيان المراد بصفر وحاصلها يؤول الى ثلثة اما الشهر المعروف واما الداء
اقوال آئے ہیں اور ان کا خلاصہ تین امر پر جا ٹھہرتا ہے یا تو مشہور مہینہ یا پیٹ کے اندر

في البطن او النسئ المذكور وذكره في باب التطير يؤيد الاول وفي باب العدوى
کیڑا یا نسی یعنی تقدیم و تاخیر اور اس کا ذکر باب تطیر میں پہلی مراد کی تائید کرتا ہے اور باب عدوی میں ذکر کرنا

الثاني والله اعلم واذ تبين المراد بصفر ناسب ان نبين المراد من الالفاظ الاخر
دوسری کی تائید ہے اور جب صفر کی مراد بیان ہو گئی تو اور الفاظ کی مراد کا بیان کرنا بھی مناسب ہے

التي وقعت في الاحاديث اعني العدوى يقال اعداه المرض اذا اصابه مثل ما بصاحبه بمقارنته
جو ان حدیثوں میں آئے ہیں عدوی کی تفسیر بولا کرتے ہیں کہ اس کو مرض لگ گیا جب اس شخص کو بھی وہی مرض ہو

بها او رؤيته او مواكلته او مباشرته وقيل ابطله الاسلام كذا في جامع الاصول والطيرة
اس کے پاس رہنے یا دیکھنے یا ساتھ کھانے سے اور اسلام نے اس کو باطل کیا ایسا ہی جامع الاصول میں ہے اور طیرہ کی تفسیر

في شرح جامع الاصول للمصنف الطيرة ما يتشاءم به من الفال الردي وغيره
جامع الاصول کی شرح میں ہے کہ طیرہ وہ ہوتی ہے جس سے نحوست کی برے شگون لیتے ہیں

واشتقاقه من الطير كانت العرب تتطير بالغراب الدخل ونحوها من الطيور
طیرہ کا اشتقاق طیر سے ہے اور عرب کا قاعدہ تھا کہ کوے اور اس کے مانند پرندوں سے بد فالی لیا کرتے تھے

اذا بلیت تصیر هامة وتخرج من القبر وتتردد وتاتی باخبار اهله فابطل

جو سسیدہ ہوکر ہامہ ہو جاتی ہیں اور وہ ہامہ قبر میں سے نکل کر پھرا کرتا ہے اور اپنے اہل و عیال کی خبر لاتا ہے سو نبی

صلی الله علیه وسلم هذا الاعتقاد وقیل هی البومة اذا سقطت علی دار

صلے اللہ علیہ وسلم نے اس اعتقاد کو باطل کر دیا اور کوئی کہتا ہے ہامہ الو ہوتا ہے جب وہ کسیکے گھر پر جا بیٹھتا ہے تو

احدهم راها ناعیة له او لبعض اهله وهو بتخفیف المیم علی المشهور وقیل

وہ اسکو اپنی موت کا یا اپنے اہل کی موت کا خبر دینے والا جانتا ہے اور ہامہ میم کی تخفیف سے مشہور ہے اور بعضے میم کو مشدد کہتے ہیں

بتشدیدها وقال القاضی عیاض الهام طائر بالموتی والقبور وهو

اور قاضی عیاض کہتا ہے ہام ایک پرندہ ہوتا ہے کہ مردوں اور قبروں کے پاس رہتا ہے اور شاید

الصدی ایضا وهو ما یطیر باللیل وهو غیر البوم یشبهه وکانت العرب

صدی بھی کہتے ہیں اور وہ پرندہ رات کو اڑتا ہے اور وہ بوم سے علیحدہ ہے بوم کے مشابہ ہوتا ہے اور عرب کہا کرتے تھے

تزعم ان الرجل اذا قتل فلم یدرک بثاره خرج من هامته وهو اعلی راسه

جب کوئی شخص مارا جاتا ہے اور اسکے کینہ کا عوض نہیں لیا جاتا تو اسکے ہامہ یعنی کھوپڑی میں سے ایک پرندہ

طائر یصیح علی قبره اسقونی اسقونی فانا عطشان حتی یقتل قاتله

نکلتا ہے اور اسکی گور پر بولتا ہے مجھکو پانی پلاؤ مجھکو پانی پلاؤ میں پیاسا ہوں یہاں تک کہ اسکا قاتل مارا جاوے

واشعارهم فی هذا کثیرة وقال بعضهم یخرج من راسه دودة فتصیر

اور اس باب میں انکے بہت شعر ہیں اور بعضے کہتے ہیں اسکے سر میں سے کیڑا نکلتا ہے پھر وہ

طائرا فنهی النبی صلی الله علیه وسلم ویحتمل انه هذا والذی

پرندہ بنکر بولتا ہے سو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ممانعت یہی ہے اور احتمال ہے

قاله غیر واحد والیه ذهب الحربی وابو عبید وقال مالک فی تفسیره اراد الجاهلیة

حربی اور ابو عبید اور اسی طرف گئے ہیں اور مالک اسکی تفسیر میں کہتے ہیں کہ اہل جاہلیت

یقال لها الهامة قال القاضی وقد یحتمل انه اراد التطیر بها فان العرب

ہامہ کہتے ہیں اور قاضی کہتا ہے اور یہ بھی احتمال ہوتا ہے کہ اس سے تطیر مراد ہو کیونکہ عرب کے لوگ بھی

کانت تتطیر بالطائر المسمی بالهام ومنهم من کان یتیمن به والی

پرندے سے جسکا نام ہام ہے بدشگونی کیا کرتے تھے اور بعضے ایسے تھے کہ اس سے فال نیک لیتے تھے اور اسی

هذا ذهب شمر بن حمدویه وحکاه عن ابن الاعرابی قال ابو عبید کانت العرب

طرف شمر بن حمدویہ گیا ہے اور اسکو ابن الاعرابی سے نقل کیا ہے ابو عبید کہتا ہے کہ عرب کے لوگ

للقاضی عیاض العدوی ما کانت یعتقدہ الجاهلیة من تعدی داء ذی
شمار ہوتی ہیں سے ہے عدوی وہ ہی جسکو اہل جاہلیت یہہ سمجھتے تھے کہ دکھیا کا
الداء الی من یجاورہ ویلاصقه ممن لیس به داء فنفاہ الشرع وقوله صلی الله
روگ ہمنشین اور ملاصق کو جو بیمار نہ تھا لگ گیا سو اسکو شرع نے اٹھا ڈالا اور نبی صلی اللہ علیہ
علیه وسلم لا عدوی یحتمل النهی عن قول ذلك واعتقادہ او النفی لحقیقة
وسلم کا ارشاد لا عدوی اسمیں احتمال ہے کہ عدوی کا قائل نہ ہونا چاہیے اور اسکا عقیدہ نہ کرنا چاہیے یا عدوی کیہ چیز ہی نہیں کی نفی کی حقیقتہ
ذلك کما قال لا یعدی شیء شیئا وقوله فمن اعدی الاول وکلاهما مفهوم
ہی نہیں ہے جیسا فرمایا کوئی چیز کسیکو نہیں لگاتی اور یہہ ارشاد پھر پہلے کو کسنے لگا دی اور یہہ دونوں شرع سے
من الشرع الهام جمع هامة وهو طائر کانت العرب تزعم ان عظام المیت
مفہوم ہوتے ہیں ہام ہامہ کی جمع ہے اور ہامہ پرندہ ہوتا ہے عرب کہا کرتے تھے کہ مردہ کی ہڈیاں ہامہ
تصیر هامة فتطیر وکانوا یقولون ان القتیل یخرج من هامته ای من رأسه
ہو کر اڑ جاتی ہیں اور یہہ کہا کرتے تھے کہ مقتول کے ہامہ یعنی اسکے سر میں سے ہامہ
هامة ولا یزال یقول اسقونی اسقونی حتی یقتل قاتله وفی النهایة الهامة
نکلتا ہے اور ہمیشہ یہہ کہے جاتا ہے مجھکو پانی پلاؤ مجھکو پانی پلاؤ جب تک کہ اسکا قاتل مارا جاوے اور نہایہ میں ہے کہ ہامہ
هی الرأس واسم طائر وهو المراد فی الحدیث وذلك انهم کانوا یتشاءمون بها
سر کو کہتے ہیں اور ایک پرندہ کا نام ہے اور حدیث میں یہی مراد ہے اور یہہ اسواسطے کہ عرب اس سے نحوست سمجھا کرتے تھے
وهی من طیر اللیل وقیل هو البومة وقیل کانت العرب تزعم ان روح
اور ہامہ رات کا پرندہ ہے اور کوئی کہتا ہے الو ہوتا ہے اور کہتے ہیں کہ عرب کے لوگ کہتے ہیں کہ روح مقتول کی
القتیل الذی لا یدرك بثارہ تصیر هامة فیقول اسقونی فاذا ادرك
جسکے کینہ کا عوض نہ لیا جاوے ہامہ ہو جاتی ہے پھر وہ یہی کہے جاتی ہے مجھکو پانی پلاؤ جب اسکا بدلہ لیتے ہیں
بثارہ طارت وقیل کانوا یزعمون ان عظام المیت وقیل روحه تصیر
تو اڑ جاتی ہے اور کوئی کہتا ہے عرب کہا کرتے تھے کہ مردہ کی ہڈیاں اور کوئی کہتا ہے اسکی روح ہامہ
هامة فتطیر ویسمونه الصدی فنفاہ الاسلام ونهاهم عنه قال الطیبی
ہو جاتی ہے پھر اڑتی پھرتی ہے اور اسکا نام صدی کہتے تھے سو اسکو اسلام نے دفع کیا اور انکو اس اعتقاد سے منع کر دیا اور طیبی کہتا ہے
الهامة اسم یتشاءم به الناس وکانت العرب تزعم ان عظام المیت
ہامہ اسم ہے کہ لوگ اسکو نحوس سمجھتے ہیں اور عرب کے لوگ یہہ کہا کرتے تھے کہ مردہ کی ہڈیاں

وهو يدل على انه لم يرد بنفيها عدمها وقال البغوي بل الخبر انها لا تقدر

اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ غول کی نفی سے ان کی ذات کی نفی مراد نہیں ہے اور بغوی کہتا ہے بلکہ خبر دی ہے کہ غول کو

على شيء من الاضلال والاهلاك الا باذن الله تعالى ويقال ان الغيلان

کسی کام پر بہکانے اور ہلاک کرنے سے بدون امر الٰہی کے کچھ قدرت نہیں ہے اور کہتے ہیں کہ غیلان

سحرة الجن تفتن الناس بالاضلال وفي المفاتيح شرح المصابيح هو بالفتح

جنوں کے جادوگر ہیں لوگوں کو راستہ بہکا کر مفتون کرتے ہیں اور مفاتیح مصابیح کی شرح میں ہے غول بالفتح

مصدر غاله اهلكه وبالضم اسم كانوا يزعمون انها تتراءى للناس فنفاه

غاله معنی ہلاک کا مصدر ہے اور غول بالضم ایک نام ہے کہ وہ کہا کرتے تھے کہ وہ لوگوں کو نظر آتی ہے سو اس کی شرع نے

الشرع ويحتمل انه دفع ببعثته صلى الله عليه وسلم كما دفع الاستراق قال

نفی کر دی اور یہ بھی احتمال ہے کہ غول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی برکت سے جاتا رہا جیسے استراق جاتا رہا طیبی

الطيبي في الحديث اعوذ بك ان اغتال فهو من الغول وهو ما لا يشعر

کہتا ہے اور یہ حدیث میں ہے مجھے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ غول کے قبضے میں آ جاؤں

من حيث لا يحس قلت فيؤيده ما ورد في رواية واعوذ بك ان اغتال

کہ جو کچھ ہو اس کو خبر نہ ہو میں کہتا ہوں اس کی تائید کرتا ہے وہ جو ایک روایت میں آیا ہے اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں

من تحتي اي ادهى من حيث لا اشعر يريد به الخسف على ما في النهاية وقال

نیچے کی جانب سے ہلاک کیا جاؤں یعنی مصیبت میں آ جاؤں ... چنانچہ نہایہ میں ہے اور قاضی

القاضي عياض في المشارق قوله ولا غول بفتح الغين بيانه في الحديث

عیاض نے مشارق میں کہا ہے اس کا یہ قول ولا غول غین کے فتحہ سے ہے اس کی تفسیر حدیث میں

تفسيرها الغول التي تتغول بفتح التاء والغين اي تتلون في صور شتى

آئی ہے غول وہ جو تغول کرے یعنی تغول تا اور غین کے فتح سے رنگا رنگ کی صورتیں بدلے

الغيلان سحرة الجن وكانت العرب تقول ان الغيلان تتراءى للناس

غیلان جنوں کے جادوگر ہوتے ہیں اور عرب کہا کرتے تھے بیشک غیلان لوگوں کو دکھائی دیا کرتے ہیں

فتتغول تغولا اي تتلون لهم وتضلهم عن الطرق وتهلكهم فابطل

پھر وہ تغول کرتے ہیں یعنی ان کے سامنے طرح طرح کی صورتیں بدلتے ہیں اور ان کو رستہ سے بہکاتے ہیں اور ان کو ہلاک کر دیتے ہیں سو

النبي صلى الله عليه وسلم هذا الشأن انتهى وفي شرح جامع الاصول الغول

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قصہ کو باطل کر دیا اور جامع الاصول کی شرح میں غول

يزعم ان عظام الموتى تصير هامة تطير ويسمون الطائر الذي يخرج من

گمان کرتے تھے کہ مردہ کی ہڈیاں ہامہ بنکر اڑجاتی ہیں اور اس طائر کا نام جو مردہ کی کھوپڑی میں سے

هامة الميت اذا بلي وهو اسم الغول في شرح جامع الاصول وهو الحيوان

بوسیدگی کے نکلتا تھا مقرر کرتے تھے اور وہ صدیٰ ہی غول کی تفسیر جامع الاصول کی شرح میں ہے کہ یہ وہ حیوان ہے

الذي كانت العرب تزعم انه تعرض لها في بعض الاوقات في الطرق فيغتال

جسکو عرب کے لوگ کہا کرتے تھے کہ وہ بعضے وقت راستہ میں سامنے آجاتا ہے پس ناگاہ لوگوں کو

الناس وانه ضرب من الشياطين وليس قوله ولا غول نفيا لعين الغول

ہلاک کر دیتا ہے اور یہ شیاطین میں سے ایک قسم ہے اور حضرت کا ارشاد لا غول کچھ یہ غول کی ذات

ووجوده وانما فيه ابطال زعم العرب في اغتياله وتلونه في الصور

اور وجود کی نفی نہیں ہے اور سوا اسکے نہیں ہے کہ یہ عرب کے قول کا جو درباب ہلاک کرنے اور مختلف صورتیں بدلنے کی ہے

المختلفة بقوله لا تصدقوا بذلك وفي النهاية الغول احد الغيلان وهو

اس قول سے ابطال ہے کہ اسکی تصدیق مت کرو اور نہایہ میں ہے کہ غول غیلان کا مفرد ہے اور یہ

جنس من الشيطان والجن كانوا يزعمون ان الغول في الفلاة ترائى للناس

شیاطین اور جن کے جنس کا ہے اور وہ کہا کرتے تھے کہ جنگل میں غول لوگوں کو نظر آیا کرتا ہے

فيتغول تغولا اي يتلون في صور شتى ويغولهم اي يضلهم عن الطريق و

پھر وہ بڑا تغول کرتا ہے یعنی رنگا رنگ کی صورتیں بدلتا ہے اور تغول کرتا ہے یعنی انکو راستے سے بہکا دیتا ہے

يهلكهم فنفاه صلى الله عليه وسلم وابطله وقيل لا غول ليس نفيا لعين

اور ہلاک کر ڈالتا ہے سو نفی کی اسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اسکو باطل کر دیا اور کہتے ہیں کہ لا غول غول کی ذات کی

الغول بل ابطال لزعم العرب في تلونه في الصور المختلفة واغتياله اي

نفی نہیں ہے بلکہ عرب کے اس قول کا ابطال ہے کہ وہ [illegible] صورتوں میں [illegible]

لا تضل احدا ويشهد له الحديث لا غول ولكن السعالي وهي سحرة الجن

نہیں بہکا سکتا اور گواہی دیتی ہے حدیث کہ غول نہیں ہے پر سعالی اور سعالی جنوں کی جادوگر [illegible]

ولكن في الجن سحرة لهم تخييل وتلبيس ومنه حديث اذا تغولت الغيلان

ولیکن جنوں میں جادوگر ہوتے ہیں کہ وہ تخییلات اور تلبیسات کرتے ہیں اور اسی قبیل سے ہے حدیث کہ جب غول تغول کریں

فبادروا بالاذان اي ادفعوا شرها بذكر الله تعالى فانهم يتفرقون

تو ترت اذان پڑھو یعنی انکی شرارت کو اللہ تعالی کے نام سے دور کرو کیونکہ وہ پراگندہ ہو جاوینگے

یا راد عمر کم بقی من الوقت الذی قد جرت العادة انه اذا تم اتی الله بالمطر
مراد عمر کی یہ ہے کہ کس قدر وقت باقی رہا ہے جسکو عادت کے موافق کہتے ہیں کہ جب وقت پورا ہوا تو خدا مینہ برساتا ہے

فی النهایة فی حدیث امر الجاهلیة الانواء وهی ثمان وعشرون منزلة
اور نہایہ میں امر جاہلیت کی حدیث میں ہے کہ انواء اٹھائیس منزلیں ہیں

ینزل القمر کل لیلة فی منزلة منها ومنه والقمر قدرناه منازل الی باقی
جن میں چاند اترتا ہے ہر شب کو کسی منزل میں ہوتا ہے اور اسی طرف اشارہ ہے والقمر قدرناه منازل اور نہایہ کے

کلامه مثل کلام شرح جامع الاصول الا المنقول من ابی عبید و
باقی کلام مثل شرح جامع الاصول کے ہے بجز اسکے جو ابو عبید سے منقول ہے اور

قال الکرمانی فی شرح صحیح البخاری النوء بفتح النون وسکون واو
صحیح بخاری کی شرح کرمانی میں ہے نوء نون کی فتح اور واو کے سکون سے ہے

ثم همزة زعموا ان المطر لاجل ان الکواکب ناء ای غرب او طلع ومن جهته
پھر ہمزہ ہے وہ کہتے تھے کہ بارش اس سبب سے ہوتی ہے کہ کواکب منزل میں غروب یا طلوع کرتے ہیں

وقتا فلا حصر فلیس من الوقت الا وهو معروف بنجم من مرافق العباد
ایک وقت کے ... نہیں ہے سو کوئی سا وقت ایسا نہیں ہے کہ بندگان الہی کے فوائد سے مشہور نہو

ثم حکی قصة الاستسقاء من عمر رضی الله عنه ما حکاه فی جامع الاصول وقال
پھر اسنے عمرؓ کے عہد کے استسقاء کا قصہ بیان کیا اسی طرح جو جامع الاصول میں مذکور ہے اور قاضی

القاضی ابن العربی من انتظر منها علی انها فاعلة من دون الله او یجعل الله
ابن العربی کہتا ہے کہ جو شخص انواء سے امیدوار ہے کہ وہی بجز ذات باری کے فاعل ہیں یا اسکو ... کہ آئین

شریکا فیها فهو کافر لان الخلق من الله وحده ومن انتظر منها علی
شریک ٹھہرائے پس وہ کافر ہے کیونکہ خلق صرف ذات باری کا کام ہے اور جو شخص انواء سے

اجراء العادة فلا شیء علیه قال النووی لکنه یکره لانه شعار الکفر وموهم
عادت کے موافق امیدوار ہے تو اس پر کچھ گناہ نہیں ہے اور نووی کہتا ہے مکروہ ہے کیونکہ کفر کی نشانی ہے اور کفر کا وہم ہوتا ہے

له قال الطیبی یکره کراهة تنزیه وقال القاضی عیاض وکذا من امر
طیبی کہتا ہے کہ یہ کراہت تنزیہی ہے اور قاضی عیاض کہتا ہے ایسے ہی انواء کا ذکر کرنا

الجاهلیة ذکر الانواء من قال مطرنا بنوء کذا النوء عند العرب سقوط
[illegible]

واحد الانواء وهي ثمانية وعشرون نجما هي منازل تسقط في الغرب

انوا کا واحد ہے اور یہ اٹھائیس ستارے ہیں وہ منازل ہیں انھیں سے غروب ہوتا

ثلاثة عشر ليلة منزلة مع طلوع الفجر فيطلع اخرى مقابلها فينقضي

تیرھویں رات کو طلوع فجر کے ساتھ ایک منزل ڈوب جاتی ہے اور دوسری منزل اسکے مقابل کی نکل آتی ہے سو

هذه الثمانية والعشرون مع انقضاء السنة وكانت العرب تزعم ان مع

یہ اٹھائیس سال کے ختم ہونے پر پورا ہوجاتے ہیں اور عرب کہا کرتے تھے کہ ایک منزل کے

سقوط المنزلة وطلوع نظيرها يكون مطر فينسبون المطر الى المنزلة

ڈوبنے اور اسکے مقابل کے نکلنے سے مینہ برستا ہے سو عرب مینہ کو منزل کیطرف نسبت کرتے تھے

ويقولون مطرنا بنوء كذا وانما سمي نوءا لانه اذا سقط الساقط منها

اور یہ کہا کرتے تھے فلانے منزل کے سبب سے ہم پر مینہ برسا اور نوء اسواسطے نام ہوگیا کہ جب ڈوبنے والی منزل

بالمغرب ناء الطالع بالمشرق ينوء نوءا اي نهض وطلع وقيل ان النوء هو

مغرب میں ڈوبتی ہے تو نکلنے والی منزل مشرق میں نکل آتی ہے یوں کہا کرتے ہیں ینوء نوءا یعنی کھڑا ہوا اور ظاہر ہوا اور کوئی کہتا ہے نوء کے معنی

الغروب وهو من الاضداد قال ابو عبيد لم يسمع في النوء انه السقوط الا في

غروب کے ہیں اور یہ لغت کے معنی متضاد ہیں ابو عبید کہتا ہے کہ نوء کے معنی غروب کے سوا اس موضع کے کہیں اور سننے میں

هذا الموضع وانما غلظ النبي صلى الله عليه وسلم امر الانواء لان العرب

نہیں آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انواء کے باب میں صرف تغلیظ فرمائی ہے کہ عرب لوگ

كانت تنسب المطر اليها فاما من جعل المطر من فعل الله عز وجل واراد

مینہ کو انکی طرف نسبت کرتے تھے اور جو شخص مینہ کو خدا کی طرف سے جانتا ہے اور اس عبارت

بقوله مطرنا بنوء كذا اي في وقت كذا وهو هذا النوء الفلاني فان ذلك

مطرنا بنوء کذا سے یہ مراد لیتا ہے کہ فلانے وقت مینہ برسا کہ وہ فلانی منزل ہے تو اب یہ بولنا

جائز وقد قيل ان عمر بن الخطاب اراد ان يستسقي فنادى بالعباس

جائز ہے اور کہتے ہیں کہ عمر بن الخطاب نے صلوٰۃ استسقا کا قصد کیا عباس بن عبد المطلب سے

ابن عبد المطلب كم بقي من نوء الثريا فقال ان العلماء بها يزعمون انها تعترض

پکار کر پوچھا ثریا کی منزل میں سے کتنے دن باقی ہیں انہوں نے جواب دیا کہ علما نجوم کہتے ہیں کہ زمین میں

في الارض سبعا بعد وقوعها فما مضت تلك السبعة حتى غيث الناس

سقوط کے بعد افق کے کنارہ پر سات روز تک رہتا ہے پھر وہ سات گذرنے نہ پائے کہ لوگوں پر مینہ برسا

واصله فيما يقال التطير بالسوانح والبوارح من الطير والظباء وغيرهما

[illegible]

وكان ذلك يصدهم عن مقاصدهم فنفاه الشرع وابطله ونهى عنه واخبر

[illegible]

انه ليس له تاثير في جلب نفع او دفع ضر والفأل مهموز يستعمل فيما يسر ويسوء

[illegible]

والطيرة لا تستعمل الا فيما يسوء وربما استعملت فيما يسر قلت كانه اراد

[illegible]

اصل اللغة والا فاستعمال الشرع على ان الفأل اذا اطلق فهو في الخير

[illegible]

والطيرة بما يسوء نعم قد يستعمل الفأل مقيدا فيما يسوء كما ... الا

[illegible]

السوء والفأل المكروه وقد قال الطيبي الفرق بين الفأل والطيرة ...

[illegible]

ما روي انس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال لا عدوى ولا

[illegible]

طيرة ويعجبني الفأل قالوا وما الفأل قال كلمة طيبة ... الاحوال ...

[illegible]

... اصله انهم كانوا ينفرون الظباء والطيور فاذا اخذت ذات ...

[illegible]

اليمين تبركوا وان اخذت ذات الشمال تشاءموا قال النووي ...

[illegible]

وهو شرك ان اعتقد ... وضابطها ان ما لم يقم عليه دليل ... لا امارة

[illegible]

خاصة ولا عامة فهو المذكور هو الطيرة وما يقم ...

[illegible]

نجم من نجوم المنازل الثمانية والعشرين وهو مغيبه بالمغرب مع طلوع
اٹھائیس ستاروں میں سے کسی ایک ستارہ کا ساقط ہوتا اور سقوط مغرب میں طلوع

الفجر وطلوع مقابله حينئذ من المشرق وعندهم انه لا بد ان يكون
فجر کے ساتھ ایک ستارہ کا غائب ہونا اور اسکے مقابل کا اسی وقت مشرق کی طرف نکلنا اور ان کے عقیدہ میں ضرور ہے کہ اس حال میں

مع ذلك لاكثرها نوء من مطر او رياح عاصفة وشبههما فمنهم من
باوجود اکثر تاثیر مینہ کی ہوتی ہے یا جھکڑ آندھیوں وغیرہ کے پھر کوئی تو اس

يجعله لذلك الساقط ومنهم من يجعله للطالع لانه هو الذي ناء اي
ڈوبتے ستارہ کی تاثیر مانتا ہے اور کوئی نکلنے والے ستارہ کی کیونکہ اسی کو نوء ہوا ہے یعنی

نهض فينسبون المطر اليه فنهى النبي صلى الله عليه وسلم عن اعتقاد ذلك
اپنی جگہ سے اٹھا ہے سو مینہ کو اسکی طرف نسبت کرتے ہیں پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اعتقاد سے منع فرمایا

وقوله وكفر فاعله لكن العلماء اختلفوا في ذلك واكثرهم على ان النهي
اور اسکا یہ قول اسکا فاعل کافر ہوتا ہے پر علماء کو اس باب میں اختلاف ہے اکثر علماء اس پر متفق ہیں کہ نہی

والتكفير لمن اعتقد ان النجم فاعل لا الذين من اسنده الى العادة ومنهم
اور تکفیر اسکے حق میں ہے جو یہ عقیدہ کرے کہ ستارہ ہی مینہ کا فاعل ہے اسکے حق میں نہیں جو اسکو عادت کی طرف نسبت کرے اور بعضے علماء

من كرهه على الجملة كيف كان لعموم النهي ومنهم من اعتقد فيه كفر
سرے سے مکروہ کہتے ہیں کسی طور پر ہو کیونکہ نہی عام ہے کچھ خصوصیت نہیں ہے اور بعضے علماء اسکی تکفیر میں

كفر النعمة وقد تعرضنا للكلام فيه في غير هذا الكتاب واما امر الطيرة و
کفران نعمت کا اعتقاد کرتے ہیں اور اس باب میں ہم نے اور کتاب میں پوری گفتگو کی ہے اور چونکہ طیرہ اور

العدوى واشتداد ابتلاء الناس بهما عملا واعتقادا ولكثرة وقوع الاحاديث
عدوی کا حال بہت مشہور ہے اور لوگ اسمیں باعتبار عمل اور اعتقاد کے سخت مبتلا ہیں اور دونوں باب میں حدیثیں بکثرت وارد ہیں

فيهما اردنا ان نفردهما بالذكر في بابين الباب الاول في الطيرة
تو ہم نے یہ ارادہ کیا کہ ان دونوں کو جدا جدا دو باب میں بیان کریں پہلا باب طیرہ کے بیان میں

في الطيبي الطيرة بكسر الطاء وفتح الياء وقد تسكن وهي التشاؤم بالشيء
طیبی میں ہے طیرہ طاء مہملہ کے کسرہ اور یاء تحتانی کے فتح سے اور کبھی یا ساکن بھی ہوتی ہے یہ کسی شے کو منحوس سمجھنا

وهو مصدر تطير طيرة كتخير خيرة ولم يجئ من المصادر هكذا غيرهما
اور طیرہ تطیر طیرہ کا مصدر ہے جیسا تخیر خیرہ اور اور مصدروں میں سے سوا ان دونوں کے اس وزن پر کوئی نہیں آیا

من الفأل الردي واذا عرفت معنى التطير والتفاؤل فنسوق الاحاديث
جیسے نحوست سمجھتے تھیں اور جب تو تطیر اور تفاؤل کے معنی سمجھ چکا تو ہم وہ حدیثیں

الواردة في هذا الباب فاعلم انه قد اجتمع في بعض الاحاديث ذكر الفأل
جو اس باب میں آئی ہیں بیان کرتے ہیں پس تو یاد رکھ کہ بعضی احادیث میں فال اور

والطيرة فاذكرناه منها في احدهما لم نذكره في الاخرى وكذلك ما لا يتعلق
[illegible]

من الاحاديث بصفتهما الا لغرض باعث يشار في اثناء الايراد
[illegible]

الاحاديث من جامع الاصول عن بريدة قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
وہ حدیثیں جو جامع الاصول میں ہیں بریدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

كان لا يتطير من شيء وكان اذا بعث عاملا يسأل عن اسمه فاذا اعجبه فرح به
کسی شی سے تطیر نہیں کرتے تھے اور یہ حال تھا کہ جب کوئی عامل روانہ کرتے تو اسکا نام پوچھتے اگر وہ پسند آتا تو خوش ہوتے

ورأى بشر ذلك في وجهه وان كره اسمه رأيت كراهة ذلك في وجهه واذا
اور وہ خوشی آپ کے چہرہ میں معلوم ہوتی اور اگر وہ نام ناپسند آتا تو وہ کراہت آپکے چہرہ میں معلوم ہوتی اور جب

دخل قرية سأل عن اسمها فاذا اعجبه فرح بها ورأى بشر ذلك في وجهه
کسی گاؤں میں جاتے تو اس گاؤں کا نام پوچھتے پھر اگر وہ پسند آتا تو خوش ہوتے اور وہ خوشی آپکے چہرہ میں معلوم ہوتی

وان كره اسمها رأيت كراهة ذلك في وجهه اخرجه ابو داود وعن انس
اور اگر اسکا نام ناپسند آتا تو اسکی کراہت آپکے چہرہ میں معلوم ہوتی اسکو ابوداؤد نے نقل کیا ہے اور انس سے روایت ہے کہ

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يعجبه اذا خرج لحاجة ان يسمع
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ پسند آتا تھا کہ جب کسی کام کو نکلتے تو یا راشد

يا راشد يا نجيح اخرجه الترمذي وعن عروة بن عامر القرشي قال ذكرت
یا نجیح سنیں اسکو ترمذی نے نقل کیا ہے اور عروہ بن عامر قرشی سے روایت ہے کہ رسول اللہ

الطيرة عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال احسنها الفأل ولا ترد
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس طیرہ کا ذکر آگیا آپ نے فرمایا ان میں سے فال بہتر ہے اور مسلم کو

مسلما فاذا رأى احدكم ما يكره فليقل اللهم لا يأتي بالحسنات الا انت
کام سے نہ روکے جب تم میں سے کوئی کسی امر کو دیکھے تو یہ کہا کرے الٰہی تیرے سوا حسنات کو کوئی نہیں لاتا

لا يقصده وبادر إلا منكرا كالوباء فلا يقدم عليه ولا يخرج منه وفيما
کچھ قصد نہیں ہے اور کبھی ہوتا ہے مگر ... جیسے وبا تو نہ اس میں جانا چاہیئے اور نہ اس سے نکل آئے اور جو
يقصده ولا يعم كالدار والفرس والمرأة فيباح الفرار منه وفي النهاية الفأل
بالقصد ہو عام نہ ہو جیسے گھر اور گھوڑا اور عورت تو اس سے علحدہ ہونا مباح ہے اور نہایہ میں ہے فال
بالهمزة فيما يسر ويسوء والطيرة فيما يسوء إلا نادرا وقد أولع الناس بترك
ہمزہ سے امر نیک اور بد میں مستعمل ہے اور طیرہ امر بد میں مستعمل ہے مگر کبھی نادرا نیک میں بھی اور لوگ ہمزہ کی ترک پر
همزه تخفيفا وإنما أحب رسول الله صلى الله عليه وسلم الفأل لأن الناس
تخفیف کے واسطے میلان کرتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فال اسلئے محبوب رکھا ہے کہ لوگ
إذا أملوا فائدة من الله ورجوا عائدة عند كل سبب ضعيف وقوي فهم
جب کسی سبب ضعیف یا قوی سے کسی فائدہ کی امید اللہ سے کرتے ہیں اور اسکے انجام کے بھلائی کی توقع کرتے ہیں وہ لوگ
على خير ولو غلطوا على جهة الرجاء فإن الرجاء لهم خير وإذا قطعوا أملهم
خیر پر ہیں اگرچہ امید کی جہت میں غلطی کرجاویں کیونکہ رجا انکے حق میں بہتر ہے اور جبکہ وہ اپنی امید اور رجا
ورجاءهم من الله كان ذلك من الشر وأما الطيرة فإن فيها سوء الظن بالله
اللہ سے قطع کردیں تو یہ صفت مذموم ہے اور رہی طیرہ سو اس میں خدا کی جناب میں بدگمانی
وتوقع البلاء وذلك مذموم بين العقلاء منهي عنه من جهة الشرع والتفاؤل
اور بلا کی توقع ہوتی ہے اور یہ امر عقلا کے نزدیک مذموم اور شرع کی طرف سے ممنوع ہے اور تفاؤل
أن يسمع المريض وطالب الضالة يا سالم يا واجد فيظن برؤه ووجدان
یہ ہے کہ بیمار آدمی یا گم ہوئی چیز کا ڈھونڈنے والا سنے یا سالم یا واجد پس گمان کرے بیمار تو اپنی صحت کا اور ڈھونڈنے والا
مطلوبه قلت وهذا معنى ما ورد في الحديث كلمة طيبة وفي النهاية وقد جاء
مطلب پانے کا گمان کرے میں کہتا ہوں یہی معنی ہیں اسکے جو حدیث میں آیا ہے کہ فال کلمہ طیبہ ہے اور نہایہ میں ہے اور بیشک طیرہ
الطيرة بمعنى الجنس والفأل بمعنى النوع ومنه أصدق الطيرة الفأل قلت
بمعنی الجنس یعنی عام آیا ہے اور فال بمعنی النوع یعنی خاص آیا ہے اسی واسطے ہے جو طیرہ میں سچا فال ہی ہے میں کہتا ہوں
يحتمل أن يكون هذا من قبيل المشاكلة فإن الطيرة لا شك أنه في اللغة
یہ احتمال باقی ہے کہ شاید اصدق الطیرۃ الفأل مشاکلت کی جہت سے ہو کیونکہ طیرہ بیشک لغت میں بمعنی تشاؤم کے
بمعنى التشاؤم وأما عموم الفأل فمسلم قال في القاموس الطيرة ما يتشاءم به
آیا ہے یعنی منحوس سمجھنا اور رہا فال کا عام ہونا سو یہ ہم مانتے ہیں قاموس میں کہتا ہے طیرہ وہ ہے کہ ... فال بد

أخرجه البخاري ومسلم وفي رواية لهما الشؤم في المرأة والفرس والمسكن وأخرجه صاحب

کو بخاری اور مسلم نے نقل کیا ہے اور [illegible] مسلم میں ہے نحوست [illegible] عورت اور گھوڑے اور مکان میں ہے [illegible]

الموطأ وأبو داود والترمذي والنسائي الرواية الأولى ولم يذكر العدوى و

موطا اور ابو داود اور ترمذی اور نسائی نے پہلی روایت نقل کی ہے اور عدوی [illegible] طیرہ کا

الطيرة وعن سهل بن سعد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إن كان

ذکر نہیں کیا اور سہل بن سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر [illegible]

في شيء ففي الفرس والمرأة والمسكن يعني الشؤم أخرجه البخاري ومسلم

[illegible] اور عورت اور مسکن میں ہوتی یعنی نحوست اسکو بخاری اور مسلم نے نقل کیا ہے

والموطأ مثله وقال في حديثه ففي الربع والخادم والفرس أخرجه

اور موطا نے [illegible] نقل کیا [illegible] مکان اور خادم اور گھوڑے میں [illegible]

والنسائي وعن حكيم بن معاوية قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول

نقل کیا ہے اور حکیم بن معاویہ سے روایت ہے [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے

لا شؤم وقد يكون اليمن في الدار والمرأة والفرس أخرجه الترمذي وعن

نحوست کوئی چیز نہیں ہے اور کبھی گھر اور عورت اور گھوڑے میں برکت ہوتی ہے اسکو ترمذی نے نقل کیا ہے اور [illegible]

أبي هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا طيرة وخيرها

سے روایت ہے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ [illegible]

الفأل قيل يا رسول الله صلى الله عليه وسلم وما الفأل قال الكلمة الصالحة

فال ہے کسی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فال کیا چیز ہے فرمایا [illegible]

يسمعها أحدكم أخرجه البخاري ومسلم وعن قبيصة بن مخارق عن أبيه

جسکو کوئی تم میں سے سنے اسکو بخاری اور مسلم نے نقل کیا ہے اور [illegible] اپنے باپ سے روایت کرتا ہے

قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول العيافة والطيرة والطرق

کہتا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے عیافہ اور طیرہ اور طرق

من الجبت أخرجه أبو داود وقال الطرق الزجر والعيافة الخط وقال

[illegible] اسکو ابو داود نے نقل کیا ہے اور کہا [illegible]

في شرحه العيافة زجر الطير والتفاؤل بها كما كانت العرب تفعله عافه

کہا ہے کہ عیافہ پرندوں کا اڑانا اور [illegible] لینا جیسے عرب کے لوگ کیا کرتے تھے [illegible]

ولا يدفع السيئات الا انت ولا حول ولا قوة الا بك اخرجه ابو داود وعن
اور تیرے سوا سیئات کو کوئی نہیں دفع کرتا اور نہ پھرنا برائی سے نہ قوت نیکی کی مگر تیرے سبب سے اسکو ابو داود نے نقل کیا ہے اور ابن

ابن مسعود ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الطيرة شرك الطيرة
مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طیرہ شرک ہے طیرہ

شرك وما منا الا ولكن الله يذهبه بالتوكل اخرجه ابو داود وفي رواية الترمذي
شرک ہے اور ہم میں کوئی نہیں مگر اسے طیرہ سے خیال ہو جاتا ہے لیکن اللہ اسکو توکل کی برکت سے دور کر دیتا ہے اسکو ابو داود نے نقل کیا ہے اور ترمذی کی روایت میں

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الطيرة من الشرك وما منا ولكن الله
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طیرہ شرک میں سے ہے اور ہم میں ایسا کوئی نہیں لیکن اللہ اسکو دور کر دیتا ہے

يذهبه بالتوكل قال الترمذي سمعت محمد بن اسمعيل يقول كان سليمان
توکل کی برکت سے ترمذی نے کہا کہ میں نے محمد بن اسمعیل سے سنا ہے کہ کہتا تھا کہ سلیمان

ابن حرب يقول في هذا الحديث وما منا ولكن الله يذهبه بالتوكل هذا عندي
ابن حرب کہتا تھا کہ اس حدیث میں اتنی عبارت وما منا ولکن اللہ یذہبہ بالتوکل میرے نزدیک

قول عبد الله بن مسعود وعن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
عبد اللہ بن مسعود کا قول ہے اور انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

لا عدوى ولا طيرة ويعجبني الفال قالوا وما الفال قال كلمة طيبة اخرجه البخاري
نہ عدوی ہے اور نہ طیرہ اور مجھکو فال پسند ہے عرض کیا فال کیا ہوتی ہے فرمایا نیک کلمہ اسکو بخاری اور مسلم نے نقل کیا

ومسلم وللبخاري مثله قال ويعجبني الفال الصالح الكلمة الحسنة ولمسلم
اور بخاری کی ایک روایت میں اسی طرح ہے فرمایا مجھکو فال صالح پسند ہے یعنی نیک کلمہ اور مسلم میں

مثله وقال الكلمة الطيبة وفي رواية ابي داود مثل البخاري واخرج الترمذي
اسی طرح ہے اور فرمایا کلمہ پاکیزہ اور ابو داود کی روایت بخاری کی مثل ہے اور ترمذی نے پہلی روایت

الاولى فقال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا عدوى ولا طيرة وانما
نقل کی ہے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ عدوی ہے اور نہ طیرہ اور

الشوم في ثلث في الفرس والمرأة والدار وفي رواية قال ذكروا الشوم عند
نحوست سوا تین چیز کے نہیں ہے گھوڑے اور عورت اور گھر میں اور ایک روایت میں ہے راوی کہتا ہے کہ صحابہ نے نبی صلی اللہ

النبي صلى الله عليه وسلم فقال ان كان الشوم ففي الدار والمرأة والفرس
علیہ وسلم کے پاس نحوست کا ذکر کیا سو آپ نے فرمایا اگر نحوست ہے بھی تو گھر میں اور عورت میں اور گھوڑے میں

وأوفر فيها لنا إلى دار أخرى فقل العدد وذهب المال فقال دعوها ذميمة

وافر تھا بہ ... ہم ایک اور گھر میں آ گئے سو گنتی کم ہو گئی اور مال جاتا رہا پس آپ نے فرمایا اسکو چھوڑ دو وہ بری ہے

أخرجه الموطأ أحاديث ما في الجامع الكبير الطيرة تجري بقدر رواه الحاكم

اسکو موطا نے نقل کیا ہے جامع کبیر کی حدیثیں طیرہ تقدیر سے ہوتی ہے اسکو حاکم نے مستدرک میں

في المستدرك عن عائشة الطيرة شرك رواه الترمذي وأحمد والبخاري في

روایت کیا ہے عائشہ سے روایت ہے طیرہ شرک ہے اسکو ترمذی نے اور احمد نے اور بخاری نے

الأدب وابن ماجه والحاكم في المستدرك عن ابن مسعود كان أهل الجاهلية

ادب میں اور ابن ماجہ نے اور حاکم نے مستدرک میں روایت کیا ہے ابن مسعود سے روایت ہے اہل جاہلیت

يقولون إنما الطيرة في المرأة والدابة والدار رواه الحاكم في المستدرك

کہا کرتے تھے نحوست صرف عورت اور گھوڑے اور گھر میں ہے اسکو حاکم نے مستدرک میں

والبيهقي في شعب الإيمان الشؤم في ثلث في المرأة والمسكن والدابة

اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے نحوست تین میں ہے عورت اور گھر اور گھوڑے میں

رواه الترمذي والنسائي عن ابن عمر إن كان الشؤم في شيء ففي الدار والمرأة

اسکو ترمذی اور نسائی نے ابن عمر سے روایت کیا ہے اگر کسی شے میں نحوست ہوتی تو گھر اور عورت

والفرس رواه أحمد والبخاري عن سهل بن سعد والبيهقي عن ابن عمر والطبراني

اور گھوڑے میں ہوتی اسکو احمد اور بخاری نے سہل بن سعد سے اور بیہقی نے ابن عمر سے اور طبرانی نے جابر سے

عن جابر في الإنسان ثلاثة الطيرة والظن والحسد فمخرجه من الطيرة

روایت کیا ہے آدمی میں تین صفات ہوتی ہیں طیرہ اور بدگمانی اور حسد سو طیرہ سے تو آدمی کی خلاصی یہی ہے

أن لا يرجع ومخرجه من الظن أن لا يحقق ومخرجه من الحسد أن لا

کہ اپنے کام سے باز نہ رہے اور بدگمانی سے اسمیں خلاصی ہے کہ تحقیق نہ کرے اور حسد سے اسمیں خلاصی ہے کہ

يبغي رواه البيهقي في شعب الإيمان عن أبي هريرة ورواه ابن صصري

ستم نہ کرے اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے اور ابن صصری نے اپنی امالی میں

في أماليه والديلمي في مسند الفردوس بلفظ في المؤمن ثلث خصال

اور دیلمی نے مسند الفردوس میں ان الفاظ سے روایت کیا ہے کہ مومن میں تین خصلتیں ہوتی ہیں

الحديث ليس منا من تطير ولا من تطير له أو تكهن أو تكهن له أو سحر

اور یہی حدیث ہے کہ ہم میں سے نہیں جسنے تطیر کیا اور نہ وہ جسکے واسطے تطیر کیا جائے کہانت کی یا جسکے واسطے کہانت کی گئی یا جادو کیا

الطیر یعیفہ اذا زجرہ والطرق الضرب بالحصی وقیل ھو الخط فی الرمل
الطیر یعیفہ عیفا جب اسکو اڑاتا ہو اور طرق کنکر سے ارنا اور کوئی کہتا ہو ریتے میں لکیر کھینچنی

کما یفعلہ المنجم لاستخراج الضمیر ونحوہ والجبت کل ما یعبد من دون اللہ وقیل
جیسے کہ منجم دل کی بات وغیرہ بتانے کو ریتے میں لاتے ہیں اور جبت جو شے کہ خدا کے سوا پرستش کیا جاوے اور کوئی کہتا ہے

ھو الکاھن والشیطان وقال الطیبی العیافۃ زجر الطیر والتفاؤل باسمائہا
جبت کاہن اور شیطان ہے اور طیبی کہتا ہے عیافت پرندہ کا اڑانا اور انکے ناموں اور بولیوں

واصواتہا ومرہا وھو من عادۃ العرب کثیرا فی اسفارھم یقال عاف
اور ان کے اڑنے کی طرف سے شگون لینا اور عرب کی یہہ عادت سفر میں بہت تھی بولا کرتے ہیں عاف

یعیف عیفا اذا زجر وحدس وظن والطرق ھو الضرب بالحصی الذی یفعلہ
یعیف عیفا جب پرندہ کو اڑاوے اور تخمین کرے اور گمان کرے اور طرق کنکر سے ارنا وہ جو عورتیں

النساء وقیل ھو الخط فی الرمل والجبت ھو السحر والکہانۃ وقیل ھو کل ما عبد
کیا کرتی ہیں اور کوئی کہتا ہے طرق ریتے میں لکیر کھینچے اور جبت جادو اور کہانت یعنی غیب کی باتیں بتانی اور کوئی کہتا ہے

من دون اللہ وقیل ھو الساحر وقولہ من الجبت معناہ من عمل الجبت وقالوا
کہ خدا کے سوا پرستش کیجاوے اور کوئی کہتا ہے جادوگر ہے اور من الجبت کے معنی یہہ ہیں کہ جبت کا عمل ہے اور کہتے ہیں کہ

الجبت لیست بعربیۃ وعن سعید بن جبیر ھی حبشیۃ وقال قطرب الجبت ھو الذی
عربی لفظ نہیں ہے اور سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ یہہ حبشہ کا لفظ ہے اور قطرب کہتا ہے کہ جبت وہ شخص ہے جس میں

لا خیر عندہ وعن انس رضی اللہ عنہ قال قال رجل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
کچھ بھلائی نہو اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتا ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم انا کنا فی دار کثیر فیہا عددنا وکثیر فیہا اموالنا فتحولنا الی دار اخری
وسلم ہم ایک گھر میں رہتے تھے واں ہماری گنتی بہت تھی اور ہمارے اموال بہت تھے پھر ہم ایک اور گھر میں جا رہے

فقل فیہا عددنا وقلت فیہا اموالنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
واں ہماری گنتی بھی تھوڑی ہو گئی اور مال بھی تھوڑا رہ گیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ذروھا ذمیمۃ اخرجہ ابو داود وعن یحیی بن سعید قال جاءت امرأۃ الی
اسکو چھوڑ دو وہ بری ہے اسکو ابو داؤد نے نقل کیا ہے اور یحیی بن سعید سے روایت ہے کہتا ہے کہ رسول اللہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت دار سکناہا والعدد کثیر والمال
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت آئی عرض کیا ایک گھر تھا ہم اسمیں رہتے تھے اور گنتی بہت تھی اور مال

قال النبي صلى الله عليه وسلم ان كان شيء ففي الدار والفرس والمرأة قال فانكر ان

يكون سمع ذلك من النبي صلى الله عليه وسلم اشد النكرة رفع واية فانكر ان

يكون رسول الله صلى الله عليه وسلم قاله وان يكون الشؤم في شيء وقال اذا

وقع في نفسك منها شيء فارقها بعها او اعتقها رواه ابن جرير وعن

قتادة عن ابي حسان ان رجلين دخلا على عائشة فقالا ان ابا هريرة

قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الطيرة في المرأة والفرس والدار

فغضبت غضبا شديدا وقالت ما قال هذا انما قال كان اهل الجاهلية يتطيرون

من ذلك رواه ابن جرير وعن ابن عمر ان امرأة جاءت الى النبي صلى الله عليه

وسلم فقالت يا رسول الله دار سكناها والعدد كثير والمال وافر

فافتقرنا وساءت ذات بيننا واختلفنا فقال بيعوها او ذروها وهي ذميمة

رواه ابن جرير واعلم ان الاحاديث في هذا الباب اكثر من هذا وفيما ذكرناه

كفاية لشيء زائد ويفهم من بعضها نفي تاثير الطيرة والشؤم عن قتادة

مطلقا ومن بعضها ثبوتها في المرأة والدار والفرس ... فهذا الجزم ...

أو تُطُيِّرَ له رواه الطبراني في الكبير عن عمران بن حصين من ردّته الطيرة
یا جسکے واسطے جاوے بدشگونی یا اسکو طبرانی نے کبیر میں عمران بن حصین سے روایت کیا ہے جس شخص کو طیرہ

عن حاجته فقد أشرك رواه أحمد والطبراني عن ابن عمرو الطيرة شرك
کام کرنے سے باز رکھے تو بیشک شرک کیا اسکو احمد اور طبرانی نے ابن عمرو سے روایت کیا ہے طیرہ شرک ہے

الطيرة شرك الطيرة شرك من خرج يريد السفر فرجع من طير فقد كفر
طیرہ شرک ہے طیرہ شرک ہے جو شخص سفر کا ارادہ کر کے نکلے پھر طیرہ سے پلٹ آئے تو وہ اون احکام سے

بما أنزل على محمد لا شؤم فإن يك شؤم ففي الفرس والمرأة والمسكن من
جو محمد پر نازل ہوئے منکر ہو گیا نحوست نہیں ہے اگر نحوست ہوتی تو گھوڑے میں اور عورت میں اور گھر میں ہوتی جسکو

ردّته الطيرة عن حاجته فقد أشرك قالوا يا رسول الله وما كفارة ذلك
طیرہ کام سے باز رکھے اسنے بیشک شرک کیا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اسکا کفارہ کیا ہے فرمایا

قال يقول اللهم لا طير إلا طيرك ولا خير إلا خيرك ولا إله غيرك الفال
یہ پڑھے الٰہی کوئی طیر نہیں ہے مگر تیرا طیر اور کوئی خیر نہیں ہے مگر تیری خیر اور سوا تیرے کوئی معبود نہیں فال

مرسل والعطاس شاهد عدل لا شؤم وقد يكون اليمن في الدار والفرس
بھیجی ہوئی ہے اور چھینک گواہ عادل ہے شوم نہیں ہے اور کبھی برکت ہوتی ہے گھر میں اور گھوڑے میں اور عورت میں

والمرأة رواه الترمذي وابن ماجه عن حكيم بن معوية يا لبيك خذنا
برکت ہوتی ہے اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے حکیم بن معاویہ سے روایت کیا ہے اے لبیک

أخذنا فالك من فيك ولا شيء في الهام والعين حق وأصدق الطيرة
تیری فال تیرے منہ سے لی ہے اور ہام میں کچھ بھی نہیں ہے اور نظر کا لگنا برحق ہے اور طیرہ میں اصدق

الفال رواه أحمد والترمذي عن جابر لا طيرة وخيرها الفال الكلمة الصالحة
فال ہے اسکو احمد اور ترمذی نے جابر سے روایت کیا ہے طیرہ نہیں ہے اور بہتر فال ہے یعنی نیک کلمہ

يسمعها أحدكم رواه أحمد ومسلم عن أبي هريرة لا عدوى ولا طيرة ويعجبني
جو تم میں سے کوئی سن پاوے اسکو احمد اور مسلم نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے نہ عدوی ہے اور نہ طیرہ اور مجھکو فال

الفال رواه الدارقطني في المتفق عليه عن ابن أبي مليكة قال قلت لابن
خوش آتی ہے اسکو دارقطنی نے متفق علیہ میں روایت کیا ہے اور ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہتا ہے میں نے ابن عباس سے

عباس كيف ترى في جارية لي في نفسي منها شيء فإنهم يقولون
کہا تم کیا معلوم ہے میری لونڈی کے حق میں میرے جی میں اسکی طرف سے ایک بات کھٹکتی ہے کیونکہ لوگ کہتے ہیں

To: www.al-mostafa.com

ناشزة غير ولود ولا مطيعة لزوجها او مكروهة ومستقبحة عنده وفي
نا سازگار بانجھ اور اپنے خاوند سے سرکش ہو اور خاوند کی نظر میں مکروہ اور قبیح ہو

الدار ضيقها وسوء جيرانها وعدم طيب هوائها وفي الفرس حرانها وغلاء
گھر میں نحوست ہوتی ہے کہ تنگ ہو اور ہمسایہ بد ہوں اور ہوا اچھی نہ ہو اور گھوڑے میں یہ ہوتی ہے کہ سرکش ہو اور

ثمنها وعدم موافقتها للمصلحة ونحو ذلك وفيه ارتكاب نوع من المجاز في
مہنگا ہو اور مصلحت سے ناموافق ہو اور اسکی مثال اور اس بیان میں ایک طرح کا مجاز ہے

الشوم محمول على الكراهة التي سببها ما في الاشياء من مخالفة الشرع او
نحوست باعتبار کراہت اُن اسباب کے ہے جو ان اشیاء میں شرع یا طبع کی مخالفت موجود

الطبع ويؤيد ما ذكر في شرح السنة كانه يقول ان كان لاحدكم دار يكره
ہیں جو کہ شرح السنہ میں مذکور ہے وہ اسکی تائید ہے گویا یوں کہتا ہے کہ کسی کے پاس گھر ہو کہ جس میں رہنا مکروہ

سكناها او امرأة يكره صحبتها او فرس لا يعجبه فليفارقها بان ينتقل عن
معلوم ہوتا ہو یا جورو ہو کہ اسکی صحبت سے ناخوش ہو یا گھوڑا ہے کہ جسکو پسند نہیں آتا تو انکو الگ کردے یوں کہ گھر سے

الدار ويطلق المرأة ويبيع الفرس حتى يزول عنه ما يجد في نفسه من الكراهة
نکل جاوے اور جورو کو طلاق دیدے اور گھوڑے کو بیچ ڈالے تاکہ جو کراہت اسکے دل میں ہے جاتی رہے

كما قال صلى الله عليه وسلم في جواب من قال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم
جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے جواب میں فرمایا کہ جس نے کہا تھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

انا كنا في دار كثير فيها عددنا الى آخره ذروها ذميمة فامرهم بالانتقال عنها
ہم ایک گھر میں تھے کہ جس میں ہماری گنتی بہت تھی آخر حدیث تک فرمایا چھوڑ دو اسکو برا جان کر حکم دیا انکو وہاں سے نکلنے کا

ليزول عنهم ما يجدون من الكراهة لا انها سبب في ذلك فيبقى الامر التدبر(1)
تاکہ ان سے وہ کراہت جاتی رہے جو پاتے تھے یہ نہیں فرمایا کہ نحوست اسکا سبب ہے

على حقيقته والله اعلم الباب الثاني في العدوى قد ذكرنا الاحاديث
پر باقی ہے اور اللہ خوب جانتا ہے دوسرا باب عدوی کے بیان میں ہم نے وہ حدیثیں جو عدوی کی

الناطقة بنفي العدوى والنهي عن القول بها واعتقادها فيما سبق ولكن بقي
عدوی کی نفی میں اور اسکے قائل ہونے اور اعتقاد رکھنے کی ممانعت میں ذکر کی ہیں پر ایک اعتراض

الاشكال في قوله صلى الله عليه وسلم وفر من المجذوم كما تفر من الاسد انها
اس حدیث میں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے کہ مجذوم سے ایسا بھاگ جیسا شیر سے بھاگتا ہے ۔ عدوی کی

الفال وفیما کان من امر الجاهلیة وهذا فی معنی النفی والنهی او بلفظ الشرط
بالفعل یا جاہلیت کے زمانہ میں اور یہہ تو نفی اور نہی کے معنوں میں ہے یا شرط کے لفظ سے

مثل ان یکن فی شیٔ ففی هذه الاشیاء معناه والله اعلم لیس للتطیر
جیسے اگر کسی چیز میں نحوست ہوتی تو ان چیزوں میں ہوتی اسکے معنی اور اللہ بہتر جانتا ہے یہہ ہیں نحوست

فی شیٔ وان فرض ثبوتها فهذه الاشیاء مظنتها ومحلها ومناسبة لان
کسی چیز میں نہیں ہے اور اگر اسکا ثبوت فرض کیا جائے تو یہہ چیزیں اسکا ٹھکانا اور محل ہیں اور اسکے مناسب ہیں کہ ان میں

یکون فیها علی طریقة قوله صلی الله علیه وسلم لو کان شیٔ سابق القدر
ہووے یہہ معنی اس حدیث کے طور پر ہے کہ اگر کوئی شی تقدیر پر غالب آتی تو بیشک

لسبقته العین وعلیه کلام القاضی حیث قال وجه تعقیبه قوله ولا
نظر زخم عالب آتی اور اسیپر قاضی کی بحث ہے جہاں آسنے یہہ کہا ہے اور وجہ لا طیرة کے بعد

طیرة بهذه الشرطیة یدل علی ان الشوم منفی عنها ایضا والمعنی ان الشوم
اس شرطیہ کے لانے کی یہہ بات دلالت کرتی ہے کہ نحوست ان میں بھی نہیں ہے اور مراد یہہ ہے اگر نحوست کا

لو کان له وجود فی شیٔ لکان فی هذه الاشیاء فانها اقبل الاشیاء لها
وجود کہیں ہوتا تو ان چیزوں میں ہوتا کیونکہ یہہ چیزیں سب میں زیادہ نحوست کے لئے اسکے قابل ہیں

لکن لا وجود له فیها فلا وجود له اصلا انتهی وقد جاء عن عائشة وابن
لیکن نحوست کا وجود تو ان میں بھی نہیں ہے تو اسکا وجود اصلا نہیں ہے قاضی کا کلام تمام ہوا اور جیسا کہ عائشہ اور ابن

عباس نفیها فیها صریحا فوجه التطبیق ان التاثیر بالذات منفی والموثر
عباس سے نحوست کی نفی ان اشیاء میں صریح آئی ہے پس تطبیق کی وجہ یہ ہے کہ بالذات تاثیر کی نفی مستقل منفی ہوا اور تمام

فی الکل هو الله والکل بخلقه وتقدیره واثباتها فی هذه الاشیاء بجریان عادة
اشیاء میں موثر بالذات صرف اللہ ہے اور سب چیزیں اسکی پیدا کی اور تقدیر سے ہیں اور نحوست کا ثبوت ان چیزوں میں جریان عادت

الله سبحانه بالخلق فیها وجعلها اسبابا عادیة کالنار للاحراق ومثله
اللہ سبحانہ کی ہے کہ ان میں پیدا کر دیتا ہے اور انکو عادت کے موافق سبب بنا دیا ہے جیسے مثلا آگ جلانے کے واسطے

فالنفی راجع الی التاثیر بالذات والاثبات بالعادة والحکمة فی خصوص
پس نحوست کی نفی بالذات تاثیر کی طرف پھرتی ہے اور ثبوت وجود عادی کی طرف ہے اور ان چیزوں کی خصوصیت کی حکمت

هذه الاشیاء موکولة الی علم الشارع وقیل الشوم فی المرأة ان یکون
علم شارع کی طرف حوالہ ہے اور کوئی کہتا ہے کہ عورت میں نحوست یہہ ہو کہ

تحدثنا مع هذا الحديث حديثا آخر قد سكت عنه كنت تقول قال رسول الله
کہ تو ہم کو اس حدیث کے ساتھ ایک اور حدیث بیان کرتا تھا کہ تو اب اس سے چپ ہو گیا تو کہتا تھا کہ رسول اللہ
صلى الله عليه وسلم لا عدوى فأبى أبو هريرة أن يعرف ذلك وقال لا يورد
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عدوی نہیں ہے پھر ابو ہریرہ نے اس کے پہچاننے سے انکار کیا اور کہا بیمار
ممرض على مصح فما رآه الحارث في ذلك حتى غضب أبو هريرة فرطن
اونٹوں کو تندرست اونٹوں کے پاس نہ لایا جاوے [illegible] یہاں تک کہ ابو ہریرہ غضبناک ہو کر
بالحبشية قال أبو سلمة ولعمري لقد كان أبو هريرة يحدثنا أن رسول الله
حبشی کی بولی بولنے لگے ابو سلمہ نے کہا [illegible] ابو ہریرہ ہم سے روایت کیا کرتا تھا کہ رسول اللہ
صلى الله عليه وسلم قال لا عدوى فلا أدري أنسي أبو هريرة أو نسخ أحد
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عدوی نہیں ہے [illegible] ابو ہریرہ بھول گئے یا ایک قول نے
القولين الآخر فإن قلت لما أنكر أبو هريرة روايته ولم تثبت قلت فيه
دوسرے کو منسوخ کر دیا اگر تو یہ کہے کہ ابو ہریرہ نے [illegible] تو میں جواب دیتا ہوں کہ
كلام ذكر في الأصول ليس محل الثبوت عند إنكار الراوي على الإطلاق
اس میں جو اصول میں ذکر کی ہے اور راوی کے انکار سے علی الاطلاق ثبوت نہیں جاتا
ولو سلمنا ثبوت لا عدوى فنقول يعارضه حديث آخر بطرق متعددة
اور اگر ہم مان بھی لیں [illegible] عدوی کا ثبوت [illegible] طریق سے ثابت ہے
كما ذكرنا في رسالة الأربعين في نفي العدوى بين الأمر بالفرار من المجذوم
چنانچہ ہم ذکر کر چکے ہیں [illegible] عدوی کی نفی اور مجذوم سے بھاگنے کے حکم میں
وبينه وبين قوله لا عدوى ولا يورد ممرض على مصح بأن نذكر
[illegible] لا عدوی اور لا یورد ممرض [illegible] ذکر کرتے ہیں
ما ذكره العلماء في تطبيق نفي العدوى مع الأمر بالفرار من المجذوم وقد
علماء نے جو عدوی کی نفی اور مجذوم سے بھاگنے کے امر کی تطبیق میں بحث کی ہے
لمشهور المذكور في هذا الباب يعلم من ذلك وجه التطبيق في الحديث
اس باب میں یہی بہت مشہور ہے اور اسی سے دوسری حدیث کی تطبیق کی وجہ معلوم
الثاني والله أعلم بالصواب فنقول قال الكرماني في شرح صحيح البخاري
ہو جاوے گی واللہ اعلم بالصواب [illegible] کرمانی نے شرح بخاری میں کہا ہے

[illegible]

نفيه العدوى وقوله ولا يحل الممرض على المصح وفي رواية ولا يوردن ممرض

على مصح والممرض صاحب الإبل المرضى والمصح صاحب الإبل الصحاح بعد قوله

لا يعدي شيء شيئا ورده على الأعرابي حين قال فما بال الإبل تكون في الرمال

كأنها الظباء فيأتي البعير الأجرب فيدخل فيها فيجربها بقوله صلى الله عليه وسلم

فمن أعدى الأول وفي رواية جاء أعرابي إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال

يا رسول الله النقبة تكون بمشفر البعير أو بذنبه فتشتمل الإبل كلها جربا

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فما أعدى الأول لا عدوى ولا هامة ولا

صفر خلق الله كل نفس فكتب حياتها ومصيباتها ورزقها وقد جاء

أن أبا هريرة كان يحدث بهما أي بقوله صلى الله عليه وسلم لا عدوى

وبقوله لا يورد ممرض على مصح ثم صمت بعد ذلك عن قوله لا عدوى وأقام

على قوله لا يورد ممرض على مصح فأنكر أبو هريرة حديثا الأول فقال الحارث

تحدث أنه لا عدوى فرطن بالحبشية قال أبو سلمة فما رأيته نسي

حديثا غيره وقال الحارث وهو ابن عم أبي هريرة قد كنت أسمع أبا هريرة

من جدار مائل او سفينة معيوبة وقالت الفرقة الاولى على الثانية

في استدلالهم بالحديثين ان النهي فيهما انما جاء شفقة على مباشر

الامرين فتصيبه علة في نفسه او عاهة في ابله فيعتقد ان العدوى

حق قالوا ونرى القول الثاني اولى التأويلين لما فيه من التوفيق بين

الاحاديث الواردة فيه ثم ان القول الاول يفضي الى تعطيل الاصول

الطبية ولم يرد الشرع بتعطيلها بل ورد باثباتها والعبرة بها على وجه

لا يناقض اصول التوحيد ولا يناقض القول بها على الوجه الذي ذكرنا

واما استدلالهم بالقرائن المسوقة عليها فانا قد وجدنا الشارع يجمع

في النهي بين ما هو حرام وبين ما هو مكروه وبين ما [illegible]

وبين ما ينهى عنه لمعان كثيرة ويدل على صحة ما ذكرنا قوله صلى الله

عليه وسلم للمجذوم المبايع قد بايعناك فارجع وقوله صلى الله عليه وسلم

للمجذوم الذي اخذ بيده فوضعها معه في القصعة كل ثقة بالله

وتوكلا عليه ولا سبيل الى التوفيق بين هذين الحديثين الا بهذا

قوله لا عدوی ای لا عدوی بطبعه ولکن بقضاء الله تعالی واجراء
کہ یہہ قول لا عدوی یعنی عدوی بالطبع موثر نہیں ہے ولیکن اللہ تعالی کی قضا وحکم سے اور موافق اجراء

العادة فالهذا نهی عن ایراد الممرض علی المصح وقال فر من المجذوم وقیل
عادت کے ہوتا ہے یہی اسلئے مریض کے جانے سے صحیح پر منع فرمایا اور فرمایا کہ مجذوم سے بھاگ کوئی کہتے ہیں کہ

انه مستثنی من لا عدوی قال التوربشتی قد اختلف العلماء فی تاویل قوله
کہ مجذوم سے فرار لا عدوی میں سے مستثنی ہے اور توربشتی کہتا ہے کہ علماء میں لا عدوی کی تاویل میں

لا عدوی فمنهم من یقول ان المراد منه نفی ذلك وابطاله علی ما یدل
اختلاف ہے بعضے تو یہہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد عدوی کی نفی اور ابطال ہے جیسا کہ ظاہر

علیه ظاهر الحدیث والقرائن المسوقة علی العدوی وهم الاکثرون ومنهم
حدیث اور عدوی کے متعلقہ قرائن دلالت کرتے ہیں یہہ لوگ تو بہت ہیں اور بعضے وہ ہیں

من یری انه لم یرد ابطالها فقد قال صلعم فر من المجذوم فرارك من
جنکو یہہ خیال ہے کہ عدوی کا ابطال مراد نہیں ہے جیسا کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ مجذوم سے ایسا بھاگ جیسا کہ شیر سے

الاسد وقال لا یوردن ذو عاهة علی مصح وانما اراد بذلك نفی ما كان
بھاگتا ہے اور یہہ فرمایا کہ آفت رسیدہ صحیح پر نجاوے اس سے یہی نفی مراد ہے جو

یعتقد اصحاب الطبیعة فانهم كانوا یرون ان العلل المعدیة مؤثرة
طبیعت کے بندے اعتقاد کرتے تھے کیونکہ وہ لوگ یہہ سمجھتے تھے کہ متعدی بیماریاں یقیناً موثر ہوتی ہیں

لا محالة فاعلمهم بقوله هذا ان لیس الامر علی ما یتوهمون بل هو متعلق
سو آنکو اس قول لا عدوی سے جتلا دیا کہ تاثیر یوں نہیں ہے جو تم وہم باندھتے ہو بلکہ وہ مشیت الہی سے

بالمشیة ان شاء الله كان وان لم یشاء لم یكن ویشیر الی هذا المعنی
متعلق ہے اگر اللہ چاہے تو تاثیر ہوئے اور اگر نہ چاہے تو نہ ہو اور آپکا یہہ ارشاد فمن اعدی الاول

قوله فمن اعدی الاول ای ان كنتم ترون ان السبب فی ذلك العدوی
اسی طرف اشارہ ہے یعنی اگر تم یہہ جانتے ہو کہ اسکا سبب صرف عدوی ہی ہے

لا غیر فمن اعدی الاول وبین بقوله فر من المجذوم وبقوله لا یوردن
اور کچھ نہیں تو پہلے کو کس نے بیماری لگا دی اور اس قول سے مجذوم سے بھاگ اور اس قول سے آفت رسیدہ

ذو عاهة علی مصح ان مداناة ذلك من اسباب العلة فلیتق اتقاءه
صحیح کے پاس نجاوے بیان فرما دیا کہ اسکے ملنے جلنے علت کا سبب ہوتا ہے سو بچے ایسا جیسے دیوار کجی ہوئی

المريض بإذن الله سبحانه سببا لإعدائه مرضه ثم قد يتخلف ذلك عن سببه كما

في غيره من الأسباب كذا جمع بينهما ابن الصلاح تبعا لغيره والأولى في

الجمع بينهما أن يقال إن نفيه صلى الله عليه وسلم العدوى باق على عمومه

وقد صح قوله صلى الله عليه وسلم لا يعدي شيء شيئا وقوله فمن أعدى الأول

يعني أن الله سبحانه وتعالى ابتدأ ذلك في الثاني كما ابتدأه في الأول

وأما الأمر بالفرار من المجذوم فمن باب سد الذرائع لئلا يتفق للشخص

الذي يخالطه شيء من ذلك بتقدير الله تعالى ابتداء لا بالعدوى

المنفية فيظن أن ذلك بسبب مخالطته فيعتقد صحة العدوى فيقع

في الحرج فأمر بتجنبه حسما للمادة والله أعلم هذا كلام الشيخ في الشرح

وقال فيما نقل عنه في حاشيته ويدل عليه أكل النبي صلى الله عليه وسلم

مع المجذوم حيث كان يثق أن لا يصيبه شيء إلا بإذن الله وكان آمنا من

أن يقع في مثل هذا الظن لو أصابه مكروه والأمر ليس إلا لمن لا يجد

نفسه صدق اليقين ويتوهم إن حدث له في نفسه شيء لو أصابه شيء فيه

هذا الوجه يبين بالاول التوقي من اسباب التلف وبالثاني التوكل
اس وجہ نے کہ پہلی حدیث سے تلف کے اسباب سے احتراز ثابت ہوتا ہے اور دوسری حدیث میں با وجود اسباب
على الله في مشاركة الاسباب ليثبت بالاول التعرض للاسباب وهو
مشارکت کے اللہ پر توکل ظاہر ہوتا ہے تاکہ اول حدیث سے اسباب سے احتراز ثابت ہووے اور یہ تو
سنة وبالثاني ترك الاسباب وهو حالة وقال الطيبي في حديث رواه
سنت ہے اور دوسری حدیث سے اسباب کا ترک اور یہ ایک حالت ہے اور طیبی اس حدیث میں جو عمرو بن شرید
عمرو بن الشريد كان في وفد ثقيف رجل مجذوم فارسل اليه النبي صلى الله
نے روایت کی ہے کہ ثقیف کے وفد میں ایک شخص مجذوم تھا سو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے
عليه وسلم انا قد بايعناك فارجع رواه مسلم هذا ارشاد الى رخصة من
اس کو کہلا بھیجا کہ ہم نے تجھ سے بیعت لے لیا واپس جا اس کو مسلم نے روایت کیا ہے یہ کہتا ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
النبي صلى الله عليه وسلم لمن لم يكن له درجة التوكل ان يراعي الاسباب
کی طرف سے رخصت کا ارشاد ہے اس شخص کے حق میں کہ جسکو توکل کا درجہ حاصل نہیں کہ وہ اسباب کی رعایت کیا کرے
فان لكل شيء من الموجودات خاصية واثرا اودعها فيه الحكيم جل
کیونکہ موجودات کے تمام اشیاء میں خاصیت اور اثر ہوتا ہے کہ اسکو حکیم جل و علا نے ودیعت
وعلا وقال البغوي قيل الجذام ذو رائحة تسقم من اطال مجالسته و
رکھا ہے اور بغوی کہتا ہے اور کسی کا قول ہے کہ جذام میں ایک بو ہوتی ہے جو اسکو بیمار کر دیتی ہے جو اسکی ہمنشینی اور
مواكلته ومضاجعته وليس من التعدي بل من باب الطب كما يتغير
ساتھ کھانا اور سونا بہت اختیار کرے اور عدوی سے یہ قسم نہیں بلکہ طب کی جنس سے ہے کہ ناگوار
باكل ما يعاف وشم ما يكره والمقام في مقام لا يوافق هواؤه وكل ذلك باذن
طعام یعنی شے کے کھانے اور بری شے کے سونگھنے سے [illegible] ہوا ناموافق [illegible] بیمار ہو جاتا ہے اور سب
الله تعالى وما هم بضارين به من احد الا باذن الله وقال الشيخ
اللہ تعالی کی مشیت سے ہے اور وہ بگاڑ نہیں سکتے کسی کا بغیر اذن اللہ کے اور شیخ امام
الامام الحافظ ابن حجر العسقلاني في شرح نخبة الفكر وجه الجمع
حافظ ابن حجر عسقلانی نخبۃ الفکر کی شرح میں کہتا ہے ان دونوں میں تطبیق کی
بينهما ان هذه الامراض لا تعدي بطبعها لكن الله تعالى جعل مخالطة
وجہ یہ ہے کہ یہ امراض [illegible] لیکن اللہ تعالی نے [illegible] بیماری کی

الاحادیث ومن اللہ التوفیق روی انہ کانت قریش فی جدب شدید وضیق
متعارف ہے اور توفیق اللہ ہی سے ہے روایت کرتے ہیں کہ قریش سخت کال اور بڑی تنگی میں
عظیم فلما حملت بہ صلی اللہ علیہ وسلم اخضرت الارض وحملت الاشجار
مبتلا تھے پھر جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حمل نے قرار پکڑا تو زمین سرسبز ہوگئی اور درخت بار ور ہوگئے
واتاھم الوفد من کل جانب فسمیت تلک السنۃ التی حمل فیھا رسول اللہ
اور انکو ہر طرف سے فراخی آنی شروع ہوئی سو اس سال کا نام جس میں رسول اللہ صلی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سنۃ الفتح والابتہاج وفی حدیث ابن اسحٰق ان امنۃ
علیہ وسلم کا حمل رہا سنۃ الفتح والابتہاج ہوگیا اور ابن اسحق کی حدیث میں ہے کہ آمنہ
کانت تحدث انھا اتیت وانا بین النائمۃ والیقظۃ حین حملت بہ صلی اللہ علیہ وسلم فقیل
کہا کرتی تھی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حمل رہا تو میں کچھ سوتی کچھ جاگتی تھی یعنی اونگھ رہی تھی کہ کوئی آیا اور کہنے لگا کہ
لھا انک حملت بسید ھذہ الامۃ وقالت ما شعرت بانی حملت بہ ولا وجدت
بیشک تجھکو اس امت کے سردار کا حمل ہے اور وہ کہتی ہے کہ مجھکو اس حمل کی خبر نہیں تھی اور نہ اسکا کچھ بوجھ
لہ ثقلا ولا وحما کما تجد النساء الا انی انکرت رفع حیضی وقد جاء فی بعض
معلوم ہوتا تھا اور نہ اور کچھ کھانے کی رغبت جیسا کہ عورتوں کو ہوتی ہے مگر اتنا تھا کہ حیض بند ہونے کا تعجب تھا اور بعض
الاحادیث مرفوعا انہ قال صلی اللہ علیہ وسلم حملت بی امی کاثقل ما تحمل
مرفوع حدیثوں میں آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری ماں کو میرا حمل ایسا بوجھل معلوم ہوا جیسا
النساء وجعلت تشتکی الی صواحباتھا ثقل ما تجد ثم ان امی اریت منامھا
حمل ہوتا اور آپ اپنی بہنوں سے اس بوجھ کا جو پاتی تھیں شکوہ کرنا شروع کیا پھر میری ماں نے خواب میں دیکھا کہ
ان الذی فی بطنھا نور الحدیث وفیہ ان امہ علیہ الصلوۃ والسلام
انکے پیٹ میں جو ہے سو نور ہے آخر حدیث تک اور اسی حدیث میں ہے کہ حضرت علیہ الصلوۃ والسلام کی ماں کو
وجدت الثقل فی حملھا وفی سائر الاحادیث انھا لم تجد ثقلا وجمع الحافظ
اپنے حمل میں بوجھ معلوم ہوا اور تمام احادیث میں ہے کہ انکو بوجھ نہ معلوم ہوا اور ان دونوں میں حافظ
ابو نعیم بینھما بان الثقل کان فی ابتداء علوقھا بہ والخفۃ عند استمرار
ابو نعیم نے اس طرح تطبیق دی ہے کہ ابتداء علوق میں تو ثقل تھا اور حمل کی باقی مدت میں خفت تھی
الحمل بھا فیکون علی الحالین خارجا عن المعتاد المعروف وعن
سو ان دونوں حالت میں عادت مشہورہ سے برخلاف تھا اور اسی طرح

علیه اخذ الحجزة من الوقوع فی بحر الشرك الخفی جزاه الله تعالیٰ عن امته خیر
کے واسطے ہے اور سبھی نعمت کے واسطے کہ شرک خفی کی دریا میں نہ جا ڈوبے اللہ تعالیٰ انکو انکی امت کی طرف سے اچھی سی اچھی

الجزاء واعطاه الوسیلة والفضیلة واللواء وصلی الله علیه وسلم وشرف
جزا دیوے اور وسیلہ اور فضیلت اور لوا عطا کرے صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرف کرے

وکرم هذا کلامه وحیث ختم بالصلوة علی النبی علیه الصلوة والسلام
اور کرم کرے یہ شیخ کی تقریر ہے اور چونکہ انہوں نے نبی کی صلوٰۃ پر کلام ختم کیا تھا ہمنے بھی کلام

ختمنا بالکلام والله اعلم
درود پر ختم کیا واللہ اعلم

شهر الربیع الاول
ماہ ربیع الاول

واولی واحق ما یذکر فیه ذکر مولده ووفاته صلی الله علیه وسلم وما
اور اس میں جو ہمکو ذکر کرنا ہے تو اولیٰ اور سزاوار آئین حضرت کی پیدائش اور وفات کا ذکر ہے صلی اللہ علیہ وسلم اور جو

یتبعه من الاحکام ونختمه بذکر رؤیته علیه الصلوة والسلام فی المنام
احکام اسکے متعلق ہیں اور ہم اس مہینہ کو حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواب میں دیکھنے کے ذکر پر تمام کرینگے

ففیه بابان الباب الاول فی مولده صلی الله علیه وسلم
سو اس میں دو باب ہیں پہلا باب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش میں سے ہے

اعلم ایها المحب الصادق ایدك الله بنور الیقین ونور قلبك بذکر سید المرسلین
اے محب صادق خدا تجھکو یقین کے نور سے تائید اور تیرے دل کو سید المرسلین کی یاد سے منور کرے

صلی الله علیه وسلم وعلی اله وصحبه اجمعین انه لما حملت منه برسول الله
درود خدا کا ان پر اور سلام انکی آل اور تمام یاروں پر یہ سمجھ لے کہ جب حضرت آمنہ کو رسول اللہ صلی اللہ

صلی الله علیه وسلم ظهر بحمله عجائب وحال ایجاده غرائب ذکرت فی کتب
علیہ وسلم حمل میں تھے تو اس حمل کے سبب سے عجیب عجیب حال ظاہر ہوئے اور پیدا ہونے کے وقت عجائبات پیدا ہوئے جو کتب

السیر ووردت به الاخبار وقد اقتصرنا منه ما یعرف به اصل القضیة
سیر میں مذکور ہیں اور حدیثوں میں آئی ہیں اور ہمنے ان میں سے اسیر اقتصار کیا ہے جس میں اصل حال معلوم ہو جاوے

واوردنا من الاخبار ما ورد وصح من الطریق المتعارف بعض روایة
اور حدیثوں میں سے ہم وہی لائے ہیں جو صحیح مروی ہوئے ہیں اس طور پر جو احادیث کی روایتیں

صلی اللہ علیہ وسلم فنظرت الیہ فاذا ھو ساجد قد رفع اصبعیہ الی السماء
صلے اللہ علیہ وسلم کو جنا پھر مینے جو انکو دیکھا تو سجدہ میں تھا اور اپنی دونوں انگلیاں آسمان کی طرف بلند کرتا تھا جیسے کوئی تضرع

کالمتضرع المبتھل ثم رایت سحابة بیضاء قد اقبلت من السماء حتی
جیسے کوئی عاجزی زاری کرتا ہو پھر مینے ایک سفید ابر دیکھا کہ آسمان کی طرف سے آیا یہاں تک کہ

غشیتہ فغیبتہ عنی فسمعت منادیا ینادی طوفوا بہ مشارق
انکو ڈھانک لیا پھر میری نظر سے غائب کر دیا پھر مینے پکارنیوالے کو سنا کہ پکارتا تھا کہ اسکو زمین کی مشارق

الارض ومغاربھا وادخلوہ البحار لیعرفوہ باسمہ ونعتہ وصورتہ
اور مغارب میں پھراؤ اور اسکو دریاؤں میں داخل کرو تاکہ وہ انکو نام سے اور نعت سے اور صورت سے پہچانیں

ویعلمون انہ سمی فیھا الماحی لا یبقی شیء من الشرک الا محی فی زمنہ ثم
اور جان لیں کہ انکا نام ماحی ہے شرک میں سے کچھ باقی نہیں رہیگا مگر انکے زمانہ میں مٹ جاویگا پھر

تجلت عنہ فی اسرع وقت وروی محمد بن سعد من حدیث جماعة
جلدی سے وہ ابر آنحضرت سے ہٹ گیا اور محمد بن سعد نے ایک جماعت کی حدیث سے جنمیں عطا اور

منھم عطاء وابن عباس ان آمنة بنت وھب قالت لما فصل منی تعنی
ابن عباس بھی شامل ہیں روایت کرتا ہے کہ آمنہ بنت وہب نے بیان کیا ہے جب وہ مجھ سے جدا ہوئے یعنی

النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج معہ نور اضاء لہ ما بین المشرق والمغرب ثم
نبی صلے اللہ علیہ وسلم انکے ساتھ ایک نور نکلا کہ مشرق اور مغرب کا بیچ سب روشن کر دیا پھر

وقع الی الارض معتمدا علی یدیہ ثم اخذ قبضة من التراب فقبضھا ورفع
نبی صلعم زمین پر ہاتھوں کا سہارا لگا کر واقع ہوئے پھر مٹی کی ایک مٹھی اٹھائی اور اپنا سر

راسہ الی السماء وروی الطبرانی انہ لما وقع الی الارض وقع مقبوضة اصابع یدیہ
آسمان کی طرف اٹھایا اور طبرانی روایت کرتا ہے کہ حضرت صلعم جب زمین پر آئے تو انگلیاں بند کئے ہوئے

مشیرا بالسبابة کالمسبح بھا واخرج احمد والبزار والطبرانی والحاکم
انگشت شہادت سے سبحان اللہ پڑھنے والے کی طرح اشارہ کئے ہوئے تھے اور احمد و بزار و طبرانی اور حاکم

والبیہقی عن العرباض بن ساریة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور بیہقی نے عرباض بن ساریہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

قال انی عبد اللہ وخاتم النبیین وان آدم لمنجدل فی طینتہ وساخبرکم
فرمایا میں اللہ کا بندہ اور نبیوں کا ختم کرنیوالا تھا اور بیشک آدم اپنی مٹی میں پڑے ہوئے تھے اور میں آپکو جلد خبر دونگا

ابی زکریا یحیی بن عائذ بقی صلی اللہ علیہ وسلم فی بطن امہ تسعۃ اشھر
یحیی بن عائذ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ان کے پیٹ میں پورے نو مہینے رہے

کملا لا تشکو وجعا ولا مغصا ولا ریحا ولا ما یعرض لذوات الحمل من
آمنہ کو نہ تو درد کی شکایت تھی اور نہ اینٹھ اور نہ کوئی زحمت اور نہ وہ حال جو حاملہ عورتوں کو

النساء وکانت تقول واللہ ما رایت من حمل ھو اخف منہ ولا اعظم برکۃ
پیش آتا ہے اور یہ کہا کرتی تھیں اللہ کی قسم میں کوئی حمل نہ اس سے زیادہ ہلکا دیکھا اور نہ اس سے برکت میں

منہ ولما تم لھا من حملھا شھران توفی عبد اللہ وقیل توفی وھو فی
زیادہ اور جب آپ کے حمل پر دو مہینے گزرے تو عبد اللہ نے وفات پائی اور کوئی کہتا ہے کہ وفات جب پائی کہ آپ

المھد والراجح المشھور ھو الاول مات فی طریق مکۃ راجعا من المدینۃ
گہوارہ میں تھے اور غالب و مشہور پہلی روایت ہے مکہ کے رستہ میں مدینہ سے پھرتے ہوئے مر گئے اور

دفن بالابواء وروی ابن نعیم من حدیث ابن عباس قال کانت امنۃ
ابواء میں مدفون ہوا اور ابن نعیم ابن عباس کی حدیث میں سے روایت کرتا ہے کہتا ہے کہ آمنہ

تحدث وتقول اتانی آت حین مر بی من حملی ستۃ اشھر فی المنام وقال لی
روایت کرتی اور کہتی تھی کہ میرے پاس جب میرے حمل پر چھ مہینے گزر گئے خواب میں کوئی آنے والا آیا اور کہا کہ

یا امنۃ انک قد حملت بخیر العلمین فاذا ولدتہ فسمیہ محمدا واکتمی
آمنہ بیشک تجھکو خیر العالمین کا حمل رہا ہے جب تو اسکو جنے تو اسکا نام محمد رکھنا اور اپنا حال

شانک قالت ثم لما اخذنی ما یاخذ النساء وذکرت عجائب ما رأت
چھپا رکھنا کہتی تھی پھر جب میرا وہ حال ہوا جو عورتوں کا ہوتا ہے اور اپنے عجیب عجیب حالات جو دیکھے تھے بیان کئے

من الطیور البیض مناقیرھا من الزمرد واجنحتھا من الیاقوت ورجالا
یعنی سفید رنگ پرندے کہ چونچیں زمرد کی اور انکے بازو یاقوت کے اور مرد

ونساء فی الھوی بایدیھم اباریق من فضۃ وکشف اللہ عن بصری فرأیت
اور عورتیں ہوا میں اڑتی ہوئی انکے ہاتھوں میں چاندی کے چھاگل تو اللہ تعالی نے میری نگاہ پر سے پردہ اٹھا دیا تو میں نے

مشارق الارض ومغاربھا ورایت ثلثۃ اعلام مضروبات علما بالمشرق
مشرق اور مغرب دیکھ لی اور تین نیزے گڑے ہوئے دیکھے ایک نیزہ مشرق میں

وعلما بالمغرب وعلما علی ظھر الکعبۃ فاخذنی المخاض فوضعت محمدا
اور ایک نیزہ مغرب میں اور ایک نیزہ کعبہ کی چھت پر پس مجھکو درد زہ شروع ہوا اور میں نے محمد

صلی اللہ علیہ وسلم قال یا معشر یہود طلع نجم احمد الذی یولد فی ھذہ اللیلۃ
صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو اُس یہودی نے کہا اے جماعت یہود احمد کا ستارہ چمک آیا جو اس رات کو پیدا ہوگا

عن عائشۃ قالت کان یہودی سکن مکۃ فلما کانت اللیلۃ التی ولد فیہا رسول
حضرت عائشہ سے روایت ہے کہتی ہیں ایک یہودی مکہ میں بستا تھا جب وہ رات آئی کہ جسمیں رسول اللہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا معشر القریش ھل ولد فیکم مولود قالوا لا نعلم
صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو اُس یہودی نے پوچھا اے جماعت قریش کیا تم میں کوئی بچہ پیدا ہوا ہے انہوں نے کہا ہمکو خبر نہیں

قال انظروا فانہ ولد فی ھذہ اللیلۃ نبی ھذہ الامۃ بین کتفیہ علامۃ فانصرفوا
یہودی نے کہا بھلا دیکھو تو اس امت کا نبی پیدا ہوا ہے اسکے دونوں شانوں کے بیچ میں نشان ہے سو قریش گئے

فسألوا فقیل لہم ولد لعبد اللہ بن عبد المطلب غلام فذھب الیہودی
اور پوچھا پوچھا تو انکو کہا گیا کہ عبد اللہ بن عبد المطلب کے بیٹا ہوا ہے پھر وہ یہودی انکے ساتھ

معہم الی امہ فاخرجتہ لہم فلما رای الیہودی العلامۃ خر مغشیا علیہ
حضرت کی ماں کے پاس گیا جب انہوں نے انکو دکھایا جب یہودی نے وہ نشان دیکھا تو غشی کھا کر گر پڑا

وقال ذھبت النبوۃ من بنی اسرائیل یا معشر قریش اما واللہ لیسطون
اور کہا اے جماعت قریش بنی اسرائیل میں سے نبوت نکل گئی یاد رہے اللہ کی قسم تمکو بڑا ہی غلبہ

بکم سطوۃ یخرج خبرہا من المشرق والمغرب رواہ یعقوب بن سفیان
حاصل ہوگا اسکی خبر مشرق سے مغرب تک پھیل جاویگی اسکو یعقوب بن سفیان نے سند

باسناد حسن کما قالہ فی فتح الباری ومن عجائب ولادتہ ایضا ما روی
حسن سے روایت کیا ہے چنانچہ فتح الباری میں ہے اور آپکی ولادت کے عجائب میں سے جو مروی ہے یہ کہ

من ارتجاج ایوان کسری وسقوط اربعۃ عشر شرفۃ من شرفاتہ وغیض
کسریٰ کا ایوان ہل گیا اور اسکے کنگروں میں سے چودہ کنگرے گر گئے اور طبریہ کا

بحیرۃ طبریۃ وخمود نار فارس وکان لہا الف عام لم تخمد رواہ غیر واحد
دریا خشک ہو گیا اور فارس کی آگ بجھ گئی اور یہ آگ ہزار برس سے کبھی نہیں بجھی تھی اسکو بہت لوگوں نے روایت کیا ہے

وھو مشہور وفی سقوط اربعۃ عشر شرفۃ اشارۃ الی انہ یملک منہم
اور یہ مشہور ہے اور چودہ کنگرے کے گرنے میں یہ اشارہ ہے کہ انہیں سے کنگروں کی گنتی پر

بعدد الشرفات وقد ملک منہم فی اربع سنین عشرۃ وقد ملک الباقون
ملوک ہو جاوینگے اور بیشک انہیں سے چار برس کی مدت میں دس بادشاہ ہوگئے اور باقی کے چار

عن ذلك دعوة ابي ابراهيم وبشارة عيسى ورؤيا امي التي رأت وكذلك

لیئے باپ حضرت ابراہیمؑ کی دعوت اور عیسیٰؑ کی بشارت اور اپنی ماں کے خواب جو انہوں نے دیکھے تھے اور نبیوں کی

امهات الانبياء يرين وان ام رسول الله صلى الله عليه وسلم رأت حين

مائیں اسیطرح دیکھا کرتی ہیں اور بیشک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ماں صاحبہ نے جبکہ جنا تو

وضعته نوراً اضاء له قصور الشام قال الحافظ ابن حجر صححه ابن حبان

ایک ایسا نور دیکھا کہ ملک شام کے محل ظاہر ہوگئے حافظ ابن حجر کہتا ہے کہ اس حدیث کو ابن حبان نے

والحاكم وله طرق كثيرة والى هذا اشار العباس بن عبد المطلب في شعره

اور حاکم نے صحیح بتایا ہے اور اسکی روایتیں بہت طرح پر ہیں اور اسی مضمون کیطرف عباس بن عبد المطلب نے اپنے شعر میں اشارہ کیا ہے

حيث قال رضه وانت لما ولدت اشرقت الارض واضاءت بنورك الافق

چنانچہ یہ کہا ہے اور تو جب پیدا ہوا تو زمین روشن ہوگئی اور تیرے نور سے افق چمک گئی

فنحن في ذلك الضياء وفي النور وسبيل الرشاد نخترق ووجه تخصيص الشام

سو ہم اس روشنی اور نور میں ہدایت کا رستہ چلتے ہیں اور شام کی خصوصیت کی وجہ

بنوره انها دار ملكه كما ذكر كعب ان في الكتب السابقة محمد رسول الله صلى

نور کے ساتھ یہ ہے کہ شام آپکا دار ملک ہے چنانچہ کعب نے ذکر کیا ہے کہ کتب سابقہ میں ہے کہ محمد رسول اللہ صلے

الله عليه وسلم مولده بمكة ومهاجره بيثرب وملكه بالشام ولهذا اسري به

اللہ علیہ وسلم کا مولد مکہ میں ہے اور ہجرت کا مقام یثرب یعنی مدینہ ہے اور آپکا ملک شام ہے اور اسیواسطے معراج کی شب حضرت

صلى الله عليه وسلم الى الشام الى البيت المقدس كما هاجر قبله ابراهيم عليه

صلے اللہ علیہ وسلم کو شام کیطرف بیت المقدس تک لیگئے تھے جیسے پہلے ابراہیم علیہ السلام نے

السلام الى الشام وبها ينزل عيسى بن مريم وهي ارض المحشر والمنشر وجاء في الحديث

شام کیطرف ہجرت کی تھی اور شام ہی میں عیسیٰ بن مریم اتریں گے اور شام ہی حشر و نشر کی زمین ہے اور صحیح حدیث میں

الصحيح عليكم بالشام فانها خيرة الله من ارضه يجتبي اليها خيرته من عباده

آیا ہے کہ شام کو اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ شام تمام زمین میں سے اللہ کی برگزیدہ ہے اور اسکی طرف برگزیدہ بندوں کو خدا اختیار کرتے ہیں

ومن عجائب ولادته صلى الله عليه وسلم ما اخرجه البيهقي وابو نعيم انه

اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے عجائب میں سے ہے جو بیہقی اور ابو نعیم نے نقل کیا ہے

كان يهودي يسكن مكة للتجارة فلما كانت الليلة التي ولد فيها رسول الله

کہ ایک یہودی تجارت کیواسطے مکہ میں رہتا تھا جب وہ رات آئی جسمیں رسول اللہ

بجبرئیل ختنہ حین طہر قلبہ قال الذہبی وہذا منکر فائدۃ اعلم ان
بجبرئیل نے ختنہ کیا تھا جب کہ آپکا دل پاک کیا تھا اور ذہبی کہتا ہے یہہ روایت منکر ہے فائدہ سمجھ لے کہ
الختان ہو قطع القلفۃ التی تغشی الحشفۃ من الرجل وقطع بعض الجلدۃ
ختنہ اس چمڑے کا کاٹ ڈالنا ہے جو مردوں کے سر ذکر کو ڈھانکے ہوئے ہوتا ہے اور عورت کا کچھ وہ چمڑا قطع کرنا
التی فی اعلی الفرج من المرأۃ ویسمی ختان الرجل اعذارا بالعین المہملۃ
جو اعلی فرج پر ہوتا ہے اور مردوں کے ختنہ کو اعذار کہتے ہیں عین مہملہ
والذال المعجمۃ والراء المہملۃ وختان المرأۃ خفضا بالخاء المعجمۃ
اور ذال معجمہ اور راء مہملہ سے اور عورت کے ختنہ کو خفض کہتے ہیں خاء معجمہ
والفاء والضاد المعجمۃ وقد اختلف العلماء ہل ہو واجب او سنۃ فذہب
اور فاء اور ضاد معجمہ سے اور علماء میں یہہ اختلاف ہے کہ ختنہ واجب ہے یا سنت ہے سو اکثر
اکثرہم الی انہ سنۃ ولیس بواجب وہو قول ابی حنیفۃ ومالک وبعض اصحاب
علماء کا تو یہہ مذہب ہے کہ سنت ہے واجب نہیں ہے اور ابو حنیفہ اور مالک اور بعضے شافعی مذہب علماء کا یہی
الشافعی وذہب الشافعی الی وجوبہ وہو مقتضی قول سحنون من المالکیۃ وذہب
قول ہے اور خود امام شافعی کا مذہب وجوب کا ہے اور یہی مقتضی مالکیون میں سے سحنون کے قول کا ہے اور بعضے
بعض اصحاب الشافعی الی انہ واجب فی حق الرجال وسنۃ فی حق النساء
شافعی علماء کا یہہ مذہب ہے کہ مردوں کے حق میں تو واجب ہے اور عورتوں کے حق میں سنت ہے
واحتج من قال انہ سنۃ بحدیث ابی الملیح بن اسامۃ عن ابیہ ان النبی
اور جو علماء سنت کہتے ہیں انکی حجت ابی الملیح بن اسامہ کی حدیث ہے جو انکے باپ سے روایت ہے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال الختان سنۃ للرجال مکرمۃ للنساء رواہ احمد فی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ختنہ مردوں کے واسطے سنت ہے اور عورتوں کے واسطے بزرگی ہے روایت کیا اسکو احمد نے
مسندہ والبیہقی واجاب من اوجبہ بانہ لیس المراد بالسنۃ ہنا خلاف
اور بیہقی نے روایت کیا ہے اور واجب کہنے والوں نے یہہ جواب دیا ہے کہ اس حدیث میں سنت سے مراد وہ نہیں جو واجب کے
الواجب بل المراد بہ الطریقۃ واحتج القائلون بوجوبہ بقولہ تعالی ان اتبع
مقابل ہوتا ہے بلکہ سنت سے مراد طریقہ ہے اور اسکے وجوب پر اس آیت سے حجت پکڑی ہے کہ پیروی کر ملت
ملۃ ابراہیم حنیفا وثبت فی الصحیحین من حدیث ابی ہریرۃ قال قال
ابراہیم کے دین کی جو یکطرفہ تھا اور صحیحین میں ابو ہریرہ کی حدیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ

إلى خلافة عثمان ذكره في المواهب اللدنية ومن ذلك ما وقع من زيادة حراسة
عثمان کی خلافت تک معلوم ہو گئے اسکو مواہب لدنیہ میں ذکر کیا ہے اور اسی سبب سے یہ ہے جو شہب سے آسمان کی
السماء بالشهب وقطع رصد الشياطين ومنعهم من استراق السمع وولد صلى الله
نگہبانی زیادہ ہونے لگی اور شیاطین کی کمین گاہ قطع ہو گئی اور بات چرا لینے سے شیاطین کو ممانعت ہوئی اور حضرت صلے اللہ
عليه وسلم معذورا مسرورا أي مختونا مقطوع السرة كما روي من حديث أبي هريرة
علیہ وسلم معذور یعنی مختون اور مسرور یعنی ناف بریدہ پیدا ہوئے چنانچہ ابوہریرہ کی حدیث میں ہے نبی صلی اللہ
عنه صلى الله عليه وسلم وابن عمر عند ابن عساكر وروى الطبراني في الأوسط وأبو نعيم
علیہ وسلم سے مروی ہے اور ابن عمر کی ابن عساکر کے پاس ہے اور طبرانی اوسط میں اور ابونعیم اور
والخطيب وابن عساكر من طرق عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم قال من كرامتي
خطیب اور ابن عساکر نے کئی طریقہ سے روایت کیا ہے انس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے رب کی طرف سے
على ربي أني ولدت مختونا ولم ير أحد سوأتي وصححه الضياء في المختارة وقال الحاكم
میری بزرگی ہے کہ میں مختون پیدا ہوا اور کسی نے میرا ستر نہیں دیکھا اور اسکو مختارہ میں ضیا نے صحیح کیا ہے حاکم
في المستدرك تواترت الأخبار أنه عليه الصلاة والسلام ولد مختونا ولعله أراد
مستدرک میں کہتا ہے خبریں متواتر ہیں کہ حضرت علیہ الصلوۃ والسلام مختون پیدا ہوئے اور شاید تواتر
بتواتر الأخبار اشتهارها وكثرتها في السير لا من طريق السند المصطلح عليه
اخبار سے کتب سیر میں شہرت اور کثرت مراد ہے نہ سند کا وہ طریقہ مراد ہے جسپر حدیث کے اماموں نے
عند أئمة الحديث وقد ضعفه بعضهم وبه صرح ابن القيم ثم قال ليس
اصطلاح مقرر کی ہے حالانکہ اسکو بعضوں نے ضعیف کہا ہے اور اسی کی تصریح ابن القیم نے کی ہے پھر یہ کہا ہے
هذا من خصائصه صلى الله عليه وسلم فإن كثيرا من الناس ولد مختونا وفي
یہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خصائص میں سے نہیں ہے کیونکہ اکثر لڑکے مختون پیدا ہوتے ہیں اور
الوشاح لابن دريد قال ابن الكلبي بلغنا أن آدم خلق مختونا وأن اثني
ابن درید کی وشاح میں ہے کہ ابن الکلبی کہتا ہے ہم نے سنا ہے کہ آدم مختون پیدا ہوئے اور انکے بعد
عشر نبيا من بعده خلقوا مختونين وآخرهم محمد صلى الله عليه وسلم وحكي أنه
بارہ اور نبی مختون پیدا ہوئے اور ان میں سے پچھلے محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور حکایت کرتے ہیں
ختنه جده عبد المطلب يوم سابعه وصنع له مأدبة وسماه محمدا وقيل إن
انکا ختنہ انکے دادا عبدالمطلب نے ساتویں دن کیا تھا اور اس تقریب سے ضیافت کی تھی اور حضرت کا نام محمد رکھا اور کہتے ہیں

الجوزی الاتفاق علیه وکذا اختلف ایضا فی ای یوم من الشهر فقیل

پر علماء کا اتفاق نقل کیا ہے اور ایسا ہی بعد میں اختلاف ہے کہ مہینے میں کونسے دن پیدا ہوئے کوئی کہتا ہے کہ

انه غیر معین وانما ولد یوم الاثنین من ربیع الاول من غیر تعیین والجمهور

وہ تاریخ معین نہیں اتنا ہی ہے کہ ربیع الاول میں پیر کے دن کسی تاریخ میں پیدا ہوئے اور جمہور علماء

علی انه یوم معین منه فقیل للیلتین خلتا منه وقیل لثمان خلت

اسپر ہیں کہ تاریخ معین ہے سو کوئی کہتا ہے کہ ربیع الاول کی دوسری تاریخ اور کوئی کہتا ہے کہ آٹھویں تاریخ

منه قال الشیخ قطب الدین القسطلانی وهو اختیار اکثر اهل الحدیث

شیخ قطب الدین قسطلانی کہتا ہے کہ اکثر اہل حدیث نے یہی تاریخ اختیار کی ہے

ونقل عن ابن عباس وجبیر بن مطعم وهو اختیار اکثر من له معرفة

اور ابن عباس اور جبیر بن مطعم سے منقول ہے کہ یہی تاریخ ان لوگوں نے بہت اختیار کی ہے جو کہ اس حال کی

بهذا الشان واختاره الحمیدی وشیخه ابن حزم وحکی القضاعی فی

واقف ہیں اور حمیدی اور اسکے استاد ابن حزم نے بھی اختیار کیا ہے اور قضاعی نے

عیون المعارف اجماع اهل الزیج علیه ورواه الزهری عن محمد بن جبیر

عیون المعارف میں اہل تواریخ کا اجماع اسی پر بیان کیا ہے اور یہی زہری نے محمد بن جبیر بن مطعم سے

بن مطعم وکان عارفا بالنسب وایام العرب وقیل لعشر وقیل لاثنتی عشرة وهو

روایت کیا ہے اور محمد نسب جانتے اور عرب کے حالات کو واقف تھے اور کوئی کہتا ہے دسویں تاریخ اور کوئی کہتا ہے بارھویں تاریخ

المشهور وعلیه عمل اهل مکة فی زیارتهم موضع مولده صلی الله علیه وسلم

مشہور یہی ہے اور اہل مکہ کا عمل موضع مولد صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرتے ہیں

فی هذا الوقت قال الطیبی اتفقوا علی انه ولد یوم الاثنین ثانی عشر ربیع

سو وقت اسی پر ہے طیبی کہتا ہے کہ اتفاق کیا ہے کہ حضرت صلعم پیر کے دن ربیع الاول کی بارھویں تاریخ

الاول انتهی وفی قوله اتفقوا نظر وفیما ذکرنا واختلفوا ایضا

پیدا ہوئے انتہی اور طیبی جو اتفاق کا قائل ہے اس میں نظر ہے اور ہم نے ذکر کیا ہے معلوم ہوا پیدا ہونے کے وقت میں

فی الوقت الذی ولد فیه والمشهور انه یوم الاثنین وعن قتادة الانصاری

بھی اختلاف ہے اور مشہور یہی ہے کہ پیر کے دن پیدا ہوئے قتادہ انصاری سے روایت ہے کہ

انه صلی الله علیه وسلم سئل عن صیام یوم الاثنین فقال ذلك یوم

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پیر کے دن کے روزہ کو پوچھا فرمایا کہ وہ دن ہے

حکی القضاعی [illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اختتن ابراہیم علیہ السلام وھو ابن ثمانین

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نے اسی برس کی عمر میں موضع

سنۃ بالقدوم وبما روی ابوداؤد من قولہ صلی اللہ علیہ وسلم للرجل

قدوم میں ختنہ کیا تھا اور ابوداؤد کی اس روایت سے حجت کی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد تھا اس شخص کو جو

الذی اسلم القِ عنک شعر الکفر واختتن واحتج القفال علی وجوبہ بان

مسلمان ہوا تھا کہ دور کر اپنے سے کفر کا نشان اور ختنہ کر لے اور قفال ختنہ کے واجب ہونے پر یہ دلیل لایا ہے کہ

بقاء القلفۃ یحبس النجاسۃ ویمنع صحۃ الصلوۃ فیجب ازالتہا واختلف

پوست جو ذکر کا باقی رہتا نجاست کو روکتا ہے اور نماز کو فاسد کر دیتا ہے سو اس کا دور کرنا واجب ہے اور اس کے وقت

فی وقتہ فقال القائلون بالوجوب وقتہ بعد البلوغ لانہ محل الوجوب

میں اختلاف ہے سو واجب کہنے والے کہتے ہیں کہ ختنہ کا وقت بلوغ کے بعد ہے کیونکہ بلوغ وجوب کا محل ہے

وقال بعض اصحاب الشافعیۃ یجب علی الولی ان یختن الصبی قبل

اور بعضے شافعی مذہب والے کہتے ہیں کہ ولی پر واجب ہے کہ بچہ کا ختنہ قبل

البلوغ والظاہر ان من قال بالسنۃ وقتہ عندہ قبل البلوغ لان

البلوغ کر دے اور ظاہر یہ ہے کہ جو علماء سنت بتاتے ہیں تو ان کے نزدیک ختنہ کا وقت بلوغ سے پہلے ہے کیونکہ

ستر العورۃ واجب فلا یترک للسنۃ واللہ اعلم واختلف فی عام ولادتہ

ستر عورت واجب ہے تو سنت کے واسطے ترک نہ کرنا چاہیے واللہ اعلم اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم فالاکثرون علی انہا عام الفیل وبہ قال ابن عباس

کے سال ولادت میں اختلاف ہے سو اکثر علماء تو اس قول پر ہیں کہ عام الفیل میں ہے اور یہی ابن عباس کا قول ہے

ومن العلماء من حکی الاتفاق علیہ وقال کل قول یخالفہ وہم والمشہور

اور بعضے اس سال کو متفق علیہ بیان کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ جو قول اس کے خلاف ہے وہ وہم ہے اور مشہور

انہ ولد بعد الفیل بخمسین یوما والیہ ذہب السہیلی فی جماعۃ وقیل

یہ ہے کہ سال فیل کے بعد پچاس روز پیچھے پیدا ہوئے اور سہیلی کی مع جماعت یہی مذہب ہے اور کوئی کہتا ہے

بخمس وخمسین حکاہ الدمیاطی فی آخرین واختلفوا ایضا فی الشہر الذی

پچپن دن پیچھے کہ دمیاطی اور لوگوں کے ساتھ بیان کرتا ہے اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ کس مہینہ میں

ولد فیہ والمشہور انہ الربیع الاول وھو قول جمہور العلماء ونقل ابن

پیدا ہوئے سو مشہور یہ ہے کہ ربیع الاول ... اکثر علماء کا قول ہے اور ابن جوزی نے

فيكم اهل البيت بثلث خصال نعرفه فقد اتى علي بن منهال انه طلع
تم میں لے اہل بیت تین خصلت پر ہے جسکو میں جانتا ہوں سو وہ تینوں خصلتوں پر ہو گا ہے کہ انکا ستارہ
نجم البارحة وانه ولد اليوم وان اسمه محمد رواه ابو جعفر بن ابي شيبة
شب گزشتہ میں طالع ہوا اور وہ آج بیٹا ہوا اور یہہ کہ اسکا نام محمد ہے اسکو ابو جعفر بن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے
واخرجه ابو نعيم في الدلائل بسند فيه ضعف وقيل كان مولده عليه
اور ابو نعیم نے اسکو دلائل میں ایسی سند سے نقل کیا ہے کہ اسمیں ضعف ہے اور کوئی کہتا ہے کہ حضرت علیہ الصلوۃ و
الصلوة والسلام عند طلوع الغفر وهو ثلثة انجم صغار ينزلها القمر
السلام کی پیدائش غفر کے طلوع کے وقت ہے اور غفر تین چھوٹے ستارے ہیں جنمیں قمر منزل کرتا ہے
وهو مولد النبيين ووافق ذلك من الشهور نيسان وهو برج الحمل
اور نبیوں کی پیدائش کا یہی وقت ہے اور اسکے مطابق ترکی مہینوں میں سے نیسان تھا اور یہہ برج حمل
وكان لعشرين مضت منه وقيل ولد ليلا لما مر من حديث عايشة رض
اور اس مہینے میں سے بیسویں تاریخ تھی اور کوئی کہتا ہے رات کو پیدا ہوئے کیونکہ عائشہ رض کی حدیث گزر چکی ہے
قال الشيخ بدر الدين الزركشي والصحيح ان ولادته عليه الصلوة والسلام
شیخ بدر الدین زرکشی کہتا ہے اور صحیح یہی ہے کہ حضرت علیہ الصلوۃ والسلام کی پیدائش
كانت نهارا قال واما ما روي من تساقط النجوم فضعفه ابن دحية
دن میں تھی کہتا ہے اور وہ جو ستاروں کا گرنا مروی ہوا ہے اسکو ابن دحیہ نے ضعیف کر دیا ہے
لاقتضائه ليلا قال وهذا لا يصلح ان يكون تعليلا فان زمان
کیونکہ یہہ تو رات کو ہوتا ہے کہتا ہے اور یہہ علت ٹھیک نہیں ہو سکتی کیونکہ نبوت کے
النبوة صالح للخوارق ويجوز ان يسقط النجوم نهارا انتهى قال العبد
وقت خوارق ہوا ہی کرتے ہیں اور جائز ہے کہ ستارے دن کو ٹوٹیں انتہی عبد الضعیف
الضعيف يحتمل ان يكون سقوط النجوم في ليلة ولد في صبيحتها
کہتا ہے کہ یہہ ہو سکتا ہے کہ ستاروں کا ٹوٹنا اس رات ہوا ہو جسکی صبح کو پیدا ہوئے
والاضافة في قولهم سقطت النجوم او نزلت الشهب في ليلة
اور انکے اس قول کی اضافت کہ ستارے ٹوٹے اور شہاب اترے حضرت صلی اللہ
مولده صلى الله عليه وسلم بهذا المعنى ثم اذا قلنا انه ولد ليلا فلا
علیہ وسلم کی پیدائش کی رات کی طرف اسی معنی سے ہو پھر اگر ہم یہ کہیں کہ حضرت صلعم رات کو پیدا ہوئے تو وہ

غفر ۱۲ ... سہ ستارہ خرد ... منزل ماہ ...
خوارق عادت ... خلاف عادت
اضافت نسبت کردن ۱۲ منتخب
شہب ... کواکب روشن ۱۲ منتخب

ولدت فيه وانزلت علي فيه النبوة رواه مسلم وهذا يدل على انه ولد

جسمیں میں پیدا ہوا ہوں اور اسی روز مجھ پر نبوت اتری ہے اسکو مسلم نے روایت کیا ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت دن کو

نهارا وفي المسند عن ابن عباس رضي الله عنهما قال ولد صلى الله عليه وسلم

پیدا ہوئے اور مسند میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیر کے دن

يوم الاثنين واستنبئ يوم الاثنين وخرج من مكة مهاجرا الى المدينة يوم

پیدا ہوئے اور پیر کے دن نبی ہوئے اور پیر کے دن مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت

الاثنين ورفع الحجر يوم الاثنين انتهى وكذا فتح مكة ونزول سورة المائدة

کی اور پیر کے دن حجر اسود کو اٹھایا تمام ہوا اور ایسے ہی مکہ کی فتح اور سورۂ مائدہ کا نزول

يوم الاثنين وقد روي انه ولد عند طلوع الفجر فعن عبد الله بن عمرو بن

پیر کے دن ہوا اور روایت ہے کہ حضرت صلعم طلوع فجر کے وقت پیدا ہوئے پس عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے

العاص قال كان بمر الظهران راهب يسمى عيصا من اهل الشام وكان

روایت ہے کہتا ہے کہ مر الظہران میں ایک نصرانی درویش تھا عیص نام شام کا رہنے والا وہ

يقول يوشك ان يولد فيكم يا اهل مكة مولود يدين له العرب ويملك

کہا کرتا تھا کہ تم میں اے مکہ والو ایک لڑکا پیدا ہونے کو ہے کہ عرب اسکا دین قبول کرینگے اور عجم کا

العجم وهذا زمانه فكان لا يولد بمكة مولود الا سال عنه فلما كان صبيحة

مالک ہو جاویگا اور اسکا یہی وقت ہے پھر وہ راہب جب مکہ میں کوئی لڑکا پیدا ہوتا تو اسکا حال پوچھا کرتا پھر جب

اليوم الذي ولد فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم اخرج عبد المطلب

اس دن کی صبح کا وقت آیا جسمیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو عبد المطلب روانہ ہوا

حتى اتى عيصا فناداه فاشرف عليه فقال له عيص كن اباه فقد ولد

یہاں تک کہ عیص کے پاس پہنچا پھر اسکو پکارا تو وہ اسکے اوپر جھانکا پھر عیص نے کہا تو اسکا مربی ہو جا بیشک تم میں

فيكم ذلك المولود الذي كنت احدثكم عنه يوم الاثنين ويبعث يوم

وہی لڑکا جسکا میں ذکر کیا کرتا تھا پیر کے دن پیدا ہوا ہے اور پیر کے دن

الاثنين ويموت يوم الاثنين قال ولد لي الليلة مع الصبح مولود قال

نبی ہوگا اور پیر کے دن وفات پائیگا عبد المطلب نے کہا میرے ہاں آج کی رات صبح کے وقت لڑکا پیدا ہوا ہے کہا

فما سميته قال محمدا قال والله لقد كنت اشتهي ان يكون هذا المولود

تمنے اسکا کیا نام رکھا ہے کہا محمد نام رکھا ہے کہا اللہ کی قسم میں یہی آرزو رکھتا تھا کہ یہ لڑکا

كان هذا ابو لهب الكافر الذي نزل القرآن بذمه جوزي في النار

اس ابولہب کافر کا جسکی مذمت میں قرآن اترا ہے یہہ حال ہو کہ دوزخ کے اندر اسکا عوض ملا کہ

بفرحه ليلة مولد النبي صلى الله عليه وسلم فما حال المسلم من امته يسر

وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی شب پیدایش کو خوش ہوا تھا پھر آپکی امت کے مسلمان کا کیا حال ہوگا جو حضرت

بمولده ويبذل ما تصل اليه قدرته في محبته صلى الله عليه وسلم لعمري

صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدایش سے خوش ہوتے ہیں اور آپکی محبت میں جو کچھ انکی قدرت میں ہے خرچ کرتے ہیں قسم ہے مجھکو اپنی عمر کی

انما كان جزاؤه من الله الكريم ان يدخله بفضله العميم جنات النعيم

کہ خداے کریم کیطرف سے اسکی اور کچھ جزا نہیں ہے کہ اسکو اپنے فضل عمیم سے جنت نعیم میں داخل کرے اور

ولا زال اهل الاسلام يحتفلون بشهر مولده صلى الله عليه وسلم ويعملون الولائم

اہل اسلام ہمیشہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدایش کے مہینہ میں محفل کرتے ہیں اور کھانا پکاتے ہیں

ويتصدقون في لياليه بانواع الصدقات ويظهرون السرور ويزيدون

اور اس مہینہ کی راتوں میں طرح طرح کے صدقات دیتے ہیں اور خوشیاں مناتے ہیں اور اچھے اچھے کار بار میں

في المبرات ويعتنون بقراءة مولده الكريم ويظهر عليهم من بركاته

زیادہ کوشش کرتے ہیں اور حضرت صلعم کا مولود شریف پڑھتے ہیں اور ان پر ہر ایک فضل عمیم کی

كل فضل عميم ومما جرب من خواصه انه امان في ذلك العام وبشرى

برکتیں ظاہر ہوتی ہیں اور اسکا تجربہ خاصہ یہہ ہے کہ وہ اس سال بھر میں امن ہے اور حاجت

عاجلة بنيل البغية والمرام فرحم الله امرأ اتخذ ليالي شهر مولده المبارك

روائی اور مقصود برآری کی بڑی بشارت ہے تو پس اللہ تعالی اس شخص پر رحم کرے جو مولد مبارک کے مہینہ کی راتوں کو

اعيادا ليكون اشد علة على من في قلبه مرض وعناد وقد اطنب ابن

عیدیں بنالے تاکہ اس پر جسکے دل میں مرض اور عناد ہے بڑی سخت علت ہو اور بیشک ابن الحاج نے

الحاج في المدخل في الانكار على ما احدثه الناس من البدع والاهواء

مدخل میں بہت سے پر انکار کیا ہے جو لوگوں نے بدعتیں اور ہوا و ہوس کی ایجاد کر لی ہیں

والغناء بالآلات المحرمة عند عمل المولد الشريف فالله تعالى يثيبه

گانا بجانا … عمل مولود شریف … اللہ اسکو ثواب دیوے

على قصده الجميل ويسلك بنا سبيل السنة فانه حسبنا ونعم

قصد جمیل پر اور ہمکو سنت کے رستہ پر ہدایت کرے کیونکہ ہمارا کافی اور اچھا

اللیلۃ افضل من لیلۃ القدر بلا شبہۃ لان لیلۃ المولد لیلۃ ظہورہ
رات لیلۃ القدر سے بلا شبہ بہتر ہے کیونکہ پیدائش کی رات تو حضرت صلی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ولیلۃ القدر معطاۃ لہ وما شرف بظہور ذات المشرف
علیہ وسلم کے ظہور کی رات ہوا اور شب قدر آپ کو عطا ہوئی ہے اور جو چیز کہ بسبب ظہور ذات اکمل شرف
من اجلہ اشرف مما شرف بسبب ما اعطیہ ولان لیلۃ القدر شرفت بنزول الملائکۃ
بالذات کی شرف ہوئی ہو وہ اس چیز سے کہ باعث شرف ہوئی ہو وہ جو عطا ہوئی ہو شرف زیادہ ہے اور لیلۃ القدر تو فرشتوں کے آنے سے شرف ہوئی
فیہا ولیلۃ المولد شرفت بظہورہ صلی اللہ علیہ وسلم ولان لیلۃ
اترنے میں اور پیدائش کی رات میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی شرافت ہوا اور اسلئے کہ شب
القدر وقع التفضل فیہا علی امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ولیلۃ المولد
قدر کی فضیلت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر ہے اور پیدائش کی رات
الشریف وقع التفضل فیہا علی سائر الموجودات فہو الذی بعثہ اللہ
فضیلت تمام موجودات پر ہے پس محمد صلعم وہ ہیں کہ انکو اللہ
تعالی رحمۃ للعالمین وعمت بہ نعمتہ علی جمیع الخلائق من اھل السموات
تعالی نے تمام عالم کی رحمت کیواسطے بھیجا ہے اور انکے سبب سے آسمان و زمین کی تمام خلائق پر اسکی نعمت
والارضین ذکر من رضاعہ صلعم وارضعتہ صلی اللہ علیہ وسلم ثویبۃ
پوری ہوئی ہے دودھ پینے کا ذکر اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ثویبہ نے
عتیقۃ ابی لھب اعتقھا حین بشرتہ بولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم
جو ابولہب کی آزاد کی ہوئی لونڈی تھی دودھ پلایا جبکہ اس نے ابولہب کو حضرت صلعم کی پیدائش کا مژدہ سنایا تو اسکو آزاد کر دیا تھا
وقد رئی ابو لھب بعد موتہ فی النوم فقیل لہ ما حالک قال فی النار
اور ابولہب کو مرنے کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اس سے پوچھا تیرا کیا حال ہے کہا آگ میں ہوں
الا انہ خفف عنی کل لیلۃ اثنین وامص من بین اصبعی ھاتین ماء
اتنا ہے کہ ہر پیر کی رات کو مجھ پر تخفیف ہو جاتی ہے اور ان دونوں انگلیوں میں سے پانی چوس لیتا ہوں
واشار الی راس اصبعہ وان ذلک باعتاقی لثویبۃ عندما بشرتنی
اور اپنی دونوں انگلیوں کے سرے کیطرف اشارہ کیا اور یہ تخفیف اسلئے ہو کہ میں نے ثویبہ کو جسوقت کہ مجھکو بھی
بولادۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبارضاعہا لہ قال ابن الجزری فاذا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کی بشارت سنائی تھی آزاد کیا تھا اور حضرت کو دودھ پلایا تھا ابن الجزری کہتے ہیں جب

يقبل عليه بما شاء من اللبن حتى روي ثم يتحول إلى الآخر فيأبى وكانت تلك حالته

متوجہ ہوتے جتنے دودھ کو دل چاہا پھر پیتے انکو اپنی پستان کی طرف لے جاتی تو انکار فرماتے

قال أهل العلم أعلمه الله تعالى أن له شريكا فألهمه العدل قالت حليمة

اہل علم کہتے ہیں کہ اللہ تعالی نے انکو معلوم کرا دیا تھا کہ دودھ میں انکا شریک ہے سو انکو عدل کا الہام کر دیا حلیمہ کہتی ہیں کہ

فروي وروي أخوه ثم أخذته فما هو إلا أن جئت به رحلي وقام

پھر جب یہ اور انکا بھائی بھی سیر ہو گیا پھر میں نے انکو لے لیا پس نہیں تھے مگر انکو اپنی فرودگاہ میں لے آئی اور میرا صاحب

إليه صاحبي تعني زوجها إلى شارفنا تلك فإذا إنها لحافل فحلب فشرب وشربت

شوہر اپنی اس اونٹنی کی طرف کھڑا ہوا دیکھا تو وہ دودھ سے بھری ہوئی ہے پس دوہا اور پیا اور میں نے بھی پیا

حتى روينا وبتنا بخير ليلة قالت حليمة فقدم الناس بعضهم بعضا

یہاں تک کہ ہم تازہ ہو گئے اور چین سے رات کو سوئے حلیمہ کہتی ہیں کہ پھر سب لوگوں میں ایک دوسرے سے رخصت ہوئے

وودعت أنا أم النبي صلى الله عليه وسلم ثم ركبت أتاني وأخذت محمد ابن

اور میں نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ماں کو رخصت کیا پھر میں اپنی گدھی پر سوار ہو گئی اور محمد

عبد الله صلى الله عليه وسلم قالت فنظرت إلى الأتان قد سجدت نحو الكعبة

صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے آگے لے لیا وہ کہتی ہیں پھر میں نے گدھی کو دیکھا کہ سجدہ کیا کعبہ کی طرف تین بار

ثلاث سجدات ورفعت رأسها إلى السماء ثم مشت حتى سبقت دواب الناس

اور اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا پھر چلی یہاں تک کہ لوگوں کی سواریوں سے

الذين كانوا معي فجعلوا يتعجبون منها ويقلن إن لها لشأنا عظيما قالت ثم

جو میرے ساتھ تھے آگے نکل گئی

قدمنا منازل بني سعد ولا أعلم أرضا من أرض الله أجدب منها

بنی سعد کے منازل میں پہنچے

فكانت غنمي تروح علي حين قدمنا به شباعا لبنا فنحلب ونشرب وما

میری بکریاں

يحلب إنسان قطرة لبن ولا يجدها في ضرع حتى كان الحاضرون

من قومنا يقولون لرعاتهم اسرحوا حيث يسرح راعي غنم بنت

الوكيل ثم تشرفها وتسعد بارضاعه الحليمة السعدية قالت حليمة
وکیل ہے پھر حلیمہ سعدیہ کو آپکے دودھ پلانے سے مشرف فرما و سعادتمند ہوئی حلیمہ کہتی ہیں

فيما رواه الطبراني والبيهقي وابو نعيم وغيرهم قدمت مكة في زمرة من بني
چنانچہ انکو طبرانی اور بیہقی اور ابو نعیم وغیرہ نے روایت کیا ہے کہ میں بنی سعد کے زمرہ میں

سعد بن بكر نلتمس الرضاع في سنة شهباء فقدمت على اتان لي ومعي
سعد کے ہمراہ قحط سال میں بچہ دودھ پلانے کو تلاش کرتی ہوئی اپنی گدھی پر سوار ہو کر آئی اور میرے ساتھ

صبي وشارف لنا لا اجد في ثديي ما يغنيه ولا في شارفنا ما تغذيه
ایک بچہ تھا اور ہمارے پاس ایک اونٹنی کلاں تھی نہ میرے پستان میں اتنا دودھ تھا کہ اسکو سیر کردے اور نہ اونٹنی میں اتنا تھا کہ غذا کو کافی ہو

فوالله ما علمت منا امراة الا وقد عرض عليها رسول الله صلى الله
پھر اللہ کی قسم ہم میں کوئی عورت ایسی معلوم نہیں ہوتی تھی کہ جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عليه وسلم فتاباه اذا قيل يتيم فوالله ما بقي من صواحبي امراة الا اخذت
پیش نہ کیے گئے ہوں پر وہ انکار کرتی تھی جب کہ کہا جاتا کہ یتیم ہیں پھر خدا کی قسم میری ہمراہیوں میں سے سوا میرے کوئی عورت باقی نہ رہی کہ

رضيعا غيري فلما لم اجد غيره قلت لزوجي والله اني لاكره ان ارجع
دودھ پلانے کو بچہ نہ لیا ہو پھر جب مجھکو سوا آپکے اور نہ ملا تو میں نے اپنے شوہر سے کہا کہ خدا کی قسم مجھے یہ خوش نہیں آتا کہ میں سب ساتھیوں

من بين صواحبي ليس معي رضيع لانطلقن الى ذلك اليتيم فلاخذنه
میں سے خالی ہاتھ چلوں کہ میرے پاس شیر خوار بچہ نہ ہو میں تو اسی یتیم کی طرف جاتی ہوں اور البتہ اسکو لیتی ہوں

فذهبت فاذا انه مدرج في ثوب ابيض من اللبن يفوح منه المسك
پھر میں گئی سو دیکھتی ہوں تو دودھ سے زیادہ سفید کپڑے میں لپیٹے ہوئے ہیں انہیں سے مشک کی سی خوشبو چلی آتی ہے

وتحته حريرة خضراء راقد على قفاه يغط فاشفقت ان اوقظه من
اور انکے نیچے سبز حریر بچھا ہے چت پڑے سوتے ہیں خراٹے لیتے ہیں ان کا حسن و جمال دیکھ کر مجھکو

نومه لحسنه وجماله فدنوت منه رويدا فوضعت يدي على صدره
شفقت آئی کہ انکو جگاؤں پھر میں آہستہ آہستہ انکے پاس گئی اور میں نے اپنا ہاتھ آپکے سینہ پر رکھا

فتبسم ضاحكا وفتح عينيه ينظر الي فخرج من عينيه نور حتى دخل
پس انہوں نے ہنستے ہنستے تبسم کیا اور آنکھیں کھول دیں مجھکو دیکھنے لگے آنکھوں سے ایک روشنی نکلی آسمان کو

خلال السماء وانا انظر فقبلته بين عينيه واعطيته ثديي الايمن
اور میں دیکھ رہی تھی پھر میں نے دونوں آنکھوں کے بیچ میں بوسہ لیا اور انکو داہنی پستان دی

يحدثني ويلهيني عن البكاء واسمع وجبته يسجد تحت العرش وقال
تیرا لشکر تھا اور مجھکو رونے سے بہلاتا تھا اور میں اسکے گرنے کی آواز سنتا تھا کہ عرش کے تلے سجدہ کرتا تھا اور صابونی

الصابوني هذا حديث غريب الاسناد والمتن في المعجزات حسن والمناغاة
نے کہا ہے اس حدیث کی اسناد غریب ہیں اور معجزات میں اسکا متن حسن ہے اور مناغاۃ

المحادثة وقد ناغت الام صبيها اى لاطفته وشاغلته بالمحادثة و
کے معنی ہیں باتیں کرنا ناغت الام صبیہا یعنی ماں نے اپنے بچہ سے باتیں کیں یعنی اس سے الطاف کیا اور اسکو باتوں اور کھیل میں

الملاعبة واخرج البيهقي وابن عساكر عن ابن عباس قال كانت
لگا دیا اور بیہقی اور ابن عساکر نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہا ہے کہ

حليمة تحدث انها اول ما فطمت رسول الله صلى الله عليه وسلم
حلیمہ بیان کرتی تھی کہ جب پہلے میں نے دودھ چھڑایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تو بولے

فقال الله اكبر كبيرا والحمد لله كثيرا وسبحان الله بكرة واصيلا فلما
اور کہا اللہ بڑا ہے اور اللہ کی بڑی حمد ہے اور اللہ کی تسبیح ہے صبح اور شام پھر جب کچھ

ترعرع كان يخرج وينظر الى الصبيان يلعبون فيجتنبهم وحدثت
بڑے ہوئے تو باہر جانے لگے اور لڑکوں کو کھیلتے ہوئے دیکھتے پر ان سے الگ رہتے اور

قال كانت حليمة لا تدعه يذهب مكانا بعيدا فغفلت عنه يوما فخرج
روایت ہے کہ حلیمہ انکو چھوڑتی نہ تھی کہ کہیں دور چلے جاویں پھر ایکدن غافل ہو گئی سو وہ انکی بہن

مع اخته الشيماء في الظهيرة الى البهم فخرجت حليمة تطلبه حتى تجده
شیما کے ساتھ دوپہر کے وقت مویشی میں چلے گئے حلیمہ ڈھونڈنے نکلی یہانتک کہ انکو بہن

مع اخته فقالت في هذا الحر فقالت اخته يا امه ما وجد اخي حرا
کے ساتھ پایا کہنے لگی اس گرمی میں انکی بہن بولی اماں جی میرے بھائی نے گرمی نہیں پائی

رأيت غمامة تظل عليه اذا وقف واذا سار سارت حتى انتهى الى هذا
میں نے دیکھا ہے کہ جب ٹھہرتے تھے تو ابر انپر سایہ کرتا تھا اور جب چلتے تھے تو ابر ساتھ چلتا تھا آخر اس جگہ

الموضع وكان صلى الله عليه وسلم يشب شبابا لا يشبه الغلمان قالت
آ پہنچے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اتنا بڑھتے تھے کہ اور لڑکے نہیں بڑھتے حلیمہ

حليمة فلما فصلته قدمنا به على امه ونحن احرص شيء على مكثه فينا
نے کہا جب میں نے انکو جدا کیا یعنی دودھ چھڑایا تو انکی ماں کے پاس لے آئی اور ہمکو بڑی آرزو تھی ہمارے پاس رہنے کی

[illegible]

اذ و یبت فتروح اغنامہم جیاعا ما تبض بقطرۃ لبن فتروح اغنامی شباعا

جب ایک رات رہتی اور صبح کو چراگاہ میں جاتیں ان کی بکریاں بھوکی دودھ کی ایک بوند نہیں دیتی تھیں اور میری بکریاں سیر ہو کر

لبنا ولم تزل حلیمۃ تتعرف الخیر والسعادۃ وتفوز منہ بالحسنی وزیادۃ

دودھ سے بھری آتیں اور حلیمہ ہمیشہ خیر اور سعادت دیکھتی رہی اور خوبیاں حاصل کرتی تھی اور بڑھتی تھی

شعر لقد بلغت فی الہاشمی حلیمۃ مقاما علا فی ذروۃ العز والمجد

شعر بیشک حلیمہ ہاشمی کی وجہ سے ایسے درجہ کو پہنچی کہ عزت اور بزرگی کے کنگرہ سے بھی بڑھ گئی

وزادت مواشیہا واخصب ربعہا وقد عم ہذا السعد کل بنی سعد

اور اس کے مواشی بڑھ گئے اور اس کا گھر تر و تازہ ہو گیا اور بیشک یہ سعادت ہر ایک بنی سعد سے بزرگ ہو گئی

قال ابن الجراح رایت فی کتاب الترقیص لابی عبد اللہ محمد بن المعلی

ابن الجراح کہتا ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ محمد بن المعلی ازدی کی کتاب ترقیص میں

الازدی ان فی شعر حلیمۃ مما کانت ترقص بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

دیکھا ہے کہ حلیمہ کے شعر میں وہ ہیں جن سے حلیمہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کھلایا کرتی تھی

شعر یا رب اذ اعطیتہ فابقہ واعلہ الی العلی وارقہ وادحض اباطیل

شعر الٰہی اگر تو نے اس کو دیا ہے تو اس کو زندہ رکھ اور اس کو بلند درجہ پہنچا اور ترقی دے اور اس کی برکت سے باطل

العدی بحقہ وکانت الشیماء اختہ من الرضاعۃ تحضنہ وترقصہ وتقول

دشمنوں کو گرا دے اور حضرت صلعم کی رضاعی بہن شیما ان کو گود میں لیتی اور کھلایا کرتی اور یہ کہا کرتی

شعر ہذا اخی لم تلدہ امی ولیس من نسل ابی وعمی فدیتہ من مخول

شعر یہ میرا بھائی ہے کہ اس کو میری ماں نے نہیں جنا اور نہ میرے باپ اور چچا کی نسل سے ہے میں اس پر جو بڑا ماموں اور چچا کا

معمی فانمہ اللہم فیما تنمی واخرج البیہقی والصابونی والخطیب وابن

قربان کی ہوں الٰہی اس کو بڑا کر جیسا تو بڑا کیا کرتا ہے اور بیہقی اور صابونی اور خطیب اور ابن عساکر

عساکر وغیرہم عن العباس بن عبد المطلب قال قلت یا رسول اللہ صلی اللہ

وغیرہ نے عباس ابن عبد المطلب سے نقل کیا ہے عباس کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم دعانی للدخول فی دینک امارۃ لنبوتک رایتک فی المہد تناغی

علیہ وسلم تیری نبوت کی نشانی نے مجھ کو تیرے دین میں داخل کر دیا میں نے تجھ کو گہوارہ میں دیکھا کہ چاند سے

القمر وتشیر الیہ باصبعک فحیث اشرت الیہ مال قال انی کنت احدثہ

باتیں کرتے تھے اور اپنی انگلی سے اس کی طرف اشارہ کرتے تھے جس طرف آپ اشارہ کرتے وہ ادھر جھک جاتا فرمایا میں اس سے

شهرا هو ونصف فوافق ذلك شهر رمضان وقد يفهم من بعض
مع حضرت خدیجہ کے اعتکاف کرتے تھے اتفاقاً ماہ رمضان میں اتفاق ہوا اور بعضی
الكتب انه كان في غار حراء فخرج ذات ليلة فسمع السلام عليك فقال
کتابوں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ غار حرا میں تھے سو ایک رات باہر نکلے ہی تھے کہ سنا السلام علیک فرمانے لگے
فظننتها فجاءة الجن فجئت مسرعا حتى جلست على خديجة فقالت
کہ میں اسکو جن کی جھپٹ خیال کی سو میں جلدی سے خدیجہ کے پاس آ بیٹھا خدیجہ نے پوچھا
ما شأنك فاخبرتها فقالت ابشر بان السلام خير ثم خرجت مرة اخرى
تمہارا کیا حال ہے میں نے اسکو وہ حال کہا خدیجہ بولی خوش ہو کہ سلام تو بہتر ہوتا ہے پھر میں دوبارہ نکلا دیکھتا ہوں
فانا بجبرئيل على الشمس جناح له بالمشرق وجناح بالمغرب الحديث
آفتاب کے پاس جبرئیل بیٹھے ہیں ایک بازو مشرق میں ہے اور ایک بازو مغرب میں الخ
الرابعة ليلة الاسراء ويروى خامسة ولا يثبت وقد افردنا في ذلك
چوتھی دفعہ شب معراج کو اور پانچویں دفعہ کی بھی روایت ہے اور ثابت نہیں اور ہم نے اس کی تحقیق میں
رسالة ولله الحمد وقد وقع في طرق الاحاديث المروية في هذا الباب
جدا رسالہ لکھا ہے اور خدا کا شکر ہے اور جو حدیثیں اس باب میں مروی ہیں
انه كان الغسل بماء زمزم وانه كان في طست من ذهب فيستفاد
آیا ہے کہ آپ زمزم سے غسل ہوا اور غسل سونے کے طشت میں ہوا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ
منه ان ماء زمزم افضل في الطهر من ماء الجنة والا لغسلوه به وقيل
زمزم جنت کے پانی سے افضل ہے ورنہ جنت کے پانی سے دھوتے
هل غسل قلبه الشريف في الطست خاص به او فعل لغيره من الانبياء
آپ کے قلب شریف کا غسل طشت میں خاص آپ کے لئے ہوا یا اور انبیاء علیہم السلام
ايضا عليهم السلام اجيب بانه ورد في خبر التابوت والسكينة انه
کے واسطے بھی ہوا ہے جواب یہ ہے کہ تابوت اور سکینہ کی خبر میں آیا ہے کہ
كان فيه الطست الذي غسلت فيه قلوب الانبياء ذكره الطبري
تابوت میں وہ طشت تھا جس میں انبیاء علیہم السلام کے دل دھوئے گئے اسکو طبری نے ذکر کیا ہے
وعزاه عماد بن كثير في تفسيره لرواية السدي عن ابي مالك عن
اور اسکو عماد بن کثیر نے اپنی تفسیر میں سدی کی روایت سے جو ابو مالک سے

لما نرى من بركته فكلمنا امه وقلنا او تركته حتى يغلظ فانا نخشى
کیونکہ انکی برکت دیکھتے تھے پھر ہم نے انکی ماں سے گفتگو کی اور ہم نے کہا کاش کہ انکو چھوڑ دے کہ موٹا تازہ ہو جاوے کہ ہم ڈرتے ہیں

عليه وباء مكة ولم نزل بها حتى ردته معنا فرجعنا به فوالله انه
اوپر انکے مکہ کی وبا کا ڈر ہے اور ہم یہی کہتے رہے یہاں تک کہ انکو ہمارے ساتھ کر دیا ہم پھر لے آئے پھر اللہ کی قسم کہ تحقیق

بعد مقدمنا بشهرين او ثلاثة مع اخيه من الرضاعة لفي بهم لنا
آنے سے دو یا تین مہینے کے بعد رضاعی بھائی کے ساتھ ہمارے گھر کے پیچھے

خلف بيوتنا اذ جاء اخوه يشتد فقال ذاك اخي القرشي قد جاءه رجلان
مویشی میں تھے ناگاہ انکا بھائی دوڑتا آیا کہا وہ میرا قریشی بھائی اور اس کے پاس دو شخص

عليهما ثياب بيض الحديث في باب شق صدره الشريف صلى الله عليه وسلم
سفید کپڑے پہنے ہوئے آئے آخر حدیث تک جو در باب شق سینہ شریف کے ہے صلی اللہ علیہ وسلم

فانطلقنا نرده الى امه قبل ان يظهر ما نتخوف حتى قدمنا به الى امه
سو ہم انکو لے چلے تاکہ انکی ماں کے پاس پہنچا دیں قبل اس کے کہ وہ ظاہر ہو جس سے ہم ڈرتے تھے یہاں تک کہ ہم انکو انکی ماں کے پاس لے گئے

واخبرناها بشانه فقالت اتخشيتما عليه الشيطان فلا والله ما
اور ہم نے انکا حال کہہ دیا وہ بولی کیا ڈرتی ہو اوپر انکے شیطان کا ڈر ہے سو قسم اللہ کی نہیں ہے

للشيطان عليه سبيل وانه لكائن لابني هذا شان فائدة
شیطان کو اوپر کوئی راہ نہیں ہے اور حال یہ ہے کہ میرے اس بیٹے کی ایک حالت ہونیوالی ہے فائدہ

كان شق الصدر الشريف المبارك المحمدي وغسل قلبه الاطهر
شق سینہ شریف بابرکت محمدی اور انکے پاکیزہ دل کا غسل

صلى الله عليه وسلم اربع مرات الاولى وهو صغير في بني سعد في بهم
صلی اللہ علیہ وسلم چار مرتبہ ہوا ہے پہلی بار جب وہ صغیر سن بنی سعد میں حلیمہ کی

حليمة والثانية وهو ابن عشر سنين وفي الحديث انه صلى الله عليه
مویشی میں تھے اور دوسری دفعہ جب کہ وہ دس برس کے تھے اور حدیث میں ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ

وسلم قال ان ذلك اول ما ابتدأت به من امر النبوة وكان في الصحراء
وسلم نے فرمایا یہ وہ وقت ہے کہ سب سے پہلے امر نبوت کا ابتدا کیا اور آپ جنگل میں تھے

والثالثة عند البعثة وكان صلى الله عليه وسلم نذر ان يعتكف
اور تیسری دفعہ بعثت کے قریب اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منت مانی تھی کہ ایک مہینے آپ

سنادہ مجاهیل وقال ابن کثیر انہ حدیث منکر جدا وسندہ مجهول
اسناد میں مجہول راوی ہیں اور ابن کثیر کہتا ہے کہ یہ حدیث نہایت منکر ہے اور اسکی سند مجہول ہے

وقد جزم بعض العلماء ان ابویہ صلی اللہ علیہ وسلم ناجیان ولیسا
اور بعض علما جزم کرتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ماں باپ دونوں ناجی ہیں اور دوزخ

فی النار والکلام فی ابائہ الشریفۃ طویل والسکوت فی هذا الباب
میں نہیں ہیں اور حضرت صلعم کے ماں باپ میں بہت گفتگو ہے اور پس اس باب میں چپ رہنا

احوط ولقد احسن الحافظ شمس الدین بن ناصر الدین الدمشقی حیث
احتیاط کی بات ہے اور بیشک حافظ شمس الدین بن ناصر الدین دمشقی نے کیا خوب کہا ہے یہ جو

قال شعر حبی اللہ النبی مزید فضل علی فضل وکان بہ رؤفا فاحیی
کہا ہے شعر اللہ نے نبی کو بڑی بزرگی پر بزرگی بخشی اور اللہ اس پر مہربان ہے پس اسکی

امہ وکذا اباہ لایمان بہ فضلا لطیفا فسلم فالقدیم بذا قدیر
ماں اور ایسے ہی باپ کو زندہ کیا فضل لطیف سے ایمان لانے کیواسطے پس سلام بھیج کیونکہ ذات قدیم اس پر قادر ہے

وان کان الحدیث بہ ضعیفا ولقد اطنب بعض العلماء فی الاستدلال
اگرچہ اسکی روایت حدیث ضعیف ہو اور بیشک بعض علما نے اُن دونوں کے ایمان لانیکی استدلال میں

لایمانهما فاللہ تعالی یثیبہ الجنۃ علی قصدہ الجمیل فالحذر الحذر من
بڑی گفتگو کی ہے سو اللہ تعالی اسکو اس نیک ارادہ پر جنت کا ثواب دیگا پس انکا نقص بیان کرنے سے

ذکرهما بما فیہ نقص لان ذلک یؤذی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لان العرف
ڈرتے رہو ڈرتے رہو کیونکہ یہ ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دیتا ہے کیونکہ یہ عادت

جار بانہ اذا ذکر ابو الشخص بما ینقصہ او وصف بوصف فیہ نقص
جاری ہے کہ جب کسی کے باپ کا ذکر ایسا نقص کے ساتھ کیا جاوے یا عیب کی صفت سے وصف کیا جاوے

تاذی ولدہ بذکر ذلک لہ عند المخاطبۃ وقد قال صلی اللہ علیہ وسلم
تو اسکو ذکر کرنے میں گفتگو کے نزدیک اسکا بیٹا رنج اٹھاتا ہے اور بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

لاتؤذوا الاحیاء بسب الاموات وللسیوطی رسائل فی اثبات هذا
زندہ آدمیوں کو مردوں کو برا کہکر مت ستایا کرو اور سیوطی کے اس مطلب کے اثبات میں کئی

المطلب فارجع الیها ثم مات جدہ عبد المطلب کافلہ ولہ مائۃ وعشرون
رسالے ہیں اگر چاہے دیکھ لے پھر حضرت صلعم کے دادا عبد المطلب حضرت کے کفیل تھا ایک سو بیس برس کی عمر میں

ابن عباس کذا فی المواھب اللدنیۃ ولما بلغ صلی اللہ علیہ وسلم اربعۃ
ابن عباس سے کرتا ہے اسکو منسوب کیا ہے مواہب لدنیہ میں ایسا ہی ہے اور جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم چار برس

سنین وقیل خمسا وقیل ستا وقیل سبعا وقیل تسعا وقیل اثنتی عشرۃ سنۃ
کے ہوئے اور کوئی کہتا ہے پانچ برس کے اور کوئی کہتا ہے چھ برس کے اور کوئی کہتا ہے سات برس کے اور کوئی کہتا ہے نو برس کے اور کوئی کہتا ہے بارہ برس

وشھرا وعشرۃ ایام ماتت امہ بالابواء وقیل بالحجون وفی القاموس
ایک مہینہ اور دس دن کے ہوئے تو ابواء میں حضرت کی والدہ مر گئیں اور کوئی کہتا ہے حجون میں اور قاموس میں ہے

ودار نابغۃ بمکۃ فیہ مدفن آمنۃ ام النبی صلی اللہ علیہ وسلم واخرج
اور دار نابغہ مکہ میں ہے اسی میں آمنہ ام النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا مدفن ہے اور ابن سعد

ابن سعد عن ابن عباس لما بلغ صلی اللہ علیہ وسلم ست سنین خرجت بہ
ابن عباس سے نقل کرتا ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھ برس کے ہوئے تو آنکی والدہ صاحبہ

امہ الی اخوالہ بنی عدی بن النجار بالمدینۃ تزورھم ثم رجعت بہ الی
انکو ماموں بنی عدی بن نجار کیطرف ملنے کو مدینہ لے گئیں پھر مکہ کی طرف لیکر پلٹیں

فلما کانت بالابواء توفیت وقد روی ان آمنۃ آمنت بہ صلی اللہ
جب ابواء میں آئیں تو مر گئیں اور بیشک روایت ہے کہ آمنہ مرنے کے بعد حضرت

علیہ وسلم بعد موتھا فعن الطبرانی بسندہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں سو طبرانی اپنی سند سے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتا ہے

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نزل الحجون کئیبا حزینا فاقام بہ ما شاء اللہ
کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم حجون میں رنجیدہ اور ملول پہنچے پھر وہاں جتنی کہ مشیت ایزدی تھی

عز وجل ثم رجع مسرورا قال سألت ربی عز وجل فاحیا لی امی فآمنت
ٹھہرے پھر خوش ہوتے ہوئے مراجعت کی فرمایا میں نے اپنے رب سے سوال کیا اس نے میری خاطر میری ماں کو زندہ کیا اور وہ ایمان لائی

ثم ردھا وروی ابو حفص بن شاھین فی کتابہ الناسخ والمنسوخ
پھر انکو پھیر دیا اور ابو حفص بن شاہین نے اپنی کتاب ناسخ والمنسوخ میں ایسا ہی روایت کیا ہے

نحوہ وکذا روی من احادیث عائشۃ ایضا احیاء ابویہ صلی اللہ علیہ
ایسے ہی حدیثیں عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ماں باپ

وسلم حتی آمنا بہ واوردہ السھیلی وکذا الخطیب قال السھیلی ان فی
زندہ ہوئے یہانتک کہ حضرت پر ایمان لائے اسکو سہیلی لایا ہے اور ایسے ہی خطیب سہیلی کہتا ہے کہ اسکی روایت کے

علیہ وسلم مشہورة قال ابن التین ان فی شعر ابی طالب ہذا دلالۃ علی

علیہ وسلم کی حقیقت مشہور ہے ابن التین کہتا ہے کہ ابو طالب کے اس شعر میں یہہ دلالت ہے کہ ابو طالب

انہ کان یعرف نبوة النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل ان یبعث لما اخبرہ

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو بعثت سے پہلے حق جانتا تھا کیونکہ

بہ بحیرا بفتح الموحدة وکسر المہملۃ وسکون المثناة التحتیۃ آخرہ

انکو بحیرا بار موحدہ کی فتح اور حار مہملہ کی کسرہ اور یار مثناة تحتانیہ کے سکون سے اور آخر میں

راء مقصورة وغیرہ من شانہ ونعقبہ الحافظ ابن حجر بان ابن اسحق

راء مہملہ مقصورہ یعنی بلا مد ہے وغیرہ حضرتؐ کا حال کہہ چکے تھے اور اسکے پیچھے حافظ ابن حجر نے لایا ہے کہ ابن اسحق نے

ذکر ان انشاد ابی طالب لہذا الشعر کان بعد البعث ومعرفۃ ابی طالب

یہہ ذکر کیا ہے کہ ابو طالب کا یہہ شعر پڑہنا بعثت کے بعد تھا اور ابو طالب کا

بنبوتہ جاء فی کثیر من الاخبار وتمسک بہا بعض الشیعۃ فی انہ کان

حضرتؐ کی نبوت کو حق جانتا بہت خبروں میں آیا ہے اور بعضی شیعوں نے ان خبروں سے یہہ تمسک کیا ہے کہ

مسلما وانہ مات علی الاسلام وان الحشویۃ تزعم انہ مات کافرا

ابو طالب مسلمان تھا اور اسلام پر مرا ہے اور حشویہ کہتے ہیں کہ ابو طالب کافر مرا

واستدلوا لدعواہ بما لا دلالۃ فیہ انتہی کذا فی المواہب وروی انہ

اور اپنے دعوے پر ایسی چیز سے استدلال لائے جس میں کچھ دلالت نہیں ہوتا انتہی یہہ مواہب میں ہے اور روایت ہے کہ

صلعم کان یقول لہ عند موتہ یا عم قل لا الہ الا اللہ کلمۃ استحل لک

حضرت صلعم ابو طالب کے مرتے وقت فرماتے تھے چچا جی لا الہ الا اللہ کلمہ پڑھ لو تاکہ میں حق تمہاری شفاعت

بہا الشفاعۃ یوم القیمۃ فلما رای ابو طالب حرص رسول اللہ صلی اللہ

قیامت کے دن حلال سمجھوں جب ابو طالب نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے

علیہ وسلم قال لہ واللہ یا ابن اخی لولا مخافۃ قریش انی انما قلتہا جزعا

حرص کو دیکھا تو آپ صلعم سے یہہ کہا بھتیجے اللہ کی قسم اگر مجھ کو قریش کا یہہ خوف نہ ہوتا کہ وہ کہینگے میں موت سے

من الموت لقلتہا لا اقولہا الا لاسرک بہا فلما تقارب من ابی طالب

ڈر کے کہا ہو تو البتہ کہہ لیتا میں کلمہ نہیں کہتا مگر تجھ کو خوش کرنے کو جب ابو طالب کا

الموت نظر العباس الیہ یحرک شفتیہ فاصغی الیہ باذنیہ فقال

دم نکلنے لگا تو عباسؓ نے اسکی طرف دیکھا کہ ہونٹ ہلاتا ہے تب عباسؓ نے اپنے کان لگائے اور کہا

سنة وقيل مائة واربعون سنة وكفله ابو طالب واسمه عبد مناف
مر گئے اور کوئی کہتا ہے ایکسو چالیس برس کی عمر میں اور آپکے کفیل کار ابو طالب ہو گئے اور انکا نام عبد مناف تھا

وكان عبد المطلب اوصاه بذلك لانه كان شقيق عبد الله وقد
اور عبد المطلب انکو کفالت کی وصیت کر گیا تھا کیونکہ عبد اللہ کے عینی بھائی تھے اور

اخرج ابن عساكر عن حليمة عن عرفطة قال قدمت مكة وهم في قحط
ابن عساکر نے حلیمہ سے اور انہوں نے عرفطہ سے نقل کیا ہے کہتا ہے میں مکہ میں آیا سو قحط کر رہے تھے

فقالت قريش يا ابا طالب اقحط الوادي واجدب العيال فهلم فاستسق
قریش نے کہا اے ابو طالب جنگل میں قحط خزان آگئی اور عیال کال میں مبتلا ہو گئے آؤ مینہ کی دعا کرو

فخرج ابو طالب ومعه غلام كانه شمس دجن تجلت عنه سحابة قتماء وحوله
سو ابو طالب نکلے اور انکے ساتھ ایک لڑکا تھا جیسے آفتاب برابر کہ اس سے ابر ابھی کھلا ہے اور اسکے گرد

اغيلمة فاخذه ابو طالب فالصق ظهره بالكعبة ولاذ الغلام باصبعه
اور چند بیٹے لڑکے تھے سو ابو طالب نے اس لڑکے کو لیا اور اسکی پشت کعبہ سے لگا دی اور اس لڑکے نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا

وما في السماء قزعة فاقبل السحاب من ههنا وههنا واغدق واغدودق
اور اس وقت آسمان میں ابر کا کوئی ٹکڑا نہیں تھا پھر ادھر ادھر سے بادل آنے شروع ہوئے پھر خوب برسا اور خوب برسا

وانفجر له الوادي وفي ذلك يقول ابو طالب شعر وابيض يستسقى الغمام
اور نالے بہہ نکلے اور ابو طالب اسی حال میں کہتا ہے شعر اور گورا رنگ کہ ابر کو جسکے چہرے

بوجهه ثمال اليتامى عصمة للارامل والثمال بكسر المثلثة الملجأ و
سے پانی مانگا جاتا ہے یتیموں کا فریاد رس اور رانڈوں کا پناہ دینے والا اور ثمال ثا مثلثہ سے جائے پناہ اور

الغياث وقيل المطعم في الشدة والارامل المساكين من رجال ونساء
فریاد رس اور کہا گیا ہے شدت کے وقت کھانا کھلانے والا اور ارامل مساکین مرد اور عورتیں

وهو بالنساء اخص واكثر استعمالا والواحد ارمل وارملة وهذا البيت
اور ارامل عورتوں سے خاص اور بہت مستعمل ہے اسکا واحد ارمل اور ارملہ ہے اور یہ بیت ابو طالب کے

من قصيدة لابي طالب ذكرها ابن اسحاق بطولها وله في مدحه
قصیدہ میں سے ہے بڑا دراز اس قصیدہ کو ابن اسحاق نے سارا ذکر کیا ہے اور ابو طالب کے قصیدے حضرت

صلى الله عليه وسلم قصائد اخر وكفالته وحمايته رسول الله صلى الله
صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں اور بھی ہیں اور ابو طالب کی ذمہ داری اور حمایت رسول اللہ صلی اللہ

ابراهيم وزرع اسمعيل وضئضئ معد وعنصر مضر وجعلنا حضنة
ذریت میں اور اسمعیل کی نسل اور معد کی اولاد اور مضر کے خاندان میں پیدا کیا اور ہمکو اپنے گھر کا

بيته وسوّاس حرمه وجعل لنا بيتا محجوجا وحرما آمنا وجعلنا
نگہبان اور اپنے حرم کا خدمت گذار بنایا اور ہمارے واسطے حج کرنیکا گھر اور امن کا مقام مقرر کیا اور ہمکو

الحكام على الناس ثم ابن اخي هذا محمد بن عبد الله لا يوزن برجل
لوگوں پر حاکم کر دیا پھر یہ میرا بھتیجا محمد بن عبد اللہ ایسا ہے کہ کسی شخص کے ساتھ وزن میں برابر نہیں کیا جاتا

الا رجح به وان كان في المال قل فان المال ظل زائل وامر حائل
مگر اس پر غالب ہو جاتا ہے اور اگرچہ مال میں کم ہے پس بیشک مال سایہ ڈھلنے والا ہے اور امر عارضی ہے

ومحمد من عرفتم قرابته وقد خطب خديجة بنت خويلد وبذل لها
اور محمد جسکی قرابت کو تم جانتے ہو اور اس نے خدیجہ بنت خویلد سے خواستگاری کی ہے

من الصداق ما عاجله واجله من مالي كذا وهو والله بعد هذا له
اور [illegible] مہر [illegible] اور دیر کا میرے مال میں سے اتنا اور کیا ہے اور اللہ کی قسم [illegible] اسکی

نبأ عظيم وخطر جسيم ولما بلغ اربعين سنة قيل واربعين يوما
بڑی خبر ہے اور [illegible] بڑا ہے اور جب چالیس برس کے ہوئے اور کوئی کہتا ہے اور چالیس دن کے

وقيل عشرة ايام وقيل شهرين يوم الاثنين لسبع عشرة خلت من
اور کوئی کہتا ہے دس دن کے اور کوئی کہتا ہے دو مہینے کے پیر کے دن رمضان کی

شهر رمضان وقيل لاربع وعشرين ليلة وقال ابن عبد البر يوم
سترھویں تاریخ اور کوئی کہتا ہے چوبیسویں تاریخ اور ابن عبد البر کہتا ہے پیر کے

الاثنين لثمان من ربيع الاول سنة احدى واربعين من الفيل بعثه
دن ربیع الاول کی آٹھویں تاریخ عام الفیل کے اکتالیسویں برس میں اللہ نے

الله رحمة للعالمين ورسولا الى كافة الثقلين اجمعين فرفع قدره
انکو عالم کی رحمت کے واسطے مبعوث اور تمام جن و انسان کی طرف رسول بنایا پس [illegible]

واعلى ذكره في العالمين فاقام بمكة ثلث عشرة سنة ثم امر بالهجرة
اور ذکر کو بلند کر دیا پھر مکہ میں تیرہ برس رہے پھر ہجرت

الى المدينة المطهرة فاقام بها عشر سنين فجاهد في سبيل الله
کی طرف [illegible] دس برس [illegible] اللہ کی راہ میں جہاد کیا

یا ابن اخی واللہ لقد قال اخی الکلمۃ التی امرتہ بہا فقال لم اسمع کذا فی روایۃ ابن اسحٰق
بھتیجے اللہ کی قسم میرے بھائی نے کلمہ پڑھا وہ جو تم نے کہا تھا حضرت نے فرمایا میں نے تو نہیں سنا ابن اسحٰق کی روایت میں ہے کہ
انہ اسلم عند الموت واجیب بانہ مخالف لما صح من موتہ علی ملۃ
مرتے وقت اسلام قبول کر لیا اور اسکا جواب یہ دیتے ہیں کہ یہ صحیح روایت کے خلاف ہے کہ وہ عبدالمطلب
عبد المطلب والکلام فیہ طویل واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل
کے ملت پر مرے ہیں اور اس میں گفتگو بہت دراز ہے اور اللہ حق کہتا ہے اور وہی راہ دکھاتا ہے
ولما بلغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اثنی عشرۃ سنۃ خرج مع عمہ
اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارہ برس کے ہوئے تو اپنے چچا ابوطالب کے
ابی طالب الی الشام حتی بلغ بصری فرآہ بحیرا الراہب واسمہ جرجیس
ساتھ شام کی طرف تشریف لے گئے یہاں تک کہ بصریٰ تک پہنچے تب انکو بحیرا راہب نے دیکھا اور اسکا نام جرجیس تھا
فعرفہ بصفتہ فقال وھو آخذ بیدہ ھذا سید العالمین ھذا یبعثہ
سو انکو علامات سے پہچان لیا اور حضرت کا ہاتھ پکڑ کر یہ کہا یہ تمام عالم کا سردار ہے اسکو بھیجے گا تمام عالم کو
اللہ رحمۃ للعالمین فقیل لہ وما علمک بذلک فقال انکم حین اشرفتم
رحمت کے لئے مبعوث کریگا اس سے کسی نے پوچھا تجھکو یہ کیونکر معلوم ہوا جواب دیا جب تم انکو عقبہ پر لیکر
بہ من العقبۃ لم یبق شجر ولا حجر الا خر لہ ساجدا ولا یسجدان الا لنبی
چڑھے تو کوئی درخت باقی رہا اور نہ پتھر مگر انکے سجدہ میں گر پڑا اور درخت و پتھر سوا نبی کے کسی کو سجدہ نہیں کرتے
وانی لاعرفہ بخاتم النبوۃ فی اسفل غضروف کتفہ مثل التفاحۃ
اور میں تو انکو بیشک خاتم النبوت سے جو مونڈھے کی نرم ہڈی کے نیچے سیب مثال ہے پہچانتا ہوں
ونجدہ فی کتبنا وتزوج صلی اللہ علیہ وسلم خدیجۃ وھو ابن خمس وعشرین وکانت
اور ہم اپنی کتابوں میں بھی انکو پاتے ہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدیجہ سے اس وقت بیاہ کیا کہ جب پچیس برس کے ہوئے اور خدیجہ رض کو
تدعی فی الجاھلیۃ بالطاھرۃ وکان لھا حین تزوجھا النبی صلی اللہ
جاہلیت میں طاہرہ کہا کرتے تھے اور خدیجہ کی عمر اس وقت کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے
علیہ وسلم من العمر اربعون سنۃ واصدقھا عشرین بکرۃ وحضر ابوبکر
شادی کی چالیس برس کی تھی اور مہر بیس اونٹ مقرر کئے اور ابوبکر اور مضر کے
ورؤساء مضر فخطب ابوطالب فقال الحمد للہ الذی جعلنا من ذریۃ
رئیس جمع ہوئے پھر ابوطالب نے خطبہ پڑھا الحمد للہ کی حمد ہے جسنے ہمکو ابراہیم کی

نجعلها للذين لا يريدون علوا في الارض ولا فسادا والعاقبة للمتقين

ہم اُن لوگوں کیواسطے مقرر کرینگے جو زمین میں بڑائی اور فساد کا ارادہ نہیں کرتے اور آخرت کی خوبی پرہیزگاروں کو ہے

وقال ليس في جهنم مثوى للمتكبرين قلنا يا رسول الله صلى الله عليه

اور فرمایا ہے کیا دوزخ میں متکبر لوگوں کا ٹھکانا نہیں ہے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم متى اجلك قال دنى الفراق المنقلب الى الله والى جنة الماوى

وسلم آپکی اجل کب ہے تو فرمایا اور پاس ہے فراق میں اللہ کیطرف اور جنت الماوی کیطرف

والى سدرة المنتهى والى الرفيق الاعلى والكاس الاوفى والحوض

اور سدرۃ المنتہی کیطرف اور رفیق الاعلی کیطرف اور چھلکتے پیالوں اور حوض

والعيش المهنى قلنا يا رسول الله صلى الله عليه وسلم من يغسلك قال

اور پسندیدہ عیش کیطرف گذشتہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو کون نہلاویگا فرمایا

رجال اهل الادنى فالادنى قلنا يا رسول الله صلى الله عليه وسلم فيم نكفنك

میرے گھر کے مرد نزدیک نزدیک ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپکو کفن کس کپڑے کا دیں

قال في ثيابي هذه ان شئتم او في ثياب مصر او حلة يمانية قلنا يا رسول

فرمایا اگر تم چاہو تو میرے انہیں کپڑوں میں یا مصر کے کپڑوں میں یا یمانی چادروں میں ہم نے عرض کیا یا رسول

الله من يصلي عليك وبكينا وبكى فقال مهلا رحمكم الله وجزاكم عن

اللہ آپکے نماز جنازہ کون پڑھاوے اور ہم رونے لگے اور آپ بھی روئے پھر فرمایا ٹھہرو اللہ تم پر رحم کرے اور تمکو تمہارے نبی کی طرف سے

نبيكم خيرا اذا انتم غسلتموني وكفنتموني فضعوني على سريري

اچھی جزا دے جب تم مجھکو نہلا چکو اور کفن دے چکو تو مجھکو میرے اس تختہ پر

هذا على شفير قبري في بيتي هذا ثم اخرجوا عني ساعة فان اول من

میرے اس گھر میں میری قبر کے کنارہ پر رکھدینا پھر میرے پاس سے ایک ساعت باہر چلے جانا کیونکہ پہلے پہل جو

يصلي علي حبيبي وخليلي جبرئيل ثم اسرافيل ثم ملك الموت مع جنود

میری نماز پڑھیگا تو میرا حبیب اور دوست جبرئیل پھر اسرافیل پھر ملک الموت تمام فرشتوں کے لشکر

من الملائكة باجمعهم ثم ادخلوا علي فوجا فوجا فصلوا علي وسلموا تسليما

کے ساتھ پڑھیگا پھر تم میرے پاس فوج فوج آنا اور میری نماز پڑھنا اور اچھی طرح سلام پڑھنا

ولا تؤذوني بتزكية ولا رنة وليبتدئ بالصلوة علي رجال اهل بيتي

اور مجھکو ستائش اور نوحہ کی ایذا نہ دینا اور چاہیئے کہ میری نماز میری اہل بیت کے مرد شروع کریں

ودعا الخلق ونوّر العالم بنور الایمان والیقین ولما کان الحکمة فی
اور خلقت کو اسلام کی طرف بلایا اور عالم ایمان اور یقین کے نور سے روشن کر دیا اور چونکہ حضرت صلی اللہ
بعثته صلی اللہ علیہ وسلم ھدایة الخلق وتتمیم مکارم الاخلاق وتکمیل
علیہ وسلم کی بعثت میں یہی حکمت تھی کہ خلقت کو ہدایت ہووے اور نیک اخلاق پورے ہوجاویں اور دین کی
مبانی الدین فحین حصل ھذا الامر وتم ھذا المقصود رفعه اللہ تعالی
نیاو کامل ہوجاوے پھر جب یہہ امر حاصل ہوگیا اور یہہ مقصود پورا ہوگیا تو انکو اللہ تعالی نے
الیه فی اعلی علیین وتوفاہ اللہ وھو ابن ثلث وستین صلی اللہ علیه
اپنی طرف اعلی علیین میں اٹھا لیا اور اسلئے انکو وفات دی جبکہ وہ تریسٹھ برس کے تھے صلی اللہ علیہ
وسلم وعلی اله وصحبه واتباعه واحزابه اجمعین ھذا الباب
وسلم اور رحمت ہو انکی آل اور اصحاب اور اتباع اور احزاب سب پر اور یہہ دوسرا

الثانی فی وفاته صلعم ونذکر فیه ما جاء من الاخبار فی

باب حضرت صلعم کی وفات میں ہے اور ہم اسمیں وہ اخبار بیان کرینگے جو اسکے
اوله واخرہ واللہ الموفق ومما وقع قبل مرضه بشھر ما روی عن ابن
اول اور آخر کے حال میں آئی ہیں اور اللہ توفیق دینے والا ہے اور حضرت صلعم کے مرض سے ایک مہینے پہلے جو کچھ واقع ہوا تو وہ یہی ہے جو ابن
مسعودؓ قال نعی لنا نبینا وحبیبنا صلی اللہ علیه وسلم قبل موته بشھر
مسعودؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہمکو ہمارے نبی اور حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے ایک مہینہ پہلے خبر دی ان
ھو بابی وامی ونفسی له الفداء فلما دنی الفراق جمعنا فی بیت امنا عائشة
پر میرے ماں باپ اور میری جان قربان ہو وفات کی خبر سنا دی تھی جب جدائی کا وقت نزدیک آیا تو ہمکو ام المومنین عائشہ کے گھر میں
وتشدد لنا فقال مرحبا بکم وحیاکم اللہ بالسلام رحمکم اللہ حفظکم
جمع کیا اور فرمایا تمکو مرحبا اور خدا تمکو سلامتی سے زندہ رکھے خدا رحمت کرے تمہاری حفاظت کرے
جبرکم اللہ رزقکم اللہ رفعکم اللہ آواکم اللہ وقاکم اللہ اوصیکم بتقوی اللہ
اور تمہاری شکستہ حالی کو درست کرے اور تمکو روزی دے اور بلند کرے اور تمکو پناہ دے اور تمکو بچائے میں تمکو اللہ سے ڈرنے کی وصیت
اوصی بکم واستخلفه علیکم واحذرکم اللہ انی لکم نذیر مبین ان لا تعلوا
میں تمکو وصیت کرتا ہوں اور اسکو تم پر خلیفہ کرتا ہوں اور تمکو ڈراتا ہوں میں تمہارے واسطے کھلا ہوا ڈرانے والا ہوں کہ اللہ پر
علی اللہ فی عبادہ وبلادہ فانه قال لی ولکم تلک الدار الاخرة
اسکے بندوں اور شہروں میں تکبر نہ کرو کیونکہ اسنے میرے اور تمہارے حق میں فرمایا ہے یہہ آخرت کا گھر

الحادية عشرة وكان ابتداء مرضه في بيت ميمونة وقيل زينب بنت
گیارہ تھے میں　اور مرض کی ابتداء میمونہ کے گھر میں تھی اور کوئی کہتا ہے زینب بنت

جحش وقيل ريحانة رضي الله عنهن ثم ذكر الخطابي ان ابتداءه يوم
جحش کے گھر میں اور کوئی کہتا ہے ریحانہ رضی اللہ عنہن کے گھر میں اور خطابی نے بیان کیا ہے کہ مرض کی ابتدا پیر کے

الاثنين وقيل السبت وقيل الاربعاء قاله الحاكم وحكي في روضة قولين
دن ہوئی اور کوئی کہتا ہے شنبہ کے روز اور کوئی کہتا ہے بدھ کے دن یہ حاکم کا قول ہے اور روضہ میں دو قول نقل کئے ہیں

وفي مدته خلاف قيل اربعة عشر وقيل اثنا عشر يوما وعليه الاكثرون
اور مرض کی مدت میں اختلاف ہے کوئی چودہ دن کہتا ہے اور کوئی بارہ دن کہتا ہے اور اکثر علماء اسی پر ہیں

وقيل عشرة وبه جزم سليمان التيمي وقد جزم وهو احد الثقات بان
اور کوئی دس دن کہتا ہے اور سلیمان تیمی اسی کا یقین کرتا ہے اور یہ بھی یقین کیا ہے کہ وہ ثقات میں سے ہے

ابتداء مرضه يوم السبت الثاني والعشرين من صفر ومات يوم الاثنين
مرض کی ابتداء شنبہ کے دن ۲۲ صفر کی بائیسویں تاریخ ہوئی اور پیر کے دن

لليلتين خلتا من الربيع الاول وفي الاكتفاء ولما اقفل رسول الله صلى
ربیع الاول کی دوسری تاریخ وفات پائی اور اکتفاء میں ہے اور جب رسول اللہ صلی اللہ

الله عليه وسلم من حجة الوداع اقام بالمدينة بقية ذي الحجة والمحرم
علیہ وسلم حجۃ الوداع سے پھر کر آئے تو مدینہ میں ماہ ذی الحجہ کے باقی دن اور ماہ محرم

وصفر ثم ضرب على الناس بعثا وبعث اسامة بن زيد الى الشام وامره ان
اور ماہ صفر پورا رہے اور لوگوں کو تنبیہ کی اور اسامہ بن زید کو شام کی طرف روانہ کیا اور یہ حکم دیا کہ

يوطئ الخيل تخوم البلقاء والداروم من ارض فلسطين فتجهز الناس
فلسطین کی سرزمین سے بلقا اور داروم کے حدود تک گھوڑے روندے پس لوگوں نے سامان

واوعب مع اسامة المهاجرين الاولين وكان آخر بعث بعثه رسول الله
جنگ کیا اور اسامہ کے ساتھ مہاجرین اولین جمع کر دیئے اور یہ آخری لشکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

صلى الله عليه وسلم فبينا الناس على ذلك ابتدأ صلوات الله وسلامه
علیہ وسلم نے روانہ کیا پس لوگ تو اسی طرح تھے کہ رسول اللہ صلوات اللہ وسلامہ کو

عليه بشكواه الذي قبضه الله تعالى فيه الى ما اراده به من رحمته
وہ مرض شروع ہوا جس میں انکو اللہ تعالیٰ نے بلا لیا اور وہ سکے موافق رحمت اور کرامت کی طرف

تخوم بالضم الفصل بين الارضين من المعالم والحدود

ثم نسائهم ثم انتم بعد ثم اقرؤا السلام على من غاب عني من اصحابي واقرؤا السلام

پھر انہیں سے عورتیں پھر بعد اسکے تم پھر اون پر جو میرے یار غائب ہیں سلام پہنچا اور اون پر سلام کہنا

على من يتبعني على ديني من يومي هذا الى يوم القيامة فقلنا يا رسول الله صلى الله

جو آج کے دن سے قیامت کے دن تک میرے دین پر باقی رہینگے ہمنے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ

عليه وسلم من يدخلك قبرك قال اهلي مع الملائكة كثيرة يرونكم من حيث لا

علیہ وسلم آپکو قبر میں کون اتاریگا فرمایا میری اہل فرشتوں کے ساتھ بہت ہیں وہ تمکو دیکھتے ہیں اس طرح کہ تم انکو

ترونهم وفي انوار التنزيل والمدارك عن ابن عباس انه قال آخر آية نزل

نہیں دیکھتے اور انوار التنزیل اور مدارک میں ابن عباس سے منقول ہے کہ ابن عباس نے کہا کہ سب سے پچھلی آیت

بها جبرئيل واتقوا يوما ترجعون فيه الى الله ثم توفى كل نفس ما كسبت

جو جبرئیل لیکر آیا یہ ہے ڈرو اون دنسے جس میں تم اللہ کیطرف پھیر کر جاؤگے پھر ہر ایک جان پورا دیا جاویگی جو کچھ کمایا

وهم لا يظلمون وقال ضعها على رأس مائتين وثمانين آية من البقرة وعاش

اور وہ ظلم نہیں کیے جاوینگے اور فرمایا کہ اس آیت کو سورہ بقرہ میں دو سو اسی آیتوں کے بعد لگا دے اور اسکے بعد

رسول الله صلى الله عليه وسلم بعدها احدا وعشرين يوما وقيل احدى وثمانين

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اکیس دن جیتے رہے اور کوئی کہتا ہے اکیاسی

يوما وقيل ثلث ساعات وفي تفسير الزاهدي وحكى ابن عباس وقال ختم الوحي

دن اور کوئی کہتا ہے تین گھڑی اور تفسیر زاہدی میں ہے کہ ابن عباس سے نقل ہے اور یہ کہا کہ وحی ختم ہے بر

بابي عبيد ذكر ابتداء مرضه صلى الله عليه وسلم وكيفيته روي انه

ختم ہوئی ذکر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ابتداء مرض کا اور اسکی کیفیت کا روایت ہے کہ آنکو

ابتدأ به صداع في اواخر صفر لليلتين بقيتا منه يوم الاربعاء في بيت

صفر کی اٹھائیسویں تاریخ بدھ کے دن میمونہ کے گھر میں پہلے درد سر

ميمونة وقيل لليلة وقيل بل في مفتتح ربيع الاول وفي الوفاء مرض في صفر

شروع ہوا اور کوئی کہتا ہے انتیسویں اور کوئی کہتا ہے بلکہ ربیع الاول کے ابتدا میں اور وفا میں ہے کہ صفر کی

بعشر بقين منه وتوفي صلى الله عليه وسلم لاثني عشر ليلة خلت من

بیسویں تاریخ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات ربیع الاول کی

الربيع الاول انتهى وذكر رزين عن ابي حاتم شهر الربيع الاول من السنة

بارہویں تاریخ ہوئی انتہی اور رزین ابی حاتم سے نقل کرتا ہے اور ربیع الاول سن

الله صلى الله عليه وسلم من البقيع فوجدني وانا اجد صداعا في راسي وانا

صلی اللہ علیہ وسلم بقیع سے پھر کر آئے تو مجھکو اس حال میں پایا کہ میرے سر میں درد تھا اور میں

اقول وا راساه فقال بل انا والله يا عائشة اقول وا راساه قالت وكان

کہتی تھی ہائے سر پس فرمایا بلکہ اللہ کی قسم اے عائشہ میں کہتا ہوں ہائے سر عائشہ کہتی ہیں کہ

يداعبني رسول الله بالمزاح على تجشم منه فقال وما ضرك لو مت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو مزاح کی باتوں میں ... فرمایا تیرا کیا نقصان ہو اگر تو مجھ سے پہلے

قبلي فقمت عليك فكفنتك وصليت عليك ودفنتك فقلت اما والله

[illegible]

لكاني بك وقد فعلت ذلك فرجعت الى بيتي فاعرست ببعض نسائك

[illegible]

من اخر ذلك اليوم فتبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم فتمادى به

[illegible]

وجعه وهو يدور على نسائه حتى اشتد به وهو في بيت ميمونة فدعا

[illegible]

نساءه يستاذنهن في ان يمرض في بيتي فاذن له فخرج رسول الله

[illegible]

صلى الله عليه وسلم يمشي بين رجلين من اهله احدهما الفضل بن عباس

[illegible]

ورجل اخر عاصبا راسه يخط قدماه حتى دخل بيتي قال ابن عباس

[illegible]

ان الرجل الاخر هو علي بن ابي طالب ثم ان رسول الله صلى الله عليه

[illegible]

وسلم واشتد به وجعه وفي رواية بعد ان قال وا راساه فذهب فلم

[illegible]

يلبث الا يسيرا حتى جيء به محمولا في كساء فدخل علي وبعث الى النساء

[illegible]

وكرامته في ليال بقين من صفر او في اول شهر ربيع الاول فكان اول
اور کرامت میں ... یا ماہ ربیع الاول کے اوائل میں قبض کر لیا سو اسکی اول

ما ابتدئ به رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما ذكر انه خرج الى بقيع الغرقد
ابتدا جیسا کہ مذکور ہوئی یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رات کو بقیع غرقد کیطرف

من جوف الليل فاستغفر لهم ثم رجع الى اهله فلما اصبح ابتدئ بوجعه
تشریف لے گئے پس انکے واسطے مغفرت کی دعا کی پھر گھر چلے آئے جب صبح ہوئی تو اسی دن

في يومه ذلك حدثني ابو مويهبة مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بعثني
مرض شروع ہوگیا ابو مویہبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مولی روایت کرتا ہے کہ مجھکو

رسول الله صلى الله عليه وسلم من جوف الليل فقال يا ابا مويهبة اني قد
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت بلایا پس فرمایا اے ابو مویہبہ مجھکو

امرت ان استغفر لاهل هذا البقيع فانطلق معي فانطلقت معه فلما
حکم ہوا ہے کہ اس گورستان والوں کے واسطے مغفرت کی دعا کروں تو میرے ساتھ چل پس ابو مویہبہ کہتے ہیں میں ساتھ گیا جب

وقف عليهم قال السلام عليكم يا اهل المقابر ليهن عليكم ما اصبحتم
وہاں جاکر کھڑے ہوئے فرمایا السلام علیکم اے اہل قبور مبارک ہو تمہاری صبح خوشگوار ہو جیسی

فيه مما اصبح الناس فيه اقبلت الفتن كقطع الليل المظلم يتبع آخرها
بہ نسبت اور لوگوں کی صبح کے فتنے حوادث اندھیری رات کے ٹکڑے کی طرح آ پہنچے کہ پچھلا اگلے کے ساتھ

اولها ثم اقبل علي فقال يا ابا مويهبة اني قد اوتيت مفاتيح خزائن الدنيا
لگا ہوا ہے پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے ابو مویہبہ بیشک مجھکو دیا گیا خزانوں کی کنجیاں ... دنیا

والخلد فيها ثم الجنة فخيرت بين ذلك وبين لقاء ربي فقلت بابي
میں ہمیشہ کو رہنا اور بہشت ... اور اپنے پروردگار کی ملاقات ... اختیار دیا گیا ... میں نے عرض کی

انت وامي فخذ مفاتيح خزائن الدنيا والخلد فيها ثم الجنة فقال لا والله
... دنیا کے خزانوں کی کنجیاں لے لو اور ان کا ہمیشہ رہنا اور بہشت ... فرمایا نہیں اللہ کی قسم

يا ابا مويهبة لقد اخترت لقاء ربي والجنة ثم استغفر لاهل البقيع ثم
اے ابو مویہبہ میں نے اپنے رب کی ملاقات اور جنت اختیار کر لیا پھر اہل بقیع کیلئے مغفرت کی دعا کی پھر

انصرف فبدئ به وجعه الذي قبضه الله فيه وقالت عائشة رضي الله عنها
... مرض شروع ہوگیا جس میں اللہ نے آپکو وفات دی اور عائشہ ... کہتی ہیں کہ رسول ...

أمر بذلك وتخوفنا أن يكون بك ذات الجنب فقال إنها من الشيطان ولم
کہا تھا اور ہمکو ڈر ہوا کہ شاید آپ کو مرض ذات الجنب ہو فرمایا ذات الجنب شیطان کے اثر سے ہوتا ہے اور
يكن الله عز وجل ليسلطها علي ولا ليرميني بها ولكن هذا عمل النساء لا
اللہ عز وجل نے ذات الجنب کو مجھ پر مسلط نہیں کیا اور نہ یہ کہ مجھ کو شیطان سے ملا کر جاوے لیکن یہ عورتوں کا کام ہے گھر
يبقى أحد في البيت إلا لُدّ إلا عمي العباس فإن عينه لا تناوله فلُدّوا كلهم
میں کوئی باقی نہیں رہیگا سوا چچا عباس کے کہ دوا پلایا جاویگا کیونکہ میرا قول انکو شامل نہیں ہے سو سب کو دوا پلائی گئی
ولُدّت ميمونة وكانت صائمة لقول رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم خرج رسول
اور میمونہؓ نے بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قول کے موافق دوا پی حالانکہ روزہ سے تھیں پھر رسول اللہ
الله صلى الله عليه وسلم إلى بيت عائشة وكان يوم بين العباس وعلي والفضل
صلے اللہ علیہ وسلم عائشہؓ کے گھر آئے کیونکہ دوشنبہ کا دن تھا عباسؓ اور علیؓ کے سہارے سے چلے گئے اور فضل
يمسك بظهره ورجلاه تخطان حتى دخل على عائشة فلم يزل عندها مغلوبا
کمر کو تھامے ہوئے تھے اور آپ کے دونوں قدم گھسٹتے جاتے تھے یہاں تک کہ عائشہؓ کے ہاں چلے گئے پھر انہیں کے پاس مرض سے مغلوب رہے
لا يقدر على الخروج من بيتها إلى غيره ثم إن وجعه اشتد قالت عائشة جعل
انکے گھر سے کسی اور جگہ جانے کی قدرت نہیں رہی تھی پھر حضرت کا مرض غالب ہوگیا عائشہؓ کہتی ہیں کہ بیماری کا سخت
يشتكي ويتقلب على فراشه فقلت له لو صنع هذا بعضنا لوجدت عليه
حال ہوگیا اور بستر پر لوٹتے تھے میں نے عرض کیا اگر ہم میں سے کوئی ایسا کرتا تو آپ اسپر غصہ کرتے
فقال إن المؤمنين يشدد عليهم إنه لا يصيب المؤمن نكبة من شوكة
پس فرمایا بیشک مومنین پر شدت ہوا کرتی ہے شان یہ ہے کہ مومن کو کوئی کانٹے کی تکلیف پہنچے یا اس سے زیادہ
فما فوقها إلا رفع الله له بها درجة وحط عنه بها خطيئة وقالت ما رأيت
نہیں پہنچتی ہے مگر اللہ تعالیٰ اسکے سبب سے مومن کا درجہ بلند اور اسکی خطا معاف کردیتا ہے اور عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے کسی کو
أحدا كان أشد عليه الوجع من رسول الله صلعم وروي أنه لا يكاد تقربها اليد
نہیں دیکھا کہ اسپر مرض رسول اللہ صلعم سے زیادہ سخت ہوا ہو اور روایت ہے کہ یہ حال تھا کہ تپ کی گرمی کی وجہ سے ہاتھ
من شدة الحمى فقال إنا معاشر الأنبياء أشد بلاء كما يشتد علينا البلاء كذلك
آپکے بدن پر نہیں ٹھہر سکتا تھا پس فرمایا کہ انبیاء سب سے زیادہ سخت بلا میں رہتے ہیں اور جیسے ہم پر بلا سخت ہوتی ہے ویسے ہی
يضاعف لنا الأجر عن عبد الله بن مسعود قال دخلت على النبي صلى الله عليه
ہمارا ثواب بھی دو چند ہوتا ہے عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

To: www.al-mostafa.com

فقال انی قد اشتکیت وانی لا استطیع ان ادور بینکن فاذن فلاکن

کہلا بھیجا کہ میں بیمار ہو گیا ہوں اور مجھ میں اتنی طاقت نہیں کہ تم میں دورہ کروں سو مجھکو اجازت دیدو کہ

عند عایشة فکنت اوضیه ولم اوضی احدا قبله وروی ان رسول الله

عایشہ کے پاس رہوں پھر میں حضرت کو وضو کرایا کرتی اور کسیکو آپ سے پہلے کبھی وضو نہیں کرایا تھا اور روایت ہے کہ رسول خدا

صلی الله علیه وسلم کان یسأل فی مرضه این انا غدا یرید یوم عایشة

صلے اللہ علیہ وسلم اپنے مرض میں پوچھتے تھے کہ میں کل کہاں ہونگا مقصود عائشہ کا دن تھا

فاذن له ازواجه یکون حیث یشاء وکان فی بیت عایشة حتی مات

سو حضرت کے ازواج نے یہ اجازت دیدی کہ جہاں چاہیں رہیں اور عائشہ کے گھر رہتے تھے یہانتک کہ انہیں کے گھر میں

فی بیتها وفی روایة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یحمل فی ثوب یطاف

وفات پائی اور ایک روایت میں یہ ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں ... ازواج مطہرات کو

به علی نسائه وهو مریض یقسم بینهن قالت عایشة ثم تمادی به

گھر گھر اٹھائے پھرتے تھے اور انمیں تقسیم پوری کرتے تھے عایشہ رض کہتی ہیں کہ پھر آپکا مرض طول کھینچ

وجعه وهو فی ذلک یدور علی نسائه حتی اجتمعن رسول الله صلی الله

گیا اور حضرت اسی حالت میں اپنی ازواج پر دورہ کرتے تھے یہانتک کہ وہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علیه وسلم فی بیت میمونة فلما راوا ما به اجتمع رای اهل البیت ان یلدوه

کی خدمت میں میمونہ کے گھر جمع ہوئیں جب انہوں نے آپکا یہ حال دیکھا تو سب اہل بیت کی رائے متفق ہوئی کہ آپ کو دوا پلائیں

وتخوفوا ان یکون به ذات الجنب ففعلوا وفی روایة عن عایشة قالت

اور سبب اسکا یہ خوف ہوا کہ شاید آپ کو ذات الجنب ہو سو یہی کیا اور ایک روایت میں عائشہ سے ہے وہ کہتی ہیں کہ

کانت یاخذ رسول الله صلی الله علیه وسلم الخاصرة فاخذته یوما واغمی

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اکثر کوکھ پکڑ لیا کرتے تھے سو ایک روز سینے پکڑ لی اور آپ پر ایسی غشی

علیه حتی ظننا انه هلک فلددناه ثم فرج عن النبی صلی الله علیه وسلم وقد

طاری ہوئی کہ ہمنے یہ گمان کیا کہ ہلاک ہو گئے سو ہمنے دوا پلائی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ... افاقہ ہو گئی اور دوا

لددناه فقال من صنع هذا لی هذا من نسائه فاعتللن بالعباس فاتهمن جمیع من

پلا چکے تھے آپ نے فرمایا میرے ساتھ یہ کسنے حرکت کی ہے سو وہ عورتیں عباس کا بہانہ کیا اور سب لوگ جو

فی البیت العباس سببا ولم یکن له فی ذلک رای فقالوا عمک العباس

گھر میں موجود تھے عباس کو سبب ٹھہرایا حالانکہ انہیں اسمیں کچھ رائے نہیں تھی اور کہا کہ یہ آپ کے چچا عباس نے

وعن ابن عمر رض جاء ابوبکر رض فقال یا رسول الله ائذن لی فی مرضک ان اکون
اور ابن عمر سے روایت ہے کہ ابوبکر تشریف لائے عرض کیا یا رسول اللہ مجھکو اجازت دو کہ تمہاری بیماری میں ہر وقت میں ہی
الذی اقوم علیک قال یا ابا بکر ان لم احمل ازواجی وبناتی واهل بیتی
آپکی خدمت پر قائم رہوں حضرت نے فرمایا اے ابوبکر اگر میں اپنی بیبیوں اور بیٹیوں اور اہل بیت سے
علاجی ازددت مصیبتی علیهم عظیما وقد وقع اجرک علی الله ومما وقع
اپنے علاج کی خدمت نہ لوں تو انپر میری مصیبت سخت ہو جائیگی اور تیرا ثواب اللہ کے ذمہ ہو چکا اور مرض کے
فی مرضه انه خطب الناس فی مرضه وقال فی خطبته ان الله تبارک و
واقعات میں سے ہے کہ حضرت نے اپنی مرض میں لوگوں کو خطبہ سنایا اور خطبہ میں فرمایا بیشک اللہ تبارک و
تعالی خیر عبدا بین الدنیا وبین ما عنده فاختار ذلک العبد ما عند
تعالی نے ایک بندہ کو اختیار دیا کہ دنیا لے یا جو کچھ اللہ کے پاس ہے سو اس بندہ نے وہ اختیار کیا جو اللہ کے
الله فبکی ابوبکر رض فعجبنا من ابی بکر ان اخبر رسول الله صلی الله علیه
پاس ہے تب ابوبکر رو پڑے اور ہمنے ابوبکر کے رونے سے تعجب کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو خبر دی
وسلم عبد خیره الله وکان رسول الله صلی الله علیه وسلم المخیر وکان ابوبکر رض
اللہ تعالی نے کسی بندہ کو اختیار دیا ہے اور حقیقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اختیار دیئے گئے تھے اور ابوبکر ہم سب سے
اعلمنا وانه اعتق فی مرضه اربعین نفسا وروی ان رسول الله صلی
دانا تر تھے اور یہ بھی کہ اپنے مرض میں چالیس بردے آزاد کیئے اور روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
الله علیه وسلم کان لم یشتک شکوی الا سأل الله تبارک وتعالی العافیة
علیہ وسلم کبھی بیمار نہ ہوئے مگر اللہ تبارک و تعالی سے عافیت کی دعا مانگی
حتی کان فی مرضه الذی توفی فیه فانه لم یدع بالشفاء بل طفق
یہانتک کہ جس مرض میں کہ جسمیں وفات پائی بیمار ہوئے سو اس مرض میں صحت کی دعا نہ مانگی بلکہ اپنے نفس کو
نفسه وشرع یقول یا نفس ما لک تلوذین کل ملاذ وهما وقع فی مرضه
عتاب فرمایا اور یہ فرمانا شروع کیا اے نفس تجھکو کیا ہوا ہر جگہ پناہ لیتا ہے اور مرض کے واقعات میں سے یہ ہے کہ
انه اسر الی فاطمة رض حدیثا فبکت ثم اسر الیها حدیثا فضحکت فقالت
آپنے حضرت فاطمہ کے کان میں کوئی بات کہی وہ رو دیں پھر کچھ چپکے سے کہا سو ہنسنے لگیں عائشہ رض
عائشة فسالتها عن ذلک فقالت ما کنت لافشی سر رسول الله صلی
کہتی ہیں کہ میں نے پوچھا سو فاطمہ نے جواب دیا میں وہ نہیں ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھید

وسلم وهو يوعك وعكا شديدا فقلت يا رسول الله انك لتوعك وعكا

خدمت میں حاضر ہوا اور آپکو بنہایت شدت سے گرم ہو رہا تھا پس میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپکو بڑی شدت سے

شديدا قال اجل اني اوعك كما يوعك رجلان منكم قلت ذلك بان لك

گرم ہے فرمایا ہاں مجھکو اتنی گرمی ہے جتنی تم میں سے دو شخصوں کو ہوتی ہے میں نے عرض کیا یہ اسلئے کہ آپکے لیے

اجرين قال اجل ذلك كذلك ما من مسلم يصيبه اذى شوكة فما فوقها

دوہرا اجر ہے فرمایا ہاں یہ بات اسی طرح ہے کوئی مسلم نہیں ہے کہ اسکو کانٹے کی یا اس سے زیادہ تکلیف ہو

الا كفر الله بها سيئاته كما تحط الشجرة ورقها رواه البخاري وعن عائشة

مگر اللہ اسکے سبب سے اسکے گناہوں کا کفارہ کر دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتے گرا دیتا ہے اسکو بخاری نے روایت کیا ہے اور عائشہؓ سے روایت

قالت لما اشتد وجعه قال صبوا علي من سبع قرب لم تحلل اوكيتهن لعلي

کہتی ہیں جب حضرتؐ کا مرض سخت ہو گیا تو فرمایا میرے اوپر سات مشکیں جنکے سر بند ہوں ڈالو شاید کہ

استريح فاعهد الى الناس قالت عائشة فاجلسناه في مخضب لحفصة

میں کچھ راحت پاؤں پس لوگوں سے عہد کروں عائشہؓ کہتی ہیں پھر ہمنے حضرتؐ کو حفصہؓ کے مسی لگن میں

من نحاس وسكبنا عليه الماء حتى طفق يشير الينا ان قد فعلتن ثم خرج

بٹھایا اور ان پر پانی ریختہ کیا یہاں تک کہ ہماری طرف اشارہ کرنا شروع کیا کہ بس کر چکیں پھر نکلے

فقام يومئذ خطيبا فحمد الله واثنى عليه واستغفر للشهداء الذين

اور آسدن خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے پس اللہ کی حمد اور ثنا کی اور ان شہیدوں کیلئے جو احد کے دن

قتلوا يوم احد ذكر امتداد مرضه صلى الله عليه وسلم كانت

مارے گئے تھے مغفرت کی دعا مانگی ذکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض کی امتداد کا حضرتؐ کے

مدة علته اثني عشر يوما وقيل ثمانية عشر يوما وقال رسول الله صلى

بیماری کی مدت بارہ دن ہیں اور کوئی اٹھارہ دن کہتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ

الله عليه وسلم في مرضه سدوا هذه الابواب الشوارع الى المسجد الا باب

وسلم نے اپنے مرض میں فرمایا یہ دروازے جو مسجد میں آنے جانے کے سبب سے کھلے ہیں بند کرو مگر دروازہ

ابي بكر فاني لا اعلم رجلا احسن يدا عندي في الصحابة من ابي بكر

ابو بکرؓ کے کیونکہ میں صحابہؓ میں سے اپنے اوپر احسان کرنے والا ابو بکرؓ سے زیادہ کسیکو نہیں جانتا

وفي رواية سدوا عني كل خوخة في هذا المسجد غير خوخة ابي بكرؓ

اور ایک روایت میں ہے میری طرف سے ساری کھڑکیاں اس مسجد کی بند کر دو مگر ابو بکرؓ کی کھڑکی

مرضه فقال النبي صلى الله عليه وسلم لعبد الله بن زمعة اخرج وقل لابي بكر
بیماری تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن زمعہ کو فرمایا جا اور ابوبکر سے کہہ کہ

يصلي فخرج فلم يجد على الباب الا عمر في جماعة ليس فيهم ابو بكر فقال يا عمر
نماز پڑھاوے سو عبد اللہ بن زمعہ باہر نکلا اور دروازہ پر سوا عمر کے کسی کو نہ پایا وہ بھی جماعت میں تھے کہ ان میں ابوبکر نہ تھے پس عبد اللہ نے کہا یا عمر

صل بالناس فلما كبر وكان رجلا صيتا سمع النبي صلى الله عليه وسلم صوته
لوگوں کو نماز پڑھاوے جب عمر نے اللہ اکبر کہا اور وہ بلند آواز تھے تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی آواز سنی

فقال يأبى الله والمسلمون الا ابا بكر ثلث مرات قال فقال عمر لعبد الله
تب فرمایا اللہ اور مسلمان انکار کرتے ہیں مگر ابوبکر کے واسطے تین مرتبہ فرمایا راوی کہتا ہے کہ پھر عمر نے عبد اللہ

بن زمعة بئس ما صنعت كنت ارى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امرني
سے کہا تو نے کیا برا کیا میں تو یہ جانتا تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تجھ کو میرے واسطے

ان تامرني قال لا والله وما امرني ان امر احدا وروي ان بلالا اذن في
مجھ کو کہہ دے عبد اللہ بن زمعہ نے کہا نہیں اللہ کی قسم مجھ کو یہ نہیں فرمایا تھا کسی کو کہہ اور روایت ہے کہ بلال نے اذان کہی

على الباب فقال السلام عليك يا رسول الله صلى الله عليه وسلم يرحمك الله
اور کھڑا ہوا دروازہ پر اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تجھ پر اللہ رحمت کرے

فقال مروا ابا بكر يصلي بالناس فخرج بلال ويده على ام رأسه وهو ينادي
آپ نے فرمایا ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھاوے سو بلال باہر چلا اور ہاتھ اس کا سر پر تھا اور پکارتا تھا

واغوثاه وانقطاع رجاه وانكسار ظهراه ليت امي لم تلدني واذ ولد
ہائے فریاد اور امید کا قطع ہونا اور کمر کا ٹوٹ جانا کاش کہ مجھ کو میری ماں نہ جنتی اور اگر جنتی تو کاش

لم اشهد من رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا ودخل المسجد وقال يا ابا بكر
میں رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ حال نہ دیکھتا اور مسجد میں گیا اور کہا اے ابوبکر

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم يامرك ان تتقدم فلما نظر ابو بكر الى مقام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھ کو فرماتے ہیں کہ تو آگے ہو امام ہو جب ابوبکر نے رسول اللہ

المسجد من رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان رجلا رقيقا لم يتمالك
صلے اللہ علیہ وسلم سے مسجد خالی دیکھی حالانکہ وہ مرد نرم دل تھے نہ تھم سکے

ان خر مغشيا فضج المسلمون فسمع رسول الله صلى الله عليه وسلم الضجيج
اور غش کھا کر گر پڑے تب مسلمانوں نے غل مچایا پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ غل سنا اور

عليه وسلم حتى اذا قبض سألتها فقالت انه اسر الي فقال ان جبريل كان
ہوئی دونوں آخر جب حضرت نے وفات پائی تو میں نے فاطمہؓ سے پوچھا جواب دیا کہ حضرت نے مجھ کان میں فرمایا تھا بیشک جبرئیل ہر سال مجھ

يعارضني بالقرآن في كل عام مرة وانه عارضني العام مرتين ولا اراه الا وقد
سے قرآن کا ایکبار دور کیا کرتا تھا اور امسال جبرئیل نے دوبارہ دور کیا ہے اور میں نہیں جانتا مگر بیشک

حضر اجلي وانك اول اهل بيتي لحوقا بي ونعم السلف انا لك فبكيت لذلك
میری اجل آگئی ہے اور بیشک تو میری اہل بیت میں سے مجھ سے ملنے والی پہلی ہے اور میں تیرا اچھا پیش رو ہوں تو میں اس سے رو دی تھی

ثم قال الا ترضين ان تكوني سيدة نساء هذه الامة او نساء المؤمنين
پھر فرمایا کیا تو خوش نہیں ہوتی کہ تو اس امت کی سب عورتوں کی سردار ہو یا یہ فرمایا مومنین کی عورتوں کی سردار ہو

فضحكت لذلك ومما وقع في مرضه انه صلى الله عليه وسلم كان يصلي بالناس
پس میں اسلئے ہنس پڑی اور مرض میں جو واقعات ہوئے ہیں سے یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایام مرض میں لوگوں کی

في مدة مرضه وانما انقطع ثلثة ايام وقيل سبع عشرة صلوة فلما اذن
امامت کیا کرتے تھے اور صرف تین روز امامت سے باز رہے اور کوئی کہتا ہے سترہ نمازوں میں پھر جب اس پہلی

بالصلوة في اول ما امتنع وهي صلوة العشاء قال مروا ابا بكر فليصل
نماز کیواسطے اذان ہوئی جس میں امامت نہیں ہوئی اور وہ عشاء کی نماز تھی تو فرمایا کہ ابو بکرؓ سے کہو کہ وہ لوگوں کو

بالناس وعن الزهري قال النبي صلى الله عليه وسلم لعبد الله بن زمعة مر الناس
نماز پڑھاوے اور زہری سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن زمعہ سے فرمایا کہ لوگوں سے کہہ کہ

فليصلوا فخرج عبد الله بن زمعة فلقي عمر بن الخطاب فقال صل بالناس
نماز پڑھیں پس عبد اللہ بن زمعہ باہر آیا پس عمر بن الخطابؓ سے ملا اور کہا لوگوں کو نماز پڑھا دے

فصلى عمر بالناس فجهر بصوته وكان جهير الصوت فسمع رسول الله صلى
پس عمرؓ نے امام ہو کر نماز شروع کی پس اپنی آواز بلند کی اور وہ بلند آواز تھے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ

الله عليه وسلم صوته فقال اليس هذا صوت عمر فقالوا بلى يا رسول الله صلى
وسلم نے انکی آواز سنی اور فرمایا کیا یہ آواز عمر کی نہیں سب نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ

الله عليه وسلم فقال يابى الله ذلك والمؤمنون ليصل بالناس ابو بكر كذا
علیہ وسلم تب فرمایا اس سے اللہ اور مومنین انکار کرتے ہیں چاہیے کہ ابو بکرؓ لوگوں کو نماز پڑھاوے منتقی

ذكر في المنتقى وفي شرح المواقف ان بلالا اذن بالصلوة في زمان
میں ایسا ہی مذکور ہے اور شرح مواقف میں ہے کہ حضرت کے زمان مرض میں بلالؓ نے نماز کی اذان

[illegible]

ليتأخر فأومى إليه رسول الله صلى الله عليه وسلم أن قم كما أنت فجاء رسول

تو دیکھا تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انکی طرف یہ اشارہ کیا تو جیسے کھڑا ہے کھڑا رہ پھر رسول اللہ

الله صلى الله عليه وسلم حتى جلس عن يسار أبي بكر فكان رسول الله صلى الله

صلے اللہ علیہ وسلم آکر ابو بکر رضہ کے بائیں طرف بیٹھ گئے پھر رسول اللہ صلے اللہ

عليه وسلم يصلي بالناس قاعدا وأبو بكر قائما يقتدي أبو بكر بصلوة النبي

علیہ وسلم تو لوگوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے نماز پڑھتے تھے اور ابو بکر کھڑے ہوئے ابو بکر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صلى الله عليه وسلم والناس يقتدون بصلوة أبي بكر وفي سيرة ابن هشام

کے نماز کی پیروی کرتے تھے اور لوگ ابو بکر کی نماز کے مقتدی تھے اور سیرۃ ابن ہشام میں ہے

فلما خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم تفرج الناس فعرف أبو بكر أن

جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو لوگ سرکنے لگے پس ابو بکر سمجھے کہ

الناس لم يصنعوا ذلك إلا لرسول الله صلى الله عليه وسلم فنكص عن

لوگوں نے یہ کام کسی کے لیے نہیں کیا مگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے تو سو اپنی نماز گاہ سے

مصلاه فدفع رسول الله صلى الله عليه وسلم في ظهره وقال صل بالناس

پیچھے ہٹنے لگے تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انکی کمر پر اشارہ کیا اور فرمایا کہ نماز پڑھا دے

وجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى جنبه قاعدا عن يمين أبي بكر

اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انکی طرف بیٹھ گئے اور ابو بکر کے داہنی طرف بیٹھ کر نماز پڑھی

فلما فرغوا من الصلوة قال أبو بكر يا رسول الله أراك قد أصبحت

پھر جب نماز پڑھ چکے ابو بکر نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپکو دیکھتا ہوں کہ اللہ کی نعمت

بنعمة من الله وفضل كما نحب واليوم يوم بنت خارجة أفآتيها قال نعم ثم دخل

اور فضل سے اب اچھے ہو گئے جیسا ہم چاہتے ہیں اور آج کا دن بنت خارجہ کی باری کا ہے کیا اسکے پاس چلا جاؤں فرمایا ہاں پھر

رسول الله صلى الله عليه وسلم وخرج أبو بكر إلى أهله بالسنح والمراد بيان

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل ہوئے اور ابو بکر اپنی اہل کے پاس سنح کو چلے گئے اور مراد بیان

معاملتهم على أن الإمام كان أبا بكر وروي عن ابن عباس أنه قال لم

ایک دوسرے کو باہم تفریق ہے کہ ابو بکر ہی امام تھے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ

يصل النبي صلى الله عليه وسلم خلف أحد من أمته إلا خلف أبي بكر وصلى

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت میں سے بجز ابو بکر کے کسی کے پیچھے پوری نماز نہیں پڑھی اور

وقال یا فاطمة ما هذه الضجة قالت یا رسول الله صلی الله علیه وسلم ضج
پوچھا فاطمۂ یہ کیسا غل ہے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم بغیر مسلمان

المسلمون لفقدك فدعا بعلی وابن عباس فاتکأ علیهما وخرج الی المسجد
اسے وبکا کرتے ہیں پھر حضرت نے علی اور ابن عباس کو بلایا اور دونوں پر سہارا لگایا اور مسجد کیطرف تشریف لیگئے

وصلی ثم قال یا معشر المسلمین انکم فی وداع الله وکنفه والله خلیفتی
اور نماز پڑھی پھر فرمایا اے مسلمانوں تم اللہ کی رخصت اور اللہ کی پناہ میں ہو اور اللہ کی پرہیزگاری

علیکم بتقوی الله وحفظ طاعته فانی مفارق الدنیا وعن عائشة
اور اسکی طاعت کی حفاظت سے میرا خلیفہ ہے کیونکہ میں اب دنیا کو چھوڑنے والا ہوں اور عائشہؓ سے روایت ہے

قالت لما ثقل رسول الله صلی الله علیه وسلم جاء بلال یؤذنه بالصلوة فقال
کہتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھاری ہوگئے تو بلال آیا نماز کیواسطے اطلاع کرتا تھا آپ نے فرمایا

مروا ابا بکر فلیصل بالناس قلت یا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ابا بکر
ابوبکرؓ سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھا دے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیشک ابوبکرؓ

رجل اسیف وانه متی یقوم مقامك لا یسمع الناس فلو امرت عمر فقال مروا
مرد غمگین ہے اور جب وہ آپکی جگہ کھڑا ہوگا تو لوگوں تک آواز نہ پہنچا سکے گا آپ عمرؓ کو فرماویں تو اچھا ہے پھر حضرتؐ نے فرمایا

ابا بکر فلیصل بالناس قالت فقلت لحفصة قولی له فقالت له حفصة
ابوبکرؓ سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھا دے عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے حفصہؓ سے کہا تو عرض کر تب حفصہؓ نے عرض کیا

یا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ابا بکر رجل اسیف وانه متی یقوم
یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بے شک ابوبکرؓ تو مرد غمگین ہے اور وہ جب آپ کی جگہ

مقامك لا یسمع الناس فلو امرت عمر فقال انکن صواحب یوسف مروا
کھڑا ہوگا تو لوگوں کو وہ سنا سکیگا کاش آپ عمرؓ کو کہیئے تب حضرتؐ نے فرمایا تم یوسفؑ کے ساتھ والیاں ہو ابوبکرؓ سے

ابا بکر فلیصل بالناس قال فامروا ابا بکر فلما دخل فی الصلوة وجد النبی
کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھا دے راوی کہتا ہے پس ابوبکرؓ سے کہدیا جب ابوبکرؓ نے نماز شروع کی تو نبی

صلی الله علیه وسلم من نفسه خفة فقام یهادی بین رجلین ورجلاه
صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے نفس میں خفت معلوم ہوئی تب کھڑے ہوئے دو شخصوں کے سہارے سے چلتے تھے اور آپکے دونوں

یخطان فی الارض حتی دخل المسجد فلما سمع ابو بکر حسه ذهب
قدم مبارک زمین پر گھسٹتے تھے یہانتک کہ مسجد میں داخل ہوئے جب ابوبکرؓ نے آہٹ پائی تو پیچھے ہٹنے کا

امر في ... روي في هذه الرواية ابو داود والدارمي معناه وقال المغيرة ثم

ركب وركبت فانتهينا الى القوم وقد قاموا الى الصلوة ويصلي بهم

عبد الرحمن بن عوف وقد ركع بهم ركعة فلما احس بالنبي صلى الله عليه

وسلم ذهب يتأخر فاومى اليه فادرك النبي صلى الله عليه وسلم احدى الركعتين

معه فلما سلم قام النبي صلى الله عليه وسلم وقمت معه فركعنا الركعة التي سبقتنا

رواه مسلم ذكره في المشكوة وروي عن رافع بن عمرو بن عبيد عن ابيه انه

قال لما ثقل النبي صلى الله عليه وسلم عن الخروج امر ابا بكر رض ان يقوم

مقامه فكان يصلي بالناس وربما خرج النبي صلى الله عليه وسلم بعدما

دخل ابو بكر رض في الصلوة ويصلي خلفه ولم يصل خلف احد غيره الا انه

صلى الله عليه وسلم صلى خلف عبد الرحمن بن عوف ركعة واحدة في سفر

وفي اسد الغابة عن الحسن البصري عن علي بن ابي طالب رض قال قدم رسول الله

صلى الله عليه وسلم ابا بكر وصلى بالناس واني لشاهد غير غائب واني لصحيح

غير مريض ولو شاء ان يقدمني لقدمني فرضينا لدنيانا من رضي الله

خلف عبد الرحمن بن عوف في سفر ركعة واحدة عن ابي سلمة بن عبد الرحمن بن عوف
عبد الرحمن بن عوف کے پیچھے ایک سفر میں ایک رکعت پڑھی تھی اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف اپنے باپ سے
عن ابيه انه كان مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر غزوة فذهب النبي صلى الله عليه وسلم
روایت کرتا ہے کہ وہ ایک سفر جنگ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قضاء حاجت کو
لحاجته فاقاموا الصلوة وتقدم عبد الرحمن فجاء النبي صلى الله عليه وسلم
تشریف لے گئے لوگوں نے نماز شروع کر دی اور عبد الرحمن آگے کھڑے ہو گئے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور
وعبد الرحمن قد صلى بهم ركعة ورسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى مع الناس
عبد الرحمن ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھ چکا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ ان کے پیچھے
خلفه واتم الذي فاته وقال ما قبض نبي حتى يصلي خلف رجل صالح من امته كذا في
نماز پڑھی اور جو رہ گئی تھی وہ پوری کر لی اور فرمایا کسی نبی نے وفات نہیں پائی جب تک کہ اپنی امت میں سے کسی نیک آدمی کے پیچھے نماز نہ پڑھ لی ہو
الصفوة وعن المغيرة بن شعبة انه غزى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم
صفوۃ میں ہے اور مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ وہ جنگ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
غزوة تبوك قال المغيرة فتبرز رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل الغائط
کے ساتھ جہاد کو گیا مغیرہ بیان کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگل میں پہلے قضائے حاجت
فحملت معه اداوة قبل الفجر فلما رجع اخذت اهريق على يديه من الاداوة
کی طرف متوجہ ہوئے سو میں آپ کے ساتھ پانی کا برتن لے چلا جب ہٹ کر تشریف لائے تو میں … دونوں ہاتھوں پر
فغسل يديه ووجهه وعليه جبة من صوف فذهب يحسر عن ذراعيه
ڈالنے لگا … سو آپ نے دونوں ہاتھ اور منہ دھویا اور آپ صوف کا جبہ پہنے تھے سو اپنی کلائیوں کا کھولنے لگے
فضاق كم الجبة فاخرج يديه من تحت الجبة والقى الجبة على منكبيه وغسل
جبہ کی آستین سے تنگ ہو گئی تب آپ نے دونوں ہاتھ جبہ کے اندر سے نکال لئے اور جبہ کندھے پر ڈال لیا اور دھوئیں
ذراعيه ثم مسح بناصيته وعلى العمامة ثم اهويت لانزع خفيه فقال
دونوں کلائیاں پھر ناصیہ پر اور عمامہ پر مسح کیا پھر میں آپ کے موزے نکالنے کو جھکا تو فرمایا
دعهما فاني ادخلتهما طاهرتين فمسح عليهما وفي رواية عن المغيرة
رہنے دے موزے کہ میں نے وضو کر کے پہنے تھے سو آپ نے موزوں پر مسح کر لیا اور مغیرہ سے ایک روایت میں ہے کہ
قلت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم نسيت قال بل انت نسيت بهذا
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ بھول گئے فرمایا بلکہ تو بھولا مجھ کو میرے رب نے اسی کا

حتى انفقها عن سهل بن سعد قال كان عند رسول الله صلى الله عليه وسلم
یہاں تک کہ وہ خرچ کر دیے اور سہل بن سعد سے روایت ہے کہ کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

سبعة دنانير ووضعها عند عائشة فلما كان في مرضه قال يا عائشة
سات دینار رکھے تھے اور وہ عائشہ کے پاس رکھ چھوڑے تھے جب آپ صلعم بیمار ہوئے تو فرمایا اے عائشہ

ابعثي بالذهب ثم اغمي عليه وشغل عائشة ما به حتى قال ذلك ثلث
وہ دینار لا دے پھر آپ بیہوش ہو گئے اور عائشہ اس بیماری کی خدمت میں لگ گئیں آپ نے یہ تین دفعہ

مرات كل ذلك يغمى عليه وتشغل عائشة ما به فبعثت بها الى علي فتصدق
فرمایا اور ہر بار بیہوش ہو گئے اور عائشہ بیماری کی خدمت میں مشغول ہو گئیں پھر وہ علی کے پاس بھیج دیے علی نے وہ خیرات کر دیے

بها ثم امسى رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة الاثنين في جدد الموت
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیر کی شب کو موت کی سختی میں شام ہو گئی

فارسلت عائشة الى امرأة من النساء بمصباحها فقالت اقطري لنا في مصباحنا
پس عائشہ نے عورتوں میں سے کسی ایک کے پاس اپنا چراغ بھیجا اور کہا ہمارے واسطے ہمارے چراغ میں

من عكتك السمن فان رسول الله صلى الله عليه وسلم في جدد الموت
اپنے پاس سے تیل ڈال دے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موت کی سختی میں ہیں

في رواية قال لعائشة وهي مسندته الى صدرها يا عائشة ما فعلت
ایک روایت میں ہے کہ عائشہ سے فرمایا اور وہ آپ کو اپنے سینے سے لگائے ہوئے تھیں اے عائشہ

بذلك الذهب قالت هو عندي قال فانفقيه فغشي على رسول الله صلى الله
سونا کیا کیا عرض کیا وہ میرے پاس ہے فرمایا اس کو خیرات کر دے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر

عليه وسلم وهو على صدرها فلما افاق عليه الصلوة والسلام قال انفقت
غشی طاری ہو گئی اور آپ عائشہ کے سینے پر تھے جب علیہ الصلوۃ والسلام کو افاقہ ہوا تو پوچھا کیا تم نے

ذلك الذهب يا عائشة قالت لا فدعا بها ووضعها على كفه فقال ما ظن
وہ سونا خیرات کر دیا عرض کیا نہیں پھر وہ دینار منگائے اور ہاتھ میں رکھ کر فرمایا محمد کو کیا خیال ہے

محمد بربه ان لو لقي الله وهذه عنده فانفقها كلها ومات من ذلك
پھر چاہئے کہ اللہ سے ملے تو یہ سونا اس کے پاس ہو پھر وہ سب خیرات کر دیے اور آپ نے وفات

اليوم وما وقع في مرضه انه صلعم خير عند موته قالت عائشة كنت
پائی اسی دن اور ان روایات میں ہے کہ موت کے وقت حضرت کو اختیار دیا گیا عائشہ کہتی ہیں

ورسوله لدينا وما وقع في مرضه انه صلى الله عليه وسلم اشتد وجعه
اور محمد کے رسول نے ہمارے دین کے واسطے پسند کیا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی واقعات مرض میں سے یہ کہ جمعرات کے دن

يوم الخميس فاراد ان يكتب كتابا فقال لعبد الرحمن بن ابي بكر ائتني
آپ کے مرض نے سختی کی تو آپ نے ارادہ کیا کہ ایک نوشتہ لکھ دیں سو عبد الرحمن بن ابی بکر سے فرمایا کہ میرے پاس کوئی شانہ کی

بكتف ولوح اكتب لابي بكر كتابا لا يختلف عليه فلما ذهب عبد الرحمن
ہڈی یا تختی لاؤ کہ میں ابوبکر کے واسطے نوشتہ لکھ دوں کہ پھر اختلاف نہ ہووے جب عبد الرحمن

ليقوم قال ابى الله والمؤمنون ان يختلف عليك يا ابا بكر عن ابن عباس
اٹھ کھڑے ہوئے تو فرمایا اللہ اور مومن انکار کرتے ہیں اس سے کہ اے ابوبکر تجھ پر اختلاف کریں ابن عباس سے روایت ہے کہ

لما حضر رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي البيت رجال منهم عمر بن الخطاب
جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت نزدیک آیا اور اس وقت گھر میں بہت لوگ تھے انمیں عمر بن الخطاب بھی

قال النبي صلى الله عليه وسلم هلم اكتب لكم كتابا لا تضلوا بعده فقال عمر ان
تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آؤ میں تمکو ایسا نوشتہ لکھ دوں کہ پھر تم گمراہ نہ ہو پس عمر نے کہا بیشک

رسول الله صلعم قد غلب عليه الوجع وعندكم القرآن حسبنا كتاب الله فاختلف
رسول اللہ صلعم پر مرض کا غلبہ ہے اور تمہارے پاس قرآن موجود ہے اور ہمکو کتاب اللہ کافی ہے پس اہل بیت

اهل البيت واختصموا منهم من يقول قربوا يكتب لكم رسول الله
اختلاف اور خصومت کرنے لگے بعضے وہ کہ کہتے تھے دوات لے آؤ کہ رسول اللہ صلے اللہ

صلى الله عليه وسلم كتابا لا تضلوا بعده ومنهم من يقول ما يقول عمر
علیہ وسلم تمہارے واسطے ایسا نوشتہ لکھ دیں کہ پھر تم گمراہ نہ ہو سکو اور بعضے وہ کہ وہی قول کہتے تھے جو عمر کہتے تھے

فلما اكثروا اللغط والاختلاف قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قوموا
جب غل غپاڑا اور اختلاف بڑھ گیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس سے چلے جاؤ

فكان ابن عباس يقول ان الرزية كل الرزية ما حال بين رسول الله صلى
پھر ابن عباس کہا کرتے تھے بیشک مصیبت بڑی مصیبت ہے جو کہ درمیان تھا رسول اللہ صلی اللہ

الله عليه وسلم وبين ان يكتب لهم ذلك الكتاب من اختلافهم ولغطهم
علیہ وسلم اور انکے اس نوشتہ لکھنے میں حائل ہو گئے یعنی ان لوگوں کا اختلاف اور شور و غل

رواه البخاري ومما وقع في مرضه كان له سبعة دنانير فاتوفي
اسکو بخاری نے روایت کیا ہے اور بیماری کے واقعات میں سے یہ ہے کہ حضرت صلعم کی ملکیت سات دینار تھے سو وفات ہو گئی

فيمسح بهما وجهه ويقول لا اله الا الله ان للموت سكرات ثم نصب يده
پھر منہ پر پھیر لیتے تھے اور کہتے تھے لا الہ الا اللہ بیشک موت کی سختیاں ہوتی ہیں پھر ہاتھ کھڑا کر کے

فجعل يقول في الرفيق الاعلى حتى قبض ومالت يده واخرج الحاكم وابن
اور کہنا شروع کیا فی الرفیق الاعلیٰ یہانتک کہ وفات پائی اور آپکا ہاتھ جھک گیا اور حاکم نے اور ابن سعد نے

سعد من طرق انه صلى الله عليه وسلم مات وراسه في حجر علي وطرقها
کئی طریقوں سے نقل کیا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اس حال میں کہ آپکا سر مبارک علی کی گود میں تھا اور طریقے تمام

كلها كما قاله الحافظ ابن حجر لا تخلو عن شيء فلا يلتفت اليه ومما وقع
طریقے جیسے کہ حافظ ابن حجر کہتا ہے شبہ سے خالی نہیں ہیں سو اسکی طرف کچھ التفات نہیں ہے اور واقعات سے

في مرضه انه كشف الستر يوم الاثنين فنظر الى الناس وهم في صلوة
مرض میں سے یہ ہے کہ حضرت نے پیر کے دن پردہ اٹھایا اور لوگوں کی طرف جب وہ صبح کی نماز پڑھتے تھے

الفجر عن انس ان ابا بكر كان يصلي بهم في وجع رسول الله صلى
دیکھا انس سے روایت ہے کہ ابو بکر رض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیماری میں نماز پڑھاتے تھے جس میں

الله عليه وسلم الذي توفي فيه حتى اذا كان يوم الاثنين وهم صفوف
وفات پائی اس بیماری سے یہانتک کہ جب پیر کا دن آیا اور لوگ نماز میں صفیں باندھے

في الصلوة فكشف النبي صلى الله عليه وسلم ستر الحجرة ينظر الينا وهو
ہوئے تھے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم حجرہ کا پردہ اٹھا کر ہماری طرف کھڑے ہوئے

قائم كأن وجهه ورقة مصحف ثم تبسم فهممنا ان نفتتن من الفرح
دیکھنے لگے گویا آپکا چہرہ مصحف کا ورق تھا پھر تبسم فرمایا ہم نے چاہا کہ خوشی کے مارے فتنہ میں پڑ جائیں

برؤية النبي صلى الله عليه وسلم فنكص ابو بكر على عقبيه ليصل الصف
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر پس ابو بکر الٹے پاؤں پیچھے ہٹے تاکہ صف میں مل جاویں

فظن ان النبي صلى الله عليه وسلم خارج الى الصلوة فاشار الينا النبي
اور خیال کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز کے واسطے تشریف لاتے ہیں سو نبی صلے اللہ

صلى الله عليه وسلم ان اتموا صلوتكم وارخى الستر فتوفي من يومه
علیہ وسلم نے ہماری طرف اشارہ کیا کہ تم اپنی نماز پوری کرو اور پردہ ڈال دیا پھر اسی دن وفات پائی

ومما وقع في مرضه ما روي ان ابن عباس وعليا خرجا من عنده
اور حضرت کے مرض کی واردات میں سے یہ ہے جو مروی ہے کہ ابن عباس رض اور علی رض دونوں نکلے

اسمع انه لا یموت نبی حتی یخیر بین الدنیا والآخرة فسمعت رسول الله
سنا کرتی تھی کہ کوئی نبی وفات نہیں پاتا جب تک کہ انکو دنیا اور آخرت میں اختیار دیا جائے سو میں نے رسول اللہ صلی اللہ

صلی الله علیه وسلم فی مرضه یقول مع الذین انعمت علیهم من النبیین
علیہ وسلم کو سنا کہ حضرت مرض میں یہ فرماتے تھے کہ ساتھ انکے جن پر تو نے انعام کیا انبیاء

والصدیقین والشهداء والصالحین وحسن اولئك رفیقا فظننت انه
اور صدیقین اور شہداء اور صلحا اور وہ کیسے اچھے رفیق ہیں تب میں بھی سمجھ گئی کہ حضرت کو

خیر وفی روایة مع الرفیق الاعلی فی الجنة مع الذین انعم الله علیهم من
اختیار ملا اور ایک روایت میں ہے کہ یہ فرمایا جنت میں رفیق اعلیٰ کے ساتھ انکے ہمراہ جن پر اللہ نے انعام کیا

النبیین والصدیقین والشهداء والصالحین وحسن اولئك رفیقا ومما
انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صلحا اور وہ کیا اچھے رفیق ہیں اور

وقع فی مرضه استعمال السواك قبل موته روی عن عائشة انها كانت
حضرت کے مرض کی واردات میں سے موت سے پہلے مسواک کا استعمال کرنا ہے عائشہ سے روایت ہے کہ وہ کہا کرتی تھیں کہ

تقول ان من نعم الله علی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم توفی فی بیتی
بیشک میرے اوپر خدا کی نعمت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر میں

وفی یومی وبین سحری ونحری وفی روایة بین حاقنتی وذاقنتی وان
اور میری باری کے دن اور میری گود اور سینہ میں وفات کی اور ایک روایت میں بین حاقنتی وذاقنتی ہے اور یہ نعمت ہے کہ

الله عز وجل جمع بین ریقی وریقه عند موته وقد دخل علی عبد الرحمن بن
اللہ عز وجل نے حضرت کے موت کے وقت میرا اور حضرت کا لعاب جمع کر دیا اور عبد الرحمن بن ابی بکر رض

ابی بكر وبیده سواك وانا مسندة رسول الله صلی الله علیه وسلم فرأیته
میرے پاس آئے اور انکے ہاتھ میں مسواک تھی اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گود میں لئے ہوئے تھی تو حضرت کو

ینظر الیه فعرفت انه یحب السواك فقلت آخذه لك فاشار برأسه
دیکھا کہ انکی طرف دیکھتے ہیں میں سمجھ گئی کہ حضرت کا مسواک کو دل چاہتا ہے تب میں نے عرض کیا کہ آپکے واسطے مسواک لیلوں حضرت نے سر مبارک سے اشارہ کیا

ان نعم فتناولته فاشتد علیه فقلت الینه لك فاشار برأسه ان نعم
کہ ہاں سو میں نے وہ لیکر دیدی پس آپ کو سخت معلوم ہوئی تب میں نے عرض کیا کہ نرم کر دوں تب سر مبارک سے اشارہ کیا کہ ہاں

فلینته فامره وبین یدیه ركوة او علبة یدخل یدیه فی الماء
پس میں نے وہ نرم کر دی پھر آپ نے اسکو لیکر منہ میں پھرائی اور آپ کے سامنے کوزہ یا چھاگل رکھا تھا دونوں ہاتھ پانی میں ڈالکر

يا جبريل مغموما واجدني يا جبريل مكروبا ثم جاءه من الغد فقال يا محمد ان

[illegible]

الله عز وجل يقرئك السلام ويقول كيف تجدك قال اجدني يا امين الله

[illegible]

وجعا ثم جاء في اليوم الثالث ومعه ملك الموت فقال يا محمد صلى

[illegible]

الله عليه وسلم ان الله عز وجل يقرئك السلام ويقول كيف تجدك قال

[illegible]

اجدني يا امين الله وجعا ثم قال هذا ملك الموت وهذا

[illegible]

الموت جئتك يا امين الله ... ولن ارجع على هالك من ولد آدم

[illegible]

بعدك ولا اهبط الارض الى احد بعدك فوجد النبي صلى الله عليه وسلم

[illegible]

سكرة الموت وعنده قدح فيه ماء فكان ... وجد سكرة اشد من ذلك

[illegible]

الماء ومسح به وجهه ويقول اللهم اعني على سكرات الموت وفي الحديث

[illegible]

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ... الذي مات فيه الا انه

[illegible]

خيبر ... فلان ... ابن اسحق انه كان

[illegible]

المسلمون يرون ان رسول الله صلعم مات شهيدا مع ما اكرمه الله من النبوة

[illegible]

اورده في الشفاء وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم

اس روایت کو شفا میں لکھا ہے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رسول الله صلى الله عليه وسلم في مرضه فلقيهما رجل فقال كيف اصبح رسول
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے مرض کی حالت میں باہر نکلے پس ملا ان دونوں سے کوئی شخص تو اسنے پوچھا یا ابو الحسن رسول اللہ

الله صلى الله عليه وسلم يا ابا الحسن فقال اصبح بارئا فقال العباس لعلي
صلے اللہ علیہ وسلم کا مزاج کیسا ہے جواب دیا اچھے ہیں پھر عباس نے علی رضہ سے کہا

انت بعد ثلث عبد العصا ثم خلا به فقال انه يخيل الي اعرف
تو تین روز کے بعد لکڑی کا غلام ہونیوالا ہے پھر الگ ہو کر انسے کہا میرے خیال میں آیا ہے کہ میں عبد المطلب

وجوه بني عبد المطلب عند الموت اني خائف ان لا يقوم رسول الله صلى
کی اولاد کے بشرہ کو موت کے وقت پہچانتا ہوں اور مجھکو خوف ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

الله عليه وسلم من وجعه فاذهب بنا اليه فلنسألنه فان يك هذا الامر
اپنی بیماری سے نجات نپاویں سو ہمکو لیکے پاس انکے چل کہ ہم آپ سے پوچھیں اگر یہ امارت ہمارے لئے

الينا فعلمنا ذلك وان لا يكن الينا امرنا ان نستوصي بنا خيرا فقال
ہوئے تو ہم اسکو معلوم کرلیں اور اگر ہماری طرف نہ ہوئے تو لیتے ہیں انسے اچھی وصیت کرالیں تب علی رضہ نے

له علي رايت اذا جئناه فلم يعطناها اترى الناس يعطوناها والله
انسے کہا دیکھو تو جب ہم انکے پاس جاوینگے اور وہ ہمکو عطا نہ کیا تم جانتے ہو کہ لوگ ہمکو وہ دینگے اللہ کی قسم

لا اسالها اياه ابدا ومما جرى في مرضه نزول جبرئيل عليه السلام
میں تو ان سے کبھی نہیں پوچھونگا اور حضرت کے مرض کی اوراتوں میں سے جبرئیل علیہ السلام کا موت

ثلثة ايام قبل موته برسالة من الله يقول له كيف تجدك وكان ذلك
سے پہلے اللہ کیطرف سے رسالت پر تین دن تک آنا پوچھتے اپنے آپ کو کیسا پاتے ہو اور جبرئیل کا آنا

في يوم السبت والاحد والاثنين واستيذان ملك الموت عليه في الاثنين
شنبہ اور یکشنبہ اور دوشنبہ کو ہوا اور ملک الموت کی پروانگی لینی پیر کے دن تھی

روي عن ابي هريرة ان جبرئيل اتى النبي صلى الله عليه وسلم في مرضه
اور ابو ہریرہ رضے سے روایت ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت کی اس بیماری

الذي قبض فيه فقال ان الله تبارك وتعالى يقرئك السلام ويقول
میں جس میں وفات پائی گئے اور عرض کیا اللہ تبارک تعالی آپ کو سلام کہتا ہے اور پوچھتا ہے

كيف تجدك قال اجدني وجعا يا امين الله وفي بعض الروايات اجدني
[illegible]

حين حضرة الموت الصلوة وما ملكت ايمانكم حتى جعل رسول الله صلى الله
جب نزع کا وقت آیا تو یہ کہتے تھے نماز قائم اور لونڈی غلاموں کی رعایت کرو یہاں تک کہ رسول اللہ صلے اللہ
عليه وسلم يتغرغر بها في صدره ولا يقبض بها لسانه وروى انه استاذن
علیہ وسلم کے سینے میں آواز پھیرا کی تھی اور اس سے آپ کی زبان بند نہیں ہوتی تھی اور روایت ہے کہ ملک الموت نے اذن
عليه ملك الموت وعنده جبرئيل فقال جبرئيل يا احمد هذا ملك الموت يستاذن
نے حضرت سے اجازت لی اور آپکے پاس جبرئیل تھا اور جبرئیل نے عرض کیا اے احمد یہ ملک الموت ہے آپ پر آنے کی اجازت
عليك ولم يستاذن على ادمي كان قبلك ولا يستاذن على ادمي بعدك
اور کسی آدمی پر آپ سے پہلے اجازت نہیں لی اور نہ آپ کے بعد کسی آدمی سے اجازت لیگا
قال ائذن له فدخل ملك الموت فوقف بين يديه ثم فقال يا رسول
فرمایا اسکو آنے دو تب ملک الموت داخل ہوا پھر حضرت کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ
يا احمد ان الله ارسلني اليك وامرني ان اطيعك في كل ما تامرني ان
یا احمد اللہ تعالی نے مجھکو آپ کے پاس بھیجا ہے اور مجھکو حکم کیا ہے کہ آپکی اطاعت کروں جو فرماؤ سو کروں اگر آپ
امرتني ان اقبض نفسك قبضتها وان امرتني ان اتركها تركتها قال
فرماوینگے کہ آپکی روح پاک قبض کروں تو قبض کرلوں اور اگر آپ فرمائیں چھوڑ دوں تو چھوڑ دوں [illegible] رسول اللہ
صلى الله عليه وسلم او تفعل يا ملك الموت قال بذلك امرت ان اطيعك
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ملک الموت کیا تو کریگا عرض کیا مجھکو یہی حکم ہے
في كل ما تامرني فقال جبرئيل عليه السلام ان الله قد اشتاق اليك قال
کہ جو کچھ حکم کروں جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا بیشک اللہ تعالی آپ کا مشتاق ہے فرمایا
فامض يا ملك الموت لما امرت به قال جبرئيل عليه السلام يا رسول الله
کہ اے ملک الموت وہ کر جو تجھکو حکم ہوا ہے جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ
هذا اخر موطئي الارض انما كنت حاجتي من الدنيا فتوفي رسول الله صلى الله
یہ میرا زمین پر آنا آخری ہے دنیا میں سے میرا مقصود تو آپ ہی تھے پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
عليه وسلم وفي الاكتفاء قالت عائشة رض توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم
نے وفات پائی اور اکتفا میں ہے کہ عائشہ رض کہتی تھیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میری [illegible]
بين سحري ونحري وفي نوبتي ولم اظلم فيه احدا فمن سفهي وحداثة
[illegible]

يتعوذ بهذه الكلمات اذهب الباس رب الناس واشف انت الشافي لا شفاء

ان کلمات کے ساتھ اللہ کی پناہ دیتے تھے اذہب تکلیف کو دور کر اے پروردگار لوگوں کے اور شفا دیجیے تو ہی شافی ہے کوئی شفا نہیں

الا شفاءك شفاء لا يغادر سقما متفق عليه وقالت فلما ثقل رسول الله

بجز تیری شفا کے ایسی شفا دے کہ بیماری کو نہ چھوڑے یہ روایت بخاری و مسلم میں ہے اور عائشہ کہتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ

صلى الله عليه وسلم في مرضه الذي مات فيه اخذت بيده فجعلت امسح

علیہ وسلم اپنے مرض میں جس میں کہ وفات پائی بیماری ہو گئے تو میں نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر ملنا شروع کیا

بها واقولها فنزع يده مني ثم قال رب اغفر لي والحقني بالرفيق الاعلى

اور وہی کلمات پڑھنے لگی سو اپنا ہاتھ مجھ سے چھڑا لیا پھر فرمایا الٰہی مجھکو بخش دے اور مجھکو رفیق اعلیٰ میں پہنچا دے

وكان هذا اخر ما سمعته من كلامه اخرجاه في الصحيحين وقال السهيلي

اور یہ آخر کا بول ہے جو سنے حضرت کے کلام میں سے تھا یہ صحیحین میں منقول ہے اور سہیلی کہتا ہے کہ

وجدت في بعض كتب الواقدي ان اول كلمة تكلم بها النبي صلى الله

میں نے واقدی کی کسی کتاب میں دیکھا ہے کہ پہلا لفظ جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم

عليه وسلم وهو مسترضع عند حليمة الله اكبر واخر كلمة تكلم بها الرفيق

بولے جس حال میں کہ حلیمہ کے پاس دودھ پیتے تھے اللہ اکبر ہے اور پچھلا کلمہ جو آپ بولے تو رفیق

الاعلى وروى الحاكم من حديث انس ان اخر ما تكلم به صلى الله عليه وسلم

اعلیٰ ہے اور حاکم انس کی حدیث سے روایت کرتا ہے کہ پچھلا بول جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بولے تھے

جلال ربي الرفيع كذا في المواهب اللدنية وعن عائشة انها قالت اخر ما

جلال ربی الرفیع جلال میرے رب کا برتر ہے مواہب لدنیہ میں یوں ہی ہے اور عائشہ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ

عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ان قال لا يترك بجزيرة العرب دينان

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا آخری عہد یہ ہو کہ فرمایا کہ جزیرہ عرب میں دو دین باقی نہ چھوڑے جاویں

وقالت ام سلمة كانت عامة وصية رسول الله صلى الله عليه وسلم عند وفاته

اور ام سلمہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی علی العموم وصیت موت کے وقت یہ تھی کہ

الصلوة وما ملكت ايمانكم حتى جعل يلجلجها في صدره وما يفيض بها

نماز قایم رکھو اور لونڈی اور غلاموں کا حق نگاہ رکھو یہاں تک کہ سینہ میں آواز پھرتی تھی اور زبان آگے

لسانه كذا في الاكتفاء وعن انس كانت وصية رسول الله صلى الله عليه وسلم

نہ بڑھ سکتی تھی ایسا اکتفا میں ہے اور انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وصیت

من كل فائت الحديث ثم ذهب الرجل فقال ابو بكر وعلي يا رسول الله فنظروا
يمينا وشمالا فلم يروا احدا فقال ابو بكر رض لعل هذا الخضر جاء يعزينا
ورواه ابن ابي الدنيا من حديث علي بن ابي طالب وتكلموا فيه
وقد رواه الشافعي في الام وليس فيه ذكر الخضر كذا في المواهب اللدنية
ذكر سنه صلى الله عليه وسلم عن ابن عباس قال انزل على رسول الله
صلى الله عليه وسلم وهو ابن اربعين واقام بمكة ثلث عشرة سنة وبالمدينة
عشر سنين وتوفي وهو ابن ثلث وستين سنة اخرجاه في الصحيحين وكذا
الصحيح في سن ابي بكر وعمر وعايشة انه ثلث وستون وعن انس انه توفي
وله ستون سنة وفي رواية خمس وستون وهي اليهما في فاته
وقال ابن عساكر ثلث وستون سنة وستة اشهر وفي كتاب ابن ابي شيبة
اثنى اوثنتان لاربع وثلث وستين وجمع بين الاقوال بان من
قال خمسا وستين حسب السنة التي ولد فيها والسنة التي قبض
فيها ومن قال ثلثا وستين هو الاشهر واسقطها ومن قال ستين

سنّی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبض وھو فی حجری ثم وضعت

یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حال میں وفات کی کہ وہ میری گود میں تھے پھر میں نے آپ کا

راسہ علی وسادۃ وقمت التدم مع النساء واضرب وجھی ولما توفی

سر مبارک آپ کے بالین پر رکھدیا اور عورتوں کے ساتھ روتی پیٹتی اٹھی اور منہ پیٹنے لگی اور جب رسول اللہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاءت التعزیۃ یسمعون الصوت والحس

صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو تعزیت والے آئے وہ آواز اور زمزمہ آواز سنتے تھے

ولا یرون الشخص السلام علیکم یا اھل البیت ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اور کوئی نظر نہیں آتا تھا کہ السلام علیکم یا اہل البیت اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں

کل نفس ذائقۃ الموت وانما توفون اجورکم یوم القیامۃ ان فی اللہ عزاء

ہر جان ہے سو مرنے والی ہے اور یہی ہے کہ تم پورا ثواب قیامت کے دن پاؤ گے بیشک اللہ کی طرف سے تسلی ہے

من کل مصیبۃ وخلفا من کل ھالک ودرکا من کل فائت فباللہ فثقوا

مصیبت کی تعزیت ہے اور ہر ایک ہلاک کا عوض ہے اور ہر ایک فائت کا بدلہ ہے پس اللہ ہی پر بھروسا کرو

وایاہ فارجوا فان المصاب من حرم الثواب السلام علیکم ورحمۃ اللہ

اور اسی سے امیدوار رہو مصیبت زدہ وہ ہے جو ثواب سے محروم رہا اور تم پر سلام اور اللہ کی رحمت

وبرکاتہ فقال علی اتدرون من ھذا ھو الخضر کذا فی المشکوۃ نقلا

اور برکات تب علی رضی نے کہا جانتے ہو یہ کون ہے یہ خضر علیہ السلام تھے یہ مشکوۃ میں دلائل النبوۃ

من دلائل النبوۃ وروی عن انس قال لما قبض رسول اللہ صلی اللہ

سے منقول ہے اور انس سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی

علیہ وسلم اجتمع اصحابہ حولہ یبکون فدخل علیھم رجل طویل شعر

وفات ہوئی تو آپکے گرد صحابہ جمع ہو کر روتے تھے تب ان کے پاس ایک شخص آیا اسکے بال مونڈھوں تک

المنکبین فی ازار ورداء یتخطی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

دراز تھے لنگی اور چادر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر پھاندتا آتا تھا

حتی اخذ بعضادتی باب البیت فبکی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم

یہاں تک کہ گھر کے دروازہ کی چوکھٹ پکڑ لی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر رو دیا پھر

اقبل علی اصحابہ فقال ان فی اللہ عزاء من کل مصیبۃ وعوضا

اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر کہا بیشک اللہ ہی سے ہر ایک مصیبت کی تعزیت ہے اور

بتسبيح الملائكة دهش الناس كما يروى عن غير واحد من الصحابة وطاشت
فرشتوں کی تسبیح بلند ہوئی تو تمام لوگ مدہوش متحیر ہو گئے چنانچہ کئی صحابہ سے روایت ہے اور انکے ہوش قائم

عقولهم واقحموا واختلطوا فمنهم من خبل ومنهم من اصمت ومنهم من
نہ رہے اور مستغرق ہو گئے اور پراگندہ عقل ہو گئے اور بعضوں کو جنون ہو گیا اور کوئی چپ رہ گیا اور کوئی

اقعد الى الارض فكان عمر ممن خبل وجعل يصيح ويقول ان رجالا من
زمین پر بیٹھ رہ گیا سو عمر انہیں میں تھے جنکو جنون ہو گیا اور چیخنا شروع کیا یہ کہتے تھے بعضے منافق لوگ یہ

المنافقين يزعمون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مات وانه والله ما مات
کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر گئے اور وہ بیشک اللہ کی قسم ہے نہیں مرے

ولكنه ذهب الى ربه كما ذهب موسى بن عمران فقد غاب عن قومه اربعين
بلکہ وہ اپنے رب کے پاس گئے ہیں جیسے موسیٰ بن عمران گئے تھے وہ بیشک اپنی قوم سے چالیس رات

ليلة ثم رجع اليهم بعد ان قيل قد مات والله ليرجعن رسول الله صلى الله
غائب رہے پھر لوٹ کے پاس چلے آئے تھے اسکے بعد کہ کہہ چکے تھے کہ موسیٰ مر گئے اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عليه وسلم كما رجع موسى فليقطعن ايدى رجال وارجلهم زعموا ان رسول
البتہ پھر آئینگے جیسے موسیٰ ہٹ کر آئے تھے چاہیے کہ ان لوگوں کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے جاویں جو کہتے ہیں کہ رسول اللہ

الله صلى الله عليه وسلم مات وفى بعض الروايات ان عمر قام بسيفه وقال
صلی اللہ علیہ وسلم مر گئے اور بعض روایات میں یہ ہے کہ عمر نے تلوار کا قبضہ ہاتھ میں لیا اور کہا

لا اسمع احدا يقول مات رسول الله صلى الله عليه وسلم الا ضربته بسيفى
کسی سے یہ نہ سنیں گا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر گئے ہیں مگر اسکو تلوار سے مار ڈالونگا

هذا واما عثمان بن عفان فخرس حتى يذهب به ويجاء لا يتكلم الا بعد
اور یہ ہے عثمان بن عفان سو گونگے ہو گئے یہاں تک کہ انکو کوئی لیجاتا اور لے آتا تھا بولتے نہیں تھے مگر اگلے

الغد واقعد على فلم يستطع حراكا واضنى عبد الله بن انيس فمات
دن بولے اور علی بیٹھے رہ گئے حس و حرکت نہیں کر سکتے تھے اور عبد اللہ بن انیس بیمار ہو گئے پھر کمزور ہو کر

كمدا ولم يكن فيهم اثبت واحزم من ابى بكر والعباس وفى رواية وكان
مر گئے اور ان صحابہ میں ثابت اور ہوشیار اور سمجھدار ابو بکر اور عباس سے زیادہ کوئی نہیں تھا اور ایک روایت میں ہے کہ ان سب میں

اثبتهم ابو بكر جاء وعيناه تهملان وزفراته تتردد وغصصه تتصاعد
ثابت قدم ابو بکر تھے آئے اور آنکھیں دونوں آنسو بہاتی تھیں اور انکی سانس پھولی ہوئی تھی اور سانس رکتا

اسقط الکسور ومن قال ثنتین ونصفا کانه اعتمد علی حدیث فی الاکلیل

اُسنے کسروں کو ساقط کیا اور جنہوں نے باسٹھ اور چھ مہینے کہے ہیں تو اُسنے تو یا اُس حدیث پر عمل کیا ہے جو اکلیل میں مذکور ہے

وفیه کلام لم یکن نبی الا عاش نصف عمر اخیه الذی قبله وقد عاش

اور اُس میں گفتگو ہے کوئی نبی نہیں گذرا ہے مگر اپنے بھائی پہلے نبی کی آدھی عمر جیا ہے اور بیشک

عیسی علیه السلام خمسا وعشرین سنة ومائة ومن قال احدی او اثنتین

عیسی علیہ السلام ایک سو پچیس برس جیے تھے اور جنہوں نے اکسٹھ یا باسٹھ برس کہے ہیں

فشک ولم یتیقن وکل ذلک انما نشأ من الاختلاف فی مقامه بمکة بعد

سو اُنکو شک واقع ہوا یقینی نہیں کہا ہے اور یہ تمام اقوال اُسی اختلاف پر مبنی ہے کہ بعثت کے بعد مکہ میں

البعثة والله اعلم کذا فی سیرة مغلطای **ذکر وقت وفاته**

کتنا رہے واللہ اعلم یہ سیرت مغلطائی میں ہے ذکر حضرت صلعم کی وفات کے وقت کا

صلعم توفی یوم الاثنین بلا خلاف ونصف النهار لاثنتی عشرة لیلة خلت

حضرت صلعم پیر کے دن بلا خلاف دوپہر کو ربیع الاول سن

من ربیع الاول سنة احدی عشرة من الهجرة ضحی فی مثل الوقت الذی

گیارہ ہجری کی بارہویں تاریخ چاشت کے وقت جیسے وقت مدینہ میں داخل ہوئے تھے

دخل فیه وعن ابن عباس رض ولد صلی الله علیه وسلم یوم الاثنین واستنبئ

وفات پائی اور ابن عباس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر کے دن پیدا ہوئے اور پیر کے

یوم الاثنین وخرج مهاجرا من مکة الی المدینة یوم الاثنین ودخل

دن نبوت ہوئی اور پیر کے دن گئے مدینہ کی طرف ہجرت کو اور پیر کے دن مدینہ میں

المدینة یوم الاثنین ورفع الحجر یوم الاثنین وقبض یوم الاثنین وقبض

داخل ہوئے اور حجر اسود کو پیر کے دن اٹھایا اور پیر کے دن وفات پائی اور رسول اللہ

صلی الله علیه وسلم فی کساء ملبد قال ابو بردة اخرجت الینا عائشة رض کساء

صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پیوند دوختہ میں ہوئی ابو بردہ کہا ہے عائشہ رض نے ہمکو کپڑا پیوند لگا ہوا

ملبدا وازارا غلیظا فقالت قبض رسول الله صلی الله علیه وسلم فی هذین

اور موٹی ازار نکال کر دکھائی پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کپڑوں میں وفات پائی

وفی الاکتفاء ولما توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم وارتفعت الرنة علیه

بنت خارجة وكان عليه السلام قد اذن له في الذهاب اليها فسلّ عمر بن الخطاب سيفه

بنت خارجہ کے پاس تھے اور حضرت علیہ السلام نے انکو اسکے پاس جانے کی اجازت دی تھی سو عمر بن خطاب نے تلوار کھینچی

وتوعّد من يقول مات رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقبل ابو بكر

اور دھمکی دی اسکو جو یہ کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر گئے پس ابو بکر آئے

من السنح حين بلغه الخبر الى بيت عائشة فدخل فكشف عن وجه

سنح سے جب خبر پہنچی انکو عائشہ کے گھر آئے پھر اندر گئے اور حضرت صلی اللہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم فجثى يقبّله ويبكي ويقول توفي والذي

علیہ وسلم کا منہ کھولا پھر جھکے بوسہ دینے لگے اور روتے تھے اور کہتے تھے وفات پائی قسم

نفسي بيده صلوات الله عليك يا رسول الله صلى الله عليه وسلم ما

ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے اللہ کی صلوات تجھ پر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اطيبك حيًّا وميتًا ذكره الطبري في الرياض وفي بعض الروايات فوضع

کیا ہی پاکیزہ ہو جیتے جی اور مرے ذکر کیا ہے اسکو طبری نے ریاض میں اور بعضی روایت میں ہے کہ

البرد عن وجهه ووضع فاه على فيه واستنشى الريح ثم سجاه اي ستره

مبارک پر سے چادر اتاری اور اپنا منہ حضرت کے منہ پر رکھا اور [illegible] پھر ڈھانک دیا

يعني الموت وروي عن عائشة ان ابا بكر اقبل على فرس من مسكنه بالسنح

موت کی بو [illegible] اور عائشہ سے روایت ہے کہ ابو بکر گھوڑے پر آئے [illegible] سنح میں [illegible] بنی حارث بن خزرج کی

منازل بني الحارث بن الخزرج بعوالي المدينة بينه وبين منزل

منازل مدینہ کے عوالی میں تھا اور [illegible] اور منزل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ میں ایک میل

النبي صلى الله عليه وسلم ميل قال حتى نزل فدخل المسجد فلم يكلم الناس

فاصلہ [illegible] گھوڑے سے [illegible] مسجد میں گئے اور لوگوں سے کچھ نہ بولے

حتى دخل على عائشة فتيمّم رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو مغشى

یہاں تک کہ عائشہ کے پاس گئے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

بثوب حبرة فكشف وجهه ثم اكب عليه فقبّله وبكى ثم قال بابي وامي والله

[illegible] پھر منہ مبارک کھولا [illegible] اور روئے پھر کہا میرے ماں باپ قربان

لا يجمع الله عليك موتتين اما الموتة الاولى التي كتبت عليك

اللہ نہ جمع کرے گا [illegible] دو موتیں پہلی موت جو آپ پر [illegible] تھی

وترفع فدخل على النبي صلى الله عليه وسلم فاكب عليه فكشف الثوب عن وجهه

وقال طبت حيا وميتا وانقطع لموتك ما لم ينقطع لاحد من الانبياء

فعظمت عن الصفة وجللت عن البكاء ولو ان موتك كان اختيارا

لجدنا لموتك بالنفوس اذكرنا يا محمد صلى الله عليه وسلم عند ربك ولنكن

من بالك وفي رواية لما مات رسول الله صلى الله عليه وسلم اختلفوا في انه

هل مات ام لا فقال انس لما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم بكى الناس

فقام عمر بن الخطاب في المسجد خطيبا فقال لا اسمعن ان محمدا صلى

الله عليه وسلم قد مات ولكن ارسل اليه كما ارسل الى موسى بن عمران فلبث

عن قومه اربعين ليلة والله لارجو ان يقطع ايدي رجال وارجلهم

يزعمون انه قد مات قال ان عمه مازال عمر يتكلم ويوعد الناس حتى

ازبد شدقاه فقال العباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ياسن

كما ياسن الناس وانه قد مات فادفنوا صاحبكم ولما توفي رسول

الله صلى الله عليه وسلم كان ابو بكر غائبا بالسنح يعني العالية عند زوجته

حتى تلاها ابو بكر وفي صحيح البخاري لما تكلم ابو بكر جلس عمر فحمد الله
یہاں تک کہ ابو بکر نے یہ آیت پڑھی اور صحیح بخاری میں ہے کہ ابو بکر نے جب گفتگو شروع کی تو عمر بیٹھ گئے پس ابو بکر نے
ابو بكر واثنى عليه قال الا من كان يعبد محمدا فان محمدا قد مات
اللہ کی حمد و ثنا کی اور کہا سنو جو شخص محمد کی پرستش کرتا تھا سو بیشک محمد مر گئے
ومن كان يعبد الله فان الله حي لا يموت وقال انك ميت وانهم
اور جو شخص اللہ کی پرستش کرتا تھا سو اللہ بیشک زندہ ہے نہیں مرے گا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے بیشک تو مرنے والا ہے اور بیشک وہ بھی
ميتون وقال وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل الآية
مرنے والے ہیں اور یہ فرمایا ہے اور نہیں ہیں محمد مگر پیغامبر کہ اس سے پہلے بہت پیغامبر گذر چکے ہیں آخر آیت تک
قال فنشج الناس يبكون وفي حديث ابن عمر عند ابن ابي شيبة ان ابا بكر
راوی کہتا ہے پھر لوگ سسکیاں لے کر رونے لگے اور ابن عمر کی حدیث میں ہے ابن ابی شیبہ کے پاس کہ ابو بکر عمر
مر بعمر وهو يقول ما مات رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى يقتل الله
کے پاس سے نکلے جو یہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں مرے یہاں تک کہ اللہ منافقین کو
المنافقين وفي رواية حتى يفني المنافقين قال وكانوا اظهروا الاستبشار
ہلاک کرے اور ایک روایت میں ہے یہاں تک کہ منافقوں کو فنا کرے راوی کہتا ہے اور منافق بہت خوشیاں منا رہے تھے
ورفعوا رؤسهم فقال ايها الرجل ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
اور سر اٹھا رہے تھے پس ابو بکر نے کہا اے شخص بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قد مات الم تسمع الله يقول انك ميت وانهم ميتون وقال وما جعلنا
مر گئے کیا تو نے نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بیشک تو مرنے والا ہے اور بیشک وہ بھی مرنے والے ہیں اور اللہ نے فرمایا اور نہیں کیا ہم نے
لبشر من قبلك الخلد ثم اتى المنبر الحديث وعن انس بن مالك انه سمع
تجھ سے پہلے کسی آدمی کو ہمیشہ جینا پھر ابو بکر منبر پر چڑھے آخر حدیث تک اور انس بن مالک سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا
عمر بن الخطاب حين بويع ابو بكر في مسجد رسول الله صلى الله عليه
عمر بن خطاب سے جس وقت کہ ابو بکر کی بیعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں
وسلم واستوى على منبر رسول الله صلى الله عليه وسلم تشهد ثم قال اما بعد
واقع ہوئی اور عمر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر کھڑے ہوئے کلمۂ شہادت پڑھا پھر کہا اما بعد
فاني قلت لكم امس مقالة وانها لم تكن كما قلت والله اني ما وجدت
بیشک میں نے کل ایک بات کہی تھی وہ بات ایسی نہیں تھی جیسے کہ میں نے کہی تھی اللہ کی قسم میں نے وہ بات

فقد متها ما رواه البخاري اختلف في قول ابي بكر رض لا يجمع الله عليك

سو چکھ لیا آپ نے جسکو بخاری نے روایت کیا ہے ابو بکر رض کے اس قول کی تفسیر میں کہ اللہ دو موت جمع نہیں کریگا

موتتين فقيل هو على ظاهره اشار بذلك الى الرد على من زعم انه

اختلاف ہے کوئی کہتا ہے اسکے یہی ظاہری معنی ہیں یعنی اشارہ کیا رد کی طرف اوس شخص کے قول کے جو گمان کرتا ہے کہ آپ پھر

سيحيى فيقطع ايدي رجال لانه لو صح ذلك للزم ان يموت موتة اخرى

زندہ ہو کر آئینگے پھر لوگوں کے ہاتھ کاٹینگے کیونکہ اگر یہ قول صحیح ہو تو لازم آتا ہے کہ دوبارہ مریں

فاخبر انه اكرم على الله من ان يجمع عليه موتتين كما جمعها على غيره

سو ابو بکر رض نے خبر دی کہ حضرت کا درجہ اللہ کے پاس زیادہ عزیز ہے کہ نہیں دو موت جمع کرے جیسے کہ اوروں پر جمع کی جیسے

كالذين خرجوا من ديارهم وهم الوف وكالذي مر على قرية وقيل

ان لوگوں کے مانند جو اپنے گھروں سے نکلے اور وہ ہزاروں تھے اور مانند اس شخص کے جو ایک گاؤں پر گزرا اور کوئی کہتا ہے

اراد لا يموت موتة اخرى في القبر كغيره اذ يحيى ليسأل ثم يموت

اس سے یہ مراد ہے کہ دوبارہ قبر میں موت نہ ہوگی جیسے اوروں کو ہوتی ہے زندہ کیا جاتا ہے تاکہ اس سے سوال ہو پھر مر جاتا ہے

وقيل لا يجمع الله موتك وموت شريعتك وقيل كنى بالموت الثاني

اور کوئی کہتا ہے کہ اللہ تعالی تیری موت اور تیری شریعت کی موت جمع نہیں کریگا اور کوئی کہتا ہے کہ موت ثانی سے

الكرب اي لا تلقى بعد كرب هذا اليوم كربا اخر قاله في فتح الباري وعن

کرب مراد لی ہے یعنی آج کے کرب کے بعد اور کوئی کرب نہیں ہوگی یہ فتح الباری کا قول ہے اور ابن

ابن عباس رض ان ابا بكر خرج وعمر يكلم الناس فقال اجلس يا عمر رض فابى

عباس رض سے روایت ہے کہ ابو بکر رض باہر آئے اور عمر رض لوگوں سے باتیں کرتے تھے پس ابو بکر رض نے کہا عمر بیٹھ جا

عمر ان يجلس فاقبل الناس اليه وتركوا عمر فقال ابو بكر من كان

عمر رض نے بیٹھنے سے انکار کیا پھر وہ لوگ عمر رض کو چھوڑ کر ابو بکر رض کی طرف متوجہ ہوئے پس ابو بکر رض نے کہا تم میں سے

منكم يعبد محمدا فان محمدا صلى الله عليه وسلم قد مات ومن كان يعبد

جو کوئی محمد کی پرستش کرتا تھا سو محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو مر گئے اور جو کوئی اللہ کی پرستش

الله فان الله حي لا يموت قال الله تعالى وما محمد الا رسول قد خلت من

کرتا تھا سو اللہ تعالی زندہ ہے کبھی نہ مریگا اللہ تعالی فرماتا ہے اور نہیں ہے محمد مگر ایک رسول کہ اس سے پہلے بہت رسول

قبله الاية قال والله فكان الناس لم يعلموا ان الله انزل هذه الاية

فلما رأوا لا يستقل الذابح فعلمت أن النبي صلى الله عليه وسلم قد قبض
تو سوائے سعد ذابح کوئی ستارہ نظر نہ آیا پس میں جان گیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی

أو هو ميت فقدمت المدينة ولأهلها ضجيج بالبكاء كضجيج الحجيج
او وہ قریب الموت ہیں پس میں مدینہ میں آیا تو وہاں کے لوگ رو رہے تھے [illegible] جیسے حاجیوں کی آواز

إذا أهلوا بالإحرام فقلت مه فقيل قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم
جب احرام باندھکر لبیک پکارتے ہیں [illegible] کہنے لگے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی

وفي حياة الحيوان للدميري عن الواقدي عن شيوخه أنهم قالوا لما
اور دمیری کے حیوٰۃ الحیوان میں ہے واقدی اپنے شیوخ سے نقل کرتا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ جب

شك في موت النبي صلى الله عليه وسلم وضعت أسماء بنت عميس
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی موت میں شک پیدا ہوا تو اسماء بنت عمیس نے

يدها بين كتفيه فقالت توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم قد رفع
اپنا ہاتھ حضرت صلعم کے کندھوں کے بیچ میں رکھا اور بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی [illegible]

الخاتم من بين كتفيه وكان هذا الذي عرف به موت النبي صلى
کندھوں میں سے خاتم نبوت اٹھ گئی یہی بات تھی جس سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی

الله عليه وسلم أخرجه البيهقي وأبو نعيم وروي عن أم سلمة أنها قالت
موت معلوم ہوئی اسکو بیہقی اور ابونعیم نے نقل کیا ہے اور ام سلمہ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ

وضعت يدي على صدر رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم مات فمر بي
میں اپنا ہاتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سینہ پر وفات کے روز رکھا تھا [illegible]

جمع آكل الطعام وأتوضأ ما يذهب ريح المسك من يدي وأخرج
[illegible] کہ میں کھانا کھاتی ہوں اور وضو کرتی ہوں [illegible] ہاتھ سے مشک کی خوشبو نہیں جاتی اور ابونعیم

أبو نعيم عن علي قال لما قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم صعد ملك
علی سے نقل کرتا ہے کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو ملک الموت

الموت باكيا إلى السماء والذي بعثه بالحق لقد سمعت صوتا ينادي
روتا ہوا آسمان پر چڑھ گیا قسم ہے اس ذات کی جس نے نبی کو برحق بھیجا ہے [illegible]

من السماء يا محمداه كل المصائب تهون عند هذه المصيبة وفي سنن ابن ماجة
کوئی پکارتا ہے یا محمداہ تمام مصائب اس مصیبت کے سامنے آسان ہیں اور سنن ابن ماجہ میں ہے

المقالة التي قلت لكم في كتاب الله ولا في عهد رسول الله صلى الله عليه
جو میں نے کہی تھی نہ کتاب اللہ میں پائی نہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی

وسلم ولكني كنت ارجو ان يعيش رسول الله صلى الله عليه وسلم يدبرنا
سنت میں ولیکن میں امید کرتا تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جیتے رہینگے یہانتک کہ ہمارے پیچھے رہیں

اي يكون اخرنا موتا او كما قال فاختار الله عز وجل لرسوله الذي عنده
یعنی سب کے پیچھے مریں یا جیسا کہا سو اللہ عزوجل نے اپنے رسول کیلیے وہی پسند کیا جو اسکے پاس ہے

على الذي عندكم وهذا الكتاب الذي هدى الله به رسوله فخذوا
بہ نسبت اسکے جو تمہارے پاس ہے اور یہ کتاب ہے جس سے اللہ نے اپنے رسول کو ہدایت کی ہے اسکو لیلو

به تهتدوا كما هدى به رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ابو نصر كانه
تاکہ تم بھی ہدایت ہو جیسا کہ اس کتاب سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہوئی ابو نصر کہتا ہے گویا کہ عمر نے وہ

قال ما قال لعظيم ما ورد عليه وخشي الفتنة وظهور المنافقين فلما
بات شدت مصیبت کے سبب کہی تھی اور فتنے کے ظہور اور منافقوں کے غلبہ سے خوف کیا پھر جب

شاهد قوة يقين الصديق الاكبر رض وتفوهه بقول الله عز وجل كل
صدیق اکبر کے یقین کی قوت دیکھی اور انکا قایل ہونا اسکی طرح ہو کہ ہر ایک

نفس ذائقة الموت وقوله انك ميت وانهم ميتون انتهى واخرج
جان موت کو چکھنے والی ہے اور اللہ کے اس فرمانا کہ بیشک تم مرنے والے ہو اور بیشک وہ بھی مرنے والے ہیں انتہی اور نکالا ابن

ابن عساكر عن ابي ذويب الهذلي قال بلغنا ان النبي صلى الله عليه وسلم
عساکر ابو ذویب ہذلی سے نقل کرتا ہے کہتا ہے کہ ہمکو یہہ خبر پہنچی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم

عليل فاوجس اهل الحي خيفة وبت بليلة طويلة حتى اذا كان
بیمار ہیں سو اہل حی خوف سے دھڑک گئے اور میری رات دراز ہو گئی یہانتک کہ جب فجر

قرب السحر نمت فهتف هاتف وهو يقول شعر خطب اجل اناخ
ہونیکو تھی تو میں سو گیا پس ایک آواز دینے والے نے آواز کی اور وہ یہہ کہتا تھا شعر بڑا سخت حادثہ ہے کہ اسلام کو

بالاسلام بين النخيل ومقعد الاطام قبض النبي محمد فعيوننا تسكب
پہنچا ہے نخلستان میں اور سنگین مکانات کی نشستگاہوں میں محمد نبی صلعم کی وفات ہوئی ہماری آنکھیں

الدموع عليه بالانسجام ثم وثبت من نومي فزعا فنظرت الى السماء
پیہم آنسو ٹپکاتی ہیں تب میں اپنی نیند سے ڈر کر اچھل پڑا اور آسمان کی طرف نگاہ کی

فانه كان طاهرا فقال العباس الا ندع وقال اهل البيت صدق فلا
کیونکہ حضرت علیہ السلام پاک ہیں عباس نے کہا ہم ... اور اہل بیت نے کہا کہ آواز سچی ہے
تغسلوا فقال العباس لا ندع سنة لصوت لا ندري ما هو وغشيهم النعاس
نہلاؤ پھر عباس نے جواب دیا ہم سنت کو اس آواز سے کہ ہم نہیں جانتے کیا ہے ترک نہیں کرینگے اور انپر دوبارہ
النعاس ثانية فنادا هم مناد فانتبهوا له وهو يقول اغسلوا رسول الله
نیند طاری ہوگئی پھر ان کو کسی پکارنے والے نے آواز دی پھر ہوشیار ہوگئے وہ کہتا تھا رسول اللہ صلے اللہ
صلى الله عليه وسلم وعليه ثيابه فقال اهل البيت الا الا فقال لا نعم وقد كان
علیہ وسلم کو کپڑوں سمیت نہلاؤ تب اہل بیت نے کہا سنو ... عباس نے کہا سنو جی ہاں اور عباس رضی
العباس حين دخل الرجال للغسل قعد متربعا واقعد عليا متربعا متواجهين
جب گھر میں نہلانے کے واسطے گئے تو مربع بیٹھ گئے ... علی کو مربع ...
واقعد النبي صلى الله عليه وسلم على حجورهما فنودوا ان اضجعوا رسول
اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دونوں نے گودوں میں بٹھا لیا تھا تب آواز آئی کہ رسول اللہ صلے اللہ
الله صلى الله عليه وسلم على ظهره ثم اغسلوا واستروا فقام ... الصفيح
علیہ وسلم کو ... پیٹھ کے بل لٹا دو پھر نہلاؤ اور پردہ کرلو سو ...
واضجعناه فغسل باطن الصفيح وشرقا راسه ثم اشتد في غسله وعليه
اور آپ کو لٹا دیا ... کی طرف اور سر ... کی طرف پھر نہلانا شروع کیا اس حال میں کہ
قميصه وجيبه مفتوح لم يشق له يغسلونه الا بالماء القراح وطيبوه
آپ پر قمیص اور گریبان کھلا ہوا تھا ... خالص پانی سے نہلایا اور ...
بالكافور ثم اعتصروا قميصه ومحوله وحنطوا مساجده ومفاصله
خوشبو دار کردیا پھر حضرت کا قمیص اور ... نچوڑ ڈالا اور مساجد اور مفاصل کو خوشبو لگا دی
ووضؤا منه وجهه وذراعيه وكفيه ثم ادرجوا اكفانه على قميصه وشوله
اور یہی پانی ... چہرہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں کفدست پھر قمیص ... کے اوپر کفن پہنا دیا
وجمروه عودا وندا ثم احتملوه حتى وضعوه على سريره وسجوه وروي
اور انگیٹھی میں ... پھر اٹھایا ... تخت پر لٹا دیا اور ڈھانپ دیا اور ابن
عن ابن عباس انه كان يقول استروا نبيكم ستركم الله قالت عائشة
عباس سے روایت ہے کہ وہ کہتے تھے کہ اپنے نبی کو پردہ میں کرو خدا تمہاری پردہ پوشی کریگا عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا

انه صلى الله عليه وسلم قال في مرضه ايها الناس ان احد من الناس او من
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری میں فرمایا اے صاحبو اگر کوئی شخص یا کوئی

المؤمنين اصيب بمصيبة فليتعز بمصيبتي عن المصيبة التي
مومن کسی مصیبت میں مبتلا ہووے تو چاہیے کہ میری مصیبت میں جو دوسرے اوسکو پہنچے

تصيبه بغيري فان احدا من امتي لن يصاب بمصيبة بعدي اشد عليه
میری مصیبت کی تعزیت کرے کیونکہ میری امت میں سے کوئی شخص میرے بعد ہرگز ایسی مصیبت میں مبتلا نہیں ہوگا کہ اوس پر میری مصیبت

من مصيبتي ذكر غسله صلى الله عليه وسلم ولما
سے سخت تر ہو ذکر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نہلانے کا اور جب

فرغ الناس من بيعة ابي بكر رضه وجمعهم الله وما اهتم به اصحابه بعد
لوگ ابوبکر رضہ کی بیعت سے فارغ ہوے اور اللہ نے انکو متفق کر دیا اور اس امر سے کہ جسکا اصحاب نے حضرت صلی اللہ

موته صلى الله عليه وسلم وتقرر الامر على ابي بكر رضه اقبلوا على تجهيز
علیہ وسلم کی موت کے بعد اہتمام کیا تھا فارغ ہوے اور خلافت ابوبکر رضہ پر ٹھہر گئی تو نبی صلے اللہ

النبي صلى الله عليه وسلم والاشتغال به روي انه سئل ابن عباس رضه كيف
علیہ وسلم کی تجہیز و تکفین اور اس کار پر متوجہ ہوے روایت ہے کہ کسی نے ابن عباس رضہ سے یہہ پوچھا کہ نبی

كان غسل النبي صلى الله عليه وسلم قال ضرب العباس رضه كلة من ثياب
صلے اللہ علیہ وسلم کو کیونکر نہلایا تھا جواب دیا کہ عباس رضہ نے اپنا سراپردہ یمنی

يمانية صفاق فصارت سنة فينا وفي كثير من صالحي الناس ثم
باریک گزینہ کا قائم کیا پھر یہہ طریقہ ہمارے درمیان اور اکثر صلحا لوگوں میں جاری ہوگیا پھر

اذن لرجال من بني هاشم فقعدوا بين الحيطان والكلة ثم دخل العباس رضه
بنی ہاشم کے مردوں کو جو کلہ اور دیواروں کے بیچ میں بیٹھے تھے اجازت دی پھر عباس کلہ میں

الكلة ودعا عليا والفضل وابا سفيان بن الحارث واسامة بن زيد
داخل ہوے اور علی رضہ اور فضل رضہ اور ابو سفیان بن الحارث اور اسامہ بن زید کو بلایا

فلما اجتمعوا في الكلة القى عليهم النعاس وعلى من وراء الكلة في البيت
جب یہہ سب کلہ کے اندر جمع ہوگئے تو ان سب پر اور ان پر جو کلہ سے باہر گھر میں تھے نیند طاری ہوگئی

فناداهم مناد انتبهوا به وهو يقول لا تغسلوا النبي صلى الله عليه وسلم
تب انکو کسی پکارنے والے نے آواز دی کہ وہ ہوشیار ہوگئے اور وہ یہہ کہتا تھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو مت نہلاؤ

فقال يا علي انشدك الله وحظنا من رسول الله فقال له ادخل فدخل فحضر
غسل رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يل من غسله شيئا وقيل كان
يحمل الماء قال فاسنده علي الى صدره وعليه قميصه وكان العباس والفضل
وقثم يقلبونه مع علي وكان اسامة وشقران يصبان الماء عليه
واعينهم معصوبة من وراء الستر لحديث علي لا يغسلني احد الا انت
وفي رواية اوصاني رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يغسله غيري فانه
لا يرى احد عورتي الا طمست عيناه ... وفي الشفاء
وعلي يغسله ... رسول الله صلى الله عليه وسلم ...
[illegible]
... عن كل ... الناس ...
... قال ذلك ...
... وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم ...
وقد روى ابن النجار ... انه قال ... اصبحت ...

رضی اللہ تعالیٰ عنہا لما ارادوا غسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اختلفوا
کہتی ہیں جب اُن لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہلانے کا ارادہ کیا تو بعض بعض

فیہ فقالوا واللہ ما ندری انجرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما نجرد
نہلانے میں اور کہنے لگے اللہ کی قسم ہم نہیں جانتے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے اتاریں جیسے ہم

موتانا او نغسلہ وعلیہ ثیابہ فلما اختلفوا القی اللہ علیہم النوم حتی
اپنی موتی کے کپڑے اتار لیتے ہیں یا کپڑوں سمیت نہلاویں جب یہ اختلاف ہوا تو اللہ تعالیٰ نے نیند اُن پر مسلط کر دی یہاں تک کہ

ما منہم رجل الا وذقنہ فی صدرہ ثم کلمہم متکلم من ناحیۃ البیت
انمیں ہر شخص کی ٹھوڑی سینہ پر تھی اور کسی کہنے والے نے گھر کے گوشہ میں سے اُنسے کہا

لا یدرون من ہو ان اغسلوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ ثیابہ فقاموا الی
یہ خبر نہیں وہ کون تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کپڑوں سمیت نہلاؤ پھر وہ رسول اللہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وغسلوہ وعلیہ قمیصہ وفی المشکوۃ یصبون
صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوئے اور قمیص سمیت نہلایا اور مشکوۃ میں ہے کہ قمیص کے

الماء فوق القمیص ویدلکونہ بالقمیص رواہ البیہقی فی دلائل النبوۃ وکانت
اوپر پانی ڈالتے تھے اور قمیص سے ملتے جاتے تھے اسکو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں روایت کیا ہے اور

عائشۃ رض تقول لو استقبلت من امری ما استدبرت ما غسل رسول
عائشہ کہا کرتی تھیں اگر اپنے حال کی مجھے پہلے سے خبر ہوتی جو میں نے بعد سمجھی تو رسول اللہ صلی اللہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا نساءہ وروی عن علی ولما ان الذین تولوا
علیہ وسلم کو سوا آپکی بیبیوں کے اور کوئی نہ نہلاتا اور کئی شخصوں کی روایت ہے کہ جو لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

غسلہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن عمہ علی بن ابی طالب وعمہ العباس بن عبد المطلب
کے نہلانے کے متولی ہوئے وہ یہ تھے آپ کے چچا کا بیٹا علی بن ابی طالب اور آپکا چچا عباس بن عبد المطلب

وابناہ الفضل وقثم وحبہ اسامۃ بن زید ومولاہ شقران ولما اجتمع القوم
اور عباس کے دونوں بیٹے فضل اور قثم اور آپکے محبوب اسامہ بن زید اور آپکا غلام شقران اور جب جمع ہوئے لوگ رسول اللہ

لغسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نادی من وراء الباب اوس بن خولی
صلی اللہ علیہ وسلم کے نہلانے کو جمع ہوئے تو دروازہ کے باہر سے اوس ابن خولی

الانصاری احد بنی عوف بن الخزرج وکان بدریا علی ابن ابی طالب
انصاری نے جو بنی عوف بن خزرج میں تھا اور بدری تھا علی بن ابی طالب کو پکارا

الیکھا ... وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کفن فی ثوبین
وبرد نجرانی وعن عائشة رضی اللہ عنہا قالت کفن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ثلاثة
اثواب بیض سحولیة یمانیة من الیمن من کرسف لیس فیہا قمیص
ولا عمامة قالت دخلت علی ابی بکر فی مرضه ثم نظر الی ثوب علیه
کان یمرض فیه به ردع من زعفران قال اغسلوا ثوبی هذا وزیدوا
علیه ثوبین فکفنونی فیہا قلت ان هذا خلق قال ان الحی احق بالجدید
من المیت انما هو للمہلة رواه البخاری وفی موطأ الامام ابی عبد اللہ
مالک بن انس کفن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ثلاثة اثواب بیض سحولیة
وللبخاری وابی داود فی ثلاثة اثواب یمانیة وفی الاکلیل کفن
فی سبعة اثواب ... بانه لیس فیہا قمیص ولا عمامة محسوبا
وفی حدیث تفرد به یزید بن ابی زیاد وهو ضعیف فی حنطة ...
وقیل ... کذا فی سیرة مغلطای وفی حدیث عروة عن عائشة
قالت کفن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ثلاثة اثواب سحولیة بیض

من الجنة فاصبح علي يدعن فتوضا وبرق فيها كذا في تاريخ المدينة

پھر وہ ٹوکرا صبح کو غائب ہو گیا پھر وضو کیا اور اسمیں تھوک دیا یہ سمہودی کی تاریخ مدینہ

للسمهودي وجعل علي على يده خرقة وادخلها تحت القميص كذا في

میں ہے اور علی نے اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر پیچھے کو قمیص کے نیچے ڈالا یہ

سيرة مغلطاي وروي ان الغسلة الاولى كانت بالماء القراح والثانية

سیرت مغلطائی میں ہے اور روایت ہے کہ پہلا تریڑا خالص پانی کا تھا اور دوسرا تریڑا

بالماء والسدر والثالثة بالماء والكافور وروى جعفر بن محمد قال

بیری کے پتے اور پانی کا اور تیسرا پانی اور کافور کا اور جعفر بن محمد روایت کرتا ہے کہ

كان الماء يستنقع في جفون النبي صلى الله عليه وسلم وكان علي يحسوه

پانی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی پلک چشم میں جمع ہوتا جاتا تھا اور علی اسکو پیتے جاتے تھے

وفي شواهد النبوة سئل علي عن سبب فهمه وحفظه قال لما غسلت

اور شواہد النبوۃ میں ہے کسی نے علی سے سبب فہم اور حافظہ کا پوچھا جواب دیا کہ جب میں نے نبی

النبي صلى الله عليه وسلم اجتمع ماء في جفونه فرفعته بلساني وازدردته

صلے اللہ علیہ وسلم کو نہلایا تھا تو حضرت کی پلک چشم میں جو پانی جمع ہوا تھا اسکو میں نے زبان سے اٹھا لیا تھا اور نگل گیا تھا

فاري قوة حفظي منه ويقال ان عليا والفضل كانا يغسلان رسول الله

سو میں اپنے حافظہ کی قوت اسی کی برکت سے جانتا ہوں اور کہتے ہیں کہ علی اور فضل رسول اللہ صلے اللہ

صلى الله عليه وسلم فنودي علي ان ارفع طرفك الى السماء اورده في

علیہ وسلم کو نہلاتے تھے سو علی کو آواز آئی کہ اپنی نگاہ آسمان کی طرف کر یہ شفا میں

الشفاء ذكر تكفينه صلعم فلما فرغوا من غسله صلى الله عليه وسلم

لایا ہے ذکر حضرت صلعم کے کفن پہنانے کا جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو نہلا چکے تو

جففوه ثم صنع به ما يصنع بالميت ثم ادرج في ثلاثة اثواب ثوبين

بدن مبارک خشک کر دیا پھر انکے ساتھ وہی کیا جو میت کے ساتھ کرتے ہیں پھر تین کپڑوں میں لپیٹ دیا دو کپڑے

ابيضين وبرد حبرة وفي الاكتفاء قال الترمذي فذكر لعائشة رضه

سفید تھے اور ایک یمنی چادر تھی اور اکتفاء میں ہے کہ ترمذی کہتا ہے کہ لوگوں نے عائشہ کے آگے اس قول کو

قولهم في ثوبين وبرد حبرة قالت قد اتي بالبرد ولكنهم ردوه

کہ دو ثوبوں میں اور برد حبرہ میں ذکر کیا عائشہ نے کہا ان چادر لائے تھے پر انہوں نے [illegible]

وعائشة وابن عمر وجابر بن عبد الله بن مغفل في تكفين النبي صلى الله

اور ابن عمر اور جابر بن عبد اللہ بن مغفل رض سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے تکفین کے باب میں متواتر

عليه وسلم في ثلاثة أثواب ليس فيها قميص ولا عمامة وعن عبد الله محمد بن

حدیثیں آئی ہیں کہ تین کپڑے تھے نہ ان میں قمیص تھا اور نہ عمامہ اور عبد اللہ محمد بن

عقيل عن ابن الحنفية عن علي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كفن في

عقیل ابن حنفیہ سے اور وہ علی رض سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سات کپڑوں میں

سبعة أثواب روى هذا الحديث أحمد في مسنده وذكر ابن حزم أن

کفن دیئے گئے اس حدیث کو احمد نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے اور ابن حزم ذکر کرتا ہے کہ اسمیں

الوهم فيه من ابن عقيل أو من بعده وقد اختلف في معنى قوله ليس

ابن عقیل سے یا اسکے بعد کسی اور سے وہم واقع ہوا ہے اور آپ کے معنی میں لیس فیہا قمیص

فيها قميص ولا عمامة فالصحيح أن معناه أنه ليس في الكفن قميص ولا عمامة

ولا عمامة میں اختلاف ہے صحیح تو یہ ہے کہ اسکے معنی یہ ہیں کہ قمیص ہرگز نہیں تھا اور نہ عمامہ تھا

أصلا والثاني أن معناه أنه كفن في ثلاثة أثواب خارج عن القميص

اور دوسرے یہ ہیں کہ اسکے یہ معنی ہیں کہ نبی صلعم تین کپڑوں میں علاوہ قمیص اور عمامہ کے

والعمامة قال الشيخ تقي الدين ابن دقيق العيد الأول أظهر في

کفن دیئے گئے شیخ تقی الدین ابن دقیق العید کہتا ہے کہ اول معنی مراد ہونے میں

المراد وذكر النووي في شرح صحيح مسلم أن الأول قال هو قول العلماء

ظاہر ہیں اور نووی صحیح مسلم کی شرح میں ذکر کرتا ہے کہ اول معنوں کے جمہور علما قائل ہیں

وقال هو الصواب الذي يقتضيه ظاهر الحديث وقال الثاني ضعيف

اور کہتا ہے کہ صواب یہی ہے جسکا ظاہر حدیث تقاضا کرے اور کہتا ہے کہ دوسرے معنی ضعیف ہیں

فلم يثبت أنه صلى الله عليه وسلم كفن في قميص وعمامة انتهى قالوا

سو یہ ثابت نہیں ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کفن میں قمیص اور عمامہ تھا انتہی کہتے ہیں کہ

ويترتب على هذا الاختلاف في تفسير الحديث اختلافهم في أنه

اور یہی اختلاف جو اس حدیث کی تفسیر میں واقع ہوا ہے یہ اختلاف بھی ہے کہ آیا

هل يستحب أن يكون في الكفن قميص وعمامة أم لا فاختلفوا

اخرجه النسائي من رواية عبد الرزاق عن معمر عن الزهري عن عروة

اسکو نسائی نے نقل کیا ہے عبد الرزاق کی روایت سے وہ معمر سے وہ زہری سے وہ عروہ سے

واتفق عليه الائمة الستة من طريق هشام بن عروة عن عائشة

اور اسپر چھوں امام متفق ہیں ہشام بن عروہ کے طریق سے جو عائشہ رض سے مروی ہے

بزيادة من كرسف ليس فيها قميص ولا عمامة وفي رواية البيهقي

اتنا زیادہ ہے کہ روئی کے کہ انمیں نہ قمیص تھا اور نہ عمامہ اور بیہقی کی روایت میں ہے

في ثلثة اثواب سحولية جدد السحولية بفتح السين وضمها قال النووي

تین کپڑے سحولی نئے سحولیہ سین کے زبر اور ضمہ سے ہے نووی کہتا ہے کہ

والفتح اشهر وهو رواية الاكثرين فبالفتح منسوب الى السحول وهو

فتح مشہور اور اکثر راویوں کی یہی روایت ہے سو فتح سے سحول کیطرف منسوب ہے

القصار لانه يسحلها اي يغسلها او الى سحول وهو قرية باليمن

دھوبی کو کہتے ہیں کیونکہ وہ کپڑے کو دھوتا ہے یا سحول کیطرف منسوب ہے جو یمن میں ایک قریہ ہے

واما الضم فهو جمع سحل وهو الثوب الابيض النقي لا يكون الا من

اور ضمہ سے سو وہ سحل کی جمع ہے سفید صاف کپڑے کو کہتے ہیں جو کہ روئی ہی کا ہوتا ہے

قطن وفيه شذوذ لانه نسب الى الجمع وقيل ان اسم القرية ههنا بالضم

اور اس میں شذوذ ہے کیونکہ جمع کیطرف نسبت کیا ہے اور کوئی کہتا ہے یہاں قریہ کا نام ضمہ سے ہے

والكرسف بضم الكاف واسكان الراء وضم السين المهملتين والفاء القطن

اور کرسف کاف کے ضمہ اور راء کے سکون اور سین مہملہ کے ضمہ سے آخر میں فا روئی کو کہتے ہیں

وقال الترمذي روي في كفن النبي صلى الله عليه وسلم روايات مختلفة

اور ترمذی کہتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن میں مختلف روایتیں آئی ہیں

وحديث عائشة رضي الله عنها اصح الاحاديث في ذلك والعمل عليه عند اكثر اهل

اور عائشہ رض کی حدیث اس باب میں سب احادیث سے صحیح تر ہے اور اکثر علما صحابہ وغیرہ کے

العلم من الصحابة وغيرهم وقال البيهقي في الخلافيات قال ابو عبد الله

نزدیک عمل اسی حدیث پر ہے اور بیہقی خلافیات میں کہتا ہے کہ ابو عبد اللہ یعنی

يعني الحاكم تواترت الاخبار عن علي بن ابي طالب وابن عباس رضي الله عنهم

وفی روایة صلی علیه علی والعباس وبنو هاشم ثم دخل المهاجرون ثم
اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت پر علی اور عباس نے اور بنو ہاشم نے نماز پڑھی پھر مہاجرین پھر

الانصار ثم الناس یصلون علیه افرادا لا یؤمهم احد ثم النساء ثم الغلمان
انصار آئے پھر اور لوگ جدا جدا نماز پڑھتے تھے انکا امام کوئی نہ تھا پھر عورتوں نے نماز پڑھی پھر لڑکوں نے

قیل انه اوصی بذلك لقوله صلی الله علیه وسلم اول من یصلی علی ربی
کہتے ہیں کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہی وصیت کی تھی اس حدیث کے موافق پہلے جو میری نماز پڑھیگا تو میرا رب پھر

ثم جبرئیل ثم میکائیل ثم اسرافیل ثم ملك الموت مع جنوده ثم
پھر جبرئیل پھر میکائیل پھر اسرافیل پھر ملک الموت مع اپنے لشکر کے پھر

الملائكة ثم ادخلوا فوجا بعد فوج الحدیث وفیه ضعف بل كانوا یدخلون
اور فرشتے پھر تم گروہ گروہ آنا آخر حدیث تک اور اس حدیث میں ضعف ہے بلکہ گروہ گروہ آتے تھے

ویخرجون قال ابن الماجشون لما سئل كم صلی علیه قال اثنان
اور چلے جاتے تھے ابن الماجشون نے کہا جب پوچھا کتنے بار حضرت پر نماز پڑھی گئی کہا

وسبعون صلاة فقیل من این لك هذا قال من الصندوق الذی تركه
بہتر نماز پڑھی گئیں پھر کہا کہ یہ کہاں سے معلوم ہوا کہا صندوق میں سے جو کہ مالک نے

مالك بخطه عن نافع عن ابن عمر كذا فی سیرة مغلطای وفی حدیث
اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا چھوڑا تھا نافع ابن عمر سے روایت کر کے یہ سیرت مغلطائی میں ہے اور ابن ماجہ کی

ابن ماجة لما فرغوا من جهازه یوم الثلثاء وضع علی سریره فی بیته ثم
حدیث میں ہے کہ جب حضرت کی تجہیز سے منگل کے روز فارغ ہو چکے تو حضرت صلعم کو آپکے گھر میں تابوت پر رکھا

دخل الناس علیه ارسالا یصلون علیه حتی اذا فرغوا ادخل النساء
وہاں لوگ گروہ گروہ آئے کہ نماز پڑھتے جاتے تھے یہاں تک کہ جب مرد فارغ ہو چکے تو عورتیں آئیں

حتی اذا فرغن ادخل الصبیان ولم یؤم الناس علی رسول الله صلی
جب عورتیں بھی پڑھ چکیں تو لڑکے آئے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ میں کسی نے

الله علیه وسلم احد وفی روایة ان اول من صلی علیه الملائكة افواجا ثم
امامت نہیں کی اور ایک روایت میں ہے کہ پہلے جو حضرت پر نماز پڑھی تو فرشتوں نے گروہ گروہ پھر

اهل بیته ثم الناس فوجا فوجا ثم نساؤه اخرا وروی انه لما صلی اهل
اہل بیت نے پھر گروہ گروہ اور لوگوں نے پڑھی پھر ازواج نے پیچھے اور روایت ہے کہ جب اہل بیت نماز پڑھ چکے

في زيادة القميص والعمامة على اللفائف الثلاثة لتصير خمسة فذكر الحنابلة
قمیص اور عمامہ بڑھانے میں تاکہ ملکر پانچ ہو جاویں اختلاف کیا ہے سو حنبلی علماء کہتے ہیں کہ

انه مكروه وقال الشافعية انه جائز غير مستحب وقال المالكية انه يستحب
مکروہ ہے اور شافعی علماء کہتے ہیں جائز غیر مستحب ہے اور مالکی علما کہتے ہیں مردوں اور

للرجال والنساء وهو في حق النساء آكد وقالوا والزيادة الى السبع غير
عورتوں دونوں کے واسطے مستحب ہے اور عورتوں کے حق میں زیادہ چاہیے اور کہتے ہیں سات تک بڑھانا نا مکروہ

مكروهة وما زاد عليها سرف وقال الحنفية ان الاثواب الثلاثة ازار و
نہیں ہے اس سے جو زیادہ ہوگا وہ اسراف ہے اور حنفی علما کہتے ہیں کہ وہ تین کپڑے ازار یعنی تہ بند اور

قميص ولفافة وفي الحديث دلالة على ان القميص الذي غسل فيه نزع
کفنی اور پوشش کی چادر ہے اور حدیث میں یہہ دلالت ہے کہ قمیص جسمیں حضرت کو نہلایا تھا کفن

عند تكفينه قال النووي في شرح مسلم وهذا هو الصواب الذي
دیتے ہوئے اتار دیا تھا نووی شرح مسلم میں کہتا ہے یہی صواب ہے جسپر کچھ اعتراض

لا يتجه غيره والحديث الذي في سنن ابي داود عن ابن عباس ان النبي
متوجہ نہیں ہوتا اور رہی وہ حدیث جو سنن ابو داود میں ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی

صلى الله عليه وسلم كفن في ثلثة اثواب الحلة ثوبان وقميصه الذي توفي
صلے اللہ علیہ وسلم تین کپڑوں کا کفن دیئے گئے حلہ دو کپڑے ہیں ایک وہ قمیص جسمیں وفات پائی

فيه فحديث ضعيف لا يصح الاحتجاج به لان يزيد بن زياد احد رواته مجمع
سو یہہ حدیث ضعیف ہے اس حدیث سے حجت قائم کرنی صحیح نہیں ہے کیونکہ یزید بن زیاد اسکے راویوں میں سے ایک ہے اسکے ضعف پر

على ضعفه ولا سيما وقد خالف برواية الثقات ذكر الصلوة عليه
اجماع ہو لیا ہے خاص کر اس روایت میں جو ثقات کی روایت کے مخالف ہو   حضرت صلے اللہ علیہ

صلى الله عليه وسلم روى عن محمد انه صلى على النبي بغير
وسلم کے نماز جنازہ کا ذکر   محمد سے روایت ہے کہ نبی صلعم پر جنازہ کی نماز بغیر

امام وفي رواية افرادا لا يؤمهم احد يدخل المسلمون زمرا فيصلون
امام کے ہوئی اور ایک روایت میں ہے جدا جدا تنہا کوئی امام نہیں تھا مسلمان جوق جوق آتے تھے پس نماز پڑھتے تھے

عليه ويخرجون فلما صلي عليه نادى عمر بن الخطاب خلوا الجنازة واهلها
اور چلے جاتے تھے جب نماز پڑھ چکے تو عمر بن الخطاب نے آواز دی جنازہ کو اہل جنازہ کو چھوڑ دو

صلى الله عليه وسلم وروي ان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم اختلفوا
علیہ وسلم کے واسطے مہیا کیا اور روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب بیچ مقام

في موضع دفنه صلى الله عليه وسلم بمكة او بالمدينة في البقيع او القدس
موضع دفن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اختلاف رکھتے تھے کہ مکہ میں یا مدینہ میں بقیع کے اندر یا قدس میں

حتى قال ابو بكر رضي الله عنه سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لم يقبر نبي الا
یہاں تک کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کوئی نبی دفن نہیں کیا گیا

حيث يموت وفي رواية ما قبض الله نبيا الا في موضع الذي يحب
اسی جگہ جہاں انتقال کیا اور ایک روایت میں ہے کہ قبض نہیں کی کسی نبی کی روح مگر اسی جگہ جو وہ چاہتا ہے

ان يدفن فيه فاخروا فراشه واحفروا له تحت فراشه ونزل في قبره
کہ اس جگہ دفن ہو سو حضرت کے بستر کو ہٹایا اور آپ کے واسطے بستر کے نیچے قبر کھودی اور حضرت صلعم کی قبر میں

علي بن ابي طالب والعباس والفضل وقثم ابنا العباس وكان قثم آخر
علی بن ابی طالب اور عباس اور فضل اور قثم عباس کے دونوں بیٹے اترے اور قثم آخر لوگوں میں

الناس عهدا برسول الله صلى الله عليه وسلم لانه آخر من صعد من قبره واما
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات میں آخری تھا کیونکہ حضرت کی قبر میں سے سب سے پیچھے نکلا تھا اور رہا

قصة المغيرة وطرح خاتمه في القبر ونزوله فيه لاخراجه فغير صحيح
مغیرہ کا قصہ اور خاتم کا قبر میں ڈالنا اور قبر میں اترنا اس کے نکالنے کے واسطے سو وہ صحیح نہیں

والله اعلم وشقران مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد قال اوس
واللہ اعلم اور شقران مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولی اور اوس

ابن خولي لعلي بن ابي طالب يا علي انشدك بالله وحظنا من رسول الله
ابن خولی نے علی بن ابی طالب سے کہا اے علی میں تجھ کو خدا کی قسم دیتا ہوں اور ہمارا بہرہ رسول اللہ صلی اللہ

صلى الله عليه وسلم فقال له انزل فنزل مع القوم وكانوا خمسة وفي رواية
علیہ وسلم سے پس کہا اس کو اتر پس اترا قوم کے ساتھ اور وہ پانچ تھے اور ایک روایت میں

عن علي نزل في حفرة النبي صلى الله عليه وسلم هو والعباس وعقيل بن
علی سے ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں وہ یعنی علی اور عباس اور عقیل بن

ابي طالب واسامة بن زيد وابن عوف واوس بن خولي وهم الذين
ابی طالب اور اسامہ بن زید اور ابن عوف اور اوس بن خولی اترے اور یہی وہ لوگ ہیں

لم يدر الناس ما يقولون فسألوا ابن مسعود فأمرهم ان يسألوا عليا فقال
تو لوگوں کو یہ معلوم نہیں تھا کہ کیا پڑھیں تو انہوں نے ابن مسعود سے پوچھا انھوں نے انکو کہا کہ علی سے پوچھو تو علی نے انکو کہا

لهم قولوا ان الله وملائكته يصلون على النبي يا ايها الذين آمنوا صلوا عليه
یہ پڑھو بیشک اللہ اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی پر اے ایمان والو درود بھیجو اس پر

وسلموا تسليما لبيك اللهم ربنا وسعديك صلوات الله البر الرحيم والملائكة
اور سلام بھیجو بہت سلام ہم حاضر ہیں یا الٰہی اے رب ہمارے حاضر ہیں اور خدمت کو رحمتیں اللہ نیکوکار رحم والے کی اور فرشتوں

المقربين والنبيين والصديقين والشهداء والصالحين وما سبح لك من شيء
مقربوں کی اور نبیوں کی اور صدیقوں کی اور شہیدوں کی اور صالحوں کی اور جو چیز تیری پاکی بیان کرے

يا رب العالمين على محمد بن عبد الله خاتم النبيين وسيد المرسلين وامام
اے پروردگار عالم کے محمد بن عبد اللہ خاتم النبیین اور مرسلین کے سردار اور متقیوں کے

المتقين ورسول رب العالمين الشاهد البشير الداعي اليك باذنك السراج
پیشوا اور رب العالمین کے رسول پر جو حاضر ہیں بشارت دینے والے تیرے حکم سے تیری طرف بلانے والے چراغ

المنير عليه السلام ذكره الشيخ زين الدين المراغي في كتابه تحقيق النصرة
روشن اور اس پر سلام ہے اسکو شیخ زین الدین مراغی نے اپنی کتاب تحقیق النصرة میں ذکر کیا ہے

ذكر دفنه وكيفية قبره صلى الله عليه وسلم
ذکر حضرت کے دفن کا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قبر کی کیفیت

كان في المدينة حفاران احدهما يلحد والآخر لا يلحد فدعا العباس
مدینہ میں دو شخص قبر کھودنے والے تھے ایک تو لحد بنایا کرتا تھا اور دوسرا صندوق بنایا کرتا تھا عباس نے

رجلين فقال ليذهب احدكما الى ابي عبيدة بن الجراح وهو كان
دو آدمی بلائے اور کہا تم میں سے ایک تو ابو عبیدہ بن جراح کے پاس جائے یہ اہل مکہ

يضرح لاهل مكة وليذهب الآخر الى ابي طلحة الانصاري وهو كان يلحد
والوں کے لئے گور کھودا کرتا تھا اور دوسرا ابو طلحہ انصاری کے پاس جائے اور یہ مدینہ والوں

لاهل المدينة ثم قال العباس اللهم خر لرسولك فذهبا فلم يجد صاحب
کے لئے لحد تیار کیا کرتا تھا پھر عباس نے کہا الٰہی اپنے رسول کے واسطے اچھا کر پھر وہ دونوں گئے سو جو شخص

ابي عبيدة ابا عبيدة ووجد صاحب ابي طلحة ابا طلحة فلحد لرسول الله
ابو عبیدہ کے پاس گیا تھا اسنے تو ابو عبیدہ کو نہ پایا اور ابو طلحہ والے شخص نے ابو طلحہ کو پا لیا سو اسنے رسول اللہ صلی اللہ

المشکوة عن جابر قال كان الذي رش الماء على قبره صلى الله عليه وسلم بلال

مشکوۃ میں جابر سے روایت ہے [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر پانی چھڑکا وہ بلال

بن رباح بقربة بدأ من قبل رأسه حتى انتهى إلى رجليه رواه البيهقي

ابن رباح تھا ایک مشک سے [illegible] پانی [illegible] پہنچ گیا [illegible]

في دلائل النبوة وعن سفيان التمار انه رآه مسنما وفي صحيح البخاري عن

دلائل النبوۃ میں روایت کیا [illegible] سفیان تمار سے روایت ہے کہ [illegible] مسنم [illegible] صحیح بخاری میں

حدثنا ابي بكر بن عياش انه رأى قبر النبي صلى الله عليه وسلم مسنما أي

ابوبکر بن عیاش سے روایت ہے کہ [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو مسنم دیکھا ہے یعنی

مرتفعا بارادا ونحوه في المستخرج وقبر ابي بكر وعمر كذلك واستدل به على

[illegible] اور ابوبکر اور عمر کی قبر [illegible]

ان المستحب تسنيم القبور وهو قول ابي حنيفة ومالك واحمد والمزني وكثير

[illegible] قبروں کو مسنم کرنا مستحب ہے اور یہی قول امام ابو حنیفہ اور مالک اور احمد اور مزنی اور اکثر

من الشافعية وبعض قدماء الشافعية استحبوا التسطيح ويحتمل ان

شافعی [illegible] اور بعضے قدمائے شافعی نے [illegible] تسطیح کو مستحب [illegible] اور [illegible] احتمال ہے

يكون في الاول مسطحا فقد روى ابو داؤد والحاكم انه دخل على عائشة

اول [illegible] مسطح ہو [illegible] ابو داؤد اور حاکم نے [illegible] عائشہ

القاسم بن محمد عن قبره صلى الله عليه وسلم وقبري صاحبيه

قاسم بن محمد [illegible] زیارت [illegible] حضرت [illegible] قبر [illegible]

رضي الله عنهما ثلاثة قبور لا مشرفة ولا لاطئة مبطوحة ببطحاء العرصة

رضی اللہ عنہما تین قبریں [illegible]

الحمراء وفي رواية حمراء وبيضاء ورفع قبره صلى الله عليه وسلم من الارض قدر شبر وهذا

[illegible] اور ایک روایت میں ہے سرخ اور سفید اور زمین سے [illegible] ایک بالشت [illegible]

كان في خلافة معاوية فكانها الآن في الاول مسطحة ثم لما بني جدار

[illegible] معاویہ کی خلافت میں [illegible] گویا وہ [illegible] اول حال میں مسطح تھی پھر جب [illegible]

القبر في امارة عمر بن عبد العزيز على المدينة من قبل الوليد بن عبد الملك

[illegible] عمر بن عبد العزیز کی امارت [illegible] ولید بن عبد الملک [illegible] امیر تھا [illegible]

تولوا كفنه والاول اصح وقد كان شقران حين وضع رسول الله صلى الله
جو حضرت کے کفن کے متولی ہوئے اور پہلی روایت بہت صحیح ہے اور جب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر میں

عليه وسلم في حفرته اخذ قطيفة نجرانية حمراء اصابها يوم خيبر وكان
اتارا تو چادر نجرانی سرخ رنگ جو خیبر کی لڑائی میں ہاتھ آئی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم يلبسها ويفترشها فطرحها تحته فدفنها معه
علیہ وسلم اسکو اوڑھتے تھے اور بچھاتے تھے شقران نے لیکر حضرت کے تلے بچھا دی اور اسکو حضرت کے ساتھ

في قبره فقال والله لا يلبسها احد بعدك ابدا وبنى في قبره اللبن ويقال تسع
قبر میں دفن کر دیا اور کہا اللہ کی قسم اسکو آپ کے بعد کوئی اوڑھ نہ سکیگا اور حضرت کی قبر میں کچی اینٹیں لگائیں کہتے ہیں کہ نو

لبنات قيل فلما فرغوا من وضع اللبنات اخرجوا القطيفة قاله ابو عمر
اینٹیں تھیں کہتے ہیں کہ جب کچی اینٹیں لگا چکے تو وہ چادر نکال لی تھی یہہ ابو عمرو اور حاکم کا

والحاكم قال النووي وقد نص الشافعي وجميع اصحابه وغيرهم من العلماء
قول ہے نووی کہتا ہے کہ شافعی اور اسکے اصحاب وغیرہ علما نے صاف کہا ہے کہ

على كراهة وضع قطيفة او نحو ذلك تحت الميت في القبر وقد شذ البغوي
قطیفہ وغیرہ کا میت کے نیچے قبر کے اندر بچھانا مکروہ ہے اور ہمارے علما میں سے صرف بغوی

من اصحابنا فقال لا باس بذلك لهذا الحديث والصواب كراهة ذلك
الگ ہو گیا ہے کہ وہ کہتا ہے اسکا کچھ ڈر نہیں ہے اسی حدیث کی سند سے اور صواب یہی ہے کہ وہ مکروہ ہے

كما قال الجمهور واجابوا عن هذا الحديث بان شقران انفرد بفعل ذلك
چنانچہ جمہور علما کہتے ہیں اور اس حدیث کا یہہ جواب دیتے ہیں کہ تنہا شقران کا یہہ کام تھا

ولم يوافقه احد من الصحابة وانما فعله شقران لما ذكرناه عنه من
اور صحابہ میں سے کوئی اسکے موافق نہیں تھا اور شقران نے اسی لیئے بچھا دی تھی کہ جیسا اسکی طرف سے بیان کیا یعنی

كراهة ان يلبسها احد بعد النبي صلى الله عليه وسلم انتهى وقد صح انها
یہہ ناخوشی کہ اسکو بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی اوڑھے انتہی اور بیشک ثابت ہو چکا ہے کہ

اخرجت يعني القطيفة من القبر لما فرغوا من وضع اللبنات التسع ذكره في
چادر جب نو اینٹیں لگا چکے تو قبر میں سے نکال لی یہہ

سيرة مغلطاي ثم هالوا التراب على لحده وجعل قبره مسطوحا وفي
سیرۃ مغلطائی میں ہے پھر حضرت کی لحد پر مٹی ڈھلکا دی اور قبر کو مسطح یعنی ہموار بنا دیا اور

عليه وسلم في مرضه الذي لم يقم منه لعن الله اليهود والنصارى اتخذوا

بیماری میں فرمایا جس سے نہ اٹھے تھے خدا یہود اور نصاریٰ پر لعنت کرے کہ انہوں نے

قبور انبيائهم مساجد ولولا ذلك ابرز قبره غير انه خشي او خشي ان

اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنالیں اگر یہ نہ ہوتا تو حضرت کی قبر ظاہر کی جاتی اتنا ہی کہ ڈر ہوا یا ڈر گئے

يتخذ مسجدا على شك الراوي على المجهول والمعلوم فعلى الاول

کہ ایسا نہ ہو مسجد بنالیں راوی کو یہ شک ہے کہ خشی مجہول ہے یا معروف پس اگر مجہول ہے تو

الضمير للشأن ومقتضاه انهم فعلوا ذلك باجتهادهم والثاني يقتضي

ضمیر شان کی ہے اسکا مآل یہ ہے کہ انہوں نے یہ امر اپنی اجتہاد سے کیا اور اگر دوسرا ہے تو مقتضی اسکا

ان النبي صلى الله عليه وسلم هو الذي امرهم بذلك ومعنى ابرز قبره

یہ ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ارشاد تھا اور ابرز قبرہ کے معنی یہ ہیں کہ

كشف قبره صلى الله عليه وسلم ولم يتخذ الحائل والمراد الدفن خارج بيته

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر ظاہر کھلی ہوئی ہوتی کوئی دیوار حائل نہ ہوتی … مراد یہ ہے کہ گھر کے باہر دفن

وهذا قالت عائشة قبل ان يوسع المسجد ولهذا لما وسع المسجد

اور یہ عائشہ رض کا مقولہ ہے اس سے پہلے کہ مسجد نبوی فراخ کی جاوے اور اسیلئے جب مسجد کو فراخ کیا تو

جعلت حجرتها مثلث الشكل محددة حتى لا يتأتى لاحد ان يصلي

عائشہ کے حجرہ کو مثلث کی شکل … بنا دیا تاکہ کسی سے یہ نہ ہو سکے کہ قبر کی طرف

الى جهة القبر الكريم مع استقبال القبلة ونقل اهل السير عن سعيد

منہ کر سکے … نماز پڑھنے کے … اور اہل سیر نے سعید بن مسیب سے

ابن المسيب قال بقي في البيت موضع قبر في السهوة الشرقية يدفن فيه

نقل کیا ہے کہ … حجرے … ایک قبر کی جگہ شرقی گوشہ کی طرف باقی ہے جسمیں دفن کئے جاویں گے عیسیٰ

عيسى بن مريم عليه السلام ذكر وقت دفنه صلى الله

ابن مریم علیہ السلام مدفون ہوں گے ذکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

عليه وسلم اختلف في وقته روي عن عائشة رضي الله

دفن ہونے کے وقت کا دفن کے وقت میں اختلاف ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے

عنها قالت ما علمنا بدفن رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى سمعنا

روایت ہے کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن کی خبر ہم کو جب ہی ہوئی کہ …

وصيروها مرتفعة ثم الخلاف في ان ايهما افضل في الاصل الجواز وترجيح
کو قبر کو اونچا کر دیا پھر اس باب میں اختلاف ہے کہ افضل کیا ہے تسطیح یا تسنیم اصل تو دونوں کا جواز ہے اور تسطیح کی ترجیح

التسطيح لما رواه مسلم من حديث فضالة بن عبيد انه مر بقبر فسوي
اسی دلیل سے کہ مسلم نے فضالہ بن عبید کی حدیث سے روایت کی ہے کہ وہ ایک قبر کے پاس آیا تو برابر کر دی

ثم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يامر بتسويتها ورسول الله
پھر کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ برابر کر دینے کو حکم فرمایا کرتے تھے اور رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم مقدم وابو بكر عند راسه بين كتفي النبي صلى الله
صلی اللہ علیہ وسلم مقدم یعنی آگے ہیں اور ابو بکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے راس مبارک کے پاس

عليه وسلم وعمر عند رجليه هكذا
کتفین کے برابر اور عمر دونوں کی پائینتیوں میں اس طرح شکل ہے

كذا نقله السمهودي في خلاصة الوفاء وذكر رزين ان رسول الله
سمہودی نے خلاصۃ الوفا میں اسی طور نقل کیا ہے اور رزین نے ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم مقدم وابو بكر خلف راسه عند منكبي صلى الله
صلی اللہ علیہ وسلم مقدم ہیں اور ابو بکر سر مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے

عليه وسلم ورجلاه اسفل وعمر خلف ابي بكر هكذا
مونڈھوں کے برابر اور ابو بکر کے پاؤں آگے نکل گئے ہیں اور عمر ابو بکر کے پیچھے ہیں اس شکل پر

وفي حديث عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله
اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

من يوم دخل علينا فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم وما رأيت يوما
كان أقبح ولا أظلم من يوم مات فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم
وفي رواية الترمذي عنه قال لما كان اليوم الذي دخل فيه رسول
الله صلى الله عليه وسلم المدينة أضاء منها كل شيء فلما كان اليوم الذي
مات فيه أظلم منها كل شيء وما نفضنا أيدينا من التراب وإنا لفي
دفنه حتى أنكرنا قلوبنا ذكر الشيخ عليه ... صلى
الله عليه وسلم ولما دفن رسول الله صلى الله عليه وسلم جاءت
فاطمة رضي الله عنها وقالت كيف طابت أنفسكم أن تحثوا على رسول
الله صلى الله عليه وسلم التراب رواه البخاري وفي رواية أخرى لما
فرغوا من دفنه صلى الله عليه وسلم توجهت فاطمة رضي الله عنها
قالت يا أبا الحسن دفنتم رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم قالت
يا أبا الحسن كيف طابت قلوبكم أن تحثوا التراب على رسول الله صلى
الله عليه وسلم أليس كان نبي الرحمة قال نعم ولكن لا مرد لأمر الله

صوت الملائكة في ليلة الثلثاء في السحر وفي الموطا بلغه مالك انه صلعم توفي
آواز منگل کی رات کو صبح کے وقت سنی اور موطا میں روایت ہے کہ حضرت صلعم کو پیر کے

يوم الاثنين ودفن يوم الثلثاء والترمذي في ليلتها اي مكانها الذي
دن وفات ہوئی اور منگل کے دن مدفون ہوئے اور ترمذی نے اتنا زیادہ کیا یعنی رات کے وقت اس جگہ جہاں

توفي فيه وروي عن محمد بن اسحق انه قال توفي رسول الله صلعم يوم
وفات پائی تھی اور محمد بن اسحق سے روایت ہے کہ وہ کہتا تھا رسول اللہ صلعم پیر کے دن

الاثنين فمكث ذلك اليوم وليلة الثلثاء ودفن في الليل اي ليلة
وفات پائی سو آپ اس روز اور منگل کی شب تک ٹھہرے رہے اور رات کو مدفون ہوئے یعنی بدھ کی

الاربعاء وقيل دفن يوم الثلثاء حين زاغت الشمس وفي كفاية الشعبي
رات کو اور کہا گیا ہے منگل کے دن جب آفتاب ڈھل گیا مدفون ہوئے اور شعبی کے کفایہ میں ہے کہ

صلوا عليه صلى الله عليه وسلم يوم الاربعاء ثم دفن فان قلت لم اخروا دفنه
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بدھ کے دن نماز پڑھی پھر مدفون ہوئے پھر اگر تو یہ کہے کہ حضرت صلی اللہ

صلى الله عليه وسلم وقد قال لاهل بيت اخروا دفن ميتهم عجلوا دفن
علیہ وسلم کے دفن میں کیوں دیر لگائی حالانکہ حضرت نے ایک اہل بیت کو جنہوں نے اپنی میت کے دفن میں دیر لگائی تھی [illegible]

ميتكم ولا تؤخروه فالجواب لما ذكر من عدم اتفاقهم على موته او لاختلافهم
[illegible] تو جواب یہ ہے کہ اس سبب سے جو مذکور ہوا کہ حضرت کی موت پر اتفاق نہیں تھا یا اس سبب کہ ان کو

في موضع الدفن او لانهم اشتغلوا في خلاف الذي وقع بين المهاجرين
دفن میں اختلاف تھا یا اس لئے کہ وہ اس خلافت میں مصروف ہو گئے جو مہاجرین اور انصار

والانصار حتى استقر امر الخلافة التي هي اهم مهمات الدين فبايعوا ابا بكر
کے پڑ گیا یہاں تک کہ خلافت کا امر جو دین کی ضروریات میں بڑا ضروری تھا قرار پا گیا سو انہوں نے ابوبکر سے بیعت کرلی

ثم بايعوه بيعة اخرى في ملاء منهم ثم رجعوا بعد ذلك الى النبي صلى
پھر انہوں نے ابوبکر سے اپنے مجمع میں دوبارہ بیعت کی پھر اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ

الله عليه وسلم فنظروا في دفنه فغسلوه وكفنوه ودفنوه والله اعلم
وسلم کی طرف متوجہ ہوئے اور دفن میں مصروف ہوئے حضرت کو نہلایا اور کفنا کر دفن کر دیا واللہ اعلم

وفي رواية الدارمي عن انس قال ما رأيت يوما كان احسن ولا اضوأ
اور دارمی کی روایت میں انس سے ہے کہتا ہے کہ میں نے ان سے کوئی روز احسن اور روشن نہیں دیکھا

صلى الله عليه وسلم التراب انفرد باخراجه البخاري وزاد الطبراني يا ابتاه

صلے اللہ علیہ وسلم پر مٹی ڈالو اسکو صرف بخاری نے نقل کیا ہے اور طبرانی نے اتنا بڑھایا ہے اے باپ

من ربه ما ادناه وقد عاشت فاطمة رض بعده صلى الله عليه وسلم ستة اشهر

اپنے رب سے کیسا پاس ہو گیا اور فاطمہ رض نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد چھ مہینے جیتی رہیں

فما ضحكت تلك المدة ويحق لها مثل ذلك وروى عن انس رض قال مررت

سو اس مدت میں کبھی نہیں ہنسیں اور ان کو یہی سزاوار تھا اور انس رض سے روایت ہے کہتا تھا کہ میں

على باب عائشة رضي الله عنها وكانت تندب النبي صلى الله عليه وسلم

عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازہ پر گیا وہ اس وقت نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر رو رہی تھیں

شعر يا من لا يشبع من خبز الشعير يا من اختار الحصير على السرير

شعر اے وہ نبی کہ جو کبھی جو کی روٹی سے پیٹ نہیں بھرتا تھا اے وہ نبی کہ بوریہ کو تخت پر پسند کیا

يا من لم ينم الليل كله من خوف عذاب السعير وعن عائشة رضي الله

اے وہ نبی جو تمام رات کبھی نہیں سوتا تھا دوزخ کے آگ کے عذاب کے ڈر سے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے

عنها ان ابا بكر رض دخل على النبي صلى الله عليه وسلم بعد وفاته فوضع فاه

روایت ہے کہ ابو بکر رض نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس وفات کے بعد آئے پس اپنا منہ آنحضرت کے

بين عينيه ووضع يديه على صدغيه فقال وا نبياه وا خليلاه وا

دونوں آنکھوں کے بیچ میں رکھ دیا اور دونوں ہاتھ کنپٹیوں پر رکھ دیے پھر کہا ہائے نبی ہائے خلیل ہائے

صفياه وفي رواية قالت لما توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء

صفی اور ایک روایت میں ہے کہ عائشہ کہتی تھیں جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو ابو بکر رض

ابو بكر رض فدخل عليه ورفع الحجاب وكشف الثوب من وجهه فاسترجع

آئے اور نبی صلعم کے پاس گئے اور پردہ اٹھایا اور حضرت کے چہرہ پر سے کپڑا اٹھایا انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھی

فقال مات والله رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم تحول من قبل رأسه

پھر کہا اللہ کی قسم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی پھر حضرت کے سرہانے کی طرف گئے

فقال وا نبياه ثم حدر فمه وقبل جبهته ثم رفع راسه فقال وا خليلاه

پس کہا ہائے نبی پھر اپنا منہ جھکایا اور پیشانی چوم لی پھر اپنا سر اٹھایا اور کہا ہائے خلیل

ثم حدر فمه وقبل جبهته فقال وا صفياه ثم حدر فمه وقبل جبهته

پھر اپنا منہ جھکایا اور پیشانی چوم لی اور کہا ہائے صفی پھر اپنا منہ جھکایا اور پیشانی چوم لی

تعالى فقعدت تندب على رسول الله صلى الله عليه وسلم وتقول يا ابتاه
نہیں رہتے پھر بیٹھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر رونا شروع کیا اور یہ کہتی تھیں کہ اے باپ

وا رسول الله صلى الله عليه وسلم وا نبي الرحمة الآن لا يأتي الوحي الآن
ہائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہائے رحمت کے نبی اب وحی نہیں آئیگی اب

ينقطع عنا جبرئيل عليه السلام اللهم الحق روحي بروحه واشفعني
جبرئیل علیہ السلام ہم سے جدا ہو جائیگا الٰہی میری روح کو حضرت کی روح سے ملا دے اور آنکو دیکھنے

بالنظر الى وجهه ولا تحرمني اجره وشفاعته يوم القيامة وفي رواية
دیکھنے سے مجھکو خوش کر دے اور مجھکو آنکے اجر سے اور قیامت کے دن شفاعت سے محروم نہ کر اور ایک روایت میں

اخذت تربة من تراب رسول الله صلى الله عليه وسلم وشمتها ثم انشأت
کہ فاطمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی مٹی لی اور سونگھی پھر یہ شعر پڑھا

شعر ماذا على من شم تربة احمد ان لا يشم مدى الزمان غواليا
شعر کیا حرج ہے اس شخص کا جو احمد کی قبر کی مٹی سونگھے کہ پھر ابد الدہر تک کوئی خوشبو نہ سونگھے

صبت على مصائب لو انها صبت على الايام صرن لياليا وفي
مجھ پر وہ مصیبتیں آ پڑی ہیں کہ اگر وہ دنوں پر آ پڑتیں تو دن سیاہ راتیں ہو جاتیں اور اکتفا

الاكتفاء مما ينسب الى علي وفاطمة رضي الله عنهما ماذا على من شم
میں یوں ہے جو شعر کہ علی یا فاطمہ رضی اللہ عنہما کیطرف منسوب ہیں یہی دونوں شعر ہیں ماذا علی

البيتين وعن انس قال لما ثقل النبي صلى الله عليه وسلم جعل
من شم الخ اور انس سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرض دشوار ہو گیا تھا

يتغشاه الكرب فقالت فاطمة رضي الله عنها واكرب اباه فقال رسول
کرب عارض ہوتی تھی پس فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ہائے باپ کی تکلیف رسول اللہ

الله صلى الله عليه وسلم ليس على ابيك كرب بعد اليوم فلما مات قالت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے باپ پر آج سے آئندہ کو تکلیف نہیں ہے جب آپ نے وفات پائی تو فاطمہ نے کہا

يا ابتاه اجاب ربا دعاه يا ابتاه جنة الفردوس مأواه يا ابتاه الى جبرئيل
اے باپ رب کی اجابت کی کہ جسنے بلا لیا اے باپ جسکا ٹھکانا جنت الفردوس ہے اے باپ آپکی جبرئیل سے خبر وفات

ننعاه فلما دفن قالت يا انس اطابت انفسكم ان تحثوا على رسول الله
کہتی جب مدفون ہوے تو فاطمہ نے کہا اے انس تمہارا دل راضی ہو گیا کہ رسول اللہ

رسول وقال ابو الجوزاء وكان الرجل من اهل المدينة اذا اصابته
اطاعت کرتے ۔ اور ابو الجوزاء کہتا ہے کہ مدینہ والوں میں ایک شخص تھا جب اس پر کوئی مصیبت

مصيبة جاء اخوه يصافحه ويقول يا عبد الله اتق الله فان في رسول
آتی تو اس کا بھائی آکر اس سے مصافحہ کرتا اور کہتا اے عبد اللہ خدا سے ڈر کیونکہ رسول

الله اسوة حسنة قال قائلهم شعر اصبر لكل مصيبة وتجلد
اللہ میں اچھی پیروی ہے ۔ انہیں کا کوئی شاعر کہتا ہے شعر ہر مصیبت پر صبر کر اور ہمت سے رہ

واعلم بان المرء غير مخلد ۔ واصبر كما صبر الكرام فانها نوب تنوب
اور سمجھ لے کہ آدمی ہمیشہ رہنے والا نہیں ہے اور صبر کر جیسا بزرگوں نے صبر کیا کیونکہ مصیبت ایک آتی ہے

اليوم تكشف في غد ۔ واذا اتتك مصيبة تشجى بها ۔ فاذكر مصابك
آج ہوتی ہے کل جاتی رہتی ہے ۔ اور جب تجھ پر مصیبت آئے جس میں مبتلا ہو تو اپنی مصیبت کو نبی

بالنبي محمد ۔ وقال الآخر شعر تذكرت لما فرق الدهر بيننا فعزيت
محمد سے یاد کر ۔ اور دوسرا شاعر کہتا ہے شعر میں نے یاد کیا جب زمانے نے ہم میں تفرقہ ڈالا

نفسي بالنبي محمد ۔ وقلت لها ان المنايا سبيلنا ۔ فمن لم يمت في يومه
اپنی تعزیت نبی محمد صلعم سے کی ۔ اور اپنے نفس سے کہا کہ موت تو ہمارا رستہ ہے ۔ پس جو شخص آج نہیں مرا

مات في غد ۔ وروي ان بلالا كان يؤذن بعد وفاته صلى الله
وہ کل مر جائیگا ۔ اور روایت ہے کہ بلال جب بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

عليه وسلم فاذا قال اشهد ان محمدا رسول الله صلى الله عليه وسلم ارتج
اذان دیتا تھا جب یہ کہتا اشہد ان محمدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو گونج جاتی

المسجد بالبكاء والنحيب فلما دفن ترك بلال الاذان شعر
مسجد رونے اور نالے کی آواز سے ۔ جب دفن ہوئے تو بلال نے اذان ترک کر دی ۔ شعر

لو ذاق طعم الفراق رضوى لكان من وجده يميد قد حملوني
اگر فراق کا ذائقہ رضوی پہاڑ چکھتا تو اپنے اندوہ میں ہل جاتا ۔ مجھ پر شوق کا

عذاب شوق يعجز عن حمله الحديد ورثته صلى الله عليه وسلم
ایسا عذاب ڈالا ہے کہ لوہا اس کی برداشت سے عاجز ہوتا ہے ۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

عمته صفية بمراثي كثيرة فيها قولها شعر الا يا رسول الله كنت
پھوپھی صفیہ نے بہت مرثیے کہے ہیں انہیں کے یہ شعر ہیں شعر اے رسول اللہ تو

ثم سجاه بالثوب ثم خرج وذكر ابو العباس القصاب في شرح البردة
پھر کپڑے سے ڈھانک دیا پھر نکل گئے اور ابو العباس قصاب بردہ البوصیری کی شرح میں بیان
البوصيري انه لما تحقق عمر بن الخطاب موته صلى الله عليه وسلم بقول
ذکر کرتا ہے کہ جب عمر بن الخطاب کو ابو بکر صدیق کے کہنے سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
ابي بكر الصديق ورجع الى قوله قال وهو يبكي بابي انت وامي يا رسول
کی موت کا یقین ہو گیا اور قول ثانی کی طرف رجوع کیا تو روتے ہوئے یہ کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
الله صلى الله عليه وسلم لقد كان لك جذع تخطب الناس عليه فلما
میرے ماں باپ تم پر قربان بیشک ایک ستون تھا جس سے لگ کر آپ خطبہ سناتے تھے پھر جب لوگ
كثروا اتخذت منبرا لتسمعهم فحن الجذع لفراقك حتى جعلت يدك عليه
بہت ہو گئے تو آپ نے منبر بنوایا تاکہ ان کو خطبہ سناؤں تو وہ ستون آپ کی جدائی سے رونے لگا یہاں تک کہ آپ نے اس ستون پر اپنا ہاتھ رکھا
فسكن فامتك اولى بالحنين عليك حين فارقتهم بابي انت وامي
تسلی ہوئی تو آپ کی امت تو آپ پر رونے کی سزاوار تر ہے جب آپ اس سے جدا ہوئے میرے ماں باپ تم پر قربان
يا رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد بلغ من فضيلتك عند الله ان جعل
یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ کی فضیلت اللہ کے ہاں معلوم ہو چکی ہے
طاعتك طاعته فقال من يطع الرسول فقد اطاع الله بابي انت وامي
کہ اس نے تمہاری اطاعت کو اپنی اطاعت ٹھہرایا چنانچہ کہا کہ جس نے رسول کی فرمانبرداری کی اس نے بیشک اللہ کی فرمانبرداری کی میرے
يا رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد بلغ من فضيلتك عنده ان بعثك
یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیشک آپ کی فضیلت اللہ کے ہاں معلوم ہو چکی کہ آپ کو سب نبیوں
آخر الانبياء وذكرك في اولهم فقال الله تعالى واذ اخذنا من النبيين
سے پیچھے بھیجا اور آپ کا ذکر سب سے اول کیا سو اللہ تعالیٰ نے کہا بیشک لیا ہم نے نبیوں سے ان کا
ميثاقهم ومنك ومن نوح بابي انت وامي يا رسول الله صلى الله عليه
اقرار لیا اور تجھ سے اور نوح سے میرے ماں باپ تم پر قربان یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم لقد بلغ من فضيلتك عنده ان اهل النار يودون ان يكونوا
وسلم بیشک آپ کی فضیلت اللہ کے ہاں معلوم ہو چکی کہ دوزخی لوگ یہ آرزو کریں گے کہ کاش کہ وہ
اطاعوك وهم بين اطباقها يعذبون يقولون يا ليتنا اطعنا الله واطعنا
آپ کی اطاعت کرتے حالانکہ وہ طبقات نار میں عذاب میں مبتلا ہوں گے کہیں گے کاش کہ ہم اللہ کی اطاعت کرتے اور رسول کی

لشق علينا بما يوحى اليه وما يقول وهدينا فلا نخشى ضلالا علينا

[illegible]

والرسول لنا دليل افاطم ان جزعت فذاك عذر وان لم تجزعي

[illegible]

فذاك السبيل فقبر ابيك سيد كل قبر وفيه سيد الناس الرسول

[illegible]

ورثاه الصديق رض بقوله شعر لما رأيت نبينا متجدلا ضاقت على

[illegible]

بعرضهن الدور فارتاع قلبي عند ذاك لهلكه والعظم مني ما حييت

[illegible]

كسير اعتيق ويحك ان حبك قد ثوى فالصبر عنك لما بقيت

[illegible]

يسير ياليتني من قبل مهلك صاحبي غيبت في جدث علي صخور

[illegible]

فلتحدثن بدائع من بعده تعيا بهن جوانح وصدور ورثاه الصديقة

[illegible]

ايضا فقدنا الوحي اذ وليت عنا فودعنا من الله الكلام سوى

[illegible]

ما قد تركت لنا رهينا تضمنه القراطيس الكرام وقال حسان شعر كنت

[illegible]

السواد لناظري فعمي عليك الناظر من شاء بعدك فليمت فعليك

[illegible]

كنت احاذر ذكر ميراثه وتركته وحكمه فيما صلى

[illegible]

الله عليه وسلم ما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم عند

[illegible]

رجاءنا وکنت بنا برا ولم تک جافیا وکنت رحیما هادیا ومعلما لیبک
ہماری امید تھی اور تم ہم پر مہربان تھے جفا نہیں کرنے والے تھے اور تم رحیم ہدایت کرنے والے اور سکھانے والے تھے
علیک الیوم من کان باکیا + لعمرک ما ابکی النبی لفقده + ولکن لما اخشی
رو لے جو رونے والا ہے + قسم ہے تیری عمر کی میں نبی کو گم ہونے کی وجہ سے نہیں روتی + پر اس وجہ سے کہ آنے والے
من الهرج آتیا + کان علی قلبی لذکر محمد + وما خفت من بعد النبی المکاویا
جدائی سے ڈرتی ہوں + گویا میرے دل پر داغ ہیں محمد کی یادگاری کے + اور ان حوادث سے جو نبی صلعم کی بعد ان کا خوف ہے
افاطم صلی الله رب محمد + علی جدث امسی بیثرب ثاویا + فدی لرسول
اے فاطمہ رحمت بھیجے اللہ محمد کا رب + اس قبر پر کہ جس نے یثرب میں جگہ لی + رسول اللہ پر میری ماں
الله امی وخالتی + وعمی وخالی ثم نفسی ومالیا + فلو ان رب الناس
اور خالہ قربان ہے + اور میرا چچا اور ماموں پھر میری جان اور میرا مال + پس اگر پروردگار خلق کا
ابقی محمدا + سعدنا ولکن امره کان ماضیا + علیک من الله السلام تحیة
محمد کو جیتا رکھتا + ہم بہت خوش ہوتے پر اس کا حکم تو ہونے والا ہے + تم پر اللہ کا سلام ہے بطور تحیہ کے +
وادخلت جنات من العدن راضیا + ورثاه ابو سفیان بن الحارث
اور تم داخل کیے گئے بہشتوں میں عدن کی رضامندی سے + اور ابو سفیان بن الحارث بن
ابن عبد المطلب ابن عمه صلی الله علیه وسلم شعر ارقت فبت لیلی لا
عبد المطلب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچیرے بھائی نے مرثیہ کہا ہے شعر میری نیند جاتی رہی پس رات ایسی ہو گئی
یزول + ولیل اخی المصیبة فیه طول + واسعدنی البکاء وذاک فیما
نہیں جاتی + اور مصیبت زدہ کی رات دراز ہو گئی ہے + اور رونے نے میری امداد کی اور یہ
اصیب المسلمون به قلیل + لقد عظمت مصیبتنا وجلت + عشیة قیل
اس مصیبت میں جو مسلمانوں پر پڑی کمتر ہے + بیشک ہماری مصیبت بڑی ہو اور بڑا ہو رہی ہے + اس شب کو کہ کہنے لگی
قد قبض الرسول + واضحت ارضنا مما عراها + تکاد بنا جوانبها تمیل
رسول اللہ کی وفات ہو گئی + اور ہماری زمین کو مصیبت کے سبب جو اس کو ہوا ایسی ہو گئی کہ قریب ہے کہ اس کی اطراف ہم پر جھک آویں
فقدنا الوحی والتنزیل فینا + یروح به ویغدو جبرئیل + وذاک احق
ہم نے وحی کو اور تنزیل کو جو ہم میں + جبرئیل علیہ السلام شام و صبح کو لاتا تھا گم کر دیا + اور یہی سزاوار تر
ما سالت علیه + نفوس الناس او کادت تسیل + نبی کان یجلو
کہ جس امر کا ہے جس پر + لوگوں کے دل بہ جاویں یا بہنے کو ہو جاویں + نبی تھے کہ جو ... کو

عایشة رضی الله تعالی عنها سالت ابا بکر بعد وفات رسول الله صلی
رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ بیٹی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد
الله علیه وسلم میراثه من ترکة رسول الله صلی الله علیه وسلم من خیبر
ابو بکر رض سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ترکہ خیبر و فدک اور مدینہ کے
وفدك وصدقته بالمدینة فقال ابو بکر ان رسول الله صلی الله علیه
صدقات میں سے اپنی میراث مانگی سو ابو بکر رض نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم قال لا نورث ما ترکناه صدقة فابی ابو بکر ان یدفع الی فاطمة
وسلم نے فرمایا ہے ہماری میراث نہیں ہے جو ہم نے چھوڑا صدقہ ہے سو ابو بکر رض نے انکار کیا کہ فاطمہ رضی اللہ
رضی الله عنها شیئا فوجدت فاطمة رضی الله تعالی عنها علی ابی بکر فی
عنہا کو کچھ میراث دیوے پس فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا اس بات سے ابو بکر رض پر خفا ہوئیں
ذلك فهجرته فلم تکلمه حتی توفیت فلما توفیت دفنها زوجها علی بن
اور انسے ملنا چھوڑ دیا سو خفا ہی رہیں جب تک کہ وفات پائی جب فاطمہ نے وفات پائی تو انکے شوہر علی بن ابی طالب نے
ابی طالب لیلا ولم یؤذن بها ابا بکر وصلی علیها علی وکان لعلی
رات کے وقت انکو دفن کیا اور ابو بکر رض کو انکی خبر نہ کی اور علی نے انپر نماز پڑھی اور فاطمہ رض کی زندگی
من الناس وجهة حیوة فاطمة فلما توفیت استنکر علی وجوه
میں علی کو لوگوں میں وجاہت حاصل تھی جب فاطمہ کو وفات ہوئی تو علی نے لوگوں کے منہ
الناس فالتمس مصالحة ابی بکر ومبایعته ولم یکن بایع تلك الاشهر
پھرے پائے سو ابو بکر سے مصالحت اور انکے بیعت کر لی اور علی نے ان چھ مہینوں تک بیعت نہیں کی تھی
فبایعه بعدها کذا فی الصحیحین وروی البیهقی عن الشعبی ان ابا بکر
سو بعد اسکے بیعت کر لی یہ بخاری اور مسلم میں ہے اور بیہقی شعبی سے روایت کرتا ہے کہ ابو بکر رض
عاد فاطمة رضی الله عنها فی مرضها فقال علی هذا ابو بکر یستاذن
فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بیماری کے دنوں میں عیادت کو گئے پس علی نے فاطمہ سے کہا یہ ابو بکر تیرے پاس آنے کی
علیك قالت اتحب ان آذن له قال نعم فاذنت له فدخل علیها
اجازت مانگتے ہیں فاطمہ نے کہا تجھکو محبوب ہے کہ انکو آنے دوں علی نے کہا ہاں سو فاطمہ نے انکو اجازت دی تب ابو بکر آئے
فترضاها حتی رضیت کذا فی الوفاء وفی ریاض النضرة للمحب
پھر انکو منایا یہاں تک کہ مان گئیں یہ وفا میں ہے اور محب طبری کے ریاض النضرہ

موته درهما ولا دينارا ولا عبدا ولا شيئا الا بغلته البيضاء وسلاحه
نہ درہم اور نہ دینار اور نہ غلام اور نہ اور کچھ سوا خچر سفید کے اور اپنے ہتھیار

وارضا جعلها صدقة وفي خلاصة السير ترك رسول الله صلى الله
اور کچھ زمین جو صدقہ کر رکھی تھی اور خلاصۃ السیر میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ

عليه وسلم يوم مات ثوبي حبرة وازارا عمانيا وثوبين صحاريين وقميصا
وسلم نے چھوڑا روز وفات پائی تو دو چادر یمانی اور ایک تہبند عمانی اور دو کپڑے صحاری اور ایک قمیص

صحاريا وقميصا سحوليا وجبة يمنية وخميصا وكساء ابيض
صحاری اور ایک قمیص سحولی اور ایک جبہ یمنی اور ایک کمل حاشیہ دار اور لباس سفید

وقلانس صغارا لاطية ثلاثا او اربعا وازارا طوله خمسة اشبار وملحفة
اور ٹوپیاں چار چھوٹی چھوٹی ٹوپیاں سر سے لگی ہوئیں اور تہبند طول میں پانچ بالشت کا اور چادر

مورسة وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم نحن معاشر الانبياء
میں رنگی ہوئی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم انبیاء کے گروہ

لا نورث ما تركناه صدقة وقال صلى الله عليه وسلم لا يقتسم ورثتي
وراثت نہیں کسی جاتی ہم جو ترکہ چھوڑتے ہیں سب صدقہ ہوتا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے وارث

دينارا ما تركت بعد نفقة نسائي ومؤنة عيالي فهو صدقة عن ابي
دینار نہیں بانٹینگے میں جو قدر بعد نفقہ اپنی ازواج اور خرچ عیال کے چھوڑا ہو سو وہ صدقہ ہے ابو ہریرہ سے

هريرة رض قال جاءت فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم
روایت ہے کہا ہے فاطمہ رض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ابو بکر رض

الى ابي بكر رض فقالت من يرثك قال ولدي واهلي فقالت ما لي
کے پاس آئیں پوچھا تیرا وارث کون ہے جواب دیا میری اولاد اور اہل تب فاطمہ رض نے کہا کیا ہوا کہ

لا ارث ابي فقال ابو بكر سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
اپنے باپ کی وارث میں ہوتی تب ابو بکر رض نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے

لا نورث ولكني اعول من كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعوله
ہمارے وارث نہیں ہوتے پر میں اسکا بردار ہوں جسکے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بردار ہوتے تھے

وانفق على من كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينفق عليه وعن
اور میں خرچ دونگا جسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خرچ دیتے تھے عائشہ رض

في حق من كان له سعة وقد قال صلى الله عليه وسلم من وجد

سعة ولم يفد الي فقد جفاني وفي رواية ما من احد من امتي له سعة

ولم يزرني فليس له عذر عند الله وعنه صلى الله عليه وسلم من جاءني

زائرا لا همه الا زيارتي كان حقا علي ان اكون له شفيعا يوم القيامة

رواه الحافظ ابو علي بن السكن وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

من زار قبري وجبت له شفاعتي صححه ابن عبد الحق وعليه

وعنه صلى الله عليه وسلم من زارني بعد مماتي فكأنما زارني في حياتي

وفي هذا الباب احاديث كثيرة وفيما نقلناه كفاية فاذا نوى زيارة القبر

والتوجه الى المدينة الطيبة يكثر من الصلوة على النبي صلى الله عليه

وسلم في الطريق فانه لا عبادة افضل منها بعد الفرائض لسالك هذا

الطريق فاذا وقع بصره على اشجار المدينة وحرمها فليزد في الصلوة والسلام

على النبي صلى الله عليه وسلم وليسأل الله تعالى ان ينفعه بزيارته وليسأله

في الدنيا والآخرة وليقل اللهم ان هذا حرم رسولك فاجعله لي

الطبري دخل ابوبكر على فاطمة فاعتذر اليها وكلمها فرضيت عنه وعن

الاوزاعي قال بلغني ان فاطمة غضبت على ابي بكر فخرج ابوبكر على

فاطمة حتى قام على بابها في يوم حار ثم قال لا ابرح مكاني حتى ترضى

علي بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم فدخل عليها علي فاقسم عليها

لترضى فرضيت عليه اخرجه ابن السمان في الموافقة وقد اختصم علي

والعباس في ميراث النبي صلى الله عليه وسلم على عهد عمر فقال عمر لطلحة والزبير

وعبد الرحمن بن عوف وسعد انشدكم الله اسمعتم رسول الله صلى

الله عليه وسلم يقول كل مال نبي صدقة الا ما اطعمه انا لا نورث قالوا اللهم نعم

ثم ذكر زيارة قبره الشريف على ساكنه التحية

والسلام زيارة قبر النبي صلى الله عليه وسلم القرشي الهاشمي المكي

المدني ابي القاسم محمد بن عبد الله بن عبد المطلب بن هاشم خاتم

الانبياء والمرسلين صلوة الله وسلامه عليه وعليهم اجمعين مندوبة

مستحبة من اوكد المستحبات وافضل القربات قريبة من الواجب

جدار الحظيرة ولا يقبلها فان ذلك وامثاله من صنع الجاهلين وليس

حظیرہ کی دیوار پر نہ رکھے اور نہ اسکو چومے کیونکہ یہ اور ایسے مانند جاہلوں کے کردار ہیں اور

من سيرة السلف الصالحين بل يدنو على قدر ثلثة اذرع او اربعة

سلف صالحین کے یہ حرکات نہیں ہیں بلکہ دیوار سے قریب تین یا چار گز کے فاصلے سے کھڑا ہو

ثم يصلي على النبي صلى الله عليه وسلم وعلى الصديق والفاروق رضي الله عنهما

پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور صدیق رضہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر درود بھیجے

وليقل بحضور قلب وغض صوت وسكون جوارح السلام عليك

اور دل کی توجہ اور آواز کی پستی اور اعضا کے قرار کے ساتھ یہ کہے تجھ پر سلام ہو

يا سيد المرسلين السلام عليك يا خاتم النبيين السلام عليك يا قائد

اے مرسلین کے پیشوا تجھ پر سلام اے نبیوں کے ختم کرنے والے تجھ پر سلام اے غر محجلین

الغر المحجلين السلام عليك يا من ارسله الله رحمة للعالمين السلام

کے چلانے والے تجھ پر سلام اے وہ نبی جسکو اللہ تعالیٰ نے رحمت عالم کی بنا کر بھیجا تجھ پر سلام

عليك وعلى اهل بيتك وازواجك واصحابك اجمعين السلام عليك

تجھ پر اور تمہارے اہل بیت پر اور تمہاری ازواج مطہرات پر اور تمہارے سب یاروں پر تجھ پر سلام

ايها النبي ورحمة الله وبركاته اشهد ان لا اله الا الله واشهد انك

اے نبی صلعم اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہیں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں کہ تم

عبده ورسوله وامينه وخيرته من خلقه واشهد انك بلغت الرسالة

اسکے بندہ اور رسول اور امین اور تمام خلق میں برگزیدہ ہو اور گواہی دیتا ہوں کہ تم نے رسالت کی تبلیغ

وأديت الامانة ونصحت الامة وجاهدت في سبيل الله حق جهاده

اور امانت کو ادا کیا اور امت کی خیرخواہی کی اور اللہ کی راہ میں جیسا کہ حق ادا کیا

وعبدت ربك حتى اتاك اليقين فجزاك الله عنا يا رسول الله افضل

اور اپنے رب کی عبادت کی یہاں تک کہ وفات ہوئی سو جزا دے تمکو اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے یا رسول اللہ بہتر اس سے جو کہ

ما جزى نبيا عن امته اللهم صل على سيدنا محمد وعلى آل سيدنا

کسی نبی کو امت کی طرف سے جزا دی ہو الٰہی درود بھیج ہمارے پیشوا محمد پر اور ہمارے پیشوا محمد کی

محمد كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم في العالمين وبارك

آل پر جیسے کہ تو نے درود بھیجا ابراہیم پر اور ابراہیم کی آل پر عالم کے لوگوں میں اور برکت کر

وقاية من النار وأماناً من العذاب وسوء الحساب فيستحب أن
آگ سے بچاؤ اور عذاب اور برے حساب سے امن ہاوے اور مستحب ہے کہ
يغتسل لدخول المدينة المطهرة ويلبس أحسن ثيابه وأنظفها ويتطيب
مدینہ مطہرہ میں داخل ہونے کے واسطے نہاوے اور اچھے ستھرے اور پاکیزہ کپڑے پہنے اور خوشبو لگاوے
ويتصدق بما تيسر ثم يدخلها قائلاً بسم الله وعلى ملة رسول الله
اور جس قدر میسر ہو خیرات کرے پھر مدینہ میں یہ کہتا ہوا داخل ہو خدا کے نام پر اور رسول اللہ صلے اللہ
صلى الله عليه وسلم رب أدخلني مدخل صدق وأخرجني مخرج صدق
علیہ وسلم کی ملت پر اے رب پہنچا مجھکو سچا پہنچانا اور نکال مجھکو سچا نکالنا
واجعل لي من لدنك سلطاناً نصيراً فإذا وصل باب المسجد فليقدم
اور بنادے مجھکو اپنے پاس سے ایک حکومت کی مدد پس جب مسجد کے دروازہ پر پہنچے تو اندر جاتے وقت
رجله اليمنى في دخوله قائلاً اللهم اغفر لي ذنوبي وافتح لي أبواب رحمتك
پہلے داہنا پاؤں آگے کرے یہہ کہتا ہوا الٰہی میرے تمام گناہ بخشدے اور میرے لئے اپنی رحمت اور فضل کے
وفضلك وليقصد الروضة الشريفة المقدسة وهي ما بين منبره
دروازے کھولدے اور روضہ شریف مقدس کا قصد کرے اور روضہ مسجد میں سے جو جنت کے
وقبره من المسجد التي هي روضة من رياض الجنة فيصلي تحية المسجد
چمن میں سے ایک چمن ہے بین منبر اور قبر کے ہے پس رسول اللہ
في مصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم إن تيسر وإلا ففي غيره من الروضة
صلے اللہ علیہ وسلم کی نمازگاہ میں اگر ہوسکے تو تحیۃ المسجد کی نفلیں پڑھے ورنہ روضہ میں
أو من المسجد ثم يسجد سجدة شكر الله على الوصول إلى تلك البقعة
یا مسجد میں سے اور جگہ پڑھ لے پھر اللہ کے شکر کا سجدہ کرے کہ اس جاے شریف میں
الشريفة وفي السجدة خارج الصلاة والتلاوة كلام بين العلماء ويسأل
جا پہنچا اور علماء میں اس سجدہ بیرون نماز میں یا سجدۂ تلاوت میں بحث واقع ہے اور دعا مانگے کہ
إتمام النعمة عليه بقبول زيارته ثم يأتي القبر الشريف ويقف عند رأسه
اس پر زیارت کی قبولیت سے نعمت پوری ہوجاوے پھر قبر شریف کے پاس آوے اور اسکے سرہانے کیطرف
مستقبلاً ويكون وقوفه مستدبراً القبلة ولا يضع يده على
منہ کرکے اور قبلہ کی طرف پشت کرکے کھڑا ہو اور اپنا ہاتھ

آداب الخروج الی المدینة وسلوک طریقها وآداب دخولها وزیارته

مدینہ جانے کے اور اس رستہ کے چلنے کے اور آداب مدینہ کے اندر جانے کے اور آپ کی

صلی الله علیه وسلم وآدابه لاقامة بهذه البلدة الطیبة بالتفصیل

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے اور آداب اس طیب شہر میں ٹھہرنے کی تفصیل وار

والتکمیل فی تاریخ المدینة المسمی بجذب القلوب الی دیار المحبوب

پوری پوری تاریخ مدینہ میں جسکا نام جذب القلوب الی دیار المحبوب ہے

فلیطلب ثمه ولنختم الرسالة بذکر رؤیته صلی الله

ڈھونڈھیے وہیں پس ختم کرتے ہیں

علیه وسلم فی المنام وما فیها من الکلام والله الموفق للاتمام

تبیین ازمة المرام ذکر فی المواهب اللدنیة ان من خصائص النبی صلی

الله علیه وسلم ان من رآه فی المنام فقد رآه حقا فان الشیطان

علیہ وسلم کے خصوصیات میں سے ہے کہ جس نے انکو خواب میں دیکھا تو بیشک سچ دیکھا کیونکہ شیطان

لا یتمثل به وفی روایة قتادة عند مسلم من رآنی فی المنام فقد رأی

انکی صورت میں نہیں بن سکتا اور قتادہ کی روایت میں مسلم کے پاس یوں ہے جس نے مجھکو خواب میں دیکھا تو دیکھا سچ

الحق وله ایضا من حدیث جابر من رآنی فی المنام فقد رآنی

دیکھا اور جابر کی حدیث سے بھی مسلم کی روایت ہے جس نے مجھکو خواب میں دیکھا بیشک مجھکو دیکھا

انه لا ینبغی للشیطان ان یتشبه بی وفی حدیث ابی سعید عند

اسلئے کہ شیطان کو سزاوار نہیں کہ میرے مشابہ بن جاوے اور ابو سعید کی حدیث میں بخاری کی

البخاری فان الشیطان لا یتکوننی ای لا یتکون کونی فحذف

روایت میں ہے کیونکہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا یعنی ویسا وجود نہیں بنا سکتا اسلئے

المضاف او وصل المضاف الیه بالفعل وفی حدیث ابی قتادة عند

حذف کر دیا مضاف الیہ کو فعل سے متعلق کر دیا اور ابو قتادہ کی حدیث میں جیسا بخاری کی

البخاری لا یترائی بی ومعناه لا یستطیع ان یتمثل بی یعنی

روایت ہے نہیں دکھائی دیسکتا اور اسکے معنی یہ ہیں کہ وہ طاقت نہیں رکھتا کہ میری شکل بن سکے یعنی

ملاحظہ ... [illegible]

علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد کما بارکت علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم
ہمارے پیشوا محمد پر اور پیشوا محمد کی آل پر جیسے برکت کی تو نے ابراہیم پر اور ابراہیم کی آل پر

انک حمید مجید اللهم انک قلت وقولک الحق ولو انهم اذ ظلموا
بیشک تو حمد والا بزرگی والا ہے الٰہی تو نے فرمایا ہے اور تیرا کہا برحق ہے اور اگر ان لوگوں نے جس وقت اپنا

انفسهم جاءوک فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول لوجدوا الله
برا کیا تھا آتے تیرے پاس پھر اللہ سے بخشواتے اور رسول انکو بخشواتا تو اللہ کو پاتے

توابا رحیما اللهم قد سمعنا قولک واطعنا امرک وقصدنا نبیک
معاف کرنے والا مہربان الٰہی بیشک تیرا فرمایا ہوا سنا اور ہم نے تیرا حکم مانا اور تیرے نبی کے ہاں حاضر ہوئے

مستشفعین به الیک من ذنوبنا اللهم فتب علینا واسعدنا بزیارته
کہ ہمارے گناہوں کی تیرے ہاں شفاعت کریں الٰہی اسو تو ہم پر رحمت سے رجوع اور رسول کی

وادخلنا فی شفاعته وقد جئناک یا رسول الله ظالمین انفسنا
زیارت سے ہمکو سعادتمند اور انکی شفاعت میں ہمکو داخل کر یا رسول اللہ بیشک ہم تمہارے پاس حاضر ہوئے ہیں اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہوئے

مستغفرین لذنوبنا وقد سماک الله بالرؤف الرحیم فاشفع لمن
اپنے گناہوں کی مغفرت مانگتے ہوئے اور بیشک اللہ نے تمہارا نام رؤف الرحیم رکھا ہے سو تم اس شخص کی

جاءک ظالما لنفسه معترفا بذنبه تائبا الی ربه وقد انشد هذه الابیات
جو تمہارے پاس اپنی جان پر ظلم اپنے گناہوں کا اقرار اپنے رب کی طرف رجوع کرتا ہوا آیا ہے شفاعت کرو اور کسی شاعر نے

بعضهم وذکرها فی رسائل المناسک شعر یا خیر من دفنت
کہے ہیں اور انکو مناسک کے رسالوں میں ذکر کیا ہے شعر اے بہترین ان لوگوں کی جنکی ہڈیاں زمین میں

بالقاع اعظمه فطاب من طیبهن القاع والاکم نفسی الفداء لقبر
دفن ہوئی ہیں تو پھر ان کی خوشبو سے زمین اور پشتہ طیب ہو گئی میری جان اس قبر پر قربان ہے

انت ساکنه فیه العفاف وفیه الجود والکرم انت الشفیع الذی
جس میں تم ساکن ہو کہ اس میں پارسائی ہے اور اسی میں سخاوت اور کرم ہے تم وہ شفاعت کرنے والے ہو جنکی

ترجی شفاعته عند الصراط اذا ما زلت القدم ویدعو لنفسه
شفاعت کی امید ہے صراط پر جس وقت قدم ڈگمگانے لگیں گے اور اپنے واسطے اور اپنے

ولوالدیه ولمن احب بما احب فان الدعاء فی حضرته مستجاب وقد ذکرنا
ماں باپ کے واسطے جو چاہے دعا مانگے کیونکہ دعا آپ کے سامنے مقبول ہوتی ہے اور ہم اوپر

من سمعه منه بعد الاختلاط والله اعلم قال القاضي ابو بكر بن العربي رؤية

جن لوگوں نے اختلاط کے بعد سنا ہے واللہ اعلم قاضی ابو بکر بن العربی کہتا ہے کہ حضرت

النبي صلى الله عليه وسلم بصفاته المعلومة ادراك على الحقيقة ورؤيته

صلے اللہ علیہ وسلم کا صفات معلومہ پر دیکھنا ادراک حقیقی ہے اور بغیر

على غير صفته ادراك للمثال فان الصواب ان الانبياء لا تغيرهم الارض

صفات معلومہ پر دیکھنا مثال کا ادراک ہے کیونکہ صحیح اور درست یہی ہے کہ انبیا علیہم السلام کو زمین نہیں بدلتی

فيكون ادراك الذات الكريمة حقيقة وادراك الصفات ادراك المثال

پس ذات شریف کا دیکھنا تو حقیقی ہے اور صفات کا دیکھنا مثال کا دیکھنا ہے

وقال القاضي عياض يحتمل ان يكون المراد بقوله فقد رآني او فقد

اور قاضی عیاض کہتا ہے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حضرت کے ارشاد فقد رآنی یا فقد

رای الحق ان من راه على صورته المعروفة في حياته كانت رؤياه حقا

رای الحق سے یہ مراد ہو کہ جسنے حضرت صلعم کو اس صورت معلوم پر دیکھا جو حضرت کی زندگی میں تھی تو اس کا دیکھنا برحق

ومن راه على غير صورته كانت رؤيا تاويل انتهى وتعقبه النووي

اور جسنے اور صورت پر دیکھا تو یہ دیکھنا تاویل کا ہے تمام ہوا اور اسکے بعد نووی نے

فقال هذا ضعيف والصحيح انه يراه حقيقة سواء كانت على صفته المعروفة

کہا ہے کہ یہ قول ضعیف ہے صحیح یہی ہے کہ حضرت کا دیکھنا حقیقی ہی ہے برابر ہے کہ صفت معلومہ پر ہو

او غيرها انتهى وتعقبه شيخ الاسلام ابن حجر العسقلاني فقال لم

یا اور صفت پر ہو انتہی اسکے پیچھے شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی کہتا ہے کہ قاضی

يظهر لي من كلام القاضي ما ينافي ذلك بل ظاهر قوله انه يراه حقيقة

کے کلام سے مجھ کو وہ بات معلوم نہیں ہوئی کہ اسکی منافی ہو بلکہ اسکے قول سے یہی ظاہر ہے کہ دونوں حالتوں میں

في الحالين لكن في الاولى لا تكون الرؤيا مما يحتاج الى التعبير والثانية

حقیقی دیکھنا ہی ہے اتنا فرق ہے کہ پہلی حالت میں خواب ایسا ہے کہ تعبیر کا محتاج نہیں اور دوسری

مما يحتاج الى التعبير ويلزم من قول من قال انه لا يكون رؤيته

حالت میں تعبیر کی حاجت ہے اور اس شخص کے قول سے جو کہتا ہے کہ حضرت کا خواب میں دیکھنا

الا على صورته المعلومة ان من راه على غير صفته يكون رؤياه من

صرف صورت معلومہ پر ہی ہوتا ہے یہ لازم آتا ہے کہ جسنے حضرت کو اور صفت پر دیکھا تو اسکا خواب

ان الله تعالى وان مكنه في التصور في اي صورة اراد فانه لا يمكنه من التصور
اللہ تعالیٰ نے اسکو اگرچہ صورت بنانے کی قدرت دی ہے جس صورت میں چاہے پس اسکو صورت بدلنے میں

في صورة النبي صلى الله عليه وسلم فذهب جماعة الى ان محل ذلك اذا رآه الرائي
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی صورت بنانے کی قدرت نہیں ہے پس ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ یہ اس وقت ہے کہ جب حضرت کو کوئی دیکھنے والا

على صورته الكريمة التي كان عليها حتى انه ضيق الامر بعضهم وقال
حضرت کی اصلی صورت پر دیکھے جس پر زندگی میں تھی یہاں تک کہ بعض نے اس میں تنگی کی ہے اور کہا ہے کہ

لا بد ان يراه على صورته التي قبض عليها حتى يعتبر عدد الشعرات البيض
ضرور ہے کہ حضرت کو اسی صورت پر دیکھے جس پر وفات کی تھی یہاں تک کہ سفید بالوں کی گنتی بھی معتبر ہوگی

التي لم تبلغ عشرين شعرة وعن حماد بن زيد قال لما كان محمد يعني ابن
جو کہ بیس بالوں تک نہیں پہنچی تھی اور حماد بن زید سے روایت ہے کہتا ہے جب کہ محمد یعنی ابن سیرین

سيرين اذا قص عليه رجل انه رأى النبي صلى الله عليه وسلم قال صف
ہوتے تھے اگر کوئی شخص ان سے یہ کہتا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے تو وہ کہتا مجھے بیان کر جو

الذي رأيته فان وصف له صفة لا يعرفها قال لم تره وسنده صحيح
صورت تونے دیکھی ہے پھر اگر وہ ایسا حلیہ بیان کرتا جسکو محمد بن سیرین نہ جانتا تو کہتا تونے حضرت کو نہیں دیکھا اور اسکی سند صحیح ہے

وقد اخرج الحاكم من طريق عاصم بن كليب حدثني ابي قال قلت لابن
اور حاکم عاصم بن کلیب کے واسطے سے نقل کرتا ہے کہ مجھکو میرے باپ نے حدیث سنائی کہتا ہے میں نے ابن

عباس رأيت النبي صلى الله عليه وسلم في المنام قال صفه لي قال فذكرت
عباس سے کہا کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے ابن عباس نے کہا مجھے حلیہ بیان کر کہا میں نے

الحسن بن علي فشبهته به قال قد رأيته وسنده جيد لكن يعارضه
حسن بن علی کا ذکر کر کے اسکے مشابہ کر دیا ابن عباس نے کہا بیشک تونے دیکھا ہے اور اسکی سند جید ہے لیکن اسکی معارض

ما اخرجه ابن عاصم من وجه آخر عن ابي هريرة قال قال رسول الله
وہ روایت ہے جو ابن عاصم اور طریق سے نقل کرتا ہے کہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی

صلى الله عليه وسلم من رآني في المنام فقد رآني فاني أرى في كل صورة
علیہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے مجھکو خواب میں دیکھا پس بیشک مجھی کو دیکھا کیونکہ میں ہر ایک صورت میں نظر آ سکتا ہوں

وفي سنده ابن التوأمة وهو ضعيف لاختلاطه وهو من رواية
اور اسکی سند میں ابن التوامہ ہے اور یہ شخص ضعیف ہے کیونکہ اسکے حواس مختل ہو گئے تھے اور یہ روایت اس شخص کی ہے

عمرہ وقد یکون لما خالف ذلک تعبیر یتعلق بالرائی کما قال بعض العلماء

بیری کی ہو اور کبھی اسکے برخلاف کوئی تعبیر ہوتی ہے جو دیکھنے والے کے حال سے متعلق ہو جیسا کہ تعبیر کے بعض عالم

التعبیر ان من راہ شیخا فہو غایۃ سلم ومن راہ شابا فہو غایۃ حرب

کہتے ہیں کہ جسنے آپ کو بوڑھا دیکھا تو یہ نہایت سلامتی کی تعبیر ہے اور جسنے آپ کو جوان دیکھا تو یہ لڑائی کی تعبیر ہے

وقال ابو سعید احمد بن محمد بن نصر من رای نبیا علی حالہ وہیئتہ

اور ابو سعید احمد بن محمد بن نصر کہتا ہے جسنے ہمارے نبی کو انکے حال اور ہیئت پر دیکھا

فذلک دلیل علی صلاح الرائی وکمال جاہہ وظفرہ علی من عاداہ

تو یہ دیکھنے والے کی درستی حال اور ترقی جاہ اور دشمنوں پر فتحیابی کی دلیل ہے

ومن راہ متغیر الحال عابسا مثلا فذلک دلیل علی سوء حال الرائی وقال

اور جسنے حضرت صلعم کو مثلا متغیر حال ترش رو دیکھا تو یہ دیکھنے والے کی بدحالی کی دلیل ہے اور عارف

العارف بن ابی جمرۃ من راہ فی صورۃ حسنۃ فذلک حسن فی دین الرائی

ابن ابی جمرہ کہتا ہے جیسے حضرت صلعم کو اچھی خوب صورت میں دیکھا تو یہ دیکھنے والے کے دین کی خوبی ہے

وان کان فی جارحۃ من جوارحہ شین او نقص فذلک خلل فی

اور اگر حضرت کے عضو شریف میں سے کسی عضو میں عیب یا نقصان ہو تو یہ دیکھنے والے میں

الرائی من جہۃ الدین قال ہذا ہو الحق وقد جرب ذلک فوجد علی

دین کی طرف سے کچھ خلل ہے کہتا ہے یہی حق امر ہے اور بیشک اسکا امتحان ہوا تو اسی طرح پر

ہذا الاسلوب وبہ تحصل الفائدۃ الکبری فی رؤیاہ حتی یتبین للرائی

پایا اور حضرت کو خواب میں دیکھنے سے بڑا فائدہ حاصل ہوتا ہے یہانتک کہ دیکھنے والے کو یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ

ہل عندہ من خلل ام لا لانہ علیہ الصلوۃ والسلام نورانی مثل المرآۃ

آیا میرے اندر کوئی خلل ہے یا نہیں کیونکہ حضرت علیہ الصلوۃ والسلام مثال صاف آئینہ کے

الصقیلۃ ما کان فی الناظر الیہا من حسن او غیرہ تصور فیہا وہی فی

نورانی ہیں آئینہ دیکھنے والے میں جو حسن و قبح ہوتا ہے وہی آئینہ میں ہوتا ہے اور آئینہ کی

ذاتہا علی احسن حال لا نقص فیہا وکذلک یقال فی کلامہ علیہ الصلوۃ

ذات میں اچھی طرح سے کمی و کاستی نظر آتا ہے اور ایسے ہی حضرت صلعم کی خوابی کلام میں

والسلام فی النوم انہ یعرض علی سنتہ فما وافقہا فہو حق وما

گفتگو ہے کہ کلام کو حضرت کی سنت سے مقابلہ کریں جو کہ [illegible] سنت کے موافق ہو وہ حق ہے اور جو

اضغاث الاحلام ومن المعلوم انه یری فی النوم علی حالة تخالف حالته
پریشان ہے　اور یہ یقینی ہے کہ حضرتؐ خواب میں ایسی حالت پر نظر آویں گے
فی الدنیا من الاحوال اللائقة ولو تمکن الشیطان من التمثل بشیء مما
جو دنیاوی احوال لائقہ سے برخلاف ہوگی　اور اگر شیطان کو یہ قدرت ہو جاوے کہ حضرتؐ کی کسی بات سے
کان علیه او ینسب الیه لعارض عموم قوله فان الشیطان لا یتمثل
جس پر آپ تھے یا آپ کی طرف منسوب تھی مشابہ ہو جاوے تو حضرتؐ کے اس عام قول سے معارض ہو جاوے کہ شیطان میرے مشابہ نہیں
بی فالاولی ان ینزه رؤیاه وکذا رؤیا شیء منه او مما ینسب الیه عن
ہو سکتا　پس اولیٰ یہ ہے کہ حضرتؐ کے خواب میں دیکھنے کو اور ایسے ہی آپ کی اور کسی چیز کو جو حضرتؐ کی طرف منسوب ہے ان باتوں سے پاک اور
ذلک فانه ابلغ فی الحرمة والیق بالعصمة کما عصم من الشیطان فی
صاف کہنا چاہیے کیونکہ یہی حرمت میں بہتر اور عصمت میں لائق تر ہے جیسے کہ بیداری میں شیطان سے
یقظته فالصحیح فی تاویل هذا الحدیث ان مقصوده ان رؤیته فی
محفوظ تھے　پس اس حدیث کی صحیح تاویل یہی ہے کہ مقصود اور مراد یہی ہے کہ حضرتؐ کو دیکھنا
کل حال لیست باطلة ولا اضغاثا بل هی حق فی نفسها ولو رأی علی
کسی حالت میں باطل نہیں ہے اور نہ پریشان خواب ہے بلکہ اپنی ذات میں حق ہے اگرچہ اور صورت پر
غیر صورته فتصور تلک الصور لیست من الشیطان بل هی من قبل
دیکھا ہو　پس ان صورتوں کی تصویر شیطان کی طرف سے نہیں ہے بلکہ اللہ کی طرف سے
الله وهذا قول القاضی ابی بکر بن طیب وغیره ویؤیده قوله فقد
ہے　اور یہ قول قاضی ابی بکر بن طیب وغیرہ کا ہے　اور تائید اس کی یہ قول ہے فقد رای الحق
رای الحق اشار الیه القرطبی وقال شیخ مشائخنا فی الحدیث الحافظ ابو الفضل
اسکی تائید کی ہے قرطبیؒ نے اور اشارہ کیا ہے　اور ہمارے حدیث کے استادوں کے استاد حافظ ابن
ابن حجر الهیثمی والصواب کما قدمناه فی رؤیته علیه الصلوة والسلام
حجر ہیثمی کہتے ہیں　اور صواب جیسا کہ ہم پہلے کہہ آئے ہیں آپ کے دیکھنے میں نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے
التعمیم علی ای حال رآه الرائی بشرط ان یکون علی صورته الحقیقیة
تعمیم ہے دیکھنے والا کسی حال اور صورت پر دیکھے اس شرط پر کہ وہ حضرتؐ کی حقیقی صورت پر
فی وقت ما سواء کان فی شبابه او رجولیته او کهولیته او آخر
کسی وقت ہو برابر ہے کہ جوانی کے دنوں کی ہو یا کچھ جوانی کی یا ادھیڑ پن کی یا آخر عمر کی

فی الیقظۃ لا یتمثل الشیطان بی ووقع عند الاسمٰعیلی فقد رآنی فی

میں ہے کہ شیطان میری شکل نہیں ہو سکتا اور اسمٰعیلی کی روایت میں سیرانی کی جگہ فقد رآنی ہے

الیقظۃ بدل قولہ فسیرانی ومثلہ عند ابن ماجہ وصححہ الترمذی

الیقظۃ ہے اور ایسے ہی ابن ماجہ کی روایت میں ہے اور اسی کو ترمذی نے ابن مسعود کی

من حدیث ابن مسعود واختلفوا فی تفسیر قولہ فسیرانی فی

حدیث سے تصحیح کیا ہے اور علماء کو فسیرانی فی الیقظۃ کی تفسیر میں

الیقظۃ فقال ابن بطال یرید بقولہ فسیرانی فی الیقظۃ تصدیق

اختلاف ہے سو ابن بطال کہتا ہے فسیرانی فی الیقظۃ سے یہ مراد ہے کہ بیداری میں اس

تلک الرؤیا فی الیقظۃ وصحتہا وخروجہا علی الحق ولیس المراد انہ

خواب کی تصدیق اور صحت اور برحق ہونا معلوم ہو جاوے گا اور یہ مراد نہیں ہے کہ وہ

یراہ فی الآخرۃ لانہ سیراہ یوم القیامۃ فی الیقظۃ جمیع امتہ من رآہ فی

شخص آخرت میں دیکھ لیگا کیونکہ قریب ہے کہ حضرت کو قیامت کے دن بیداری میں تمام امت دیکھ لیگی جس نے

النوم ومن لم یرہ وقال المازری ان کان المحفوظ فکانما رآنی فی الیقظۃ

خواب میں دیکھا اور جس نے نہیں دیکھا اور مازری کہتا ہے اگر روایت محفوظ فکانما رآنی الخ ہے تو اسکے

فمعناہ ظاہر وان کان المحفوظ فسیرانی فی الیقظۃ احتمل ان یکون

معنی تو ظاہر ہیں اور اگر روایت محفوظ فسیرانی الخ ہے تو یہ احتمال ہے کہ اپنے

اراد اہل عصرہ ممن لم یہاجر الیہ فانہ اذا رآہ فی المنام جعل

زمانہ کے لوگ جو حضرت کے پاس ہجرت کر کے نہیں آسکے مراد ہوں کیونکہ ایسا شخص جو آپ کو خواب میں دیکھیگا

ذلک علامۃ علی ان یراہ بعد ذلک فی الیقظۃ واوحی اللہ بذلک

تو یہ خواب اس بات کی علامت ٹھیرائی جاویگی کہ وہ اسکے بعد بیداری میں دیکھے گا اور وحی ہوئی یہ حضرت

الیہ صلی اللہ علیہ وسلم وقیل معناہ سیری تاویل تلک الرؤیا فی

صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی بھیجی ہو گی اور کوئی کہتا ہے اسکے معنی یہ ہیں کہ تعبیر اسکی اس خواب کی

الیقظۃ وصحتہا واجاب القاضی عیاض باحتمال ان یکون رؤیاہ

تعبیر اور صحت بیداری میں دیکھ لی اور قاضی عیاض نے یہ احتمال نکال کر جواب دیا ہے کہ انکا حضرت کو

لہ فی النوم علی الصفۃ التی عرف بہا ووصف علیہا موجبۃ لتکرمتہ

خواب میں دیکھنا اس صفت پر جو معروف ہے اور اس سے موصوف ہیں اسکے لئے آخرت میں

ثم انفہا فالخلل فی سمع الرائی فرؤیا الذات الکریمۃ حقۃ والخلل انما
مخالف ہے تو دیکھنے والے کی سماعت میں خلل ہے پس ذات شریفہ کا دیکھنا برحق ہے اور خلل صرف

ہو فی سمع الرائی وبصرہ قال وہذا خیر ما سمعتہ فی ذلک انتہی قال
دیکھنے والے کی سماعت اور بصارت میں ہے کہتا ہے کہ میں نے جو کچھ سنا ہے اس میں سے یہ بہتر ہے انتہی بندہ

العبد الضعیف اصلح اللہ حالہ سمعت سیدی الشیخ العارف باللہ عبد الوہاب
ضعیف خدا اسکے حال کو درست کرے کہتا ہے کہ میں نے اپنے استاد شیخ خدا شناس عبد الوہاب

ابن ولی اللہ المتقی یقول سمعت سیدی الشیخ العارف باللہ علی بن حسام الدین
ابن ولی اللہ پرہیزگار سے سنا ہے کہ یہ کہتا تھا کہ میں نے اپنے استاد شیخ خدا شناس علی بن حسام الدین المتقی سے

المتقی یقول جاء من دیار مصر استفتاء صورتہ ما تقول سادات العلماء
سنا ہے وہ کہتے تھے کہ مصر کے دیار سے استفتاء آیا تھا اسکا مضمون یہ تھا کہ سادات علماء

والعرفاء فی رجل رای فی منامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرہ
اور عرفاء اس شخص کے حق میں کیا فرماتے ہیں کہ اسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ ان

ویقول اشرب الخمر بما ذا یعبر ذلک فکتب کل من بلغہ شیئا والی
فرماتے ہیں شراب پی لے اسکی تعبیر کیا ہونی چاہئے سو وہ استفتاء جسکے پاس پہنچا اسنے کچھ نہ کچھ لکھا اور وہ جو تاویلات

من التاویلات والاشارات حتی اذا الی الشیخ العارف باللہ المتبع
اور اشارے سوجھے سو بیان کئے یہاں تک کہ وہ استفتاء شیخ خدا شناس پیرو

المقتدی محمد بن عراق وکان شیخا قویا متبعا فی کمال الاتباع للسنۃ
اور مقتدی محمد بن عراق کے پاس آیا اور محمد بن عراق شیخ زبردست سنت کی پیروی میں نہایت متبع تھا

کتب فی جوابہ ان الرائی قد غلط سمعہ فانہ صلی اللہ علیہ وسلم
اسکے جواب میں لکھا کہ دیکھنے والے کی سماعت نے غلطی کی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

قال لہ لا تشرب الخمر فغلطت حاستہ فوقع لہ انہ صلی اللہ علیہ وسلم
تو یہ فرمایا شراب مت پینا سو اسکی سماعت نے غلطی کی اسکی سماعت میں یہ آیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

یقول اشرب الخمر واللہ اعلم واعلم انہ قد ورد فی حدیث اخر من
فرماتے ہیں شراب پی لے واللہ اعلم اور یاد رکھو کہ ایک اور حدیث میں مسلم کی

روایۃ مسلم من رانی فی المنام فسیرانی فی الیقظۃ او فکانما رانی فی
روایت سے آیا ہے جسنے مجھکو خواب میں دیکھا سو وہ قریب ہے کہ بیداری میں دیکھے اسکا یہی ہے گویا مجھکو بیداری

يوم القيامة بمزيد خصوصية والله اعلم بالصواب واليه المرجع والمآب

دن بڑی خصوصیت سے دیکھے گا اور اللہ خوب جانتا ہے اور اسی کی طرف پھرنا اور بازگشت ہے

تذييل في ذكر نبذة من احوال شهر ربيع الآخر

کچھ احوال ماہ ربیع الآخر کے بیان کرنے میں اسکا دامن بنایا ہے

ومما يناسب ان يجعل تلوا وتذييلا لاحوال هذا الشهر المكرم المفضل اعني

اور مناسب بات یہ ہے کہ اس ماہ بزرگ اور مفضل یعنی ماہ ربیع الاول کے احوال کے بعد

شهر ربيع الاول ذكر شهر ربيع الآخر خصنا الله بالفيض الباطن

کچھ ماہ ربیع الآخر کا ذکر کیا جائے خاص کرے ہم کو اللہ فیض باطنی اور ظاہری سے

والظاهر فيما فيه من قضية وفاة سيدنا ومولانا القطب الفرد

مخصوص کرے اور یہ ذکر کہ اس مہینہ میں سیدنا اور مولانا قطب یگانہ فریادرس

الغوث شيخ الاسلام والمسلمين غوث الثقلين الشيخ محي الدين

شیخ الاسلام اور مسلمانوں کے فریادرس جن و انسان کے شیخ محی الدین ابن ابو محمد

ابن ابي محمد عبد القادر الحسني الجيلاني رضي الله تعالى عنه وارضاه

عبد القادر حسنی سید جیلانی ساکن کی وفات کا قضیہ واقع ہوا راضی ہووے ان سے اور راضی کرے

عنا وذكر نبذة من الاختلاف في يوم وصوله الى جناب الكريم

ہم سے اور کچھ ذکر اختلاف کا کہ خداے کریم برتر کی درگاہ میں جانے کی تاریخ میں

المتعال والاشارة الى ما هو الارجح فيه من الاقوال فنقول قد ذكر

واقع ہوا اور یہ اشارہ کہ ان مختلف اقوال میں ارجح کونسا ہے سو ہم کہتے ہیں کہ

في بهجة الاسرار الكتاب المشهور في بيان احوال هذا الشيخ الكريم

مشہور کتاب بہجۃ الاسرار میں جو اس شیخ بزرگ برگزیدہ کے احوال میں

المختار برواية الثقات من المشائخ الكبار وبين مصنف هذا

ہے معتبر ثقہ مشائخ کی روایت سے مذکور ہے اور اس کتاب کے

الكتاب وبين الشيخ رضي الله عنه واسطتان فحسب انه مرض رضي الله عنه

مصنف میں اور شیخ کے بیچ میں صرف دو ہی واسطے حائل ہیں کہ شیخ مرض فرمایا

رمضان اياما وعنده من المشائخ الشيخ علي بن الهيتي والشيخ

شیخ الامام الاجل نور الدین ابی الحسن ابن علی بن یوسف ... الشافعی ... ۵۵۵ ... بروایت ...

في الآخرة وان يراه رؤية خاصة من القرب منه والشفاعة بعلو

اعزاز کا باعث ہوگا اور حضرت صلعم کی کسی ایسی خاص وضع پر رویت ہوگی جس میں حضرت کے سے قرب اور علو درجہ کی

الدرجة ونحو ذلك من الخصوصيات قال ولا يبعد ان يعاقب الله بعض

شفاعت ہو اور ایسی ہی کوئی اور خصوصیت پیدا ہو کہتا ہے اور بعید نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ بعض گنہگاروں کو

المذنبين في القيامة بمنع رؤية نبيه صلى الله عليه وسلم مدة وحمله ابن

قیامت میں یہ عذاب دے کہ اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مدت تک محروم رکھے اور ابن ابی جمرہ

ابي جمرة على محمل آخر فذكر عن ابن عباس وغيره انه رأى النبي

نے اسکو اور ہی محمل پر اتارا ہے سو انہوں نے ابن عباس سے یا اور کسی سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے نبی

صلى الله عليه وسلم في النوم فبقي بعد ان استيقظ متفكرا في هذا الحديث

صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا سو وہ جاگنے کے بعد اس حدیث میں سوچتا رہا جیسا

فدخل على بعض امهات المؤمنين لعلها خالته ميمونة فاخرجت له

پھر وہ کسی امہات المومنین میں سے کسی کے پاس گیا شاید کہ وہ میمونہ انکی خالہ ہوں سو انہوں نے انکو

المرآة التي كانت للنبي صلى الله عليه وسلم فنظر فيها صورة النبي صلى

وہ آئینہ دکھایا جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا پس اسنے اس آئینہ میں نبی صلے اللہ علیہ

الله عليه وسلم ولم ير صورة نفسه فالحاصل من الاجوبة خمسة

وسلم کی صورت دیکھی اپنی صورت نہ دیکھی پس پانچ طرح کے جواب حاصل ہوئے

وجوه احدها انه على سبيل التشبيه والتمثيل ويدل عليه قوله

ایک تو یہ کہ رویا بسبیل تشبیہ اور تمثیل ہے اسپر حضرت کا یہ قول دلالت کرتا ہے

فكأنما رآني في اليقظة ثانيها ان معناه سيرى في اليقظة تأويلها

پس گویا کہ مجھکو بیداری میں دیکھا دوسرا یہ ہو کہ اسکے یہ معنی ہوں کہ بیداری میں عنقریب اسکی تعبیر

بطريق الحقيقة ثالثها انه خاص باهل عصره ممن آمن به قبل ان

بسبیل حقیقت دیکھ لیگا تیسرا یہ ہے کہ خاص اسی زمانہ کے لوگوں کے واسطے ہے جو کہ ملاقات سے پہلے ایمان

يراه ورابعها المراد انه يراه في المرآة التي كانت له ان امكنه ذلك

لائے تھے اور چوتھا یہ ہے کہ یہ مراد ہو کہ حضرت کو حضرت کے آئینہ میں دیکھ لیگا اگر وہ آئینہ میسر ہوا

قال الشيخ الحافظ ابن حجر وهذا من ابعد المحامل وخامسها انه يراه

شیخ حافظ ابن حجر کہتا ہے اور یہ محمل بعید تر ہے اور پانچواں یہ ہے کہ قیامت کے

مطلب ۱ یقظہ بیدار
لغات ۱ مطلب
المرآۃ یعنی آئینہ
مطلب ۲ تشبیہ
مطلب ۳

الجمعة ثاني جمادى الآخرة من سنة ستين وخمسمائة وهو يتكلم
آخر روز جمادی الآخر کی دوسری تاریخ سنہ پانسو ساٹھ میں بیٹھے ہوئے تھے اور وہ باتیں کر رہے تھے

فجاء شاب حسن الصورة وجلس إلى الشيخ وقال السلام عليك
کہ ایک جوان خوبصورت آگیا اور شیخ کے پاس بیٹھ گیا اور کہا السلام علیک

يا ولي الله أنا شهر رجب جئتك أهنيك وما قدر أن يكون في
اے اللہ کے ولی میں ماہ رجب ہوں میں آپ کے پاس مبارک باد دینے آیا ہوں کہ میری قسمت کے اندر

سوء عام على الناس قال فلم ير الناس في شهر رجب ذلك الا خيرا فلما
لوگوں کے کوئی برائی علی العموم مقدر نہیں ہے راوی کہتا ہے سو لوگوں نے اس رجب میں سوائے خیر کے کچھ نہ دیکھا جب

كان يوم الأحد سلخه جاء رجل كريه المنظر ونحن أيضا عنده فقال
اتوار کا دن اسکا آخر ہوا تو ایک شخص بد صورت آیا اور ہم بھی انکے پاس موجود تھے کہا

السلام عليك يا ولي الله أنا شهر شعبان جئتك وقد قدر أن
السلام علیک اے ولی اللہ کے میں ماہ شعبان ہوں آپکے پاس آیا ہوں اور ایسا میری قسمت میں مقدر ہوا ہے

يكون فناء ببغداد وغلاء بالحجاز وسيف بخراسان وكان كما قال
کہ بغداد میں فنا یعنی وبا اور حجاز میں قحط اور خراسان میں لڑائی یعنی خونریزی ہوگی اور وہی ہوا جو کہا تھا

قلت فبهذه الرواية يكون عرسه تاسع ربيع الآخر وهذا هو الذي
میں کہتا ہوں پس اس روایت کے موافق انکا عرس ربیع الآخر کی نویں تاریخ ہوا چاہیے اور وہ تاریخ کہ جسپر

أدركنا عليه سيدنا الشيخ الإمام العارف الكامل الشيخ عبد الوهاب
ہمنے اپنے پیشوا شیخ مقتدا خدا شناس کامل شیخ عبد الوہاب

القادري المتقي المكي فإنه قدس سره كان يحافظ في يوم عرسه
قادری پرہیزگار مکہ والے کو پایا ہے بیشک شیخ قدس سرہ عرس کے دن اسی تاریخ کو

هذا التاريخ إما اعتمادا على هذه الرواية أو على ما رأى من شيخه
نگاہ رکھتا تھا یا تو اسی روایت کے اعتماد پر یا اس سبب کہ اپنے پیر

الشيخ الكبير علي المتقي أو من غيره من المشائخ وقد اشتهر في ديارنا
بزرگ علی متقی کو یا کسی اور شیخ کو دیکھا ہو اور ہمارے ملک میں

هذا اليوم الحادي عشر هو المتعارف عند مشائخنا من أهل الهند
آج کل گیارہویں تاریخ مشہور ہے اور یہی تاریخ انکی اولاد کے نزدیک مشائخوں کی

ابو النجیب عبد القاهر السهروردی والشیخ ابو الحسن الجوسقی وغیرهم

ابو النجیب عبد القادر سہروردی اور شیخ ابو الحسن جوسقی اور اور

من المشائخ فجاءه شخص بهی السمت علیه وقار فقال السلام علیك

مشائخ موجود تھے کہ انکے پاس ایک شخص حسین صورت با وقار حاضر ہوا اور کہا السلام علیک

یا ولی الله انا شهر رمضان جئتك اعتذر الیك مما قدر علیك

اے ولی اللہ کے میں ماہ رمضان ہوں میں آپکے پاس اس بات کا عذر کرنے آیا ہوں جو آپکے لئے میری بابت

فی وا ودعك فهذا اخر اجتماعی بك ثم انصرف فمات الشیخ لیلة

مقدر ہو چکا ہے اور میں آپکو رخصت کرتا ہوں یہ میرا آپکے پاس آنا آخری ہے پھر وہ چلا گیا پھر شیخ ہفتہ کی رات کو

السبت التاسع من ربیع الاخر من السنة الثانیة ولم یدرك رمضان

ربیع الآخر کی نویں تاریخ دوسرے سن میں مر گئے اور دوسرا رمضان نہ پایا

اخر انتهی ولقد ذكر في مناقبه انه كان تاتی الیه الشهور

انتہی اور بیشک مشائخ نے انکے مناقب میں ذکر کیا ہے کہ انکے پاس مہینے آجایا کرتے

قبل ان تهل فان كان فی قدر الله تعالی ان یكون فیه نقمة وسوء

پہلے آیا کرتے تھے اگر تقدیر الٰہی سے کسی مہینہ میں کچھ عقوبت اور برائی ہوتی تو

جاءه فی صورة منكرة وان كان فی قدر الله تعالی نعمة وخیر جاءه

وہ مہینہ ناپسند صورت میں آتا تھا اور اگر تقدیر الٰہی سے نعمت اور خوبی ہوتی تو جمیل

فی صورة جمیلة فقد ذكر فی بهجة الاسرار وفی خلاصة المفاخر

صورت میں آتا تھا پس بیشک بہجۃ الاسرار اور خلاصۃ المفاخر

فی مناقب الشیخ عبد القادر تالیف الشیخ العالم العارف الامام

فی مناقب شیخ عبد القادر میں جو شیخ عالم عارف پیشوا عبد اللہ

عبد الله الیافعی تكملة كتاب روضة الریاحین انه اخبر المشائخ

یافعی کی تصنیف انکی کتاب روضۃ الریاحین کا تکملہ ہے مذکور ہے کہ کئی مشائخ نے

وفیهم ابنه سید السادات سیف الدین عبد الوهاب قالوا كنا

جنمیں انکا بیٹا سید السادات سیف الدین عبد الوہاب بھی داخل ہے خبر دی ہے کہتے ہیں کہ ہم

جلوسا عند شیخنا الشیخ محی الدین عبد القادر الجیلانی اخرها

اپنے شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رح کے پاس جمعہ کے دن

قلت قد سألت عن ذلك شيخنا الامام عبد الوهاب المتقي المكي فاجاب
میں کہتا ہوں میں نے یہی بات اپنے استاد شیخ عبد الوہاب متقی سے پوچھی تھی سو انہوں نے جواب دیا
بان ذلك من طرق المشائخ وعاداتهم ولهم في ذلك نيات قلت كيف
کہ یہ مشائخ کے طریقے اور عادتیں ہیں اور ان کی اس میں کچھ نیتیں ہیں تو میں نے پوچھا کہ
تعيين ذلك اليوم دون سائر الايام فقال الضيافة مسنونة على
اس دن کو خاص کرنا کیونکر معین ہو گیا سو جواب دیا کہ کھانا کھلانا تو مطلقا مسنون ہے پس
الاطلاق فقطعوا النظر عن تعيين اليوم وله نظائر كمصافحة بعض
دن کے تعین سے قطع نظر کرو اور اس کے لئے نظیریں ہیں جیسے نماز کے بعد
المشائخ بعد الصلوة وكالاكتحال يوم عاشوراء فانه سنة على الاطلاق
بعض مشائخ کا مصافحہ کرنا اور جیسے محرم کی دسویں تاریخ سرمہ لگانا پس سرمہ مطلق تو سنت ہے
وبدعة من جهة الخصوصية ثم قال وقد ذكر بعض المتاخرين
اور خصوصیت کی رو سے بدعت ہے پھر کہا کہ مغرب کے مشائخ میں سے
من مشائخ المغرب ان اليوم الذي وصلوا الى جناب العزة وحظائر
بعض متاخرین نے ذکر کیا ہے کہ جس دن کہ وہ درگاہ الٰہی میں اور جنت میں پہنچے ہیں
القدس يرجى فيه من الخير والبركة والنورانية اكثر واوفر من
خیر اور برکت اور نورانیت کی امید اور زیادہ فراوانی کی بہ نسبت اور دنوں کے زیادہ ہے
سائر الايام ثم اطرق قليلا ثم رفع راسه فقال لم يكن في زمن السلف
اور سب سے پھر اس کے بعد تھوڑی دیر سر نگوں رہ کر پھر سر اٹھا کر کہا اگلے زمانہ میں تو یہ
شيء من ذلك وانما هو من مستحسنات المتاخرين والله اعلم
کچھ بھی نہیں تھا یہ تو متاخرین کا پسند کیا ہوا ہے واللہ اعلم

شهر رجب

ماہ رجب

في القاموس رجب فلانا هابه وعظمه رجبا ورجوبا ورجبة وارجبه
قاموس میں ہے رجب فلانا اس کو ڈرایا اور اس کی تعظیم کی رجبا اور رجوبا اور رجبہ
ومنه رجب لتعظيمهم اياه والجمع ارجاب ورجوب وارجبة ورجبات محركة
اور رجب اس سے لیا ہے کیونکہ عرب اس کی تعظیم کیا کرتے تھے اور جمع ارجاب اور رجوب اور رجبات ہے جیم کی حرکت سے

من اولادہ رضہ کذا ذکرہ شیخنا وسیدنا السید البہی الرضی الوضی
متعارف ہے ایسے ہی ہمارے پیر اور پیشوا سید بہی اور برگزیدہ پاک

ابو المحاسن السید الشیخ موسی الحسنی الجیلانی بن الشیخ الکامل
ابو المحاسن پیشوا شیخ موسی حسنی نسب جیلانی مسکن بن شیخ الکامل

العارف المعظم المکرم ابی الفتح الشیخ الحامد الحسنی الجیلانی نقلا
خدا شناس معظم اکرم ابو الفتح شیخ حامد حسنی النسب جیلانی مسکن سے

من اوراد القادریۃ تصنیف المخدوم الاعظم الاکرم الاجمل الافخم
اوراد قادریہ میں سے جو تصنیف مخدوم اعظم اکرم اجمل افخم بالاتفاق

ولی اللہ بالاتفاق الذی یقال لہ المخدوم الثانی والشیخ عبد القادر
ولی اللہ کی تصنیف سے جنکو مخدوم ثانی اور شیخ عبد القادر ثانی

الثانی قدس روحہ مما نقل فیہا عن آبائہ الکرام رحمۃ اللہ
قدس روحہ کہتے ہیں نقل کرکے ذکر کیا ہے اس جگہ سے کہ جہاں اسکے آبا و اجداد بزرگوار رحمۃ اللہ

علیہم اجمعین وذکر الشیخ الامام عبد اللہ الیافعی فی کتابہ
اجمعین سے نقل ہے اور شیخ امام عبد اللہ یافعی نے اپنی کتاب

خلاصۃ المفاخر وفی تاریخہ المشہور المسمی بمرآۃ الجنان ان
خلاصۃ المفاخر اور اپنی تاریخ مشہور میں جسکا نام مرآۃ الجنان ہے ذکر کیا ہے کہ آپ کی

وفاتہ رضہ فی شہر ربیع الآخر من سنۃ ستین او احدی وستین وخمسمائۃ
وفات ماہ ربیع الآخر سن پانسو ساٹھ یا اکسٹھ میں ہوئی ہے

ولم یعین الیوم وذلک اما لعدم علمہ بذلک او لاختلاف وقع ہنالک
اور تاریخ معین نہیں کی اور یہ یا تو اسلیے کہ معلوم نہ ہوئی یا اسلیے کہ اس میں اختلاف واقع ہے

وقد یقال ان وفاتہ رضہ فی الیوم السابع عشر ولا اصل لہ واللہ اعلم
اور کوئی کہتا ہے کہ آپکی وفات سترھویں تاریخ ہوئی اور اسکی کچھ اصل نہیں ہے واللہ اعلم

فان قلت ہل لہذا العرف الذی شاع فی دیارنا فی حفظ اعراس
اگر تو پوچھے کہ آیا اس رواج کی جو ہمارے ملک میں پھیل رہا ہے کہ مشائخ کا

المشائخ فی ایام وفاتہم اصل فان کان عندک علم بذلک فاذکرہ
عرس وفات کے دن کیا کرتے ہیں کوئی اصل ہے اگر تو جانتا ہے تو بتا

ستر العيوب على العباد فلا اصل له ولا هو معقول لان الاتصاف

بندوں کے عیبوں کا چھپانا اسو اسکی کچھ اصل نہیں ہے اور نہ یہ معقول ہے اسواسطے کہ صفت

بصفة الستارية لا يقتضي الاختصاص بالصوم لان ذلك انما هو

ستاری سے موصوف ہونا کچھ روزے کے ساتھ ہونے کی خصوصیت کا تقاضا نہیں کرتا اسواسطے کہ یہ روزہ میں سے

في ستر الاقوال فقط والله اعلم ولم نجد في جامع الاصول من احاديث

صرف اقوال ہی چھپ سکتے ہیں واللہ اعلم اور ہم جامع الاصول میں صحاح ستہ میں سے ایک کوئی بھی

من الصحاح الست حديثا واردا في فضل رجب الا انه قد ذكر في

حدیث جو ماہ رجب کی فضیلت میں آئی ہو نہیں پاسکے الا اتنا ہے کہ جامع کبیر میں

الجامع الكبير احاديث في فضله وفضل العمل فيه وهي هذه

کئی حدیثیں رجب کی فضیلت اور رجب میں عمل کرنے کی فضیلت میں ذکر کی ہیں اور وہ یہ ہیں

رجب شهر الله وشعبان شهري ورمضان شهر امتي رواه

رجب اللہ کا مہینا ہے اور شعبان میرا مہینا ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے اسکو ابو الفتح

ابو الفتح بن الفوارس في اماليه عن الحسن مرسلا ان رجب

ابن الفوارس نے اپنی امالی میں حسن سے مرسلا روایت کیا ہے بیشک رجب

شهر عظيم تضاعف فيه الحسنات من صام يوما منه كان

عظمت کا مہینہ ہے اسمیں حسنات دوگنی ہو جاتی ہیں جو شخص اسمیں ایک دن روزہ رکھتا تو وہ

كصيام سنة رواه الرافعي عن سعيد ان رجبا شهر الله ويدعى

ایک برس کے روزہ کے برابر … اسکو رافعی نے سعید سے روایت کیا ہے بیشک رجب اللہ کا مہینہ ہے اور اسکو اصم

الاصم وكان اهل الجاهلية اذا دخل رجب يعطلون اسلحتهم

کہتے ہیں اور اہل جاہلیت رجب کے آتے ہی اپنے ہتھیار بیکار کر دیتے تھے

ويضعونها فكان الناس يامنون ويامن السبيل ولا يخافون

اور انکو رکھ دیتے تھے پھر تمام لوگ امن میں بیٹھتے اور رستہ محفوظ ہو جاتا تھا

بعضهم بعضا حتى ينقضي رواه البيهقي في شعب الايمان عن

یہانتک کہ وہ مہینہ گذر جاتا کوئی کسی سے نہیں ڈرتا تھا اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں عائشہ رضی سے

عائشة وقال فيه منكر رجب شهر عظيم يضاعف الله فيه

روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اسکا مرتبہ منکر ہے رجب عظمت کا مہینہ ہے اسمیں اللہ تعالی حسنات کو

والترجیب ذبح النسائك فیه انتهی وفی النهایة للجزری والترجیب
اور ترجیب رجب میں قربانیاں ذبح کرنی انتہی اور جزری کی کتاب نہایہ میں ہے اور ترجیب

التعظیم من رجب فلان مولاہ عظمه ومنه شهر رجب لانه کان یعظم
تعظیم کرنی رجب فلان مولاہ سے لیا ہے یعنی فلانے نے اپنے مولا کی تعظیم کی اور اسی سے ماہ رجب لیا ہے کیونکہ اسکی تعظیم ہوتی تھی

ومنه رجب مضر الذی بین جمادی وشعبان اضافوا الی مضر لانهم
اور اسی سے رجب مضر مشہور ہوا ہے وہ مہینا جو دونوں جماد اور شعبان کے بیچ میں ہے مضر کیطرف اسواسطے منسوب ہوا کہ وہ لوگ

عظموہ وقوله بین جمادی وشعبان تاکید لانهم کانوا ینسئون
تعظیم کرتے تھے اور یہ جو کہا درمیان جماد اور شعبان کے بیچ میں سو تاکید ہے کیونکہ وہ لوگ اسکو اٹلا دیتے تھے

ویؤخرون من شهر الی شهر فیتحول عن موضعه والعتیرة الرجبیة
اور ایک مہینہ سے دوسرے مہینہ کی جگہہ ہٹا دیتے تھے سو وہ اپنی جگہہ سے ٹل جاتا تھا اور جیسی عتیرہ قربانی تھی

ذبیحة یذبحونها فی رجب انتهی ویقال له اصم فی القاموس الاصم
کہ رجب میں ذبح کیا کرتے تھے انتہی اور اسکو اصم کہتے ہیں قاموس میں ہے اصم

رجب لانه لاینادی فیه یا لفلان ویا صباحاہ وفی النهایة شهر الله
ماہ رجب ہے اسواسطے کہ اسمیں یہہ آواز نہیں آتی یا لفلان یا صباحاہ اور نہایہ میں ہے شہر اللہ

الاصم رجب ای لایسمع فیه صوت السلاح لکونه شهرا حراما
الاصم ماہ رجب ہے کیونکہ اسمیں ہتیار کی آواز کان میں نہیں آتی کیونکہ یہہ ماہ باحرمت ہے

ووصف بوصف الانسان الذی لایسمع مجازا قال العبد المؤلف
کہ مجازاً ایسے انسان کے وصف سے موصوف ہوا ہے جو بہرہ ہو بندہ مؤلف خدا اُس سے

عفا الله عنه واما المشهور بین بعض الناس من انه انما یقال
درگذر کرے کہتا ہے یہہ جو بعضے لوگوں میں مشہور ہے کہ اس مہینہ کو اصم اسلیئے

الاصم لانه یصم نفسه یوم القیامة ولایشهد علی الناس
کہتے ہیں کہ قیامت کے روز اپنے آپ کو بہرا بنا لیگا لوگوں پر بری گواہی جو کسی نے

مافعلوا فیه من المعاصی والقبائح ویقول انا اصم لااسمع
اسمیں مدت میں گناہ اور برائیاں کیں دینا نہیں دیگا اور کہیگا میں تو بہرہ ہوں کچھ نہیں

شیئا ولذلك یقال شهر الله لکونه متخلقا بخلقه سبحانه وهو
سنتا اور یہی لئے اسکو شہر اللہ کہتے ہیں کیونکہ اللہ سبحانہ کی عادات سے موصوف ہے یہہ

في شعب الايمان وقال منكر عن سلمان الفارسي وعن خرشة
بن سلمان فارسی رض سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ سلمان فارسی سے منکر ہے اور خرشہ بن حر
بن الحر قال رايت عمر بن الخطاب رض يضرب اكف الرجال في صوم
سے روایت ہے کہتا ہے کہ میں نے عمر بن الخطاب کو دیکھا کہ رجب کے روزہ کی بابت لوگوں کے ہاتھوں میں
رجب حتى يضعوها في الطعام ويقول رجب وما رجب انما رجب
مارتے تھے تاکہ وہ اپنے ہاتھ کھانے میں ڈالیں اور کہتے تھے رجب کیا ہے رجب رجب
شهر تعظمه الجاهلية فلما جاء الاسلام ترك رواه ابن ابي شيبة
ایک مہینہ ہے کہ جاہلیت والے اسکی تعظیم کرتے تھے جب اسلام آیا تو تعظیم چھوڑ دی گئی اسکو ابن ابی شیبہ اور طبرانی نے
والطبراني في الاوسط وعن ابي قلابة قال في الجنة قصر لصوام
اوسط میں روایت کیا ہے اور ابو قلابہ سے روایت ہے کہتا ہے جنت میں رجب کے روزہ داروں کا
رجب رواه ابن عساكر عن عامر بن شبل الجرمي سمعت ابا قلابة
ایک محل ہے اسکو ابن عساکر روایت کرتا ہے عامر بن شبل جرمی سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص سے سنا
يحدث انه سمع انس بن مالك يقول في الجنة قصر لا يدخله
بیان کرتا تھا کہ میں نے انس بن مالک سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے جنت میں ایک محل ہے کہ نہیں جائیں گے روزہ دار
الا صوام رجب رواه ابن شاهين في الترغيب ان في الجنة
ماہ رجب کے کوئی نہیں جاویگا اسکو ابن شاہین نے ترغیب میں روایت کیا ہے بیشک جنت میں
نهرا يقال له رجب اشد بياضا من اللبن واحلى من العسل من صام
ایک نہر ہے جسکو رجب کہتے ہیں دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ شیریں ہے جو شخص رجب میں
يوما من رجب سقاه الله من ذلك النهر رواه الشيرازي في
ایک دن بھی روزہ رکھیگا اللہ تعالیٰ اسکو اس نہر سے پلاویگا اسکو شیرازی نے القاب میں
الالقاب والبيهقي في شعب الايمان عن انس صوم اول
روایت کیا ہے اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے انس رض سے روایت ہے رجب کی پہلی تاریخ کا
رجب كفارة ثلث سنين والثاني كفارة سنتين والثالث كفارة سنة
روزہ تین برس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے دوسری تاریخ کا روزہ دو برس کا کفارہ ہے تیسری تاریخ کا روزہ
ثم كل يوم شهرا رواه ابو محمد الخلال في فضائل رجب عن
پھر ایک دن کا روزہ ایک مہینہ کا کفارہ ہے اسکو ابو محمد خلال نے رجب کے فضائل میں روایت کیا ہے

الحسنات فمن صام يوما من رجب فكانما صام سنة ومن صام
دہ چند کر دیتا ہے سو جسنے رجب میں سے ایک دن روزہ رکھا گویا اسنے برس بھر روزے رکھے اور جسنے اسمین

فيه سبعة ايام غلقت عنه سبعة ابواب جهنم ومن صام منه
سات دن روزے رکھے تو اسپر دوزخ کے ساتوں دروازے بند ہو جاوینگے اور جسنے اسمین آٹھ

ثمانية ايام فتحت له ثمانية ابواب الجنة ومن صام منه عشرة ايام لم
دن روزے رکھے اسکے واسطے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاوینگے اور جسنے اسمین دس دن روزے رکھے تو

يسأل الله شيئا الا اعطاه ومن صام منه خمسة عشر يوما نادى
اللہ تعالی سے جو مانگیگا سو اللہ عطا کریگا اور جسنے اسمین پندرہ دن روزے رکھے تو آسمان

مناد من السماء قد غفر لك ما مضى فاستانف العمل ومن زاد زاده
سے پکارنیوالا آواز دیگا تیرے پچھلے گناہ بخشے گئے از سر نو کر لے اور جو شخص زیادہ کریگا زیادہ ثواب ہوویگا

وفي رجب حمل الله نوحا في السفينة فصام رجبا وامر من معه
اور رجب میں اللہ نے نوح کو کشتی پر سوار کیا تھا سو آپنے رجب کے روزے رکھے تھے اور اپنے ساتھیوں کو

ان يصوموا فجرت بهم السفينة ستة اشهر اخر ذلك يوم عاشوراء
کہ روزہ رکھیں سو کشتی انکو چھ مہینے لیے پھری اس مدت کے تمامی یوم عاشوراء پر ہوئے

واهبط على الجودي فصام نوح ومن معه والوحش شكرا لله عز وجل
اور کوہ جودی پر آ ٹھہری پھر نوح نے اور انکے ساتھیوں نے اور وحش نے اللہ عز وجل کا شکریہ روزہ رکھا

وفي يوم عاشوراء فلق الله البحر لبني اسرائيل وفي يوم عاشوراء تاب الله
اور یوم عاشوراء میں اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کے واسطے دریا کو متفرق کر دیا اور عاشورا کے دن اللہ تعالی نے آدم کی

على آدم وعلى مدينة يونس وفيه ولد ابراهيم رواه الطبراني عن
اور یونس کے شہر کی توبہ قبول کی اور عاشورا کے دن ابراہیم پیدا ہوئے اسکو طبرانی نے سعد بن

سعد بن ابي راشد في رجب يوم وليلة من صام ذلك اليوم
ابی راشد سے روایت کیا ہے رجب میں ایک دن اور ایک رات ہے جسنے اس دن روزہ رکھا

وقام تلك الليلة كان كمن صام الدهر مائة سنة وقام مائة سنة
اور اس رات میں جاگتا رہا تو وہ ایسا ہے کہ زمانہ میں سو برس روزے رکھے اور سو برس تک شب بیداری کی

وهو لثلث بقين من رجب وفيه بعث الله تعالى محمدا رواه البيهقي
اور وہ رجب کی ستائیسویں تاریخ ہے اور اسی مہینہ میں اللہ تعالی نے محمد صلعم کو نبوت فرمایا اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں

لفظ فضل رجب علی سائر الشہور کفضل القرآن علی سائر الاذکار
سے کہ رجب کی فضیلت تمام مہینوں پر جیسے قرآن کی فضیلت تمام ذکروں پر ہے
وفضل شعبان علی سائر الشہور کفضل محمد علی سائر الانبیاء و
اور شعبان کی فضیلت تمام مہینوں پر جیسے محمد کی فضیلت تمام انبیاء پر ہے اور
فضل رمضان علی سائر الشہور کفضل اللہ علی سائر عبادہ قال
رمضان کی فضیلت تمام مہینوں پر جیسے اللہ کی فضیلت تمام خلق اللہ پر ہے حافظ ابن
الحافظ ابن حجر رواہ السلفی واسنادہ ثقات الا ہبۃ اللہ السقطی
حجر کہتا ہے کہ اسکو سلفی نے روایت کیا ہے اور اسکی اسناد ثقات ہیں بجز ہبۃ اللہ سقطی کی
فہو الآفۃ واللہ اعلم حدیث فی رجب یوم ولیلۃ من صام ذلک
اور وہی آفت کی جڑ ہے واللہ اعلم اور حدیث ہے کہ رجب میں ایک رات ہے جو شخص اس دن میں روزہ رکھے
الیوم وقام تلک اللیلۃ کان لہ الاجر کمن صام مائۃ سنۃ وہی
اور اس رات کو بیدار رہے کی ثواب کے واسطے ایسا ہے جیسا اس شخص کے واسطے جو سو برس روزے رکھے اور وہ
لثلث بقین وفیہ بعث اللہ محمدا رواہ الدیلمی عن سلمان فیہ
ستائیسویں تاریخ ہے اور اسی دن اللہ نے محمد کو مبعوث کیا اسکو دیلمی نے سلمان سے روایت کیا ہے اسمیں
خالد بن ہیاج وابن ہیاج متروک لہ احادیث مناکیر کثیرۃ
خالد بن ہیاج داخل ہے اور ابن ہیاج متروک ہے اسکی منکر حدیثیں بہت ہیں
والحمل فیہ علی ابنہ خالد فہو الآفۃ فی ہذا الحدیث وفی فوائد
اور تہمت کا محل اسکے بیٹے خالد پر ہے پس اس حدیث میں وہی آفت کی جڑ ہے اور ہناد نسفی کے
النسفی باسناد منکر عن انس مرفوعا بعثت نبیا فی السابع
فوائد میں باسناد منکر انس سے مرفوعا مروی ہے کہ میں رجب کی ستائیسویں تاریخ
والعشرین من رجب من صام ذلک الیوم ودعا عند افطارہ کانت
نبوت کے ساتھ مبعوث ہوا جو شخص اس تاریخ میں روزہ رکھے اور افطار کے وقت دعا مانگے تو
کفارۃ عشر سنین وفی جزء ابی معاذ الشاہ المروزی فی فضائل
دس برس کا کفارہ ہو جاویگا اور معاذ الشاہ مروزی کے پارہ کتاب میں جو رجب کے فضائل
رجب لعبد العزیز الکتانی من طریق ضمیرۃ عن ابن شوذب عن مطر
میں تصنیف عبد العزیز کتانی کی ہے ضمیرہ کے طریق پر ابن شوذب سے وہ مطر

[illegible] تقریب التہذیب

ابن عباسؓ فی رجب لیلة یکتب للعامل فیها حسنات مائة سنة وذلک

ابن عباسؓ سے روایت ہی کہ رجب میں ایک رات ہی اُس رات میں عباوت کرنیوالے کیواسطے سو برس کی حسنات لکھی جاتی ہیں اور وہ

لثلاث بقین من رجب فمن صلی فیه اثنتی عشرة رکعة یقرأ فی کل رکعة فاتحة الکتاب

رات ستائیسویں رجب کی ہی جو شخص اس رات میں بارہ رکعت نفل اس طور پر پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھے

وسبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر مائة مرة ویستغفر

اور سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر سو دفعہ اور استغفر

الله مائة مرة ویصلی علی النبی صلی الله علیه وسلم مائة مرة ویدعو

الله سو دفعہ اور نبی صلی الله علیہ وسلم پر درود سو دفعہ پڑھے اور اپنے واسطے

لنفسه ما شاء من امر دنیاه او اخرته ویصبح صائما فان الله تعالی

دنیا اور آخرت کی جو چاہے سو دعا مانگے اور صبح کو روزہ رکھے تو الله تعالی بیشک

یستجیب دعاءه الا ان یدعو فی معصیة رواه البیهقی فی شعب الایمان

اُسکی دعا قبول کریگا مگر اُس صورت میں نہیں کہ معصیت کی دعا مانگے اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں ابانؓ

عن ابان عن انس وقال هو اضعف من الذی قبله وعن انس ان رسول

اور وہ انسؓ سے روایت کرتا ہے اور کہتا ہے کہ وہ اپنی پہلی حدیث سے ضعیف تر ہے اور انسؓ سے روایت ہے کہ رسول

الله صلی الله علیه وسلم کان اذا دخل رجب قال اللهم بارک لنا فی رجب وشعبان

الله صلی الله علیہ وسلم جب رجب آتا تو یہ دعا فرماتے الٰہی رجب اور شعبان میں ہمارے واسطے برکت دے

وبلغنا رمضان رواه ابن عساکر فی تاریخه وابن النجار وزاد ابن عساکر وکان اذا کانت لیلة

اور رمضان تک ہمکو پہنچا اسکو ابن عساکر اپنی تاریخ میں اور ابن النجار نے روایت کیا ہے اور ابن عساکر نے اتنا بڑھایا ہے اور رسول الله صلعم

الجمعة قال هذه لیلة غراء ویوم الجمعة یوم ازهر وفی تنزیه الشریعة

جمعہ آتی تو فرماتے کہ یہہ رات روشن سب سے بہتر ہے اور جمعہ کا دن روز شگفتہ ہے اور تنزیہ الشریعت میں

فی الاحادیث الموضوعة حدیث فضل رجب علی سائر الشهور کفضل

جو موضوع حدیثوں کے بیان میں ہے یہہ حدیث ہے رجب کی فضیلت تمام مہینوں پر ایسی ہے جیسے قرآن کی

القرآن علی سائر الکلام رواه الدیلمی عن انسؓ ولم یبین علته وفیه

فضیلت کلام کے تمام انواع پر اسکو دیلمی نے انسؓ سے روایت کیا ہے اور وضع کی علت کچھ نہیں بیان کی اور

من لا یعرف وفی تبیین العجب للحافظ ابن حجر هذا الحدیث بزیادة

مجہول شخص ہے اور حافظ ابن حجر کی کتاب تبیین العجب میں یہہ حدیث بڑھتی لفظ

عن ابی سعید وفیہ اسمعیل التیمی حدیث رجب شهر الله الاصم
ابو سعید سے روایت کیا ہوا اسمیں اسمٰعیل تیمی راوی ہے حدیث رجب اللہ کا مہینہ سنسان ساکت
المنزل الذی افرده الله لنفسه فمن صام فیه یوما ایمانا واحتسابا
خالی مقرر ہے جسکو اللہ نے اپنی ذات کے واسطے جدا کر رکھا ہے پس جسنے اسمیں ایک روزہ ایمان سے ثواب کی امید سے رکھا
استوجب رضوان الله الاکبر وشهر رمضان شهر امتی ترمض
تو وہ اللہ بزرگ کی خوشنودی کا سزاوار ہو گیا اور رمضان کا مہینہ میری امت کا مہینہ ہے کہ جلتے ہیں اسمیں
فیه ذنوبهم فاذا صام عبد مسلم ولم یکذب ولم یغتب فی فطره
انکے گناہ پھر جب روزہ رکھتا ہے کوئی مسلمان بندہ اور نہ جھوٹ بولتا ہے اور نہ غیبت کرتا ہے اور افطار کرتا ہے حلال
طیب یخرج من ذنوبه کما یخرج الحیة من سلخها رواه الحاکم فی
پاکیزہ سے تو نکل جاتا ہے اپنے گناہوں سے ایسا صاف ہو جاتا ہے جیسے سانپ کینچلی سے روایت کیا حاکم نے اپنی تاریخ میں
تاریخه عن ابی سعید فیه ابو هرون العبدی وعصام بن طلیق
ابو سعید سے روایت کیا ہے اسمیں ابو ہرون عبدی ہے اور عصام بن طلیق
لیس بشیء قلت لعل الآفة ابو هرون فانهم کذبوه حتی قال
کسی کام کا نہیں میں کہتا ہوں شاید کہ آفت ابو ہرون ہے کیونکہ انہوں نے اسکو جھوٹا کہا ہے یہاں تک کہ بعضے
بعضهم هو اکذب من فرعون حدیث عن ابی الدرداء وقد
کہتے ہیں کہ وہ فرعون سے بھی زیادہ جھوٹا ہے حدیث ابو الدرداء سے روایت ہے
سأله رجل عن صیام رجب فقال سألت عن شهر کانت الجاهلیة
اور ان سے کسی شخص نے رجب کے روزوں کا حال پوچھا تھا جواب دیا کہ تو نے اس مہینہ سے پوچھا کہ جاہلیت
تعظمه وما زاده الاسلام الا فضلا وتعظیما فمن صام منه
اسکی تعظیم کرتے تھے اور اسلام نے اسکو سوائے فضل اور تعظیم کے اور کچھ زیادہ نہیں کیا پس جسنے اسمیں
یوما تطوعا یحتسب به ثواب الله عز وجل یبتغی به وجه الله مخلصا
کسی دن نفلی روزہ رکھا ثواب سمجھکر اخلاص سے اللہ کی جانب متوجہ ہو تو
اطفأ صومه ذلک الیوم غضب الله تعالی علیه واغلق عنه بابا
اسکا روزہ اسدن اللہ کے غضب کو بجھا دیگا اور دوزخ کے دروازوں
من ابواب النار ولو اعطی ملء الارض ذهبا ما کان ذلک
میں سے ایک دروازہ بند کر دیگا اور اگر وہ زمین بھر کر سونا دے تو بھی اسکا بدلہ

الوراق عن شہر بن حوشب عن ابی هریرة موقوفا من صام یوم
وہ مطر وراق سے وہ شہر بن حوشب سے وہ ابوہریرہ رضی سے موقوفا روایت ہے جسنے رجب کی

سبع وعشرین من رجب کتب الله له صیام ستین شہرا وھو
ستائیسویں تاریخ روزہ رکھا تو اللہ اسکے واسطے تیس مہینے کے روزے لکھیگا اور یہہ

الیوم الذی ھبط فیه جبرئیل علی محمد صلی الله علیه وسلم بالرسالة
وہ دن ہے کہ جسمیں روز جبرئیل محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر رسالت لیکر آیا

وھذا امثل ما ورد فی ھذا المعنی حدیث من صام یوما من رجب
اور یہہ روایت سب اس باب کے تمام روایتوں سے افضل ہے حدیث جسنے رجب میں سے ایکدن روزہ رکھا

وقام لیلة من لیالیه بعثه الله تعالی امنا یوم القیامة ومر علی الصراط
اور اسکی راتوں میں سے ایک رات بیداری کی سو اسکو اللہ تعالی قیامت کے دن امن سے اٹھائیگا اور صراط پر کو

وھو یھلل ویکبر الحدیث رواه الدارمی عن جابر من طریق اسمعیل
لا الہ الا اللہ اور تکبیر پڑھتا چلا جائیگا آخر حدیث تک اسکو دارمی نے جابر سے اسمعیل بن یحیی تیمی کے واسطے سے

بن یحیی التیمی حدیث من احیی لیلة من رجب وصام یوما منه اطعمه
روایت کیا ہے حدیث جسنے رجب میں سے ایک رات شب بیداری کی اور اسمیں سے ایکدن روزہ رکھا اللہ تعالی

الله من ثمار الجنة وکساه من حلل الجنة وسقاه من رحیق المختوم
اسکو جنت کے میوے کھلا دیگا اور جنت کی پوشاک پہنا دیگا اور مہر لگی ہوئی شراب پلا دیگا

رواه الدارمی عن الحسین بن علی فیه خصیبن بن مخارق حدیث
اسکو دارمی نے حسین بن علی سے روایت کیا ہے اس طریق میں حصین بن مخارق اصل ہے حدیث

رجب من الاشہر الحرم وایامه مکتوبة علی ابواب السماء السادسة
اور رجب اشہر الحرام میں سے ہے اور اسکے دن چھٹے آسمان کے دروازوں پر لکھے ہوئے ہیں

فاذا صام الرجل منه یوما وجود صومه بتقوی الله نطق الباب
جب کوئی شخص اسمیں سے کسی دن روزہ رکھتا ہے اور اپنے روزہ کو خدا کے تقوی سے جید پورا کرتا ہو تو وہی دروازہ

ونطق الیوم فقالا یا رب اغفر له واذا لم یتم صومه بتقوی الله
اور وہی دن بولینگے کہینگے اے رب اسکو بخشدے اور اگر خدا کے پرہیزگاری سے وہ روزہ پورا نکیا تو

لم یستغفرا له وقالا خدعتك نفسك رواه ابن شاهین والدار
وہ دونوں اسکے واسطے استغفار نہیں کرینگے اور کہینگے تجکو تیرے نفس نے فریب دیا اسکو ابن شاہین اور دارمی نے

ذلك وتغلق عنه سبعة ابواب جهنم وحرمه الله على النار واوجب له
ہیں سے اور دوزخ کے ساتوں دروازے بند ہوجاتے ہیں اور اللہ اسکو آگ پر حرام کردیگا اور اسکے واسطے جنت

الجنة يتبوأ منها حيث يشاء ومن صام ثمانية ايام كان له مثل ذلك
واجب کردیگا کہ اس میں جہاں چاہے رہے اور جو آٹھ دن روزے رکھے اسکے واسطے ویسا ہی ہے

ورفع كتابه في اعلى عليين ويبعث يوم القيامة من الآمنين ويخرج
اور اسکا نامۂ اعمال اعلیٰ علیین میں لیجاویگا اور قیامت کے دن امن پانے والوں میں اٹھیگا اور اسکے

من قبره ونور وجهه يتلألأ يشرق لاهل الجمع حتى يقولوا هذا
قبر میں سے نور نکلیگا اور اسکا چہرہ روشن ہوگا مجمع کے لوگوں کو روشنی ہو جاویگی یہانتک کہ وہ کہینگے یہ

نبي مصطفى فان ادنى ما يعطى ان يدخل الجنة بغير حساب ومن
کوئی نبی برگزیدہ ہے کیونکہ اسکا ادنی انعام یہ ہے کہ بلا حساب جنت میں چلا جاوے اور جو

صام عشرة فبخ بخ له مثل ذلك وعشرة اضعافه وهو ممن
دس دن روزے رکھے پس کیا خوب کیا خوب اسکے واسطے ویسا ہی ہے اور اسکا دس گونہ اور یہ ان لوگوں میں ہوگا

يبدل الله سيئاته حسنات ويكون في المقربين لله بالقسط
کہ اللہ انکے گناہوں کو حسنات بنا دیگا اور اللہ کے عادل مقربین میں داخل ہوگا

وكمن عبد الله الف عام صائما قائما صابرا محتسبا ومن صام عشرين
اور اس شخص کے مانند ہوجاویگا جسنے ہزار برس ... روزے رکھے ... اور جو بیس دن

يوما كان له مثل ذلك وعشرون ضعفا وهو ممن يزاحم ابراهيم
روزے رکھے اسکے واسطے ویسا ہی ہے اور بیس گونہ زیادہ اور وہ ایسا ہوگا کہ ابراہیم کے خیمہ میں

في قبته ويشفع في مثل ربيعة ومضر كلهم من اهل الخطايا والذنوب
مزاحمت کریگا اور تمام قبائل ربیعہ و مضر ... اور گنہگاروں کی شفاعت کریگا

ومن صام ثلثين يوما كملا كان له مثل ذلك وثلثون ضعفا ونادى
اور جو تیس دن پورے روزے رکھے اسکے واسطے ویسا ہی ہے اور تیس گونہ زیادہ اور منادی

مناد من السماء ابشر يا ولي الله بالكرامة العظمى والنظر الى وجه
پکاریگا آسمان سے کہ بشارت ہو اے اللہ کے ولی بڑی بزرگی ... اور اللہ کی طرف دیکھنے کی

الله الجليل عز وجل في مرافقة النبيين والصديقين والشهداء
... نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کی رفاقت میں

جزاء ولا يستكمل اجره بشيء من الدنيا دون يوم الحساب له اذا امسى
وہ شمار نہیں ہوسکتا اور دنیا کے کسی شئے سے بجز روز قیامت کے اسکا اجر پورا نہیں ہوسکتا اور اسکے روزہ دار کیلئے شام کے وقت

عشر دعوات مستجابات فان دعا بشيء من عاجل الدنيا اعطاه له وادخر
دس دعائیں مقبول ہیں پس اگر دنیا کی کوئی شئے فی الفور مانگے تو اللہ اسکو دیتا ہے اور اسکے واسطے خیر کا

له من الخير كافضل ما دعا به داع من اولياء الله واحبائه واصفيائه ومن صام يومين
ذخیرہ اتنا افضل کہ اللہ کے اولیاء اور دوستوں اور صفیا میں سے کسی نے اسکی دعا کی ہو باقی رکھا ہوا ہے اور جو دو روزے

كان له مثل ذلك وله مع ذلك اجر عشرة من الصديقين في عمرهم
رکھے تو اسکے واسطے اتنا ہی ہے اور اسکے علاوہ اسکے واسطے دس صدیق لوگوں کا اجر ہے جو کہ انہوں نے تمام عمر میں کمایا ہو

بالغة ما بلغت ومن صام ثلثة ايام كان له مثل ذلك وقال الله عز وجل
کہیں تک پہونچ جائے اور جو تین روزے رکھے تو اسکے واسطے اتنا ہی ہے اور افطار کے وقت اللہ

عند افطاره لقد وجب حق عبدي هذا ووجبت له محبتي وولايتي اشهدكم
عزوجل فرماتا ہے کہ میرے اس بندہ کا حق واجب ہو چکا اور اسکے واسطے میری محبت اور امداد واجب ہو گئی اے میرے فرشتو

يا ملائكتي اني قد غفرت له ما تقدم من ذنبه وما تاخر ومن صام اربعة
میں تمکو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے اسکے تمام گناہ پہلے اور پچھلے سب بخشدئے اور جو چار روزے رکھے

ايام كان له مثل ذلك ويبعث يوم القيامة ووجهه مثل القمر ليلة
تو اسکے واسطے اتنا ہی ہے اور وہ قیامت کے دن اس حال میں اٹھیگا کہ اسکا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح

البدر ويكتب له عدد رمل عالج حسنات ويدخل الجنة ويقال تمن
چمکتا ہوگا اور اسکے واسطے نیکیاں عالج کی ریگستان کے برابر لکھی جائینگی اور جنت میں داخل کیا جائیگا اور کہا جائیگا کہ اللہ سے

على الله ما شئت ومن صام ستة ايام كان له مثل ذلك ويعطى نورا
جو تمنا چاہے مانگ لے اور جو چھ روزے رکھے تو اسکے واسطے بھی اتنا ہی ہے اور ایسا نور ملیگا

يستضيء به اهل الجمع يوم القيامة ويبعث في الآمنين حتى يمر
کہ مجمع کے لوگ قیامت کے دن اس سے روشنی لینگے اور امن پانے والے لوگوں میں اٹھیگا یہاں تک کہ صراط

على الصراط بغير حساب ويعافى من عقوق الوالدين وقطيعة الرحم
پر سے بے حساب گذر جائیگا اور ماں باپ کی ایذا دہی اور قطع رحم کا گناہ معاف کیا جاویگا

ويقبل الله عليه بوجهه اذا لقيه ومن صام سبعة ايام كان له مثل
اور جب اللہ سے ملیگا اللہ اسکے چہرہ پر توجہ دیگا اور جو شخص سات دن کے روزے رکھے تو اسکے واسطے اتنا

فوق بعض فيه داود بن المحبر وهو المتهم به وسليمان بن الحكم

موجود ہے اور اس اسناد میں داؤد بن المحبر داخل ہے یہ شخص بدنام ہے اور سلیمان بن الحکم سے

ضعفوه والعلاء بن الكثير مجمع على ضعفه قال الحافظ ابن حجر

اسکو ضعیف بتایا ہے اور علاء بن الکثیر ہے اسکے ضعف پر اجماع ہو چکا ہے حافظ ابن حجر تبیین

في تبيين العجب هذا حديث موضوع ظاهر الوضع قبح الله من وضعه

العجب میں کہتا ہے یہ حدیث موضوع ہے اسکی وضع ظاہر ہے خدا اسکا ناس کرے جسنے اسکو وضع

فوالله لقد قف شعري من قرأته في حال كتابته والمتهم به عندي

پس اللہ کی قسم ہے کہ لکھتے وقت اسکے پڑھنے سے میرا رونگٹا کھڑا ہو گیا اور میرے نزدیک اسکی تہمت

داود بن المحبر والعلاء بن الخالد فكلاهما قد كذب ومكحول لم

داؤد بن المحبر اور علاء بن الخالد پر ہے سو یہ دونوں جھوٹے ہیں اور مکحول نے

يدرك ابا الدرداء ولا يم الله ما حدث به مكحول قط حديث عن

ابو الدرداء کو نہیں دیکھا اور بیشک اللہ کی قسم یہ حدیث مکحول نے کبھی روایت نہیں کی حدیث ہے انس سے

انس قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل رجب بجمعة

سے روایت ہے کہا ہم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رجب سے ایک ہفتہ پہلے خطبہ سنایا

فقال يا ايها الناس انه قد اظلكم شهر عظيم رجب شهر الله

فرمایا اے صاحبو یہ تم پر ایک بڑے مہینہ نے سایہ ڈالا ہے نام رجب ہے کہ اللہ کا مہینہ

الاصم يضاعف فيه الحسنات ويستجاب فيه الدعوات

اصم ہے نیکیاں اس میں دو چند ہو جاتی ہیں اور اسمیں دعائیں قبول ہوتی ہیں اور

تفرج فيه الكربات لا يرد للمؤمن فيه دعوة فمن اكتسب فيه خيرا

اسمیں سختیاں دفع ہوتی ہیں مومن کی دعا اسمیں رد نہیں ہوتی جو شخص اسمیں نیکی کمائی کرے

ضوعف له فيه اضعافا مضاعفة والله يضاعف لمن يشاء

تو اسکے واسطے چند در چند بڑھائی جاتی ہے اور اللہ جسکے واسطے چاہے دو چند کر دیتا ہے

فعليكم بقيام ليله وصيام نهاره فمن صلى في يوم فيه خمسين

سو تم لیلہ اور رات کی بیداری اور دن کا روزہ لازم کر لو جس نے اسمیں پچاس رکعتیں

ركعة يقرء في كل ركعة ما تيسر من القرآن اعطاه الله من

پڑھیں کہ ہر رکعت میں جتنا میسر ہو قرآن پڑھے تو اسکو اللہ تعالیٰ حسنات برابر

والصالحين وحسن اولئك رفيقا طوبى لك ثلث مرات فاذا

معیت میں ترہ وہے اور یہ لوگ کیا اچھے رفیق ہیں تجھکو خوشی ہے تجھکو خوشی ہے تین بار اور جب

اذا اكشف الغطاء فافضيت الى خشم ثواب ربك الكريم فاذا نزل به

جو پردہ اٹھ جاویگا پس تو اپنے رب کریم کے ثواب کے خاتمہ کو پہنچ جاویگا جب اسکے پاس

ملك الموت سقاه ربه عند خروج نفسه من شربة من حياض

فرشتہ آویگا تو اسکو اسکا رب جان نکلنے کے وقت فردوس کے حوضوں میں سے شربت

الفردوس حتى لا يجد الم الموت ويظل في قبره ريان حتى يرد حوض

پلاویگا یہانتک کہ موت کا الم نہیں دیکھیگا پھر اپنی قبر میں وہ تروتازہ رہیگا یہانتک کہ حوض

النبي صلى الله عليه وسلم فاذا خرج من قبره اتاه سبعون الف ملك

صلے اللہ علیہ وسلم کے حوض پر جا پہنچیگا پھر جب وہ اپنی قبر سے نکلیگا اسکے پاس ستر ہزار فرشتے

معهم النجائب من الدر والياقوت ومعهم طرائف الحلى والحلل

عمدہ عمدہ موتی اور یاقوت لئے ہوئے آوینگے اور انکے ساتھ نفیس نفیس زیور اور پوشاک ہوگی

فيقولون يا ولي الله النجا الى ربك الذي اظمأت له نهارك وانحلت له

پس وہ کہینگے اے خدا کے ولی اپنے رب کی پناہ میں چل جسکے واسطے تو سارے دن پیاسا رہا اور اسکے واسطے تونے اپنا جسم

جسمك فهو اول الناس دخولا جنات عدن يوم القيامة مع الفائزين

دبلا کیا پس یہ شخص قیامت کے دن جنات عدن میں جانے کے واسطے جیتنیوں کے ساتھ سب سے اول ہے

رضي الله عنهم ورضوا عنه وذلك هو الفوز العظيم فان كان

خدا انسے راضی اور وہ خدا سے راضی اور یہی بڑی مراد ہے پھر اگر

لكل يوم يصومه صدقة على قدر قوته تصدق بها فهيهات هيهات

ہر ہر روزہ کے دن کے واسطے اسکے توفیق کے موافق خیرات میسر ہو اسنے خیرات کیا ہو تو بہت دور ہے بہت دور ہے

لو اجتمع جميع الخلائق على ان يقدروا قدر ما اعطى ذلك العبد من

اگر تمام خلقت جمع ہو کہ اسکے مقدار جو اس بندہ کو ثواب ملا ہے اندازہ کریں جو اس بندہ کو ثواب

الثواب ما بلغوا معشار العشر مما اعطي ذلك العبد من الثواب رواه

ملا ہے اسکے سویں حصہ کو اندازہ نہ کر سکیں اسکو روایت کیا ابن شاہین نے

ابن شاهين في الترغيب عن مكحول وفي اسناده ظلمات بعضها

ترغیب میں مکحول سے روایت کیا ہے اور اسکے اسناد میں تہ بر تہ

مرة ألبس هو ووالداه كل واحد منهم تاجا مكللا باللؤلؤ والمرجان

ختم کیا تو خود اسکو اور اسکے ماں باپ کو ایک ایک تاج موتیوں اور مونگوں سے جڑا ہوا پہنایا جائیگا

وأمن من فزع يوم القيامة رواه ابن عساكر وقال منكر جدا وفي

اور روز قیامت کے ڈر سے محفوظ رہیگا اسکو ابن عساکر نے روایت کیا ہے اور کہا منکر ہے اور

تبيين العجب هو موضوع انتهى فهذه أحاديث ذكرت فيما حضرني

تبیین العجب میں ہے کہ یہہ حدیث موضوع ہے انتہی پس یہہ وہ حدیثیں ہیں جو کتابوں میں

من الكتب ولم يصح منها على قول الحفاظ شيء وغايته الضعف وجلها

موجود ہیں اور انکے قول کے موافق نہیں ہے کچھ بھی صحیح نہیں ہے اور نہایت ضعیف ہیں اور بیشتر

موضوع والله أعلم ومما اشتهر فيما بين الناس في هذا الشهر ليلة

موضوع ہیں واللہ اعلم اور لوگوں میں اس مہینہ کے مشہور باتوں میں سے لیلۃ

الرغائب وهي أول ليلة جمعة منه وللمشايخ فيها صلاة مشهورة

الرغائب ہے اور لیلۃ الرغائب رجب کی پہلی جمعہ کی شب ہوتی ہے اور مشائخ کی اس میں ایک نماز مشہور

فيما بينهم والمحدثون أنكروها أشد الإنكار حتى قال الإمام

نماز ہے اور محدثین نے سخت انکار کیا ہے یہانتک کہ امام محی الدین

محيي الدين النووي وهذه عبارته وأما صلاة الرغائب و

نووی نے کہا ہے اسکی یہہ عبارت ہے اور لیلۃ الرغائب کی نماز اور

صلاة ليلة نصف من شعبان فليستا بسنتين بل هما بدعتان

شعبان کی پندرھویں شب کی نماز سو یہہ دونوں سنت نہیں ہیں بلکہ یہہ دونوں بدعت

قبيحتان مذمومتان ولا تغتر بذكرهما في كتاب قوت

قبیحہ اور مذموم ہیں اور تو دھوکا نہ کھا اسکے ذکر ہونے سے قوت القلوب میں

القلوب ولا بذكر حجة الإسلام الغزالي لهما في إحياء علوم الدين

اور نہ حجۃ الاسلام امام غزالی کے ذکر سے جو احیاء علوم الدین میں ذکر کیا ہے

ولا بالحديث المذكور فيهما فإن ذلك باطل وقد صنف عز الدين

اور نہ ان دونوں کی حدیث مذکور سے کیونکہ یہہ باطل ہے اور عز الدین

بن عبد السلام كتابا نفيسا في إبطالهما فأحسن فيه وأجاد

بن عبد السلام نے انکے بطلان میں ایک نفیس کتاب تصنیف کی ہے سو اچھا کیا اور عمدہ کیا

الحسنات بعدد الشفع والوتر وبعدد الشعر والوبر ومن صام يوما

برابر گنتی جفت و طاق کی اور برابر گنتی بالون اور پشم کی اون کے عطا کریگا اور جسنے ایکدن روزہ رکھا

كتب الله له به صيام سنة ومن خزن فيه لسانه لقنه الله

تو اسد لکھیگا واسطے اسکے سال بھر کے روزے اور جو شخص اسمین اپنی زبان روکے رہا تو اسکو اسد تعالیٰ بوقت

حجته عند مسألة منكر ونكير ومن تصدق فيه بصدقة كان بها

سوال منکر نکیر کے حجت تلقین کردیگا اور جسنے اسمین کچھ صدقہ دیا تو اس صدقہ سے

فكاك رقبته من النار ومن وصل فيه الرحم وصله الله تعالى

دوزخ کے قید سے اسکی گردن چھوٹ جاویگی اور جسنے اسمین ناتہ دارون سے ملاپ کیا تو اسد تعالیٰ اسسے

في الدنيا والآخرة ونصره على اعدائه ايام حياته ومن عاد فيه

دنیا اور آخرت مین ملاپ کریگا اور زندگی بھر اسکے دشمنون پر اسکی مدد کریگا اور جسنے اسمین بیمار کی

مريضا امر الله كرام ملائكته بزيارته والتسليم عليه ومن صلى

عیادت کی تو اسد تعالیٰ اپنے بزرگ فرشتون کو اسکی زیارت کا اور تسلیم کا حکم دیگا اور جسنے کسی جنازہ کی

على جنازة فكانما احيى موؤدة ومن اطعم مؤمنا طعاما اجلسه الله

نماز پڑھی تو گویا کسی زندہ درگور کو جلا دیا اور جسنے کسی مومن کو کھانا کھلایا تو اسکو اسد تعالیٰ قیامت کے

يوم القيامة على مائدة عليها ابراهيم ومحمد ومن سقى شربة من

دن اس دسترخوان پر بٹھاویگا جسپر ابراہیم اور محمد موجود ہون اور جسنے پانی کا ایک گھونٹ

ماء سقاه الله من الرحيق المختوم ومن كسا مؤمنا كساه الله الف

پلایا تو اسکو اسد تعالیٰ شراب سربمہر پلاویگا اور جسنے مومن کو کپڑے پہنائے تو اسکو اسد تعالیٰ جنت کے

حلة من حلل الجنة ومن اكرم يتيما ورفع يده على راسه غفر الله

پوشاک کے ہزار رقعے پہناویگا اور جسنے یتیم کی خاطرداری کی اور اسکے سر پر ہاتھ پھیرا تو اسکو اسد تعالیٰ برابر

له بعدد كل شعرة مستها يده ومن استغفر الله عز وجل فيه مرة

گنتی ہر بال کے جسکو ہاتھ سے چھوا ہو مغفرت دیگا اور جسنے خدائے عز وجل سے ایک بار مغفرت

واحدة غفر الله له ومن سبح الله تسبيحة او هلله تهليلة كتب

مانگے تو اسکو اسد تعالیٰ بخشیگا اور جسنے ایک بار سبحان اسد کہا یا ایک بار لا الہ الا اسد پڑھا تو وہ اسد کے ہان

عند الله من الذاكرين الله كثيرا والذاكرات ومن ختم فيه القرآن

اسد کے بہت ذکر کرنیوالون اور ذکر کرنیوالیون مین لکھا جاویگا اور جسنے اسمین ایکبار قرآن

بالمغفرة وحقن الدماء وان من صام له استوجب مغفرة جميع

ما سلف الى غير ذلك من الفضائل حديث كذب موضوع مختلق

وقال مجمع الشيخ فيه كثيرا من الصلوة التي ليست من السنة في شيء بل هي

بدع منكرة وزعم العوام انها سنن والاصل والمعول عليه في هذا

الباب ما صح عنه صلى الله عليه وسلم لا تخصوا ليلة الجمعة بقيام

من بين الليالي ولا تخصوا يوم الجمعة بصيام من بين الايام الا

ان يصوم احدكم اي يوردوا امثاله مما يدل على ان ما ابدع منكرة

مما ليس لها اثر من السنة والله اعلم قال العبد الضعيف اصلح

الله حاله ووصل الى ما يرضى ماله هذا ما ذكره السيد الشريف على طريق اهل

التحقيق من الاسانيد ونقل الاحاديث وتصحيحها مما لا مزيد عليه

في هذا الباب من المبالغة ويكفيهم ان يقولوا لم يصح ذلك

عندنا واعجب من الشيخ محي الدين النووي مع سلوكه طريق الانصاف

في الابواب الفقهية وعدم تعصبه مع الحنفية كما هو دأب الشافعية

اطال الامام المذکور فی فتاواہ ایضا ذمہما وتقبیحہما وانکارہما

امام مذکور نے اپنے فتاوے میں بھی ان دونون کی مذمت اور تقبیح اور انکار بہت دراز کیا ہے

فقال وینبغی ترکہما والاعراض عنہما والانکار علی فاعلہما

سو کہا ہے کہ چاہئے انکا ترک کرنا اور انسے روگردانی اور انکے پڑھنے والون پر انکار کرنا ضروری ہے

وعلی ولی الامر وفقہ اللہ منع الناس من فعلہما فانہ راع وکل

اور حاکم پر خدا اسکو توفیق دے انکے پڑھنے سے لوگون کو منع کر دینا لازم ہے کیونکہ حاکم محافظ ہوتا ہے اور ہر

راع مسؤول عن رعیتہ وقد صنف بعض العلماء کتبا فی انکارہما

محافظ سے اپنی رعیت کی بابت جواب طلب ہوگا اور بیشک بعض علما نے ان نمازون کی انکار اور مذمت میں

وذمہما وتسفیہ فاعلہما وقال الشیخ شہاب الدین احمد بن

اور انکے پڑھنے والون کی حماقت میں کتابین لکھی ہین اور شیخ شہاب الدین احمد بن

حجر المکی الہیتمی ہذا مذہبنا ومذہب المالکیۃ واخرین من

حجر مکی ہیتمی کہتا ہے یہہ ہمارا مذہب اور مالکی علماء کا اور اور اماموں کا

الائمۃ ومذہب اکثر علماء الحجاز ومذہب فقہاء المدینۃ

اور حجاز کے اکثر علماء کا اور مدینہ کے فقہاء کا یہی مذہب ہے

وقد صنف الشیخ المذکور کتابا فی ہذا الشان وفیہ حدیث من

اور شیخ مذکور نے اس بیان میں ایک کتاب تصنیف کی ہے اور اس کتاب میں یہ ہے کہ یہہ حدیث جسنے

صلی لیلۃ سبع وعشرین من رجب ثنتی عشرۃ رکعۃ وذکر

رجب کی ستائیسوین شب کو بارہ رکعتین پڑھین اور ان رکعتون کی کیفیت

کیفیتہا ثم اصبح صائما ثم ذکر انہا اللیلۃ التی بعث فیہا محمد

بیان کردی ہے پھر صبح کو روزہ رکھا پھر ذکر کیا کہ یہہ وہ رات ہے کہ جسمین محمد صلی اللہ علیہ

صلی اللہ علیہ وسلم حدیث موضوع ولہ طرق اخری فیہا زیادۃ

وسلم مبعوث ہوے ہین یہہ حدیث موضوع ہے اور اسکے اور طریق بھی ہین جنمین کچھ زیادتی ہے

وفی سندہا متہمان بالکذب وفی حدیث رجب شہر اللہ وشعبان

اور اسکی سند میں جھوٹ بولنے میں دو شخص بدنام ہین اور اسی میں یہہ حدیث ہے کہ رجب اللہ کا مہینہ ہے اور شعبان

شہری ورمضان شہر امتی وان رجب شہر مخصوص

میرا مہینا ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے اور بیشک رجب کا مہینا مغفرت سے

لہ تقبیح زشت کردن ۱۲ — لہ تسفیہ نادان شمردن ۱۲ — سلہ یعنی ابن حجر مکی

يسجد ويقول مثل ما قال في السجدة الأولى ثم يسأل الله وهو ساجدا
حاجته فإن الله لا يرد سائله قال صاحب جامع الاصول في هذا
الحديث مما وجدته في كتاب رزين ولم اجده في واحد من الكتب
الستة والحديث مطعون فيه انتهى وقد ذكر في كتاب
بهجة الاسرار ذكر ليلة الرغائب في ذكر سيدنا وشيخنا القطب الرباني
والغوث الصمداني الشيخ محي الدين عبد القادر الحسني الجيلاني
قال اجتمع المشائخ وكانت ليلة الرغائب الاخرى ذكر الحكاية
وذكر ايضا انه نقل عن الشيخين القدوتين ابني الشيخ عبد الوهاب
والشيخ عبد الرزاق قالا اخبرنا الشيخ بقا بن بطو يوم
الجمعة الخامس من رجب سنة ثلث واربعين وخمسمائة الليلة
والدنا الشيخ محي الدين عبد القادر رضي الله عنه وقال لنا الا تسألوني عن
سبب بكوري اليوم اني رأيت البارحة نورا اضاءت به الآفاق
وعم اقطار الوجود ورأيت اسرار ذوي الاسرار فمنها ما يتصل

فما نحن فيه اولى بذلك لنسبته الى المشايخ العظام والعلماء الكرام

پس یہ کہ ہمیں ہماری بحث میں اعتبار کے لیے اولی تر ہے یعنی بہتر ہے کیونکہ نسبت دی مشایخ عظام اور علماء کرام سے

رحمهم الله وقدس اسرارهم هذا وقد ذكر صاحب جامع الاصول في

خدا انکو رحمت کرے اور انکے اسرار پاکیزہ کرے یہ نسبت کہا ہے یہ یاد رکھو اور جامع الاصول کے مؤلف نے

كتابه حديثا من كتاب رزين مع ان موضوع ذلك الكتاب يجمع

اپنی کتاب میں ایک حدیث رزین کی کتاب میں سے ذکر کی ہے باوجود یکہ اس کتاب کا موضوع جمع کرنا ہے ١٣

احاديث الكتب الستة المسماة بالصحاح الست واذا لم يجد

کتاب کی حدیثیں جمع کرنیکا ہے جنکو صحاح ستہ کہتے ہیں اور جب مؤلف نے ان کتابوں میں

هذا الكتب حديثا في ذلك ورده من كتاب اخر استيفاء وتكميلا

کوئی حدیث اس باب کی نہ پائی تو اسکو اور کتاب میں سے پورا اور کامل کرنے کے واسطے لایا ہے

وقال عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر صلوة الرغائب

اور کہا ذکر انس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ الرغائب کی نماز کا ذکر فرمایا

وهي اول ليلة جمعة من رجب يصلي فيها بين المغرب والعشاء اثنتي عشرة

اور لیلۃ الرغائب رجب کے اول جمعہ کی شب ہوتی ہے پڑھے بیچ مغرب اور عشا کے بارہ

ركعة بست تسليمات كل ركعة بفاتحة الكتاب والقدر ثلثا

رکعت چھ سلام سے یعنی دو دو پڑھے ہر ہر رکعت میں سورہ فاتحۃ الکتاب اور تین بار انا انزلناہ

وقل هو الله احد ثنتي عشرة مرة فاذا فرغ من صلوته قال اللهم

اور بارہ دفعہ قل ہو اللہ احد پڑھے جب وہ نماز سے فارغ ہو چکے تو سلام کے بعد اللہم

صل على محمد النبي الامي وعلى اله بعدما يسلم سبعين مرة ثم

صل علی محمد النبی الامی اور اسکی آل پر ستر بار پڑھے پھر ایک

يسجد سجدة ويقول في سجوده سبوح قدوس رب الملائكة والروح

سجدہ کرے اور سجدہ میں سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح ستر

سبعين مرة ثم يرفع راسه ويقول رب اغفر وارحم وتجاوز عما تعلم

بار کہے پھر سجدہ سے سر اٹھا کر کہے رب اغفر الخ یعنی بخشدے اور رحم کر اور ان گناہوں سے جو تو جانتا ہے درگذر کر

انك انت العلي الاعظم وفي اخرى الاعز الاكرم سبعين مرة ثم

بیشک تو بزرگ اور اعظم ہے اور ایک روایت میں اعز اکرم ہے ستر مرتبہ پڑھے پھر

صلى الله عليه وسلم ما معنى قولك رجب شهر الله قال لانه مخصوص

صلی اللہ علیہ وسلم آپ جو فرماتے ہیں رجب اللہ کا مہینہ ہے اسکے کیا معنی ہیں فرمایا اسواسطے کہ یہ مہینہ مغفرت سے

بالمغفرة الحديث وفيه لا تغفلوا عن اول ليلة الجمعة في رجب

مخصوص ہے آخر حدیث تک اور اس حدیث میں ہے کہ رجب میں پہلے جمعہ کی رات سے غافل نہ ہو کیونکہ جاتا

فانها ليلة تسميها الملائكة الرغائب وفيه ما من احد يصوم يوم

کیونکہ یہ ایسی رات ہے کہ فرشتے اسکو رغائب کہتے ہیں اور اس حدیث میں ہے جو کوئی جمعرات

الخميس في رجب ثم يصلي فيما بين العشاء والعتمة يعني ليلة الجمعة ثنتي عشرة

دن رجب میں روزہ رکھے پھر مغرب اور عشاء کے بیچ میں یعنی شب جمعہ کو بارہ رکعت نفل پڑھے

وساق الحديث في صفة الصلوة ثم قال وفيه علي بن عبد الله قال

اور باقی حدیث نماز کی صفت میں بیان کی پھر کہا کہ اسکی اسناد میں علی بن عبد اللہ ہے ابن جوزی نے

ابن الجوزي اتهموه به ونسبوه الى الكذب وسمعت شيخنا يقول

کہا ہے کہ لوگوں نے اسکو اس حدیث کے وضع میں متہم کیا ہے اور اسکو کذب کی طرف منسوب کیا ہے اور میں نے اپنے استاد سے سنا ہے کہ کہتے تھے

رجاله مجهولون ففتشت عنهم جميع الكتب فما وجدتهم زاد بل

اسکے راوی مجہول ہیں پھر میں نے انکے حال کی تمام کتابوں میں تلاش کی سو میں نے نہیں پایا اور زیادہ کہا بلکہ

لعلهم لم يخلقوا وقال الحافظ العراقي في اماليه قد تساهل الحافظ

شاید یہ لوگ پیدا نہیں ہوئے اور حافظ عراقی اپنی امالی میں کہتا ہے بیشک حافظ ابو الفضل

ابو الفضل محمد بن ناصر السلامي في ايراده هذا الحديث في المجلس

محمد بن ناصر سلامی نے اس حدیث کے وارد کرنے میں اور امالی ابن ناصر کی چودہویں مجلس

الرابع عشر من امالي ابن ناصر وقوله انه حسن غريب وحديث

میں لایا ہے اور یہ کہدیا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے

انس مرفوعا من صلى المغرب اول ليلة من رجب ثم صلى بعدها

انس کی حدیث مرفوع جو شخص رجب کی پہلی رات نماز فریضہ مغرب پڑھے اور اسکے بعد بیس

عشرين ركعة الحديث واخره وجاز على الصراط كالبرق بغير

رکعت پڑھے آخر حدیث تک اور اسکے آخر میں ہے اور صراط پر سے بجلی کی مانند بے حساب

حساب ولا عذاب رواه الجوزقاني وفيه مجاهيل وحديث من

اور بے عذاب گذر جاویگا اسکو جوزقانی نے روایت کیا ہے اور اس میں مجہول راوی ہیں اور حدیث

به ومنها ما يمنعه مانع من الاتصال به وما اتصل به سر الاتضاعف
ساتھ اور بعضے ایسے تھے کہ کوئی مانع متصل ہونے سے روک رہا تھا اور جو اس سے متصل تھا سو دوسرا نور حقیقت کا
نوره فتطلبت ينبوع ذلك النور فاذا هو صادر عن الشيخ عبد القادر
تھا سو میں نے اس نور کا چشمہ تلاش کیا تو وہ نور شیخ عبد القادر سے پیدا ہوا تھا
فاردت الكشف عن حقيقته فاذا هو نور شهوده قابل نور قلبه
پھر میں نے اس کی حقیقت دریافت کرنی چاہی تو وہ ان کے شہود کا نور منکشف ہوا کہ ان کے دل کے نور سے مقابل ہو رہا تھا
وتمازج هذان النوران وانعكس ضياءهما على مرآة حاله واتصلت
اور یہ دونوں نور آپس میں ایک دوسرے کو نور دے رہے تھے اور ان دونوں کی روشنی ان کی آئینہ حال پر چمک رہی تھی اور ملی ہوئی تھیں
اشعة المتقادحات من محل جمعه الى صف تفرقته فاشرق بها
شعاعیں جمع ہونے کے موقع سے متفرق ہونے کے صف تک پہنچ رہی تھیں سو اس سے ساری دنیا روشن
الكون ولم يبق ملك نزل الليلة الا اتاه وصافحه واسمه عندهم
ہو رہی تھی اور جو فرشتے اس رات کو نازل ہوتے تھے سب ان کے پاس آئے اور مصافحہ کیا اور اس ملائکہ کا نام ان کے نزدیک
الشاهد والمشهود قال فاتيناه وقلنا له اصليت الليلة صلوة
شاہد و مشہود ہے وہ دونوں کہتے ہیں کہ پھر ہم ان کے پاس آئے اور ہم نے پوچھا کیا آپ نے آج رات کو صلوٰۃ
الرغائب فانشد شعرا اذا نظرت عيني وجوه حبائب * فتلك
الرغائب پڑھی ہے تب انہوں نے یہ شعر پڑھا جس وقت میری آنکھ نے حبیبوں کی صورتیں دیکھیں پس وہی میری نماز
صلاتي في ليالي الرغائب * وجوه اذا ما اسفرت عن جمالها
لیلۃ الرغائب میں بھی ہے ۔ چہرے ہیں جب اپنا جمال ظاہر کرتے ہیں
اضاءت بها الاكوان من كل جانب * ومن لم يوف الحب ما يستحقه
تو تمام عالم ہر ایک طرف سے روشن ہو جاتا ہے ۔ اور جس نے محبت کو جیسا کہ حق ہے پورا نہیں کیا
فذلك الذي لم يأت قط بواجب * وذكر في تنزيه الشريعة في
تو وہ شخص وہ ہی کہ کبھی اس نے کوئی واجب ادا نہیں کیا ۔ اور تنزیہ الشریعۃ میں احادیث
الاحاديث الموضوعة حديث انس بن مالك مرفوعا رجب
موضوعہ میں حدیث انس بن مالک کی جو مرفوع ہے مذکور ہے ۔ رجب
شهر الله شعبان شهري رمضان شهر امتي قيل يا رسول الله
اللہ کا مہینہ ہے شعبان میرا مہینہ ہے رمضان میری امت کا مہینہ ہے کسی نے پوچھا یا رسول اللہ

يقرأ في كل ركعة فاتحة الكتاب وسورة من القرآن ويتشهد في كل

ركعتين ويسلم في آخرهن ثم يقول سبحان الله والحمد لله ولا إله

إلا الله والله أكبر مائة مرة ويستغفر مائة مرة ويصلي على النبي

صلى الله عليه وسلم مائة مرة ويدعو بما شاء من أمر دنياه ودينه ويصبح صائما

فإن الله يستجيب دعاءه كله إلا أن يدعو في معصية ثم قال البيهقي

وفيه منها أن اعلم أنه قد اشتهر فيما بين العوام من أهل الهند أن

معراجه صلى الله عليه وسلم كان في السابع والعشرين من رجب و

[illegible] فيه منها أن [illegible] بينهم في [illegible] من [illegible]

الزيارة النبي صلى الله عليه وسلم [illegible] البلاد النائية [illegible]

[illegible] وقال [illegible] هذا القول [illegible]

[illegible] عشر من [illegible] الأول [illegible]

من [illegible] الأولى [illegible]

اشتهر بين الناس من [illegible] عشر من رجب [illegible]

صام یوما من رجب وصلی فیه اربع رکعات یقرأ فی اول رکعة مائة
جسنے رجب میں ایک روزہ رکھا اور اس میں چار رکعت نفل پڑھیں کہ اول رکعت میں
مرة آیة الکرسی وفی الرکعة الثانیة مائة مرة قل هو الله احد لم یمت
آیۃ الکرسی سو بار اور دوسری رکعت میں قل ہو اللہ احد سو بار پڑھے وہ جب تک کہ
حتی یری مقعده من الجنة قال ابن الجوزی فیه مجاهیل ومتروك
اپنی نشستگاہ جنت میں نہ دیکھ لے نہیں مریگا ابن الجوزی کہتا ہے اسمیں مجہول اور متروک راوی ہیں
حدیث من صلی لیلة سبع وعشرین من رجب ثنتی عشرة رکعة
حدیث جسنے رجب کی ستائیسویں شب میں بارہ رکعات نفل پڑھیں
یقرأ فی کل رکعة منها بفاتحة الکتاب وسورة فاذا فرغ من صلوته
کہ ہر ایک رکعت میں فاتحۃ الکتاب اور کوئی سورہ پڑھے اور جب نماز سے فارغ ہو
قرأ فاتحة الکتاب سبع مرات وهو جالس ثم یقول سبحان الله
تو بیٹھے ہوئے سات بار فاتحۃ الکتاب پڑھے پھر چار بار یہ پڑھے
والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر ولا حول ولا قوة الا بالله
سبحان اللہ آخر کلمہ تک [illegible]
العلی العظیم اربع مرات ثم اصبح صائما حط الله عنه ذنوب ستین
[illegible] پھر صبح کو روزہ رکھے تو اللہ تعالی اس شخص سے ساٹھ برس کے گناہ دور
سنة وهی اللیلة التی بعث الله فیها محمدا صلی الله علیه وسلم هذا الحدیث
کر دیگا اور یہ وہ رات ہے جس میں اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت دی اس حدیث کو
عزاه ابن حجر الی موضوعات ابن الجوزی ولا یوجد فیها فلعله
ابن حجر نے ابن الجوزی کے موضوعات میں [illegible]
فی بعض النسخ دون بعض قال الحافظ ابن حجر وروینا من
کسی نسخہ میں ہو گی اور حافظ ابن حجر کہتا ہے اور ہمکو انس کی
حدیث انس مرفوعا فی رجب لیلة یکتب للعامل فیها حسنات
حدیث کی مرفوعا روایت پہنچی ہے رجب میں ایک رات ہے [illegible]
مائة سنة وذلك لثلث بقین من رجب فمن صلی اثنتی عشرة رکعة
کے حسنات لکھے جاتے ہیں اور یہ رات رجب کی ستائیسویں رات ہے سو جو کوئی بارہ رکعت پڑھے

التي تذبح للاصنام والمراد ههنا المعنى الاول

شهر شعبان

ماہ شعبان

في القاموس شعبان شهر معروف والجمع شعبانات وشعابين

من تشعّب تفرّق كالتشعب وفي الحديث انما سمي شعبان لانه

يتشعب فيه خير كثير للصائم فيه حتى يدخل الجنة رواه

الرافعي في تاريخه عن انس والكلام في هذه الرسالة على

ثلث مقالات المقالة الاولى فيما ورد في فضل شهر

شعبان والصيام فيه مطلقا من غير تخصيص بليلة النصف منه

احاديث الكتب الستة شعبان بين رجب وشهر رمضان

يغفل الناس عنه يرفع فيه اعمال العباد فاحب ان لا يرفع

عملي الا وانا صائم رواه البيهقي في شعب الايمان عن اسامة

شعبان شهري ورمضان شهر الله رواه الديلمي في فردوس

شعبان میرا مہینا ہے اور رمضان اللہ کا مہینا ہے اسکو دیلمی نے فردوس

الاخبار عن عائشة رضي الله عنها وعن انس قال كان رسول

الاخبار میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے اور انس سے روایت ہے کہ کہا کہ رسول

والدعو والصلوة وتسمية بيوم الاستفتاح وتسمية بيوم الرجم روزة والله اعلم

اور نماز میں پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں اور یوم الاستفتاح اور یوم رجم روزہ ... والله اعلم

ومما كان في ابتداء الاسلام ثم نسخ على قول الجمهور العتيرة بفتح العين المهملة

اور وہ جو ابتداء اسلام میں جاری تھا پھر جمہور کے قول پر منسوخ ہوگیا عتیرہ ہے عین مہملہ کے زبر

وكسر المثناة الفوقانية على وزن الكريمة والعتيرة شاة تذبح في شهر رجب

اور تاء دو نقطہ فوقانی کے کسرہ سے کریمہ کے وزن پر اور عتیرہ بکری ہوتی ہے جو رجب میں ذبح کرتے ہیں

وكان في صدر الاسلام ثم نسخ ونقل الطيبي ان ابن سيرين كان يذبح العتيرة

اور پھر ابتداء اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوگیا اور طیبی نے نقل کیا ہے کہ ابن سیرین ماہ رجب میں عتیرہ ذبح کیا

في شهر رجب وهذا يشعر بان المنسوخ وجوبها والله اعلم واخرج البخاري

کرتا تھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عتیرہ کا وجوب منسوخ ہوگیا ہے ... والله اعلم اور بخاری اور مسلم

ومسلم عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا فرع ولا

نقل کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی نبی صلی الله علیہ وسلم سے روایت کرتا ہے کہ فرمایا نہ فرع ہے اور نہ

عتيرة قال الراوي الفرع اول نتاج كان ينتج لهم كانوا يذبحونه

عتیرہ ہے راوی کہتا ہے کہ فرع اونٹنی کا پہلا بچہ ہے جو ان کے پیدا ہوتا تھا وہ اسکو اپنے بتوں کے نام پر

لطواغيتهم والعتيرة في رجب وفي حديث الترمذي وابي داود

ذبح کیا کرتے تھے اور عتیرہ رجب میں ذبح کرتے تھے اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور

والنسائي وابن ماجة انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم بعرفة

ابن ماجہ کی حدیث میں ہے کہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم سے عرفات میں ... سنا

فسمعته يقول يا ايها الناس ان على كل اهل بيت في كل عام

آپ صلعم سے سنا کہ فرماتے تھے اے لوگو ہر ایک اہل بیت پر ہر سال

اضحية وعتيرة هل تدرون ما العتيرة هي التي تسمونها الرجبية

قربانی اور عتیرہ لازم ہے تم جانتے بھی ہو کہ عتیرہ کیا ہوتا ہے عتیرہ وہی ہے جسکو تم رجبیہ کہتے ہو

قال الترمذي وهذا حديث غريب ضعيف الاسناد وقال

ترمذی کہتا ہے اور یہ حدیث غریب ہے اسناد میں ضعیف ہے اور ابو داؤد

ابو داود والعتيرة منسوخة وقد جاءت العتيرة بمعنى الذبيحة

کہتا ہے عتیرہ منسوخ ہے اور کبھی عتیرہ اس ذبیحہ کو بھی کہتے ہیں

الترمذي وابو داود والنسائي ايضا قالت كان رسول الله صلى الله

نقل کی ہے اور ابو داود اور نسائی نے بھی وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عليه وسلم يصوم حتى نقول لا يفطر ويفطر حتى نقول لا يصوم وكان يصوم

روزے رکھتے جاتے تھے یہاں تک کہ ہم کہنے لگتے کہ اب افطار نہیں کریں گے اور افطار فرماتے جاتے یہاں تک کہ ہم کہنے لگتے کہ اب روزہ نہیں رکھیں گے [illegible]

شعبان او عامة شعبان وفي رواية اخرى له كان رسول الله

اور تمام شعبان میں یا اکثر شعبان میں روزے رکھا کرتے تھے اور ان کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

صلى الله عليه وسلم يصوم شعبان الا قليلا وفي اخرى كان يصوم

علیہ وسلم شعبان میں روزے رکھا کرتے تھے مگر کچھ تھوڑے دن [illegible] اور ایک روایت میں ہے کہ تمام شعبان کے

شعبان كله وفي رواية البخاري ومسلم قالت لم يكن النبي صلى الله

روزے رکھا کرتے تھے اور بخاری و مسلم کی روایت میں ہے کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ

عليه وسلم يصوم شهرا اكثر من شعبان فانه كان يصوم شعبان

علیہ وسلم کسی مہینہ میں شعبان سے زیادہ روزے نہیں رکھا کرتے تھے کیونکہ شعبان کے سارے روزے

كله وكان يقول خذوا من العمل ما تطيقون فان الله لا يمل حتى

رکھا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے [illegible] اس لئے کہ اللہ نہیں تھکتا یہاں تک کہ

تملوا الحديث وعن ابي هريرة نحوه وقال ابو داود وزاد ابو هريرة

تم ہی تھک جاؤ [illegible] ابو ہریرہ سے بھی اسی کے موافق روایت ہے اور ابو داود کہتے ہیں [illegible]

كان يصوم الا قليلا بل كان يصومه كله وعن ام سلمة قالت ما رأيت رسول الله صلى الله

[illegible]

عليه وسلم يصوم شهرين متتابعين الا شعبان ورمضان اخرجه

[illegible]

الترمذي وعند ابي داود لم يكن يصوم من السنة شهرا تاما الا

نقل کیا ہے اور ابو داود کے ہاں ہے [illegible]

شعبان كان يصله برمضان واخرجه النسائي الروايتين وله

شعبان کے کہ اس کو رمضان سے ملا دیتے تھے [illegible]

في اخرى ما رأيته يصوم شهرين متتابعين الا انه كان يصل شعبان

[illegible]

الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل رجب قال اللهم بارك لنا في رجب
صلے اللہ علیہ وسلم جب رجب آتا تو یہہ کہا کرتے الٰہی برکت دے واسطے رجب اور شعبان میں
وشعبان وبلغنا رمضان رواه ابن عساكر وابن النجار وعن عائشة
برکت دے اور ہمکو رمضان میں پہنچا دے اسکو ابن عساکر اور ابن نجار نے روایت کیا ہے اور عائشہ رضی اللہ عنہا
رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم حتى
سے روایت ہے کہ تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے چلے جاتے یہانتک کہ
نقول لا يفطر ويفطر حتى نقول لا يصوم وما رأيت رسول الله
ہم کہنے لگتے کہ اب افطار نہیں کرینگے اور کبھی افطار کئے جاتے یہانتک کہ ہم کہتے کہ اب روزہ نہ رکھینگے اور نہ دیکھا رسول اللہ صلی اللہ
صلى الله عليه وسلم استكمل صيام شهر قط الا رمضان وما رأيته
علیہ وسلم کو میں نے دیکھا کہ بجز رمضان کے کسی مہینے کے روزے پورے رکھتے ہوں اور نہ دیکھا حضرت کو
في شهر اكثر منه صياما في شهر شعبان وفي رواية عن ابي سلمة
کہ کسی مہینہ میں شعبان سے زیادہ روزے رکھتے ہوں اور ایک روایت میں ابو سلمہ سے روایت ہے
قال سألت عائشة رضي الله عنها عن صيام رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت
کہتا ہے کہ پوچھا میں نے عائشہ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے روزوں کا حال پوچھا سو انہوں نے کہا
كان يصوم شعبان الا قليلا اخرج الاول البخاري ومسلم والموطا
کہ شعبان میں روزے رکھا کرتے تھے مگر تھوڑے یعنی کم افطار کرتے تھے پہلی روایت بخاری اور مسلم اور موطا اور ابو داود
وابو داود واخرج الثانية مسلم والنسائي وفي رواية الترمذي
نے نقل کی ہے اور دوسری روایت مسلم اور نسائی نے نقل کی ہے اور ترمذی کی روایت میں ہے
قال ما رأيت النبي صلى الله عليه وسلم في شهر اكثر صياما منه في شعبان
کہتا ہے نہیں دیکھا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی مہینہ میں شعبان سے زیادہ روزے رکھتے ہوئے نہیں رکھا شعبان
كان يصومه الا قليلا بل كان يصومه كله وفي اخرى لابي داود
روزے ہی رکھتے تھے مگر کچھ کم یعنی چھوڑتے تھے بلکہ سارے مہینہ کے روزے رکھتے تھے اور ابو داود کی ایک روایت
قالت كان احب الشهور الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يصوم
کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو روزے رکھنے کے واسطے محبوب تر مہینہ شعبان تھا پھر
شعبان ثم يصله برمضان واخرج النسائي ايضا رواية
ملا دیتے اسکو رمضان سے ملا دیتے تھے اور نسائی نے بھی ترمذی کی روایت

بن زنجويه وعنها قالت لم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم في شهر

اكثر صياما منه في شعبان لانه تنسخ ارواح الاحياء في الاموات

حتى ان الرجل يتزوج وقد رفع اسمه فيمن يموت وان الرجل

ليحج وقد رفع اسمه فيمن يموت وعنها ان النبي صلى الله عليه وسلم

كان يصوم شعبان كله فسألته قال ان الله يكتب فيه كل نفس

ميتة تلك السنة فاحب ان ياتيني اجلي وانا صائم [illegible]

[illegible] كتابة اجله [illegible] اذا اتى

في [illegible] الموت [illegible]

وان [illegible] قال الشيخ الامام ابو الحسن

[illegible] عائشة رضي الله عنها قالت كان رسول الله

صلى الله عليه وسلم يصوم شعبان كله حتى يصله برمضان

ولم يكن يصوم شهرا تاما الا شعبان فقلت يا رسول الله ان

شعبان لمن احب الشهور اليك [illegible] قال نعم يا عائشة انه ليس [illegible]

To: www.al-mostafa.com

برمضان وعن اسامة قال قلت يا رسول الله لم ارك تصوم من شهر من
ملا دیتے تھے اور اسامہ سے روایت ہے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ نہیں دیکھا میں آپ کو مہینوں میں سے کسی مہینہ میں

الشهور ما تصوم من شعبان قال ذلك شهر يغفل الناس عنه بين رجب
روزے رکھتے کہ اتنے روزے رکھتے ہوں جتنے شعبان میں رکھتے فرمایا یہ مہینہ ہے کہ اس سے لوگ غافل ہیں رجب اور

ورمضان وهو شهر يرفع فيه الاعمال الى رب العالمين فاحب ان
رمضان کے بیچ میں اور یہ وہ مہینہ ہے کہ اس میں اعمال رب العالمین کے آگے پیش ہوتے ہیں پس میں چاہتا ہوں کہ

يرفع عملي وانا صائم اخرجه النسائي احاديث من غيرها من الكتب
میرا عمل ایسے وقت پیش ہو کہ میں روزے سے ہوں اسکو نسائی نے نقل کیا ہے حدیثیں اور کتابوں کی سوائے صحاح ستہ مذکورہ

وفيه احاديث جامع الكبير واحاديث ذكرها الشيخ الامام العارف
اور اس میں حدیثیں جامع الکبیر کی ہیں اور وہ حدیثیں جو شیخ امام عارف باللہ

بالله ابو الحسن البكري رحمة الله عليه شعبان بين رجب وشهر
ابو الحسن بکری رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیں ہیں ماہ شعبان جو رجب اور ماہ رمضان

رمضان يغفل الناس عنه يرفع فيه اعمال العباد فاحب ان لا يرفع
کے بیچ میں ہے اس سے لوگ غفلت کرتے ہیں اس مہینہ میں بندوں کے اعمال اٹھائے جاتے ہیں پس میں چاہتا ہوں کہ میرا عمل

عملي الا وانا صائم رواه البيهقي في شعب الايمان وعن عطاء بن يسار
ایسے حال میں پیش ہو کہ میں روزہ دار ہوں اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے اور عطا بن یسار سے

قال لم يكن رسول الله عليه الصلاة والسلام في شهر اكثر صياما منه
کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ماہ شعبان سے زیادہ کسی مہینہ میں روزے

في شعبان وذلك انه ينسخ فيه آجال من يموت في السنة عن ابي امامة
نہ رکھتے تھے اور یہ اسلئے کہ اس مہینہ میں اس سال مرنے والوں کی اجلیں لکھی جاتی ہیں ابی امامہ سے روایت ہے

شعبان شهري ورمضان شهر الله رواه الديلمي في مسند الفردوس
شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان اللہ کا مہینہ ہے اسکو دیلمی نے مسند الفردوس میں روایت کیا ہے

عن عائشة ان امرأة ذكرت لها انها تصوم رجب فقالت ان كنت
عائشہ سے روایت ہے کہ کسی عورت نے ان سے ذکر کیا کہ وہ رجب میں روزہ رکھا کرتی ہے عائشہ نے کہا کہ اگر

صائمة شهرا لا محالة فعليك بشعبان فانه فيه الفضل رواه
کسی مہینہ میں تجھ کو ضرور روزہ رکھنا ہی ہے تو لازم کر شعبان کو کیونکہ اس میں فضیلت ہے اسکو روایت کیا

المقالة الثانية فيما ورد في فضل ليلة النصف من شعبان بخصوصها عن

دوسرا مقالہ ان احادیث میں جو خاص شعبان کی پندرھویں شب کی فضیلت میں آئی ہیں

عكرمة في قول الله سبحانه فيها يفرق كل أمر حكيم قال في ليلة النصف من

[illegible]

شعبان يبرم أمر السنة وينسخ الأحياء ويكتب الحاج فلا يزاد فيهم أحد

[illegible]

ولا ينقص منهم أحد رواه ابن جرير وابن المنذر وابن أبي حاتم وذهب أكثر أهل العلم

[illegible]

إلى أن ذلك يكون في ليلة القدر والابتداء فيه يكون من

[illegible]

ليلة النصف من شعبان وعن القاسم بن محمد بن أبي بكر الصديق

[illegible]

عن أبيه أو عن عمه عن جده أبي بكر الصديق عن النبي صلى الله

[illegible]

عليه وسلم قال ينزل الله تعالى إلى السماء الدنيا ليلة النصف

[illegible]

من شعبان فيغفر لكل شيء إلا رجل مشرك أو في قلبه شحناء

[illegible]

رواه البيهقي وعن علي عن النبي صلى الله عليه وسلم إذا كان

[illegible]

ليلة النصف من شعبان فقوموا ليلها وصوموا نهارها فإن

شعبان کی پندرھویں شب آوے تو اس رات کو عبادت کرو اور اس دن روزہ رکھو کیونکہ

الله ينزل فيها لغروب الشمس إلى السماء الدنيا فيقول

اللہ تعالیٰ اس رات آفتاب غروب ہوتے ہی آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے

ألا من مستغفر فأغفر له ألا من مسترزق فأرزقه ألا من

کوئی مغفرت مانگنے والا ہے کہ اسکو بخشوں کوئی رزق کا طالب ہے کہ اسکو رزق دوں کوئی

فی سنة الا کتب اجلها فی شعبان فاحب ان یکتب اجلی وانا فی عبادة
نہیں ہوتی مگر اُسکی اجل شعبان میں لکھی جاتی ہے سو مجھکو یہ محبوب ہے کہ میری اجل ایسے حال میں لکھی جاوے کہ میں اپنے رب کی

ربی وعمل صالح وعنها ایضا قال النبی صلی الله علیه وسلم انه یکتب فیه
عبادت اور عمل صالح میں مشغول ہوں اور بیبی انہیں سے روایت ہے کہ نبی صلی الله علیه وسلم نے فرمایا کہ اس میں یعنی

یعنی شعبان لملك الموت من یقبض فاحب ان لا ینسخ اسمی الا وانا
شعبان میں ملک الموت کے واسطے جو کوئی مرنے والا ہوتا ہے سو لکھا جاتا ہے پس مجھکو یہ محبوب ہے کہ میرا نام نہ لکھا جاوے مگر اس حال میں کہ میں

صائم وقد روی عن عائشة رض ان النسخ یکون فی لیلة النصف
روزہ دار ہوں اور بیشک عائشہ رض سے روایت ہے کہ لکھنا تو پندرھویں شب کو ہوتا ہے

ولیس اللیل بمحل الصوم فالمعنی ان الله یعبد برکة الصوم علی
اور رات کے وقت روزہ نہیں ہوا کرتا تو اب یہ معنی ہیں کہ الله تعالی روزہ کی برکت

وقت الکتابة من اللیل ویحتمل ان یکون الکتابة نهارا وتسلیم
رات کو کتابت کے وقت پہنچاتا ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ کتابت ان کو ہوتی ہو اور فرشتہ کو

الصحیفة للملك لیلا کما جاء فی حدیث اخر رواه ابن ابی الدنیا
فرد کی سپردگی رات کے وقت ہوتی ہو چنانچہ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ اسکو ابن ابی الدنیا نے

عن عطاء بن یسار قال اذا کان لیلة النصف من شعبان دفع الی
عطاء بن یسار سے روایت کیا ہے کہتا ہے جب شعبان کی پندرھویں شب ہوتی ہے تو

ملك الموت صحیفة فقال اقبض من فی هذه الصحیفة فان
فرد ملک الموت کو ملجاتی ہے پس کہا جاتا ہے انکی جان جو کہ اس فرد میں ہے قبض کرو تو کیا پس بیشک

العبد لیغرس الغراس وینکح الازواج ویبنی البنیان وان اسمه
وہ شخص تو باغ لگاتا ہے اور بیبیاں کرتا ہے اور محل چنواتا ہے اور اسکا نام

قد نسخ فی الموتی وروی الدیلمی عن ابی هریرة تقطع الاجال
مردوں میں داخل ہوچکا ہے اور دیلمی ابو ہریرہ رض سے روایت کرتا ہے کہ شعبان سے اگلے

من شعبان الی شعبان حتی ان الرجل لینکح ویولد له وقد
شعبان تک اجلیں منقطع ہوتی ہیں یہانتک کہ آدمی نکاح کرتا ہے اور اسکے اولاد ہوتی ہے اور

خرج اسمه فی الموتی وروی عن عثمان بن المغیرة بن الاخنس مثله
اسکا نام مردوں میں نکل چکتا ہے اور عثمان بن مغیرہ بن الاخنس سے اسیطرح روایت ہے

والعرطبة الحلبو النهوي او داعفر من دعا لي في هذه الليلة او استغفر لي فيها وفيه

[illegible]

ان ليلة النصف من شعبان معروفة بالفضل في غير هذه الامة ايضا حديث ان الله

کہ شعبان کی پندرھویں شب دوسری امتوں میں بھی فضیلت میں مشہور ہے حدیث بے شک اللہ

تعالى ليطلع في ليلة النصف من شعبان فيغفر لجميع خلقه الا لمشرك او مشاحن

تعالیٰ شعبان کی پندرھویں شب کو ظہور فرماتا ہے پھر تمام مخلوقات کو بخش دیتا ہے بجز مشرک یا کینہ ور کے

رواه ابن ماجه عن ابي موسى ما من ليلة بعد ليلة القدر افضل من ليلة النصف

اس کو ابن ماجہ نے ابو موسیٰ سے روایت کیا لیلۃ القدر کے بعد کوئی رات شعبان کی پندرھویں شب سے

من شعبان ينزل الله فيها الى السماء الدنيا فيغفر لعباده كلهم الا لمشرك او مشاحن

افضل نہیں ہے اس میں اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے پھر تمام بندوں کو بخش دیتا ہے بجز مشرک یا کینہ ور

او قاطع رحم رواه سعيد بن منصور عن عطاء بن يسار ان الله ليطلع ليلة النصف

یا قاطع رحم کے اس کو سعید بن منصور نے عطا بن یسار سے روایت کیا ہے اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرھویں شب میں

من شعبان فيغفر لجميع خلقه الا لمشرك او مشاحن رواه البيهقي عن معاذ بن

ظہور فرماتا ہے پھر تمام خلقت کو بخش دیتا ہے بجز مشرک اور کینہ ور کے اس کو بیہقی نے معاذ بن جبل سے

جبل في ليلة النصف من شعبان يوحي الله الى ملك الموت بقبض كل نفس يريد

روایت کیا ہے شعبان کی پندرھویں شب میں اللہ تعالیٰ ملک الموت کو الہام کرتا ہے کہ ہر اس جان کو قبض کرے

قبضها في تلك السنة رواه الدينوري في المجالسة عن راشد بن سعد مرسلا

جس کا اس سال میں قبض کرنا [illegible] اس کو دینوری نے مجالسہ میں راشد بن سعد سے مرسلا روایت کیا ہے

يفتح الله الخير في اربع ليال ليلتي الاضحى والفطر وليلة النصف من شعبان

اللہ تعالیٰ چار راتوں میں خیر و برکت کو کھول دیتا ہے عید اضحیٰ اور عید فطر کی شب اور شعبان کی پندرھویں شب کہ

ينسخ فيه الآجال والارزاق ويكتب فيها الحاج وفي ليلة عرفة

اس میں اجلیں اور رزق لکھی جاتی ہیں اور حاجی لکھے جاتے ہیں اور عرفہ کی شب [illegible]

الى الاذان انا سمعت فقال هذه ليلة النصف من شعبان ولله فيها

اذان کے وقت تک [illegible]

عتقاء من النار بعدد شعر غنم كلب رواه البيهقي عن عائشة رضي الله عنها قالت

دوزخ سے آزاد کرتا ہے [illegible]

مبتلى فاعافيه الا كذا الا كذا حتى يطلع الفجر رواه ابن ماجة والبيهقي

مصیبت زدہ ہے کہ اس کو عافیت دوں [illegible] یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے [illegible] ابن ماجہ اور بیہقی نے

قال العبد الضعيف نزول الله تعالى الى السماء الدنيا يكون في

بندہ ضعیف کہتا ہے اللہ تعالیٰ کا نزول آسمان دنیا کی طرف [illegible]

كل ليلة لكن يختص ذلك بالثلث الاخير وفي ليلة النصف

شب [illegible]

من شعبان يكون من غروب الشمس الى الفجر ولا يختص ذلك

شب [illegible]

في الثلث الاخير وهذا من فضل هذه الليلة وفي الحديث

[illegible] فضیلت ہے [illegible] رات کی [illegible] اور حدیث میں ہے

ان الله اعدّ لعباده في هذه الليلة عطاء عظيما لم يعلمه احد

کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے واسطے [illegible] رات میں بڑی عطا تیار کی ہے [illegible] علم نہیں دیا

لقوله صلى الله عليه وسلم الا كذا الا كذا حتى يطلع الفجر كذا قالوا

اس حدیث سے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible]

وعن نوفل البكالي ان عليا رضي الله عنه خرج ليلة النصف من شعبان

اور نوفل بکالی سے روایت ہے کہ علی [illegible] شعبان کی [illegible]

فاكثر الخروج فيها ينظر الى السماء الدنيا فقال ان داود عليه السلام خرج

سو اس شب میں اکثر [illegible] آسمان دنیا کی طرف دیکھتے تھے [illegible] داود [illegible]

ليلة في مثل هذه الساعة فنظر الى السماء فقال ان هذه الساعة

ایسی ہی ساعت میں [illegible] آسمان کی طرف [illegible] ایسی ساعت [illegible]

ما دعا الله فيها احد الا اجابه ولا استغفره احد في هذه

کسی نے اس [illegible] دعا نہیں مانگی مگر قبول ہوئی اور نہ کسی نے اس شب میں [illegible]

الليلة الا غفر له ما لم يكن عشارا او ساحرا او كاهنا او عريفا

مانگی مگر بخشی [illegible] عشار یا جادوگر یا [illegible]

او شرطيا او جابيا او صاحب كوبة او عرطبة قال نوفل الكوبة

یا جلاد [illegible] یا مال [illegible] یا باجے والا [illegible] نوفل کہتا ہے کوبہ

زانية بفرجها أو مشرك رواه البيهقي عن عثمان بن العاص وروي عن كعب أن
زانیہ جو زنا کرے یا مشرک کے اسکو بیہقی نے عثمان بن العاص سے روایت کیا ہے اور کعب سے روایت ہے کہ

الله تعالى يبعث جبرئيل إلى الجنة ليلة النصف من شعبان ليأمرها أن تزين
اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرھویں شب کو جبرئیل کو جنت کی طرف بھیجتا ہے تاکہ اسکو حکم دیں کہ آراستہ ہو

ويقول إن الله قد أعتق في ليلتك هذه عدد نجوم السماء وعدد أيام الدنيا
اور یہ کہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس شب میں آسمان کے ستاروں کی گنتی اور دنیا کے دن رات

ولياليها وعدد ورق الشجر وزنة الجبال وعدد الرمال وعن عطاء بن يسار
کی گنتی اور درخت کے پتوں کی گنتی اور پہاڑوں کے وزن اور ریت کی گنتی کے برابر آزاد کر دیے ہیں۔ عطاء بن یسار سے روایت ہے

إذا كان أول ليلة من شعبان نسخ ملك الموت كل من يقبض روحه في تلك
جب شعبان کی پہلی شب ہوتی ہے ملک الموت کے واسطے لوگوں کی فہرست جو اس سال میں آئندہ

السنة إلى مثلها من العام المقبل وإن الرجل لينكح النساء ويولد له ويبني
سال تک مرنے والے ہیں لکھی جاتی ہے اور بیشک بعض شخص عورتوں سے نکاح کرتا ہے اور اولاد ہوتی ہے اور مکان

ويغرس ويظلم ويفجر وما له اسم في الأحياء رواه ابن زنجويه تشريح
اور باغ لگاتا ہے اور ظلم کرتا ہے اور فجور کرتا ہے حالانکہ اسکا نام زندوں میں نہیں ہوتا اسکو ابن زنجویہ نے روایت کیا ہے تشریح الفاظ کی

الألفاظ في القاموس الشحناء والشحنة بالكسر العداوة وشاحنه
قاموس میں ہے شحناء اور شحنہ شین کے کسرہ سے دشمنی شاحنہ

باغضه والمشاحن المذكور في الحديث صاحب البدعة التارك للجماعة انتهى
بغض رکھنے والا اور مشاحن جو حدیث میں آیا ہے بدعتی جماعت کا تارک ہے انتہی

وفي النهاية يغفر الله لكل عبد ما خلا مشركا أو مشاحنا أي معاديا والشحناء
اور نہایہ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک بندہ کو بخشتا ہے بجز مشرک یا اور مشاحن کے یعنی عداوت کرنے والے اور شحناء

العداوة وقال الأوزاعي أراد بالمشاحن ههنا صاحب البدعة المفارق لجماعة
عداوت ہے اور اوزاعی کہتا ہے مشاحن سے اس جگہ بدعتی جماعت سے الگ ہونیوالا مراد ہے

وقال الطيبي الشحناء العداوة والغل والحقد ولعل المراد ما يقع بين
اور طیبی کہتا ہے شحناء عداوت ہے اور کینہ اور انتقام کی آگ ہے اور شاید کہ مراد وہ ہے جو

المسلمين من النفس الأمارة لا للدين كأنه يشحن قلبه بغضا وفي
مسلمانوں میں جو نفس امارہ کی طرف سے بدون دین کے رنج ہو جاتا ہے گویا کہ دل کو بغض سے بھر دیتا ہے اور

النبي صلى الله عليه وسلم ذات ليلة فخرجت اطلبه فاذا هو بالبقيع رافعا راسه الى

ہیں میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا سو میں آپ کی تلاش کو نکلی پس دیکھتی کیا ہوں کہ بقیع میں ہیں آسمان کیطرف سر

السماء فقال يا عائشة اكنت تخافين ان يحيف الله عليك ورسوله قلت وما لي

اٹھائے ہوئے پس فرمایا اے عائشہ کیا تجھکو یہ خوف ہوا کہ اللہ اور رسول اسکا تجھ پر ظلم کریگا میں نے عرض کیا مجھکو یہ تو خوف

من ذلك ولكني ظننت انك اتيت بعض نسائك فقال ان الله عز وجل ينزل ليلة

نہیں ہے پر میں نے یہ گمان کیا کہ آپ کسی بی بی کے پاس چلے گئے پھر فرمایا بیشک اللہ عز وجل شعبان کی

النصف من شعبان الى السماء الدنيا فيغفر لاكثر من عدد شعر غنم كلب رواه

پندرھویں شب آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے پس کلب کی بکریوں کے بالوں کی گنتی سے زیادہ بخشتا ہے

ابن ابي شيبة والترمذي وابن ماجة والبيهقي قال في جامع الاصول وزاد

ابن ابی شیبہ اور ترمذی اور ابن ماجہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے جامع الاصول میں کہا ہے اور رزین نے

رزين ممن استحق النار وليس فيه حديث في الباب لاهذا وجاء نحوه بطرق

اتنا زیادہ کیا ہے ان لوگوں کو جو دوزخ کے مستحق ہوں اور نہیں اس باب میں کوئی حدیث سوا اس حدیث کے اور آیا ہے اس کا مضمون کئی

متعددة اذا كان ليلة النصف من شعبان اطلع الله تعالى الى خلقه فيغفر

طرقوں سے جب شعبان کی پندرھویں شب ہوتی ہے تو اللہ تعالی اپنی خلق کیطرف نظر فرماتا ہے پھر مومنین اور

للمؤمنين والمؤمنات ويملي للكافرين ويدع اهل الحقد بحقدهم حتى يدعوه

مومنات کو بخش دیتا ہے اور کفار کے حق میں تاخیر فرماتا ہے اور کینہ والوں کو انکی کینہ کی نحوست میں چھوڑ دیتا ہے جب تک کہ کینہ

رواه البيهقي وابن قانع عن ابي ثعلبة الخشني لا ينظر الله فيها يعني في ليلة

اسکو بیہقی اور ابن قانع ابو ثعلبہ خشنی سے روایت کرتے ہیں اللہ تعالی اس شب میں یعنی شعبان کی

النصف من شعبان الى مشرك ولا الى مشاحن ولا الى قاطع رحم ولا الى مسبل

پندرھویں شب مشرک کیطرف نہیں دیکھتا اور نہ کینہ والے کیطرف اور نہ قاطع رحم کیطرف اور نہ پاجامہ ٹخنے سے نیچا کرنے والے

ولا الى عاق لوالديه ولا الى مدمن خمر رواه البيهقي في شعب الايمان وضعفه

اور نہ اپنے ماں باپ کے ستانے والے کیطرف اور نہ دائم خمر کیطرف دیکھتا ہے اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے اور ضعیف کہا ہے

عن عائشة اذا كانت ليلة النصف من شعبان نادى مناد هل من

عائشہؓ سے روایت ہے جب شعبان کی پندرھویں شب ہوتی ہے تو آواز دینے والا پکارتا ہے کوئی

مستغفر فاغفر له هل من سائل فاعطيه فلا يسأل احد شيئا الا اعطي

مغفرت کا طالب ہے کہ میں اسکو بخش دوں کوئی مانگنے والا ہے کہ اسکو عطا کروں پھر کسی چیز کا مانگنے والا نہیں ہوتا مگر عطا کیا جاتا ہے

كوائن في المستقبل والشرطة بالضم واحد الشرط كصرد وهم طائفة من

ہونیوالے امور کی خبر دیا کرتا ہے شرطہ ضمہ سے شرط کا واحد ہے صرد کے وزن پر ہے اور شرط ایک گروہ ہے مددگار

أعوان الولاة وهو شرطي كتركي وجهني سموا بذلك لأنهم أعلموا أنفسهم

قوم حاکموں کی ہے اور اسکی نسبت شرطی ہے ترکی و جہنی کے وزن پر انکا نام شرطی ہوا اسلئے کہ انہوں نے اپنے آپ کو نشان سے

بعلامات يعرفون بها كذا في القاموس وفي النهاية نخبة أصحاب الملك

متمیز رکھتے ہیں جس سے وہ پہچانے جاتے ہیں یہ قاموس میں ہے اور نہایہ میں ہے کہ حاکم کے چنیدہ لوگ ہیں جو

يقدمهم على غيرهم من جنده وقيل هم الشرط والنسبة شرطي كذا في

لشکر میں اور وں پر مقدم رکھتا ہے اور کہا گیا ہے وہ لوگ شرط کہلاتے ہیں اور شرطی نسبت ہے یہ

النهاية وقال الكرماني صاحب الشرط بضم شين وفتح راء جمع الشرطة

نہایہ میں ہے اور کرمانی کہتا ہے صاحب الشرط شین کے ضمہ اور را کے فتح سے شرطہ کی جمع ہے

وهم أول الجيش من يتقدم بين يدي الأمير لتنفيذ أوامره انتهى والمراد

وہ لشکر کے ہراول ہوتے ہیں جو کہ امیر کے آگے ہیں اس کا حکم جاری کرنے کیلئے چلا کرتے ہیں انتہی اور یہاں

بالشرطي ههنا نائب الظلمة وهو من أعوانهم والجباي من الجباية بالكسر وهو

شرطی سے مراد ظالموں کے نائب ہیں اور وہ انکے مددگار ہیں اور جبائی جبایہ کسرہ سے مشتق ہے اور

استخراج المال من مظانها كذا قال النووي وفي القاموس جبى الخراج

اسکے معنی کاموں کی جگہ سے مال کا نکالنا ہے یہ نووی نے کہا ہے اور قاموس میں ہے جبی الخراج

كرمى ورمى جباية وجباوة انتهى فالمراد بالجباي الساعي عند السلطان

رمی اور رمی کے وزن پر جبایہ و جباوۃ انتہی اب جبائی سے مراد وہ شخص ہے کہ بادشاہ کے نزدیک

والآتي بالأموال المحرمة والكوبة بالضم هي النرد والطبل أو البربط

کارباری ہو اور مال حرام وجہ سے لایا کرتا ہو کوبہ کاف کے ضمہ سے نرد ہے یا نقارہ یا بربط

أقوال ذكرها الجزري في النهاية في حديث إن الله حرم الخمر والكوبة وقيل

یہ سب قول جزری نے نہایہ میں اس حدیث کی شرح میں ذکر کئے ہیں کہ بیشک اللہ نے شراب اور کوبہ کو حرام کیا ہے

أمر بالكسر الكوبة وفي شرح جامع الأصول هو طبل صغير مخصر الوسط

اور جامع الاصول کی شرح میں ہے کہ کوبہ چھوٹا نقارہ ہے بیچ سے پتلا

والعرطبة العود أو الطنبور أو الطبل وطبل الحبشة كذا في القاموس

اور عرطبہ عود یا طنبور یا طبل یا حبشہ کا طبل ہے یہ قاموس میں ہے

عين القطر بين يتحمّن تحت السفينة ملأها وفي القاموس عشر أخذ واحدا من عشرة

عین القطر یعنی بہی تحمّن تحت السفینۃ یعنی جیسے کشتی کو پر کر دیا اور قاموس میں ہے عشر یعنی دس میں سے ایک لے لیا

وعشرهم أخذ عشر أموالهم والعشار قابضه وقال في النهاية عشرت ماله وعشرته

اور عشرھم یعنی لے گئے مال میں سے دسواں حصہ لیا اور عشار اسکا لینے والا اور نہایہ میں کہتا ہے کہ عشرت مالہ اور عشرتہ

فأنا عاشر ومعشّر وعشّار إذا أخذت عشره وفي الحديث إن لقيتم عاشرا

فانا عاشر اور معشر اور عشار جب لیتے ہیں تو اسکا دسواں حصہ لیتے اور حدیث میں ہے اگر تم عاشر کو پاؤ تو

فاقتلوه أي إن وجدتم من يأخذ العشر على عادة الجاهلية مقيما على دينه

اسکو مار ڈالو یعنی اگر تم ایسے کو پاؤ جو دسواں حصہ کفار جاہلیت کی عادت پر اپنے دین پر قائم رہ کر لیوے سے

فاقتلوه لكفره أو لاستحلاله له إن كان مسلما وأخذه مستحلا له تاركا لفرض

پس اسکو کفر کے سبب سے مار ڈالو یا اس سبب کہ وہ اسکو حلال جانتا ہے اگر وہ مسلمان ہو اور حلال سمجھ کر لیوے اور اللہ کے حکم کو ترک

الله ربع العشر لا من يأخذه على ما فرض الله كيف وقد عشر جماعة للنبي صلى الله

کرکے کہ وہ چالیسواں حصہ ہے نہ اسکو قتل کرو جو دسویں کو اللہ کے حکم کے موافق لیتا ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

عليه وسلم وللخلفاء بعده وسمي عاشرا لإضافة ما يأخذه إلى العشر كربع العشر

کے واسطے اور انکے بعد خلفاء کے واسطے عشر لیا گیا ہے اور عاشر اسلئے نام ہوگیا جو مال وہ لیتا ہے اسکو عشر کی طرف نسبت ہے جیسے ربع العشر

ونصف العشر كيف وهو يأخذ العشر جميعه فيما سقته السماء وعشر أموال

یا نصف عشر یہ کیونکر حالانکہ وہ پورا عشر زمین سے لیتا ہے جو آسمان کا سیراب کیا ہوا اور دسویں مالوں سے

أهل الذمة في التجارات انتهى وقال الطيبي لا الساحر والعشار استثنيا

سوداگری اہل ذمہ کا عشر لیتا ہے انتہی اور طیبی کہتا ہے کہ بجز جادوگر اور عشار کے یہ دونوں

تشديدا عليهما وأنهما كالآيسين من رحمته والعريف هو العراف

تشدد کے واسطے مستثنی ہوئے ہیں اور گویا یہ دونوں اسکی رحمت سے مایوس ہیں اور عریف عراف ہی ہوتا ہے

والمراد هنا المنجم والذي يدعي علم الغيب وفي الحديث من أتى عرافا

اور یہاں منجم مراد ہے یا وہ شخص جو غیب دانی کا دعوی کرے اور حدیث میں ہے جو شخص عراف یا کاہن

أو كاهنا كذا في النهاية وقال الطيبي هو قسم من الكهان يستدل إلى

کے پاس جاوے یہ نہایہ میں ہے اور طیبی کہتا ہے کہ عراف کاہن کی ایک قسم ہے جو چوری کی گئی ہوئی

معرفة المسروق والضالة بكلام أو فعل أو حالة والكاهن يخبر عن

اور گم ہوئی چیز کی پہچان پر کلام سے یا فعل سے یا حال سے استدلال کیا کرتا ہے اور کاہن وہ ہے جو مستقبل کی

من الثياب المخيلة وقال الامام ابو جعفر محمد بن جرير الطبري وغيره وذكر

کپڑوں میں سے تکبر کا اور امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری وغیرہ نے کہا ہے اور ذکر

اسبال الازار وحده لانه كان عامة لباسهم وحكم غيره من القميص وغيره

صرف ازار کے اسبال کا کیا اس واسطے ہے کہ ان کا عام لباس یہی تھا اور حکم غیر اس کا کرتے وغیرہ سے

حكمه قلت قد جاء ذلك مبينا ومنصوصا عليه من كلام رسول الله صلى الله عليه وسلم

حکم میں اسی کے ہے میں کہتا ہوں یہ مضمون آگیا ہے اور صراحت کے ساتھ رسول الله صلعم کے کلام سے

من رواية سالم بن عبد الله بن عمر عن ابيه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

سالم بن عبد الله بن عمر اپنے باپ سے وہ رسول الله صلے الله علیه وسلم سے روایت کرتے ہیں

قال الاسبال في الازار والقميص والعمامة من جر شيئا خيلاء لم ينظر الله تعالى اليه

فرمایا اسبال ازار اور قمیص اور عمامہ میں ہوتا ہے جو کوئی ان میں سے کچھ تکبر سے کھینچے گا تو الله تعالی اس کی طرف قیامت کے

يوم القيامة رواه ابو داود والنسائي وابن ماجة باسناد حسن تم كلام النووي قلت

دن نہ دیکھے گا اسکو ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نے حسن اسناد سے روایت کیا ہے نووی کا کلام تمام ہوا میں کہتا

وقد ورد في اكثر طرق الحديث التي نحن فيه المسبل مطلقا وفي بعضها المسبل ازاره

اور حدیث کے اکثر طرق میں جس میں ہم بحث کر رہے ہیں مطلق مسبل وارد ہوا ہے اور بعض روایتوں میں مسبل ازار

ولعل قيد الازار لبعض الرواة على حسب فهمه من جهة شيوع استعمال الازار وشهرته في الازار

شاید کہ ازار کی قید کسی راوی نے اپنی سمجھ کے موافق لگا دی ہے اس جہت سے کہ ازار کا استعمال عام تھا اور اسکی شہرت ازار میں

والله اعلم المقالة الثالثة في قيام ليلة النصف من شعبان وصيام

والله اعلم تیسرا مقالہ شعبان کی پندرھویں شب کی بیداری میں اور اس تاریخ کے روزہ رکھنے میں

يومها وما ثبت فيها من الادعية والاذكار عن علي بن ابي طالب رضي الله عنه

اور اس شب میں جو دعائیں اور ذکر ثابت ہوئے ہیں علی بن ابی طالب سے روایت ہے

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كانت ليلة النصف من شعبان

کہتے ہیں کہ رسول الله صلے الله علیه وسلم نے فرمایا جب شعبان کی پندرھویں شب آوے تو

فقوموا ليلها وصوموا يومها الحديث وعن عائشة رضي قالت كانت ليلة

اس شب میں بیداری کرو اور اس دن روزہ رکھو آخر تک اور عائشہ سے روایت ہے کہتی ہیں کہ شعبان کی

النصف من شعبان ليلتي وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم عندي فلما كان

پندرھویں شب میری باری تھی اور رسول الله صلے الله علیه وسلم میرے پاس تھے جب آدھی رات

وقال في النهاية في الحديث يغفر لكل مذنب الا لصاحب عرطبة او كوبة هي بالضم والفتح

اور نہایہ میں کہا ہے حدیث ہر گنہگار بخشا جاتا ہے مگر عرطبہ والا اور کوبہ والا

العود وقيل الطنبور والمسبل هو من يطول ثوبه ويرسله الى الارض اذا

اور کوبہ کہتا ہے طنبور کو اور مسبل وہ شخص ہے کہ اپنا کپڑا دراز کرتا ہے اور تکبر کی راہ سے چلتے وقت

مشى كبرا وقال القاضي عياض في مشارق الانوار حديث ثلثة لا يكلمهم الله

زمین پر لٹکاتا ہے اور قاضی عیاض مشارق الانوار میں یہہ حدیث لایا ہے تین شخص ہیں کہ الله تعالیٰ انسے کلام نہ کریگا

فذكر المسبل ازاره وهو الذي يجره خيلاء يقال اسبل ثوبه ونشره اي

ارخاه انتهى وفي صحيح مسلم عن ابي ذر عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال ثلثة

اور صحیح مسلم میں ابوذر سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتا ہے کہ فرمایا تین شخص ہیں

لا يكلمهم الله يوم القيامة ولا ينظر اليهم ولا يزكيهم ولهم عذاب اليم

کہ اللہ تعالیٰ انسے قیامت کے دن بات نہیں کریگا اور نہ انکی طرف دیکھیگا اور نہ انکو پاک کریگا اور انکے واسطے دردناک عذاب ہے

فقال فقرأها رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلث مرار قال ابو ذر خابوا وخسروا

من هم يا رسول الله قال المسبل والمنان والمنفق سلعته بالحلف الكاذب

وقال الامام النووي في شرح مسلم المسبل ازاره معناه المرخي له الجار طرفه

اور امام نووی مسلم کی شرح میں کہتا ہے

خيلاء طرفه جاء مفسرا في الحديث الاخر لا ينظر الله الى من جر ثوبه

خيلاء والخيلاء الكبر وهذا التقييد بالجر خيلاء يخصص من عموم

المسبل ويدل على ان المراد بالوعيد من جره خيلاء وقد رخص النبي

صلى الله عليه وسلم في ذلك لابي بكر الصديق وقال لست منهم اذ كان

العارف بالله ابو الحسن البکری ومن اولی ما یدعی به فی هذه اللیلة اللهم
خداشناس ابو الحسن بکری رح کہتا ہے کہ اس رات کے دعاؤں میں بڑی یہہ دعا ہے الٰہی

انك عفو کریم تحب العفو فاعف عنی اللهم انی اسألك العفو والعافیة
بیشک تو درگذر کرنیوالا کریم ہے عفو کو پسند کرتا ہے سو درگذر کر مجھ سے الٰہی میں تجھ سے چشم پوشی اور عافیت

والمعافاة الدائمة فی الدنیا والاخرة لورود ذلك فی لیلة القدر ومن
اور ہمیشہ کی معافی دنیا اور آخرت کی مانگتا ہوں کیونکہ یہہ دعا لیلۃ القدر میں آئی ہے اور یہہ رات

افضل اللیالی بعدها کما مر ومن اولی ما یدعی بها ما رواه جمع بسند
لیلۃ القدر کے بعد سارے سال کی راتوں سے افضل ہے چنانچہ گزر چکا اور بڑی دعا وہ ہے جسکو ایک گروہ نے سند سے

لا باس به عن ابی بریدة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لما اهبط آدم
ابو بریدہ سے روایت کیا ہے کہتا ہے رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا جب آدم زمین پر

الی الارض طاف اسبوعا بالبیت ثم صلی خلف المقام رکعتین ثم
آئے گئے اور بیت اللہ کا سات بار طواف کیا اور مقام کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھیں پھر

قال اللهم انك تعلم سری وعلانیتی فاقبل معذرتی وتعلم حاجتی
یہہ دعا کی الٰہی بیشک تو میرے چھپے اور کھلے کو جانتا ہے پس میری توبہ قبول کر اور تو میری حاجت کو جانتا ہے

فاعطنی سؤلی وتعلم ما فی نفسی فاغفر لی ذنوبی اسألك ایمانا
سو میرا سوال عطا کر دے اور تو میرے جی کی بات جانتا ہے سو میرے گناہ بخش دے میں تجھ سے ایسا ایمان مانگتا ہوں

یباشر قلبی ویقینا صادقا حتی اعلم انه لا یصیبنی الا ما کتبت لی و
میرے دل میں گھر کر لے اور سچا یقین تاکہ مجھکو یہہ یقین ہو جاوے کہ مجھکو وہی پہنچیگا جو تو نے میری نسبت لکھ دیا اور

رضنی بقضائك فاوحی الله الیه یا آدم انك دعوتنی بدعاء فاستجبت لك
تقدیر پر مجھکو راضی کر دے پس الله نے آدم کو وحی بھیجی اے آدم تو نے مجھ سے ایک دعا مانگی سو میں نے تیرے واسطے قبول کی

ولن یدعو به احد من ذریتك من بعدك الا استجبت له وغفرت له
اور تیری اولاد میں سے کوئی تیرے بعد یہہ دعا مانگیگا مگر اسکے واسطے قبول ہی کرونگا اور اسکے گناہ

ذنبه وفرجت همه وغمه واتجرت له من وراء تجارة کل تاجر واتته
بخشدونگا اور اسکا ہم اور غم دور کرونگا اور ہر ایک تاجر سے اسکی تجارت بالاتر کرونگا اور اسکے دنیا

الدنیا وهی راغمة وان کان لا یریدها واختلف الآثار فی احیاء هذه
ذلیل ہوکر آئیگی اگرچہ وہ اسکی خواہش نہ کرتا ہوگا اور اس رات کے جاگنے میں مختلف آثار

فی جوف اللیل ففقدته فاخذنی ما یاخذ النساء من الغیرة فتلففت بمرطی

آدھی رات کو میں نے حضرت کو نہ پایا سو مجھکو وہ رشک آیا جو عورتوں کو آیا کرتا ہے پس سر سے اپنی چادر اوڑھی

فطلبته فی حجر نسائه فلم اجده فانصرفت الی حجرتی فاذا انا به کالثوب

پھر ان کو بیبیوں کے حجروں میں ڈھونڈا تو نہ پایا پھر میں اپنے حجرہ میں آئی تو دیکھوں تو وہ ایسے جیسے کپڑا

الساقط وهو یقول فی سجوده سجد لک سوادی وخیالی وآمن بک فؤادی

گرا ہوا اور سجدہ میں یہ کہہ رہے ہیں جیسے خیال اور دل نے تجھکو سجدہ کیا اور تیرا ... ایمان لایا

فهذه یدی وما جنیت بها علی نفسی یا عظیم یرجی لکل عظیم اغفر الذنب

سو یہ میرا ہاتھ ہے اور جو کچھ اس سے اپنی جان پر جنایت کی ہے اے عظمت والے ہر عظمت کی امید گاہ بخش دے گناہ

العظیم سجد وجهی للذی خلقه وصوره وشق سمعه وبصره ثم رفع

عظیم میری پیشانی نے تجھکو سجدہ کیا جس نے اسکو پیدا کیا اور صورت دی اور کان اور آنکھ بنائے پھر حضرت نے اٹھایا سر

رأسه ثم عاد ساجدا فقال اعوذ برضاک من سخطک واعوذ بعفوک

اٹھایا پھر دوبارہ سجدہ کیا اور پھر دعا مانگی تیرے غصہ سے تیری رضامندی کی پناہ لیتا ہوں اور تیرے عذاب سے

من عقابک واعوذ بک منک انت کما اثنیت علی نفسک اقول کما قال

تیرے درگزر کی پناہ میں آتا ہوں اور تجھ سے تیری ہی پناہ مانگتا ہوں تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے اپنی ثنا کی میں کہتا ہوں جو میرے بھائی

اخی داود اعفر وجهی فی التراب لسیدی وحق له ان یسجد ثم رفع رأسه

داود نے کہا ہے پس میں اپنا چہرہ اپنے مولا کے واسطے خاک پر رگڑتا ہوں اور اسکو سزاوار یہی ہے کہ سجدہ کرے پھر آپ نے سر اٹھایا

فقال اللهم ارزقنی قلبا تقیا من الشر نقیا لا فاجرا ولا شقیا ثم انصرف

پھر کہا الٰہی مجھکو دل پرہیزگار شرک سے صاف عنایت کر نہ فاسق ہو اور نہ بدبخت ہو پھر واپس ہوئے

ودخل معی فی الخمیلة ولی نفس عال فقال ما هذا النفس یا حمیراء فاخبرته

اور میرے ساتھ لحاف میں داخل ہوئے اور مجھکو سانس چڑھ رہا تھا پس فرمایا اے حمیرا یہ سانس کیوں چڑھ رہا ہے میں نے حال بیان کیا

فطفق یمسح بیده علی رکبتی ویقول ویس هاتین الرکبتین ما لقیتا فی

پس حضرت نے اپنے ہاتھ سے میرے گھٹنے دبانا شروع کیے اور یہ کہتے جاتے تھے ہائے ان دونوں گھٹنوں کو کیا تکلیف پہنچی ہے

هذه اللیلة لیلة النصف من شعبان ینزل الله فیها الی السماء الدنیا

آج کی رات شعبان کی پندرھویں ہے اللہ تعالیٰ اس میں سماء دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے

فیغفر لعباده الا لمشرک او لمشاحن رواه البیهقی قال الشیخ الامام

پس اپنے بندوں کو بخش دیتا ہے مگر مشرک اور کینہ ور کو نہیں اسکو بیہقی نے روایت کیا ہے شیخ امام

والمؤمنات والشهداء قالت عائشة رضي الله عنها دخل على رسول الله صلى الله عليه

[illegible]

وسلم فوضع عنه ثوبيه ثم لم يستتم ان قام فلبسهما فاخذتني

[illegible]

غيرة شديدة فظننت انه يأتي بعض صويحباتي فخرجت اتبعه فادركته

[illegible]

بالبقيع بقيع الغرقد يستغفر للمؤمنين والمؤمنات والشهداء فقلت

[illegible]

بابي انت وامي انت في حاجة ربك وانا في حاجة الدنيا فانصرفت فدخلت

[illegible]

في حجرتي ولي نفس عال ولحقني رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما هذا

[illegible]

النفس يا عائشة فقلت بابي انت وامي اتيتني فوضعت ثوبيك ثم لم

[illegible]

تستتم ان قمت فلبستهما فاخذتني غيرة شديدة وظننت انك تاتي

[illegible]

بعض صويحباتي حتى رايتك بالبقيع تصنع ما تصنع فقال يا عائشة اكنت

[illegible]

تخافين ان يحيف الله عليك ورسوله بل اتاني جبريل فقال هذه الليلة

[illegible]

ليلة النصف من شعبان ولله فيها عتقاء من النار بعدد شعور غنم كلب

[illegible]

لا ينظر الله فيها الى مشرك ولا الى مشاحن ولا الى قاطع رحم ولا الى مسبل

[illegible]

ولا الى عاق والديه ولا الى مدمن خمر قالت فوضع ثوبيه فقال لي يا عائشة

[illegible]

الليلة وقال به من التابعين خالد بن معدان ومكحول ولقمان بن عامر و
لیتے ہیں اور تابعین میں سے خالد بن معدان اور مکحول اور لقمان بن عامر قائل ہوئے ہیں اور

خالف في ذلك عطاء وابن أبي مليكة وغيرهم وعليه أصحاب مالك والشافعي
اس باب میں عطا اور ابن ابی ملیکہ وغیرہ مخالف ہوئے ہیں اور علما مالکی اور شافعی بھی اسی پر ہیں

وقال خالد بن معدان ولقمان بن عامر ووافقهما إسحق بن راهويه يحيي
اور خالد بن معدان اور لقمان بن عامر اور ان کے موافق اسحق بن راہویہ کہتے ہیں کہ مسجد

جماعة في المسجد وكان خالد ولقمان يلبسان فيها أحسن الثياب
میں اکٹھے ہو کر جاگیں اور خالد اور لقمان اس رات کو اچھے اچھے کپڑے بدل کر پہنتے تھے اور

ويكتحلان ويقومان في المسجد تلك الليلة فإذا أحياها الرجل لنفسه فالظاهر
سرمہ لگا لیتے تھے اور اس رات کو مسجد میں حضر ہو کر ذکر کرتے تھے پھر اگر کوئی شخص تنہا جاگے تو ظاہرا

ندبه للأحاديث السابقة ومثلها يعمل به في الفضائل قال الأوزاعي
مستحب ہے کیونکہ حدیثیں گذر چکی ہیں اور فضائل کے باب میں ایسی حدیثوں پر عمل جائز ہے اور اوزاعی کا قائل ہوا ہے

وروي عن عمر بن عبد العزيز أنه كتب لعامله بالبصرة عليك بأربع ليال
اور عمر بن عبد العزیز سے روایت ہے کہ انہوں نے بصرہ کے عامل کو لکھا تھا سال بھر میں چار راتوں کی

من السنة فإن الله يفرغ فيهن الخير إفراغا أول ليلة من رجب وليلة النصف
حفاظت کرنا کیونکہ اللہ تعالی ان راتوں میں خیر و برکت برسا دیتا ہے رجب کی پہلی رات اور شعبان کی پندرھویں

من شعبان وليلة الفطر وليلة الأضحى لكن النظر في صحته عنه وقال
شب اور لیلۃ الفطر کی رات اور عید الاضحی کی رات لیکن عمر بن عبد العزیز سے اس روایت کی صحت میں تامل ہے اور شافعی

الشافعي فإن الدعاء يستجاب في خمس ليال ليلة الجمعة والعيدين وأول
کہتا ہے کہ دعا پانچ راتوں میں مقبول ہوتی ہے جمعہ کی رات کو اور دونوں عید کی رات کو اور رجب

ليلة من رجب ونصف شعبان ولا نص للإمام أحمد في إحيائها وجمع
کی پہلی رات اور شعبان کی پندرھویں شب کو اور امام احمد کا اس شب کے جاگنے میں کوئی قول نہیں ہے اور امام

في إحيائها عنه روايتان من إحياء ليلة العيد انتهى ومما ثبت من فعله
احمد سے عید کی رات کے جاگنے میں دو روایتیں آئی ہیں انتہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

صلى الله عليه وسلم أنه أتى المقبرة ليلة النصف ليستغفر للمؤمنين
کے فعل سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم پندرھویں شب مقبرہ میں تشریف لے گئے کہ مومنین اور مومنات

ويرحم المسترحمين ويؤخر اهل الحقد كما هم رواه البيهقي ومما روي من الصلوة

اور رحم کرتا ہے طالبوں پر رحم کے اور کینہ وروں کو چھوڑ دیتا ہے جیسے کہ تھے روایت کیا اسکو بیہقی نے اور منجملہ اس کے جو روایت کیا گیا ہے وہ نماز ہے اس رات

في هذه الليلة عن علي قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في ليلة

میں حضرت علی سے روایت ہے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان کی پندرھویں

النصف من شعبان قام فصلى اربع عشرة ركعة ثم جلس بعد الفراغ فقرأ

شب میں دیکھا کہ آپ اٹھے اور چودہ رکعت پڑھیں پھر فارغ ہوکر بیٹھ گئے پھر سورۂ فاتحہ

بام الكتاب اربع عشرة مرة وقل هو الله احد اربع عشرة مرة وقل اعوذ

چودہ بار اور قل ہو اللہ احد چودہ بار اور قل اعوذ برب الفلق

برب الفلق اربع عشرة مرة وقل اعوذ برب الناس اربع عشرة مرة وآية الكرسي

چودہ بار اور قل اعوذ برب الناس چودہ بار اور آیۃ الکرسی

مرة ولقد جاءكم رسول من انفسكم عزيز الآية فلما فرغ من صلاته سألته

ایک بار اور آیت لقد جاءکم رسول من انفسکم آخر تک پڑھی جب حضرت نماز سے فارغ ہوئے تو پوچھا میں نے

عما رأيت من صنيعه قال من صنع مثل الذي رأيت كان له كعشرين حجة مبرورة

کیا آپ نے جو دیکھا تھا فرمایا جو شخص ایسا کرے گا جیسا تو نے دیکھا تو بیس حج مبرور کے برابر ہوگا

وقيام عشرين سنة مقبولة فان اصبح في ذلك اليوم صائما كان له كصيام

اور بیس برس کے مقبول شب بیداری کے برابر ہوگا پھر اگر صبح کو روزہ رکھے تو روزہ کے برابر ہوگا

سنتين سنة ماضية وسنة مستقبلة رواه البيهقي في شعب الايمان وقال

دو برس ایک سال گذشتہ اور ایک سال آئندہ روایت کیا بیہقی نے شعب الایمان میں اور کہا

يشبه ان يكون هذا الحديث موضوعا وفي رواته مجهولون وهو منكر

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے اور اسکے راوی مجہول ہیں اور یہ حدیث منکر ہے

واخرجه الجوزقاني في الاباطيل وابن الجوزي في الموضوعات وقال موضوع

اور جوزقانی نے اسکو اباطیل میں اور ابن جوزی نے موضوعات میں ذکر کیا اور کہا کہ یہ موضوع ہے

واسناده مظلم وفي تنزيه الشريعة في الاحاديث الموضوعة حديث علي

اور اسکی سند تاریک ہے اور تنزیہ الشریعہ میں موضوع حدیثوں میں نقل کیا ہے علی سے یہ حدیث منقول ہے

ان النبي صلى الله عليه وسلم قال يا علي من صلى مائة ركعة في ليلة النصف

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی جس نے سو رکعت شعبان کی پندرھویں شب میں پڑھیں

تاذنين قيام هذه الليلة فقلت نعم بابي انت وامي فقام فسجد طويلا حتى
اس رات کے قیام کی اجازت دیتی ہو میں نے عرض کیا ہاں میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں پھر آپ کھڑے ہوئے اور سجدہ کیا یہاں تک کہ
ظننت انه قبض فقمت التمسه ووضعت يدي على باطن قدميه فتحرك
میں نے گمان کیا کہ آپ نے وفات پائی پھر میں کھڑی ہو کر ڈھونڈنے لگی اور میں نے اپنا ہاتھ آپ کے تلووں پر رکھا تو وہ ہلا
ففرحت وسمعته يقول في سجوده اعوذ بعفوك من عقابك واعوذ برضاك
پس میں خوش ہو گئی اور میں نے آپ کو سنا کہ سجدہ میں یہ کہتے تھے تیرے عقاب سے تیرے عفو کی پناہ لیتا ہوں اور تیرے غصہ سے تیری
من سخطك واعوذ بك منك جل وجهك لا احصي ثناء عليك انت كما
رضامندی کی پناہ لیتا ہوں اور تجھ سے تیری ہی پناہ لیتا ہوں تیرا وجہ بزرگ ہے تیری ثنا کی شمار نہیں کر سکتا تو ویسا ہی ہے جیسے
اثنيت على نفسك فلما اصبح ذكرتهن له فقال يا عائشة تعلميهن وعلميهن
تو نے اپنی ثنا کی ہے جب صبح ہوئی تو میں نے ان دعاؤں کا ذکر کیا پس فرمایا اے عائشہ ان کو سیکھ لے اور سکھا دے
فان جبرئيل عليه السلام علمنيهن وامرني ان اردهن في السجود رواه
کیونکہ جبرئیل علیہ السلام نے یہ دعائیں مجھ کو سکھائی ہیں اور کہا ہے کہ سجدہ میں انکو بار بار پڑھا کروں اسکو بیہقی
البيهقي وعنها رضي الله عنها قام رسول الله صلى الله عليه وسلم من الليل
نے روایت کیا ہے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات سے اٹھ کر
يصلي فاطال السجود حتى ظننت انه قبض فلما رايت ذلك قمت حتى
نماز شروع کی اور سجدہ بہت دراز کیا یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ حضرت نے وفات پائی جب میں نے یہ حال دیکھا تو میں اٹھی یہاں تک کہ
حركت ابهامه فتحرك فرجعت فلما رفع راسه من السجود وفرغ من صلاته
آپکا انگوٹھا ہلایا تو وہ ہلا پھر میں چلی آئی جب آپ نے سجدہ سے سر اٹھایا اور نماز سے فارغ ہوئے تو
قال يا عائشة او يا حميراء اظننت ان النبي قد خاس بك فقلت لا والله
فرمایا اے عائشہ یا کہا اے حمیرا کیا تو نے یہ گمان کیا کہ نبی نے تجھ سے غدر کیا پس میں نے عرض کیا نہیں قسم اللہ کی
يا رسول الله ولكني ظننت انك قبضت لطول سجودك فقال اتدرين
یا رسول اللہ پر میں نے سجدہ کی درازی سے یہ گمان کیا کہ آپ نے وفات کی پھر فرمایا تو جانتی ہے
اي ليلة هي قلت الله ورسوله اعلم قال هذه ليلة النصف من شعبان
یہ کونسی رات ہے میں نے عرض کیا اللہ اور اسکا رسول ہی خوب جانتا ہے فرمایا یہ شعبان کی پندرھویں رات ہے
ان الله يطلع على عباده في ليلة النصف من شعبان فيغفر للمستغفرين
بیشک اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرھویں شب میں اپنے بندوں پر توجہ فرماتا ہے پھر مغفرت مانگنے والوں کو بخش دیتا ہے

في الكتب الصحيحة المعتبرة بل ولا في غير المعتبرة ولم يرو فيها حديث

معتبرہ میں اس کی کچھ اصل نہیں ہے بلکہ غیر معتبر کتابوں میں بھی اور آئی ہیں کوئی حدیث مروی نہیں ہے

لا ضعيف ولا موضوع ولا يعتاد ذلك في غير بلاد الهند من البلاد

نہ ضعیف اور نہ موضوع اور نہیں عادت ہے سوائے بلاد ہند کے کسی جگہ اس کی عادت شہر و دیار

العربية من الحرمين الشريفين زادهما الله تعظيما وتشريفا ولا في

عرب کے حرمین شریفین یعنی مکہ مدینہ میں اللہ انکی تعظیم و شرافت زیادہ کرے اور نہ ان

غيرهما ولا في البلاد العجمية وأهل بلاد الهند بل عسى أن يكون ذلك

دونوں کے سوا اور نہ بلاد عجم میں تھے بجز بلاد ہند کے بلکہ احتمال ہے اور وہ یہ ہے

وهو الظن الغالب اتخاذا من رسوم الهنود في إيقاد السرج الدوالي فإن

گمان غالب ہے کہ ہنود کے رسوم میں سے اخذ کیا ہے کہ وہ دیوالی میں روشنی کرتے ہیں

عامة الرسوم والبدعة الشنيعة بقيت من أيام الكفر في الهند و

بدعت شنیعہ کی عام رسم کفر کے زمانہ سے ہندوستان میں باقی رہ گئے

شاعت في المسلمين بسبب المجاورة والاختلاط واتخاذهم الأزواج

بسبب ہم نشینی اور رہنے ملنے کے اور کافر عورتوں کو زوجہ بنانے

من النساء الكافرات وإن بعض المتأخرين من العلماء أنكر

اور جو مروج ہو گئے ہیں مسلمانوں میں بعض متاخرین علماء نے

استيقاد السرج الكثيرة في الليالي المتبركة وعدها من البدعة الشنيعة

خاص خاص راتوں میں روشنی کرنے کو بدعت شنیعہ سے

فإن كثرة الوقيد زيادة على الحاجة لم يرد باستحبابه أثر في الشرع في

کیونکہ حاجت سے زیادہ روشنی جلانا اس کے مستحب ہونے میں کوئی اثر شرعی کسی جگہ منقول نہیں

موضع قال علي بن إبراهيم وأول حدوث الوقيد من البرامكة

چیزیں کہتا ہے کہ علی بن ابراہیم کہتا ہے کہ پہلے پہل روشنی برامکہ سے شروع ہوئی ہے

وكانوا عبدة النار فلما أسلموا أدخلوا في الإسلام ما يموهون أنه

یہ لوگ آتش پرست تھے جب مسلمان ہوئے تو اسلام میں وہ بات داخل کر دی

من سنن الهدى ومقصودهم عبادة النيران حيث سجدوا مع المسلمين

سنت نبوی ہے اور مقصود آگ کی پرستش تھی کہ مسلمانوں کے ساتھ سجدہ کرتے

من شعبان يقرء في كل ركعة بفاتحة الكتاب وقل هو الله احد عشر مرات
کہ ... پڑھے ہر ایک رکعت میں سورہ فاتحہ اور گیارہ بار قل ھو اللہ احد پڑھے

الحديث الى آخره ويأمر الكاتبين ان لا تكتبوا على عبدي سيئة واكتبوا له
آخر حدیث تک اور کراماً کاتبین کو حکم دیتا ہے کہ میرے اس بندہ کے گناہ مت لکھو اور اسکے حسنات

الحسنات الى ان يحول عليه الحول ومن صلى هذه الصلوة فارب يجعل له
جب تک یہ سال گزر جائے لکھتے رہو اور جو کوئی یہ نماز پڑھتا ہے تو پروردگار اسکے واسطے

نصيبا من عبادة تلك الليلة قال ابن الجوزي فيه مجاهيل وضعفاء حديث
اس رات کے عبادت میں حصہ مقرر کر دیتا ہے ابن جوزی کہتا ہے اسمیں راوی مجہول اور ضعیف ہیں حدیث

من قرأ ليلة النصف من شعبان الف مرة قل هو الله احد في مائة ركعة
جسنے شعبان کی پندرھویں شب کو ہزار بار قل ھو اللہ احد سو رکعت میں پڑھے تو

لم يخرج من الدنيا حتى يبعث الله عليه في منامه مائة ملك ثلثون يبشرونه
دنیا سے نہیں نکلیگا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسکے خواب میں سو فرشتے بھیجیگا تیس فرشتے تو اسکو جنت کا

بالجنة وثلثون يؤمنونه من النار وثلثون يعصمونه من ان يخطئ وعشرة
مژدہ دینگے اور تیس فرشتے آگ سے بچا دینگے اور تیس اسکو خطا سے بچا دینگے اور دس

يكيدون من عاداه قال ابن الجوزي فيه مجاهيل ومتهمون حديث
اسکے دشمنوں کو جھٹلا دینگے ابن جوزی کہتا ہے اسمیں مجہول اور بدنام راوی ہیں حدیث

علي رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة النصف من شعبان قام فصلى
علی سے منقول ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان کی پندرھویں شب کو دیکھا کہ اٹھے اور چودہ

اربع عشرة ركعة الحديث واسناده مظلم وقال البيهقي يشبه ان يكون
رکعت پڑھیں آخر حدیث تک اور اسکی سند نا معلوم ہے اور بیہقی کہتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ

موضوعات ومن البدع الشنيعة ما تعارف الناس في اكثر بلاد الهند
حدیث موضوع ہے اور بڑی بدعت قبیحہ سے ہے یہ جو ہندوستان کے اکثر شہروں میں لوگوں سے

من ايقاد السرج ووضعها على البيوت والجدران وتفاخرهم بذلك
رواج ہو رکھا ہے روشنی کرنی اور گھروں پر اور دیواروں پر چراغ جلانے اور اسپر فخر کرنا

واجتماعهم للهو واللعب بالنار واحراق الكبريت فانه مما لا اصل له
اور آتشبازی کے لہو و لعب کو جمع ہونا اور گندھک شورہ کا جلانا یہ تو وہ امر ہے کہ کتب صحیح

بعض الليالي ثم تركها وبين العذر في ترك المواظبة وهو خشية ان يكتب

رات تراویح پڑھا پھر چھوڑ دیں اور مداومت کے ترک کا عذر بیان فرمایا ایسا نہو کہ ہم پر فرض

علينا ثم واظب عليها الخلفاء الراشدون خصوصا امير المومنين عمر رضي

ہو جاویں پھر خلفاء راشدین نے تراویح پر مداومت کی خصوصاً امیر المومنین عمر رضی اللہ

الله عنهم اجمعين كما جاء في الاحاديث وقد قال النبي صلى الله عليه وسلم

عنہم اجمعین نے چنانچہ حدیثوں میں آیا ہے اور بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

عليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين من بعدي وذكر في بعض كتب

کہ اپنے اوپر میری سنت اور میرے بعد خلفاء راشدین کی سنت لازم کرو اور فقہ کی بعض کتابوں میں

الفقه لو ترك اهل البلدة التراويح قاتلهم الامام على ذلك ويروى ان

مذکور ہے کہ اگر کسی شہر کے لوگ تراویح چھوڑ دیویں تو ان سے اس ترک پر امام مقاتلہ کرے اور روایت کی گئی ہے کہ ام المومنین

عائشة تقوم خلف ذكوان مولى لها وكذلك ام سلمة كانت تقوم مع

عائشہ اپنے مولی ذکوان کے پیچھے تراویح پڑھا کرتی تھیں اور ایسے ہی ام سلمہ عورتوں کی جماعت کے ساتھ

النساء تؤمها مولاتها ام الحسن البصري ونذكر الكلام فيها في عدة فصول

پڑھتی تھیں ان کی لونڈی حسن بصری کی ماں امامت کرتی تھیں اور ہم اس میں گفتگو چند فصلوں میں کریں گے

الفصل الاول في تعداد ركعاتها فعندنا عشرون

پہلی فصل رکعات کی گنتی میں ہمارے نزدیک تراویح بیس

ركعة لما روى البيهقي باسناد صحيح انهم كانوا يقومون على عهد عمر رض

رکعتیں ہیں کیونکہ بیہقی نے صحیح اسناد سے روایت کیا ہے کہ وہ لوگ عمر رض کے عہد میں بیس

بعشرين ركعة وفي عهد عثمان وعلي مثله وروى ابن عباس انه

رکعت پڑھا کرتے تھے اور عثمان رض اور علی رض کے عہد میں ایسے ہی پڑھتے تھے اور ابن عباس رض یہ روایت کرتا ہے کہ

صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم عشرين ركعة في رمضان ثم اوتر بعدها

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں بیس رکعتیں پڑھیں پھر اسکے بعد وتر

بثلث لكن المحدثين قالوا ان هذا الحديث ضعيف والصحيح ما روته عائشة

تین پڑھے لیکن محدث کہتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور صحیح وہی ہے جو عائشہ رض روایت کرتی ہیں

انه صلى احدى عشرة ركعة كما هو عادته في قيام الليل وروي انه كان

کہ حضرت نے گیارہ رکعت پڑھیں جیسے کہ قیام لیل میں آپکی عادت تھی اور روایت ہے کہ

الی ذلک السرج وقد جعلها جهلة ائمة المساجد مع صلوة الرغائب
سرج کرتے تھے اور اسکو مساجد کے جاہل اماموں نے صلوٰۃ الرغائب کے ساتھ

شبکة لجمع العوام وطلب الریاسة والتقدم وملاء بذکرها القصاص
عوام کے جمع کرنے کو ریاست اور تقدم کی تلاش میں جال بنا لیا اور قصہ خوانوں نے اسکے ذکر سے

مجالسهم ثم انه تعالی اقام ائمة الهدی فی سعی ابطال مثال هذه المنکرا
مجلسوں کو پر کر دیا پھر اللہ تعالی نے ایسے ایسے منکرات دور کرنے کے لئے ہدایت کے امام قائم کئے پھر یہ منکرات

فتلاشی امرها وتکامل بطالها فی البلاد المصریة والشامیة فی الاوا
پریشان ہوگئے اور سنہ آٹھ سو کے اوائل میں اسکا ابطال بلاد مصری اور شامی سے

المائة الثامنة وقد ذکر الطرطوسی الاجتماع لیلة الختم ونصب المنابر و
خوب طرح ہوگیا اور طرطوسی نے تو ختم کی شب میں اجتماع اور منبر قائم کرنے اور

اختلاط الرجال والنساء والتلاعب بینهم حتی یکون زنا وکذا فی التذکرة
عورت مردوں کے اختلاط اور آپس کے بازیچہ سے انکار کیا ہے یہانتک کہ جو ہوتا ہے زنا ہی یہ تذکرہ میں ہے

شهر رمضان

رمضان کا مہینا

واما شهر رمضان ففیه صیام وقیام والمراد بالقیام التراویح فنذکر
اور رمضان کا مہینا سو اسمیں روزے ہیں اور رات کی نماز اور قیام سے مراد تراویح ہیں اب ہم بیان

ههنا احکامها والمسائل المتعلقة بها اعلم انه قد اختلف العلماء فی
اسکے احکام اور مسائل جو اس سے متعلق ہیں کرینگے سمجھ لے کہ علما نے تراویح میں یہ

التراویح هل تسمی سنة فقال بعضهم لا هی من النوافل وتسمی مستحبة
اختلاف کیا ہے کہ آیا انکو سنت کہیں پس بعضے علماء کہتے ہیں نہیں یہ تو نفلین ہیں اور انکو مستحب کہتے ہیں

وقال بعضهم تسمی سنة وهو الاصح وهی سنة موکدة للرجال والنساء
اور بعضے کہتے ہیں انکو سنت کہنا چاہیے اور یہی اصح ہے اور تراویح مردوں اور عورتوں کے حق میں سنت موکدہ ہیں

توارثها الخلف عن السلف وانقطع الخلاف بروایة الحسن عن ابی حنیفة
پچھلے لوگ پہلوں سے لیتے چلے آئے ہیں اور حسن کی روایت سے جو ابو حنیفہ رحمہا اللہ سے ہے

رحمهما الله انها سنة لا ینبغی ترکها وهذا لان النبی صلی الله علیه وسلم قد اقامها
خلاف جاتا رہا کہ یہ سنت ہیں انکا ترک سزاوار نہیں ہے اور یہ ثابت ہے اسلئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح کو قائم

بالجماعة مكروه لانه لو كان مستحبا لكانت افضل كالمكتوبات ولو كانت
جماعت سے کروہ ہوتی ہیں اسلئے کہ اگر مستحب ہوتیں تو افضل ہوتی جیسے فرائض جماعت سے افضل ہوتی ہیں اور اگر

افضل لكان المتهجدون والقائمون بالليل يجتمعون فيصلون جماعة طلبا
افضل ہوتیں تو تہجد گزار اور رات کے قائم رہنے والے جمع ہو کر رہتے اور فضیلت کی طلب میں جماعت سے پڑھا کرتے

للفضيلة فلما لم يرو ذلك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وعن اصحابه
اور چونکہ یہ فضیلت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب رضوان اللہ

رضوان الله عليهم اجمعين علم انه لا فضل في ذلك الفصل
علیہم اجمعین سے مروی نہیں ہے تو معلوم ہوا کہ اس میں کچھ فضیلت نہیں ہے دوسری

الثاني المستحب ان يجلس بين كل ترويحتين مقدار ترويحة و
فصل مستحب یہ ہے کہ ہر دو ترویحوں میں بقدر ایک ترویحہ کے آرام لیا کرے اور

كذلك بين الخامسة والوتر وهو المروي عن ابي حنيفة ولان التراويح
ایسے ہی درمیان پانچویں ترویحہ اور وتر کے آرام لے اور امام ابو حنیفہ سے یہی روایت ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ تراویح کا لفظ

ماخوذ من الراحة ففيه تحقيق اسمها وهو المروي عن السلف واهل
راحت میں سے نکلا ہے پس تو اس آرام کرنے میں لفظ تراویح کا ثبوت پایا جاتا ہے اور سلف سے یہی چلا آتا ہے اور دونوں

الحرمين كانوا مجتمعين على ذلك الا ان اهل مكة فانهم يطوفون اسبوعا
حرم والے اسی پر متفق تھے مگر مکہ والے سو یہ لوگ سات طواف کیا کرتے ہیں

واهل المدينة يصلون اربعا وكذا اهل كل بلدة من بلاد المسلمين هم
اور مدینہ والے چار رکعت پڑھ لیتے ہیں اور ایسے ہی مسلمانوں کے شہروں میں سے ہر ایک شہر والے بعد اسکے

بالخيار ان شاؤا سبحوا وهللوا او صلوا او قرأوا القرآن او سكتوا ولو ترك
مختار ہیں چاہیں سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ پڑھیں یا نماز پڑھیں یا قرآن کی تلاوت کریں یا چپ بیٹھے رہیں اور اگر ایک

الاستراحة بين كل ترويحتين فقيل لا باس به وقيل لا يستحب لانه
دو ترویحوں میں استراحت کو ترک کرے تو کہتے ہیں اسکا کچھ ڈر نہیں اور کوئی کہتا ہے غیر مستحب ہے کیونکہ

يخالف عمل اهل الحرمين الشريفين زادهما الله تعظيما وتشريفا قال
حرمین شریفین والوں کے عمل سے اللہ انکی تعظیم اور تشریف زیادہ کرے برخلاف ہے بندہ

العبد الضعيف اصلح الله حاله واحسن مبدأه ومآله ان الانتظار
[illegible]

بعض السلف في عهد عمر بن عبد العزيز يصلون احدى عشرة ركعة قصدا

عمر بن عبد العزیز کے عہد میں گیارہ رکعت پڑھا کرتے تھے اس غرض سے کہ

للتشبه برسول الله صلى الله عليه وسلم والذي استقر عليه الامر واشتهر من

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت ہو جائے اور وہ گنتی جو مقرر ہو گئی ہے

الصحابة والتابعين ومن بعدهم هو العشرون وما روي انها

صحابہ اور تابعین سے اور ان کے بعد کے لوگوں سے مشہور چلا آتا ہے بیس ہیں اور یہ جو روایت

ثلث وعشرون فلحسبان الوتر معها وقال مالك وروي عن الشافعي رض

کی ہے تیئیس رکعت ہیں سو وتر کو تراویح کے ساتھ ملا لیا ہے اور مالک کہتے ہیں اور شافعی کی بھی روایت ہے کہ تراویح

انها ست وثلثون او تسع وثلثون مع الوتر فهو عمل اهل المدينة خاصة قالوا

مع وتر چھتیس یا انتالیس ہیں سو یہ خاص مدینہ والوں کا عمل ہے اور کہتے ہیں کہ

سبب ذلك ان اهل مكة يطوفون بالبيت سبوعا ويصلون ركعتي

اس کا سبب یہ ہے کہ مکہ والے کعبہ کے سات طواف کرتے ہیں اور طواف کی دو دو رکعت ہر دو ترویحوں کے بیچ میں

الطواف بين كل ترويحتين واهل المدينة لما بعدوا من ادراك هذه

پڑھتے ہیں اور مدینہ والے چونکہ اس فضیلت کے حاصل کرنے سے دور ہیں

الفضيلة صلوا بدل ذلك اربع ركعات ويسمونها الست عشرية واستمر

تو اس کے بدلے انہوں نے بیچ میں چار رکعت پڑھنی شروع کر دیں اور ان کا نام ست عشریہ رکھ دیا اور ان کی

عادتهم على ذلك الى الان وقد يروى ذلك عن عمر وعلي رضي الله عنهما

عادت آج تک وہی چلی آتی ہے اور کبھی یہی روایت عمر اور علی رضی اللہ عنہما سے بھی آتی ہے

لكنه غير مشهور وعنهما فان صلى غيرهم ايضا لا باس ويستوي فيه الامام

پر کہ یہ مشہور نہیں ہے لیکن اگر ان کے سوا کوئی اور بھی پڑھ لے تو کیا ڈر ہے اور اس میں امام وغیرہ

وغيره وينبغي ان يصلوا فرادى لان التنفل بالجماعة في غير التراويح

سب برابر ہیں اور بہتر یہ ہے کہ الگ الگ پڑھیں کیونکہ تراویح کے سوا اور نوافل جماعت سے

مكروه عندنا لكن اهل المدينة يصلونها بالجماعة والتنفل بالجماعة

ہمارے نزدیک مکروہ ہیں لیکن مدینہ والے ان کو جماعت سے پڑھتے ہیں اور نفلیں جماعت سے

لا يكره عندهم قال الشيخ قاسم الحنفي من متاخري علماء مصر التنفل

ان کے نزدیک مکروہ نہیں اور شیخ قاسم حنفی مصر کے متاخرین علماء میں سے کہتا ہے کہ نفلیں

وسائر السنن تتادى بمطلق النية لانها نوافل والنوافل تتادى بمطلق

اور تمام سنتیں مطلق نیت سے ادا ہو جاتی ہیں کیونکہ یہہ نفلیں ہیں اور نفلیں مطلق نیت سے ادا ہو جاتی ہیں

والاحتياط ان ينوي التراويح او سنة الوقت او قيام الليل في شهر

اور احتیاط اسمیں ہے کہ تراویح کی یا وقتی سنت کی یا ماہ رمضان کی قیام لیل کی

رمضان وفي سائر السنن ينوي السنة او ينوي الصلوة متابعة لرسول

نیت کرلے اور تمام سنتوں میں سنت کی نیت کیا کرے اور اوس نماز کی نیت کرے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

الله صلى الله عليه وسلم ليكون ابعد عن الاختلاف ثم قيل هل يحتاج لكل

کی متابعت سے ہو یعنی منقول ہیں تاکہ اختلاف سے بچ جاوے پھر کہتے ہیں کہ تراویح کے

شفع من التراويح على حدة ان ينويها والاصح انه لا يحتاج اذ الكل

ہر دو رکعت کے واسطے جدا جدا نیت چاہیئے اور صحیح یہہ ہے کہ نیت کی حاجت نہیں ہے کیونکہ سب کی

بمنزلة صلوة واحدة الفصل الرابع في قدر القراءة

سب بمنزلہ ایک نماز کے ہے چوتھی فصل تراویح کی قرات کی

في التراويح اختلفوا فيه فقيل يقرأ مقدار ما يقرأ في المغرب

مقدار میں اسمیں اختلاف کرتے ہیں کوئی کہتا ہے اتنی قرات پڑھے جتنی نماز مغرب میں پڑھتے ہیں

لانها اخف من اخف المكتوبات وهذا غير سديد لانه لا يقع بهذا

کیونکہ تراویح مکتوبات کے ہلکی سے ہلکی ہے اور یہہ قول استوار نہیں ہے کیونکہ اتنی مقدار سے

المقدار الختم في رمضان وقال بعضهم يقرأ كما يقرأ في العشاء لانها

رمضان میں ختم پورا نہیں ہوگا اور بعضے کہتے ہیں اتنا پڑھے جتنا عشاء میں پڑھتے ہیں کیونکہ تراویح

تبع للعشاء في وقتها وروى الحسن عن ابي حنيفة رح ان يقرأ في كل

اپنے وقت میں عشاء کی تابع ہے حسن امام ابو حنیفہ رح سے روایت کرتا ہے کہ ہر ہر رکعت میں دس دس

ركعة عشر آيات ونحوها لانه يقع بها الختم مرة لان عدد ركعات

آیتیں یا کم و بیش پڑھے کیونکہ اس مقدار میں قرآن ایکبار ختم ہو جاویگا اسلیئے کہ تراویح کی تمام رکعتیں

التراويح ستمائة وآيات القرآن ستة آلاف وكسور في كل ركعة

چھ سو ہوتی ہیں اور قرآن کی آیتیں چھ ہزار ہیں تو ہر ایک رکعت میں تخمیناً

عشر آيات تقريبا وقال بعضهم يقرأ في كل ركعة عشرين الى ثلثين

دس آیتیں پڑھی جائیں اور بعضے کہتے ہیں کہ ہر ایک رکعت میں بیس آیتوں سے تیس تک پڑھے

بين الترويحتين على ما تعارف بين الحفاظ في هذا الزمان من تطويل القراءة
اس رواج کے موافق جو اس زمانہ کے حافظوں میں تراویح کی قراءت بہت دراز ہوتی ہے

في التراويح صعب على المصلين بل يمكن ان ينقضي الليل بذلك فبهذا
انتظار کرنا نمازیوں پر دشوار ہوتا ہے بلکہ ممکن ہے کہ ساری رات اسی میں گزر جائے اور اس سے

يظهر ان تطويل القراءة غير مستحسن لاستلزام فوات هذا العمل المستحب
ظاہر ہوتا ہے کہ قراءت کی طوالت اچھی نہیں ہے کیونکہ اس سے اس عمل کا فوت ہو جانا جو کہ مستحب

المتوارث من السلف بل ينبغي رعاية الاعتدال في القراءة كما تسمى الترويحة
سلف سے بطور وراثت کے چلا آتا ہے لازم آتا ہے بلکہ قراءت میں میانہ روی کی رعایت میں ترویحات آسانی ہو جاوین

وسيأتي حكم القراءة في التراويح ولو استراح مقدار اربع ركعات بقراءة
مناسب ہیں اور تراویح میں قراءت کا حکم قریب آتا ہے اور اگر بعد ہر چار رکعت کے قراءت درمیانہ سے

معتدلة دون قدر ما صلى الترويحة لكفى انشاء الله وترجو من الله القبول
استراحت کرے اس قدر نہیں جتنی دیر میں ترویحہ پڑھا ہو تو بھی انشاء اللہ کافی ہے اور اللہ سے قبولیت کی امید ہے

الفصل الثالث في نية التراويح فان نوى التراويح او السنة
تیسری فصل تراویح کی نیت میں پس اگر تراویح کی یا وقتی

الوقت او قيام الليل في رمضان جاز وان نوى صلوة مطلقة او نوى
سنت کے یا رمضان میں قیام لیل کی نیت کرے تو جائز ہے اور اگر مطلق نماز کی نیت کرے یا صرف

تطوعا فحسب اختلف المشايخ فيه حسب اختلافهم في اداء السنن الرواتب
تطوع کی نیت کرے تو اس میں مشایخ کا وہی اختلاف ہے جو سنن رواتب کے ادا میں اختلاف کرتے ہیں

ذكر بعض المتقدمين ان الاصح انه لا يجوز لانها سنة والسنة لا تتادى
بعض متقدمین یہ ذکر کرتے ہیں کہ صحیح یہ ہے کہ جائز نہیں کیونکہ تراویح سنت ہیں اور سنت تطوع

بنية التطوع او بنية مطلق الصلوة كما روى الحسن عن ابي حنيفة
کی نیت سے یا مطلق نماز کی نیت سے ادا نہیں ہوتیں چنانچہ حسن ابو حنیفہ سے دو رکعت نماز فجر کے

في ركعتي الفجر هذا لانها صلوة مخصوصة كالمكتوبات فيجب مراعاة
روایت کرتا ہے اور یہ اس لیے کہ تراویح فرائض کی طرح مخصوص نماز ہے سو اس صفت کی رعایت

الصفة فلا تتادى بمطلق النية وذكر اكثر المتاخرين ان التراويح
واجب ہے پس مطلق نیت سے ادا نہیں ہونگی اور اکثر متاخرین یہ ذکر کرتے ہیں کہ تراویح

ختمة ثلثين في الليالي وثلثين في الايام وواحدة في التراويح وقد روى

دیتے تھے تیس ختم تو راتوں میں اور تیس دنوں میں اور ایک ختم تراویح میں اور مواہب لدنیہ

في المواهب اللدنية مثل ذلك عن الشافعي رحمة الله عليهم اجمعين ثم قالوا

میں امام شافعی رحمہ اللہ علیہم اجمعین سے ایسی ہی روایت ہے پھر علماء کہتے ہیں کہ

الافضل تعديل القراءة بين التسليمات كما روى الحسن عن ابي حنيفة

تمام تسلیمات یعنی تمام دوگانوں میں قراءت کی تعدیل افضل ہے چنانچہ حسن ابو حنیفہ رحمہ سے روایت کرتا ہے

وجاء عن عمر فلا باس به واما التسليمة الواحدة فانه لا يستحب تطويل

اور عمر رضی اللہ عنہ سے آیا ہے اسکا کچھ ڈر نہیں ہے اور ایک دوگانہ میں سو دوسری رکعت میں قراءت

القراءة في الثانية بلا خلاف كما في سائر الصلوات وان طول القراءة في

کی درازی بالاتفاق غیر مستحب ہے جیسے تمام اور نمازوں میں اور اگر پہلی رکعت میں قراءت

الاولى على الثانية فلا باس واما المختار فانه يجب ان يكون على

دوسری رکعت سے دراز کرے تو کچھ ڈر نہیں اور رہا پسندیدہ سو اسمیں اختلاف

الاختلاف عند ابي حنيفة وابي يوسف يكون المختار التسوية بين

ضروری ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اور ابو یوسف رحمہ کے نزدیک دونوں رکعتوں میں برابری

الركعتين ويكون المختار عند محمد تطويل الركعة الاولى على الثانية

پسندیدہ ہوگی اور امام محمد رحمہ کے نزدیک دوسری رکعت پر پہلی رکعت کی درازی پسندیدہ ہوگی

كما في الصلوات المفروضة مسئلة انه اذا غلط في التراويح فترك

جیسے تمام فرض نمازوں میں ہے مسئلہ جب تراویح میں غلطی کرے سو چھوڑ دے

سورة او اية وقرأ ما بعدها فالمستحب ان يقرأ المتروكة ثم المقروءة ليكون

سورۃ یا کوئی آیت چھوڑ کر اسکے بعد کی پڑھ جاوے تو بہتر یہ ہے کہ اس متروک کو پڑھکر پھر پڑھی ہوئی کو پڑھے تاکہ

على الترتيب مسئلة واذا فسد الشفع من التراويح وقد قرأ فيه

ترتیب وار رہے مسئلہ اور اگر تراویح کا کوئی دوگانہ فاسد ہو جائے اور اسمیں کچھ قرآن پڑھ چکا تھا تو

هل يعيد ما قرأ قيل لا يعيد لان المقصود هو القراءة ولا فساد في

آیا اسکو پھر دوہرائے کوئی کہتا ہے نہ دوہرائے اسواسطے کہ مقصود تو قراءت تھی اور قراءت میں کچھ فساد

القراءة وقيل يعيد ليكون الختم في الصلوة الصحيحة وحكم الفتح

نہیں ہوا اور کوئی کہتا ہے پھر دوہرائے تاکہ ختم صحیح نماز میں واقع ہووے اور بتا دینے کا حکم

لما روی عن عمر بن الخطابؓ انه دعا ثلثة من الائمة فامر احدهم ان یقرأ
کیونکہ عمر بن الخطاب رضہ سے روایت ہے کہ انہوں نے تین امام بلائے پھر ایک کو کہا ہر ایک رکعت

فی کل رکعة ثلثین اٰية وامر الثانی ان یقرأ خمسا وعشرین اٰية وامر
میں تیس آیتیں پڑھا کر اور دوسرے کو کہا کہ پچیس آیتیں پڑھا کر اور تیسرے کو

الثالث ان یقرأ عشرین اٰية فی کل رکعة فما قاله عمر فضیلة وما قاله
کہا کہ ہر ایک رکعت میں بیس آیتیں پڑھا کر سو عمرؓ کا قول تو فضیلت کا ہے اور ابو حنیفہؒ

ابو حنیفة سنة وهذا لان الامام اتفقوا علی ان السنة الختم مرة والفضیلة
کا قول سنت کا ہے اور یہ اسواسطے کہ سب کا اتفاق ہوگیا کہ ایکبار ختم مسنون ہے اور افضلیت یہ ہے کہ

الختم مرتین والافضلیة ثلث مرات والختم یقع مرة بما قال ابو حنیفةؒ
دوبار ختم ہو اور فضیلت سے بڑھکر یہ ہے کہ تین بار ختم ہو اور امام ابو حنیفہؒ کے قول کے موافق ایک ختم ہوجاتا ہے

ومرتین او ثلث مرات بما امر عمرؓ کذا قالوا ومنهم من استحسن الختم فی
اور عمرؓ کے امر کے موافق دو یا تین ختم ہو سکتے ہیں ایسا ہی کہا ہے اور بعضے فقیہ ستائیسویں شب سے

لیلة السابعة والعشرین رجاء ان ینالوا فضیلة لیلة القدر اذ الاخبار
ختم کو بہتر سمجھتے ہیں اس امید پر کہ لیلة القدر کی فضیلت حاصل کریں کیونکہ حدیثیں

تظاهرت وکثرت علی انها هی لیلة القدر ولذا جعل مشایخ بخارا القران
اس باب میں کہ یہی شب لیلة القدر ہے ایک دوسرے کی معاون اور کثرت سے ہیں اسی واسطے بخارا کے مشائخ نے قرآن

خمس مائة واربعین رکوعا واعلموا المصاحف کیلا یقع الختم فی لیلة السابعة
پانسو چالیس رکوع مقرر کئے ہیں اور مصاحف پر نشان لگا دیے ہیں تا کہ ستائیسویں شب میں ختم

والعشرین ومن المتقدمین من مشایخنا قال الافضل ان یقرأ فی کل رکعة
واقع ہوا کرے اور ہمارے مشائخ میں سے بعضے متقدمین کہتے ہیں کہ افضل یہ ہے کہ ہر ایک رکعت میں

ثلثین اٰية ویختم فی کل عشر ختمة لان کل عشر من الشهر مخصوص
تیس آیتیں پڑھا کرے اور ہر دہے میں ایک ختم کیا کرے کیونکہ مہینے میں ہر دہا خاص خاص الگ الگ ہے

وقد جاء فی الحدیث انه شهر اوله رحمة واوسطه مغفرة واٰخره عتق
اور بیشک حدیث میں آیا ہے کہ رمضان ایسا مہینہ ہے کہ اسکے اول میں رحمت اور بیچ میں مغفرت ہے اور آخر میں آگ سے

من النار وروی عن ابی حنیفةؒ انه کان یختم فی شهر رمضان احدی وستین
رستگاری ہے اور امام ابو حنیفہؒ سے روایت ہے کہ وہ رمضان کے مہینے میں اکسٹھ ۶۱ قرآن ختم کیا

عليه في الحرمين وسائر ديار العرب التكبير عند الختم من والضحى الى آخر
ہیں اور عرب کے تمام دیار میں مروج ختم کے وقت سورہ والضحی سے آخر تک تکبیر پڑھنے کا دستور ہے

القرآن والمختار فيه لا اله الا الله والله اكبر ولو اكتفى بالله اكبر صح ولو
اور پسندیدہ یہ ہیں لا الہ الا اللہ واللہ اکبر ہے اور اگر اللہ اکبر پر اکتفا کرے تو صحیح ہے اور اگر

لم يكن الامام حافظ القرآن فقيل الافضل ان يقرأ سورة الاخلاص
امام قرآن کا حافظ نہ ہو تو کوئی کہتا ہے کہ افضل یہ ہے کہ ہر ایک رکعت میں قل ہو اللہ

في كل ركعة وقيل الافضل ان يقرأ في كل ركعة سورة من القصار
احد پڑھے اور کوئی کہتا ہے کہ افضل یہ ہے کہ ہر رکعت میں کوئی سورۃ چھوٹی سورتوں سے پڑھے

وهذا احسن لئلا يشتبه عليه عدد الركعات ولا يشتغل قلبه بحفظها
اور یہ بہت اچھا ہے تاکہ مصلی پر رکعات کی گنتی میں شبہ نہ پڑے اور نہ اسکا دل ان کی حفاظت میں لگے

فيفرغ للتدبر والتفكر والمتعارف في هذا الزمان في الحرمين وديار
پھر تو تدبر اور تفکر کی طرف فارغ رہیگا اور اس زمانہ میں حرمین اور عرب کے دیار میں رواج

العرب ان يقرأ في الركعة الاولى من الشفع الاول سورة الفيل وفي الثانية
ہے کہ پہلے دوگانہ کے پہلی رکعت میں سورۂ فیل پڑھتے ہیں اور دوسری رکعت میں

قل هو الله احد وفي الاولى من الشفع الثاني سورة لايلاف وفي الثانية
قل ہو اللہ احد اور دوسرے دوگانہ کی پہلی رکعت میں سورۂ لایلاف اور دوسری رکعت میں

قل هو الله احد وهكذا حتى يقرأ في الشفع الثامن قل هو الله احد
قل ہو اللہ احد اور اسی طرح یہاں تک آٹھویں دوگانہ میں دونوں رکعت میں قل ہو اللہ احد

في الركعتين وفي التاسع قل هو الله احد وقل اعوذ برب الفلق وفي
پڑھتے ہیں اور نویں دوگانہ میں قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور

العاشر قل هو الله احد وقل اعوذ برب الناس الفصل الخامس
دسویں دوگانہ میں قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الناس پانچویں فصل

في اداء التراويح بجماعة من ترك التراويح بالجماعة و
تراویح کو جماعت سے ادا کرنے میں جو شخص تراویح کو جماعت سے ترک کرے اور

صلاها في البيت ففيه اختلاف المشائخ منهم من قال يكون تاركا
گھر میں پڑھا کرے تو اس میں مشائخ کا اختلاف ہے بعض میں سے کوئی کہتا ہے کہ وہ سنت کا

على ما عرف في الصلوات الاخر من الاختلاف فيه والفتوى على عدم
مختلف فیہ ہے جیسا کہ اور نمازوں میں معلوم ہو چکا ہے اور فتویٰ ہے عدم فساد

الفساد وقيل لا اختلاف في التراويح لمكان الضرورة وقالوا لا ينبغي
پر ہے اور کوئی کہتا ہے کہ تراویح میں اختلاف نہیں ہے کیونکہ ضرورت ہے اور فقہا کہتے ہیں قوم کو نہیں

للقوم ان يقدموا في التراويح الخوش خوان ولكن يقدموا الدرست خوان
چاہیے کہ تراویح میں خوش گلو کو امام کریں بلکہ درست خوان یعنی صحیح پڑھنے والے کو امام کریں کیونکہ

فان الامام اذا كان يقرأ بصوت حسن يشغل عن الخشوع والتدبر والتفكر
امام اگر خوش آوازی سے پڑھیگا تو سننے والا خشوع اور فہم و فکر سے باز رہیگا

وكذا اذا كان لحانا لا باس بان يترك مسجده كذا في سنن الهدى ولو كان
اور ایسے ہی اگر امام اعراب میں غلطی کرتا ہو تو کچھ ڈر نہیں کہ کوئی مسجد کو چھوڑ دے یہ سنن الہدیٰ میں ہے اور اگر کوئی

الفقيه قاريا فالافضل له ان يصلي بقراءة نفسه ولا يقتدي بغيره
فقیہ شخص قاری ہو تو اسکو افضل ہے کہ اپنی قرأت سے آپ پڑھ لے اور اور کا مقتدی نہ بنے

ولا ينقص تسبيحات الركوع والسجود عن الثلثة ولا يترك ثناء الاستفتاح
اور رکوع اور سجود کی تسبیحات تین بار سے کم نہ کرے اور سبحانک اللہم پڑھنا اور نبی

والصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم ايضا لانها سنة وقد ذكر في بعض
صلے اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنی ترک نہ کرے کیونکہ یہ سب مسنون ہیں اور فقہ کی

كتب الفقه خلافه والصحيح هو الاول واما باقي الدعوات فان علم
بعضی کتابوں میں اسکا خلاف مذکور ہے اور صحیح پہلی روایت ہے کہ ترک نہ کرے اور رہی باقی دعائیں سو اگر قوم کے

من حال القوم انه لا يثقل يأتي بها والا لا واذا قرأ في الشفع الاخير
حال سے معلوم ہوتا ہو کہ دشوار نہیں ہیں تو پڑھے اور نہیں تو نہیں اور اگر پچھلے دوگانہ کی

في الركعة الاولى المعوذتين قيل يقرأ في الثانية فاتحة الكتاب وشيئا
پہلی رکعت میں معوذتین پڑھ لے تو کوئی کہتا ہے کہ دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ اور کچھ

من البقرة فيكون خاتما مرتحلا وقيل يعيد قل اعوذ برب الناس
سورہ بقر میں سے پڑھے تو ایسا ہوگا کہ منزل پر پہنچتے ہی چل پڑا اور کوئی کہتا ہے کہ قل اعوذ برب الناس کو دوبارہ پڑھے

ولا يقرأ شيئا من البقرة مراعاة للنظم والترتيب والمسنون المعمول
اور سورہ بقرہ میں سے کچھ نہ پڑھے تاکہ نظم اور ترتیب کی رعایت رہے اور مسنون اور رواج میں

هي كسائر السنن يصلي فرادى اذ هو اقرب الى الاخلاص وابعد عن
تراویح اور سنن کی طرح الگ الگ پڑھی جاویں کیونکہ یہہ اخلاص سے نزدیک تر اور ریا سے
الرياء وقد ورد في الصحيح افضل صلوة المرء في بيته الا المكتوبة
دور تر ہے اور صحیح حدیث میں آیا ہے کہ آدمی کی افضل نماز مکتوبات سے علاوہ گھر میں ہے
اقول وهذا القول غير مختار لانه انما يكون في غير ما ورد فيه الجماعة
میں کہتا ہوں یہہ قول مختار نہیں ہے اسواسطے کہ یہہ قول تو ان نمازوں میں ہے جنمیں جماعت نہیں آئی
والتراويح قد ورد فيها الجماعة كما ذكرنا وعن ابي يوسف انه ان امكنه
اور تراویح میں جماعت آئی ہے چنانچہ ہم ذکر کر چکے ہیں اور ابو یوسف سے یہہ روایت ہے کہ اگر اس سے ہو سکے کہ
اداءها في بيته مع مراعات سنة القراءة واشباهها فليصلها في
گھر میں سنت قرات وغیرہ کی رعایت سے ادا کرے تو گھر میں
بيته الا ان يكون فقيها كبيرا يقتدى به ويكثر الجمع بحضرته فلا ينبغي
له ترك الجماعة مسئلة يكره ان يستاجر رجلا ليؤم اذ [illegible]
الامام فاسد مسئلة لو ام في التراويح بامامين فصلى كل امام
بتسليمة فالصحيح انه لا بأس به وانما يستحب ان يصلي كل امام ترويحة
وعلى انه يجوز ان يصلي الفريضة احدهما والاخر التراويح مسئلة
لو صلى الامام الواحد التراويح في مسجدين في كل على الكمال اختلف فيه
فقيل يجوز لاهل المسجدين كما اذن المؤذن واقام وصلى ثم اتى
مسجدا واذن وصلى معهم فانه لا يكره الفصل السادس

للسنة وهو مسيء لما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قد ما صلى

تارک ہو گیا اور وہ برا کرتا ہے کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے جتنی تراویح

التراويح صلى بالجماعة وهكذا نقل عن الصحابة رضوان الله تعالى عليهم

پڑھیں سو جماعت سے پڑھیں اور ایسا ہی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے

اجمعين وعليه اتفاق فقهاء الامصار ومنهم من قال كان تارك للفضيلة ولا باس

منقول ہے اور اسی پر ملک کے فقہا کا اتفاق ہے اور بعضوں نے کہا کہ وہ شخص فضیلت کا تارک ہوا اور کچھ ڈر نہیں ہے

لما روي عن بعض السلف ذلك ولان النبي صلى الله عليه وسلم بعد ما ترك

کیونکہ بعضے بزرگوں سے یہ روایت ہے اور اسلئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم کے ساتھ تراویح ترک

القيام بالقوم ثم هم يصلون في بيوتهم كيف شاءوا وكان الامر على

کرنیکے بعد انکو یونہی چھوڑ دیا تھا وہ لوگ اپنے اپنے گھروں میں جس طرح چاہتے تھے پڑھ لیتے تھے

عهد ابي بكر وصدر من خلافة عمر هكذا ثم استقر الامر على الجماعة

اور ابو بکر رض کے عہد میں اور کچھ عمر رض کی خلافت میں یہی حال رہا پھر تراویح نے جماعت پر قرار پایا

وهو افضل قال الشيخ قاسم الحنفي والصحيح ان اقامتها بالجماعة سنة

اور یہ افضل ہو شیخ قاسم حنفی کہتا ہے اور صحیح یہ ہے کہ تراویح کا جماعت سے پڑھنا سنت

على الكفاية حتى لو ترك اهل المسجد كلهم الجماعة فقد تركوا السنة

کفایہ ہے یہانتک کہ اگر کسی مسجد کے تمام مصلی جماعت ترک کر دیں تو بیشک ترک سنت کیا

واساءوا في ذلك وان اقيمت التراويح بالجماعة في المسجد ثم تخلف

اور اسمیں برا کیا اور اگر مسجد میں تراویح جماعت سے ہوئے لگیں پھر اگر کوئی شخص

عنها من افراد الناس وصلى في بيته فقد ترك الفضيلة ولم يكن

لوگوں میں سے پیچھے رہ گیا اور اپنے گھر میں پڑھ لیں تو اسنے فضیلت ترک کی اور برا

مسيئا وان صلوها بالجماعة في البيت اختلف فيه المشائخ والصحيح

نہیں ہوا اور اگر وہ سب جماعت کے ساتھ گھر میں پڑھیں تو اسمیں مشائخ کا اختلاف ہے اور صحیح

ان للجماعة فضيلة وللجماعة في المسجد فضيلة اخرى فهذا قد حاز

یہ ہے کہ ایک جماعت کی فضیلت ہے اور جماعت کی مسجد میں دوسری فضیلت ہے بس اسنے

احدى الفضيلتين وترك الاخرى وهكذا في المكتوبات انتهى وقيل

دونوں فضیلتوں میں سے ایک تو حاصل کی اور دوسری ترک کی اور یہی حال مکتوبات یعنی فرائض میں ہے انتہی اور کوئی کہتا ہے

بعضهم يجوز عندهم جميعا وهذا هو الصحيح لانهم لو قعدوا جاز فاذا
بیٹھ کر ان سب کے نزدیک جائز ہے اور یہی قول صحیح ہے کیونکہ وہ لوگ اگر بیٹھ کر پڑھتے تو بھی جائز ہوتی جب
قاموا كان بالجواز اولى اما الكلام في الاستحباب فعند ابي حنيفة
کھڑے ہو کر پڑھیں تو بطریق اولیٰ جائز ہیں اور رہی کلام بہتر ہونے میں سو ابو حنیفہ رح اور ابو یوسف رح
وابي يوسف المستحب ان يقوم القوم لا بعذر لانهم جاز لهم القعود
کے نزدیک بہتر یہ ہے کہ مقتدی کھڑے ہو کر پڑھیں مگر عذر سے کیونکہ انکو کھڑے رہ کر اور بیٹھ کر
والقيام فالقيام افضل لا محالة وعند محمد المستحب ان لا يقوموا لان
دونوں جائز ہیں تو پھر کھڑے رہ کر بیشک افضل ہے اور امام محمد کے نزدیک بیٹھ کر مستحب ہے کیونکہ
هذا الاقتداء معتبر عنده حتى منع الفرض من الجواز فكذا يمنع النفل
یہ اقتدا امام محمد کے نزدیک معتبر ہے یہانتک کہ فرض کو جائز نہیں کہتے ایسے ہی نفل کو بہتر
من الاستحباب مسئلة يكره للمقتدي ان يقعد في التراويح فاذا
نہیں کہتے مسئلہ مقتدی کو مکروہ ہے کہ تراویح میں بیٹھا رہے پھر جب
اراد الامام ان يركع يقوم ولان فيه اظهار التكاسل في الصلوة و
امام رکوع کرنے لگے تو کھڑا ہو جائے کیونکہ اس میں نماز کی کاہلی ظاہر ہوتی ہے اور
التشبه بالمنافقين قال الله تعالى واذا قاموا الى الصلوة قاموا كسالى
منافقوں سے مشابہت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور جب کھڑے ہوں نماز کو تو کھڑے ہوں جی ہارے
وكذا اذا غلبه النوم يكره ان يصلي مع النوم بل ينصرف حتى يستيقظ
اور ایسے ہی جب مقتدی پر نیند غلبہ کرے تو نیند میں نماز پڑھنی مکروہ ہے بلکہ پھر جائے یہانتک کہ جاگ رہے
لان في الصلوة مع النوم تهاونا وغفلة وترك التدبر وكذا لو صلى
کیونکہ سوتے ہوئے نماز پڑھنے میں سستی اور غفلت اور ترک تدبر ہے اور ایسے ہی اگر گرمی کے
على السطح لاجل الحر كذا في الخلاصة وقد قال الله تعالى قل نار جهنم
مارے چھت پر نماز پڑھے یہ خلاصہ میں ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دوزخ کی آگ
اشد حرا لو كانوا يفقهون الفصل السابع الافضل ان
اور بھی سخت گرم ہے اگر انکو سمجھ ہوتی فصل ساتویں افضل یہ ہے کہ
يوتر بجماعة في رمضان فقط وعليه اجماع المسلمين واختلفوا
صرف ماہ رمضان میں وتر جماعت سے پڑھیں اور اسی پر مسلمانوں کا اجماع ہے اور اختلاف ہے

اذا صلی التراویح قاعدا من غیر عذر فالکلام فیہ فی موضعین فی الجواز

جب بلا عذر تراویح بیٹھکر پڑھے تو اسمیں دو جگہ گفتگو ہے جواز میں اور

والاستحباب اما الکلام فی الجواز فقد اختلف المشائخ فیہ منہم من قال لا یجوز ومنہم من قال

بہتر ہونے میں پھر جواز میں تو وہ کلام ہے کہ مشائخ نے اسمیں اختلاف کیا ہے بعضے ان میں کہتے ہیں کہ جائز نہیں ہوا اور بعضے کہتے ہیں

یجوز وھذا ھو الصحیح واجمعوا علی ان رکعتی الفجر قاعدا من غیر عذر

جائز ہے اور یہی قول صحیح ہے اور اسپر سب متفق ہیں کہ فجر کے دو رکعت سنت کے بلا عذر بیٹھکر

لا یجوز ھکذا روی الحسن عن ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ نصا فمن قال

جائز نہیں ہیں ایسا ہی حسن رح امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نصا روایت کرتا ہے پھر جو شخص ناجائز کہتا ہے

لا یجوز قال ھذہ سنۃ تشابہت رکعتی الفجر ومن قال یجوز قال ھذہ

تو یہ استدلال کرتا ہے کہ سنت تراویح فجر کی دو رکعت کے مانند ہیں اور جو شخص جائز کہتا ہے وہ یہ استدلال کرتا ہے کہ تراویح

نافلۃ لم یختص بزیادۃ توکید مثل سنۃ الفجر فصارت کسائر السنن

نفل ہیں انمیں کوئی تاکید فجر کے سنتوں سے زیادہ نہیں ہے پھر تو ایسی ہو گئیں جیسی اور سب سنتیں

والنوافل والدلیل روایۃ ابی سلیمان عن ابی حنیفۃ رح وابی یوسف رح

اور نفلیں اور بڑی دلیل ابو سلیمان کی روایت ہے امام ابو حنیفہ رح اور ابو یوسف رح اور

ومحمد رح لم یفصلوا بین العذر وغیر العذر اما الکلام فی الاستحباب

محمد رح سے اور انہوں نے عذر اور بلا عذر میں کچھ فرق نہیں کیا اور بہتر ہونے میں گفتگو ہے

فالصحیح انہ لا یستحب لانہ یخالف المتوارث من عمل السلف واذا صلی

تو صحیح یہ ہے کہ بیٹھکر پڑھنا اچھا نہیں ہے کیونکہ سلف کے متواتر عمل سے مخالف ہے اور اگر امام

الامام قاعدا التراویح بعذر او بغیر عذر والقوم قیاما فالکلام فی

تراویح کو بعذر یا بلا عذر بیٹھکر اور مقتدی کھڑے ہوکر پڑھیں تو

ھذا الفصل ایضا فی موضعین الجواز والاستحباب اما الکلام فی

اس باب میں بھی دو جگہ گفتگو ہے جواز میں اور بہتر ہونے میں پھر جواز میں تو یہ

الجواز فاختلف المشائخ فیہ منہم من قال جاز عند ابی حنیفۃ رح

کلام ہے کہ اسمیں مشائخ اختلاف کرتے ہیں بعضے تو انمیں سے کہتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ رح

وابی یوسف رحمۃ اللہ علیہ ولم یجز عند محمد اعتبارا بالفرض وقال

اور ابو یوسف رح کے نزدیک جائز ہیں اور امام محمد رح کے نزدیک جائز نہیں ہیں جیسے فرض جائز نہیں اور بعضے

مسئلة لو ركع الامام في الوتر قبل ان يفرغ المقتدي من القنوت

مسئلہ اگر وتر میں مقتدی دعا قنوت سے ابھی فارغ نہیں ہوا کہ امام رکوع میں چلا گیا

فانه يتابعه لان القنوت ليس بموقت ولا مقدر مسئلة المسبوق

تو مقتدی امام کی پیروی کرے کیونکہ قنوت نہ تو وقت بندھا ہوا ہے اور نہ اندازہ کی ہوئی ہے مسئلہ مسبوق

في الوتر اذا قنت مع الامام لا يقنت في قضاء ما فاته مسئلة اذا شك

جب امام کے ساتھ قنوت پڑھ چکے تو فائتہ کی قضا میں پھر نہ پڑھے مسئلہ جب یہ شک ہو

انهم صلوا تسع تسليمات او عشرا اختلف المشائخ فيه قال بعضهم

اعادوا تسليمة واحدة بالجماعة احتياطا وقال بعضهم لا لان

الزيادة على التراويح بالشك لا يجوز والصحيح انهم يصلون تسليمة

اخرى فرادى حتى يقع الاحتياط في فعل السنة باتمامها ويقع

احترازا عن اداء النافلة بجماعة غير التراويح مسئلة اذا صلى

الترويحة الواحدة امامان كل امام تسليمة اختلفوا فيه قيل

لا بأس به والصحيح انه لا يستحب بل كل ترويحة يؤديها امام

واحد وعليه عمل اهل الحرمين وغيرهم ويكون بين كل ترويحتين

الانتظار الفصل الثامن في وقت التراويح اختلف

المشائخ فيه قالت جماعة من اصحابنا الحنفية ومنهم الشيخ اسمعيل

في الافضل فقال بعضهم الافضل الجماعة وقال الآخرون الافضل
اختلاف کرتے ہیں بعضے تو کہتے ہیں جماعت ہی افضل ہے اور کہتے ہیں کہ افضل یہ ہے کہ

ان يوتر في منزله منفردا وهو المختار لان الصحابة لم يجمعوا على الوتر
وتر گھر جاکر اکیلا پڑھے اور یہی قول پسندیدہ ہے کیونکہ صحابہ نے وتروں کی جماعت پر اجماع

بجماعة كاجماعهم على التراويح كذا في التبيين وشرح الهداية لابن
نہیں کیا جیسے تراویح پر اجماع کیا ہے یہ تبیین میں اور ابن ہمام کی شرح

الهمام والعناية وفي رواية يوتر بعدها بجماعة الا ان يكون له التهجد
ہدایہ میں اور عنایہ میں ہے اور ایک روایت میں ہے کہ وتر تراویح کے بعد جماعت سے پڑھیں مگر وہ شخص تہجد گزار ہو

فيجعل الوتر بعده ويجهر الامام في الوتر في رمضان في الثلث والمنفرد
تو وہ اپنے وتر تہجد کے بعد پڑھے اور امام نماز وتر کی تینوں رکعت میں رمضان میں پکار کر پڑھے اور منفرد

بالخيار واختلفوا في القنوت فقيل يجهر وقيل لا يجهر لكن دون جهر
مختار ہے اور دعا قنوت میں اختلاف ہے کوئی کہتا ہے کہ پکار کر پڑھے اور کوئی کہتا ہے پکار کے نہیں لیکن قراءت کی

القراءة واختلفوا في ارسال اليدين حال القنوت والاعتماد واختلفوا
آواز سے کمتر اور قنوت کے وقت دونوں ہاتھ چھوڑ دینے اور باندھ لینے میں اختلاف کرتے ہیں اور وتر والوں کے

في المقتدي في الوتر فقيل يقنت الى قوله بالكفار ملحق ويسكت
مقتدی کے حق میں اختلاف کرتے ہیں پس کوئی کہتا ہے کہ دعا قنوت بالکفار ملحق تک پڑھے اور اب چپکا ہو رہے

وقيل يؤمن وقيل هو بالخيار ان شاء امن وان شاء قنت وفي
اور کوئی کہتا ہے آمین کہے اور کوئی کہتا ہے مقتدی کو اختیار ہے چاہے آمین کہے اور چاہے دعا قنوت پڑھے اور

التبيين ويتبع المؤتم قانت الوتر في قنوته ويخفي لانه دعاء وقيل
تبیین میں یہ ہے کہ مقتدی دعا قنوت میں قنوت پڑھنے والے کی پیروی کرے اور آہستہ پڑھے کیونکہ یہ دعا ہے اور کوئی کہتا ہے

يجهر وقيل عند محمد يقنت الامام دون المؤتم كما لا يقرأ والصحيح الاول
قنوت پکار کر پڑھے اور کوئی کہتا ہے کہ امام محمد کے نزدیک امام دعا قنوت پڑھے مقتدی نہ پڑھے جیسے قراءت نہیں پڑھتا اور صحیح اول قول ہے

مسئلة اذا فاتته ترويحة او ترويحتان وقام الامام في الوتر
مسئلہ اگر مقتدی کا ایک ترویحہ یا دو ترویحے فوت ہو جاویں اور امام وتر شروع کرے

اختلف فيه فقيل يوتر مع الامام ثم يقضي ما فاته وقيل يبدأ القضاء
تو آئمہ میں اختلاف ہے پھر کوئی کہتا ہے کہ پہلے امام کے ساتھ وتر پڑھ لے پھر فائتہ ادا کرے اور کوئی کہتا ہے پہلے فائتہ ادا کرے

الافضل في التراويح استيعاب اكثر الليل بالصلوة والانتظار والاستراحة
کہ تراویح میں افضل یہ ہے کہ اکثر شب کو نماز اور انتظار اور استراحت میں پوری کر دے

ولو اخرها الى آخر الليل الصحيح انه يجوز من غير كراهة مسئلة
اور اگر آخر شب تک تاخیر کر دے تو صحیح یہی ہے کہ بلا کراہت جائز ہے مسئلہ

اذا فاتت التراويح هل تقضى بعد وقتها بالجماعة او بغير الجماعة فالجواب
اگر تراویح فوت ہو جائے تو آیا تراویح کے وقت کے بعد جماعت سے یا بلا جماعت قضا کی جاویں تو جواب یہ ہے

لا تقضى بجماعة واما القضاء بغير جماعة فاختلف المشايخ فيه قال
کہ جماعت سے قضا نہ کریں اور رہی قضا بلا جماعت تو اسمیں مشائخ اختلاف کرتے ہیں بعضے

بعضهم تقضى من الغد بالليل ما لم يدخل وقت تراويح اخرى وقال بعضهم
کہتے ہیں اگلے دن جب تک دوسری تراویح کا وقت نہ آوے قضا کر لے اور بعضے کہتے ہیں

تقضى ما لم يمض شهر رمضان وقال بعضهم لا تقضى اصلا وهو الصحيح
جب تک رمضان کا مہینہ نہ گذر جائے قضا کر لے اور بعضے کہتے ہیں ہرگز قضا نہ کرے اور یہی صحیح ہے

لانها ليست باكد من السنة بعد المغرب والعشاء وتلك لا تقضى
کیونکہ تراویح میں مغرب اور عشا کے سنتوں سے کچھ زیادہ تاکید نہیں ہے اگر وہ تو ہمارے اصحاب کے

وحدها عند اصحابنا فكذلك هذه والدليل على انها لا تقضى بجماعة
نزدیک قضا نہیں کی جاتیں تو ایسے ہی تراویح اور اسکی دلیل یہ ہے کہ تراویح کی قضا جماعت کے ساتھ تو

بالاجماع ولو كانت تقضى لقضيت كما فاتت فان قضاها منفردا
بالاتفاق نہیں ہے اور اگر تراویح کی قضا ہوتی تو ویسے ہی قضا ہوتی جیسے فوت ہوئی ہیں پس اگر تراویح کو اکیلا قضا کرے

كان مستحبا كسنة المغرب اذا قضاها كذا قال الشيخ قاسم الحنفي
تو اچھا ہے جیسے مغرب کی سنتیں اگر قضا کرے شیخ قاسم حنفی نے ایسا ہی کہا ہے

ونقل في مسند الهندي عن السراجية لو قضاها منفردا كان فعلا
اور مسند الہندی میں سراجیہ سے منقول ہے اگر تراویح کو اکیلا قضا کرے تو اچھا

حسنا تم مسائل التراويح
ہے تراویح کے مسئلے تمام ہوچکے

شهر شوال
شوال کا مہینہ

النہار هذا الليل كله الى طلوع الفجر وقتها ما قبل العشاء او بعدها وقبل

واضح ہے کہتے ہیں کہ ساری رات طلوع صبح صادق تک تراویح کا وقت ہے عشاء سے پہلے یا عشاء کے بعد اور وتر

الوتر او بعده لانها قيام الليل وكان شرطها الليل فحسب وقال عامة

سے پہلے یا وتر کے بعد کیونکہ یہ سب قیام لیل ہے اور اس کی شرط صرف رات ہی ہے اور بخارا کے عام مشائخ

مشائخ بخارا وقتها ما بين العشاء والوتر فلو صلاها قبل العشاء

کہتے ہیں کہ تراویح کا وقت عشاء اور وتر کے بیچ میں ہے پس اگر تراویح عشاء سے پہلے

او بعد الوتر لم يؤدها في وقتها لان الآثار قد وردت هكذا وانما

یا وتر کے بعد پڑھے تو تراویح کو وقت پر ادا نہ کیا کیونکہ آثار اسی طرح سے آئے ہیں اور

يتبع في التراويح الآثار والصحيح ان وقتها ما بعد العشاء الى طلوع

تراویح میں آثار ہی کی پیروی کی جاتی ہے اور صحیح یہ ہے کہ تراویح کا وقت عشاء کے بعد طلوع صبح

الفجر حتى لو صلاها بعد الوتر جاز ولو صلاها قبل العشاء لا يجوز

صادق تک ہے یہاں تک کہ اگر تراویح وتر کے بعد پڑھے تو جائز ہے اور اگر عشاء سے پہلے پڑھ لے تو جائز نہیں

لانها نوافل سنة بعد العشاء فاشبه التطوع المسنون بعد العشاء

کیونکہ تراویح مسنون عشاء کے بعد مسنون ہیں تو اب رمضان کے علاوہ عشاء کے بعد کے

في غير رمضان ويجوز الصلوة بعد الوتر وغاية ان الافضل ان يكون

مسنون تطوع سے مشابہ ہو گئیں اور وتر کے بعد نماز جائز ہی ہوتی ہے غایت ما فی الباب یہ ہے کہ رات کی

الوتر آخر صلوة الليل كما حقق في موضعه والمستحب تاخيرها الى

نمازوں میں وتر پیچھے ہو یہاں افضل ہوتا ہے چنانچہ اپنی جگہ میں ثابت ہو چکا ہے اور مستحب تہائی یا

ثلث الليل ونصفه وقيل يكره اداؤها بعد النصف تشبيها بتاخير

آدھی رات تک تراویح کی تاخیر ہے اور کوئی کہتا ہے کہ آدھی رات کے بعد تراویح کا پڑھنا مکروہ ہے جیسے عشاء کی تاخیر

العشاء والصحيح انه لا يكره لانها صلوة الليل والافضل فيها

مکروہ ہے اور صحیح یہ ہے کہ مکروہ نہیں ہے کیونکہ یہ رات کی نماز ہے اور اس میں آخر وقت

آخره وفي فتاوى قاضيخان ويستحب تاخير التراويح الى ما

افضل ہوتا ہے اور فتاوی قاضی خان میں یہ ہے کہ تراویح کی تاخیر آدھی رات کے

بعد نصف الليل عند بعضهم قالوا به وهو الصحيح وفي الخلاصة

بعد تک مستحب ہے اور بعضوں کا یہی قول ہے اور یہی صحیح ہے اور خلاصہ میں یہ ہے

احد فی منامه انه یاکل حلوا کان تعبیره ان یکون له نصیب من لذة
کہ اپنے خواب میں یہ دیکھے کہ شیرینی کھاتا ہے تو اس کی تعبیر یہ ہوگی کہ اس کے واسطے ایمان کی لذت کا

الایمان ولهذا کان الافطار بالحلو افضل کالعسل والتمر مما فی
حصہ ہے اور اسی لئے روزہ کا افطار شیرینی سے افضل ہے جیسے شہد اور چھوہارا باوجودیکہ

التمر من خواص خصوصا فی المدینة علی ما ذکر فی موضعه ثلثا او خمسا
چھوہارے میں بہت سے خواص ہیں خصوصاً مدینہ کے چھوہارے میں چنانچہ اپنی جگہ پر مذکور ہے تین کھاوے یا پانچ

او سبعا ثم یخرج الی المصلی ومما صح فی هذا الشهر صیام ستة ایام
یا سات پھر عیدگاہ کو جاوے اور شوال میں سے جو اس مہینہ میں صحت کو پہنچا ہے چھ دن کے روزے ہیں

فقد روی مسلم فی صحیحه عن ابی ایوب الانصاری ان رسول الله
چنانچہ مسلم نے اپنی کتاب میں ابو ایوب انصاری سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ

صلی الله علیه وسلم قال من صام رمضان ثم اتبعه ستا من شوال
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے پیچھے چھ روزے شوال میں رکھے

کان کصیام الدهر وهذا انما هو مدة عمره واما اذا صام فی سنة کان کصیام
تو ایسا ہے گویا تمام زمانہ کے روزے رکھے اور یہ جب ہے کہ تمام عمر رکھا ہو اور اگر ایک برس میں رکھے تو ایک سال کے روزوں کی

سنة وقد ورد فی هذا المعنی ایضا حدیث ثوبان رواه ابن ماجه و
مانند ہے اور اسی مضمون میں ثوبان کی حدیث بھی آئی ہے اس کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور

فی روایة فاتبعه بالفاء ولیس المراد التعقیب الحقیقی لاستلزامه
ایک روایت میں اتبعہ کی جگہ فاتبعہ فا سے ہے اور اس سے تعقیب حقیقی مراد نہیں ہے کیونکہ اس سے عید کے

صوم یوم العید فیصوم من اول الشهر وبعده والمختار عند الشافعی
دن کا روزہ لازم آتا ہے پس اول ماہ میں اور اس کے بعد بھی رکھے اور شافعی کے نزدیک

من اول الشهر متتابعة وعندنا عام وکذا عند احمد بل قالوا عندنا
اول ماہ میں پیاپے ہیں اور ہمارے نزدیک عام ہے اور ایسے ہی احمد کے نزدیک بلکہ ہمارے

ابعد عن الکراهة والتشبه بالنصاری وقد حکم الفقهاء بسنیة الغسل
نزدیک کراہت سے اور نصاریٰ کی مشابہت سے بہت دور ہے اور فقہا نے حکم کیا ہے کہ دونوں عید کے دن

یوم العیدین فطر واثباتها قیاسه علی الجمعة لعلة الاجتماع وقد

شهر شريف من اوائل اشهر الحج ويسمى شهر الفطر وفيه يوم العيد يوم
یہہ بزرگ مہینہ اشہر الحج کا پہلا مہینہ ہے اور شہر الفطر اسکا نام ہے اور اسمیں عید کا دن گناہوں کی

مغفرة الذنوب وقد ورد في الحديث عن انس انه اذا كان يوم العيد
مغفرت کا دن ہے اور حدیث میں انس سے آیا ہے کہ جب عید کا دن ہوتا ہے

باهى الله تعالى بعباده الصائمين ملائكته فقال يا ملائكتي ما جزاء اجير
تو اللہ تعالی اپنے فرشتوں پر اپنے روزہ دار بندوں سے فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے اے میرے فرشتو ایسے مزدور کی جزا کیا ہے جو اپنا عمل

وفى عمله قالوا ربنا جزاؤه ان يوفى اجره قال يا ملائكتي عبيدي
پورا کر چکا ہو فرشتے کہتے ہیں اے رب ہمارے اسکی جزا یہی ہے کہ اسکا اجر پورا دیا جائے تب فرماتا ہے اے فرشتو میرے غلاموں اور لونڈیوں نے

وامائي قضوا فريضتي عليهم ثم خرجوا يعجون الى الدعاء وعزتي وجلالي
میرا فرض جو انکے ذمہ تھا ادا کیا پھر نکلے کہ پکار کر دعا کرتے ہیں اپنی عزت اور جلال کی

وكرمي وعلوي وارتفاع مكاني لاجيبنهم فيقول ارجعوا قد غفرت لكم
اور کرم اور علو اور درجہ کی بلندی کی قسم ہے میں انکی دعا قبول کروں پھر اللہ فرماتا ہے چلے جاؤ میں نے تمکو بخشدیا

وبدلت سيئاتكم حسنات قال فيرجعون مغفورا لهم رواه البيهقي
اور تمہارے گناہوں کو نیکیاں بنا دیں انس کہتا ہے پس وہ بخشے بخشائے چلے آتے ہیں اسکو بیہقی نے

فى شعب الايمان ومن السنة فى يوم عيد الفطر ان يفطر قبل ان يخرج
شعب الایمان میں روایت کیا ہے اور عید الفطر کے دن یہہ مسنون ہے کہ عیدگاہ کی طرف نکلنے سے پہلے

الى المصلى وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم ياكل تمرات ويأكلهن وترا
کچھ کھالے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طاق چھوہارے کھایا کرتے تھے

فى رواية البخارى عن انس وفى رواية الحاكم عن عتبة بن حميد كان ياكل
انس سے بخاری کی روایت میں یہی آیا ہے اور حاکم عتبہ بن حمید سے روایت کرتا ہے کہ حضرت صلعم تین یا

ثلثا او خمسا او سبعا او اقل او اكثر وقالوا الحكمة فى استحباب اكل التمر
پانچ یا سات یا کم و زیادہ کھایا کرتے تھے اور کہتے ہیں چھوہارا کھانا مستحب ہونے میں مقصود

حلاوته والحلاوة يقوى البصر الذى يضعفه الصوم وايضا الحلو
اسکی شیرینی ہے اور شیرینی بینائی کو قوت دیتی ہے جسکو روزہ ضعیف کر دیتا ہے اور شیرینی

يرق القلب ويوافق مزاج الايمان ولهذا ورد المؤمن حلوى فان رأى
[illegible]

الحديث فيه والجهر بالتكبير في طريق المصلى سنة عند الائمة الثلثة

حدیث صحیح ہوا اور تکبیر عید گاہ کے راستہ میں تینوں اماموں کے نزدیک اور ابو یوسف و محمد

وعند ابي يوسف ومحمد واما عند ابي حنيفة فهو سنة في عيد الضحى

اور محمد کے نزدیک پکار کر پڑھنا مسنون ہے اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک تکبیر پکار کر پڑھنا عید الضحیٰ میں مسنون ہے

دون الفطر والخلاف في الجهر اما ان كبر بدون الجهر فهو حسن وذكر

نہ عید الفطر میں اور خلاف پکار کر پڑھنے میں ہے اگر آہستہ سے تکبیر پڑھے تو یہ اچھا ہے اور اللہ کا

الله مستحب في جميع الاوقات ثم يفهم من الخلاصة ان الخلاف في اصل

نام لینا تمام اوقات میں مستحب ہوتا ہے اور خلاصہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ خلاف اصل تکبیر

التكبير وقد روي عن ابي حنيفة الجهر ايضا كذا في شرح ابن الهمام واستدل

ہی میں ہے اور کبھی ابو حنیفہ سے پکار کر پڑھنا بھی مروی ہوا ہے یہ ابن الہمام کی شرح میں ہے اور ائمہ

الائمة بحديث رواه الدارقطني عن ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله

اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں جو دارقطنی نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عليه وسلم يكبر يوم الفطر اذا خرج الى المصلى وقال البيهقي في رفع

عید الفطر کے روز جب عید گاہ کو تشریف لیجاتے تو تکبیر پڑھا کرتے تھے اور بیہقی کہتا ہے کہ اس حدیث

هذا الحديث كلام والصحيح انه موقوف على ابن عمر وقال الشيخ ابن

کے مرفوع ہونے میں کلام ہے اور صحیح یہ ہے کہ ابن عمر پر موقوف ہے اور شیخ ابن ہمام

الهمام هذا الحديث ضعيف من جهة موسى بن محمد بن عطاء احد

کہتا ہے کہ یہ حدیث موسیٰ بن محمد بن عطا کی جہت سے کہ یہ بھی اس کے راویوں میں سے ہے

رواته وايضا هو لا يدل على الجهر وقول الصحابي لا يعارض عموم

ضعیف ہے اور یہ بھی کہ یہ حدیث جہر پر دلالت نہیں کرتی اور صحابی کا قول اس آیت کے عموم کا معارض نہیں

الآية ودون الجهر من القول وروي عن ابن عباس انه سمع الناس

ہو سکتا اور پکار سے کم آواز سے اور ابن عباس سے مروی ہے کہ انہوں نے لوگوں کو تکبیر کہتے ہوئے

يكبرون فسأل من كان يقود به هل كبر الامام قال لا قال ادركنا

سنا تو لیجانے والے سے پوچھا کیا امام نے تکبیر کہی ہے کہا نہیں ابن عباس نے کہا ہم نے

مثل هذا اليوم مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يكن احد منا يكبر

یروی فی ذلک حدیث عن فاکہ بن سعد و کان لہ صحبۃ ولم یعرف لہ سوی

اور اس باب میں فاکہ بن سعد سے حدیث مروی ہے کہ اسکو صحبت بھی حاصل ہے اور سعد اسکے ہیں حدیث اسکے

ہذا الحدیث انہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغتسل یوم

سوا اور حدیث انکی معلوم نہیں کہ یہہ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن

الفطر و یوم النحر و یوم عرفۃ رواہ ابن ماجہ فی سننہ والطبرانی فی معجمہ

اور عید الضحیٰ کے دن اور عرفہ کے دن نہایا کرتے تھے اسکو ابن ماجہ نے اپنی سنن میں اور طبرانی نے اپنی معجم میں

والبزار فی مسندہ کذا قال الشمنی قال الشیخ ابن ہمام ہذا الحدیث ضعیف

اور بزار نے اپنی مسند میں روایت کیا یہہ شمنی کا قول ہی اور شیخ ابن ہمام کہتا ہے کہ یہہ حدیث ضعیف ہے

کذا ذکرہ النووی وغیرہ وفی شرح کتاب الخرقی فی معنی ہذا الحدیث وقال

یہہ نووی وغیرہ ذکر کرتے ہیں اور کتاب الخرقی کی شرح میں یہہ حدیث روایت کی ہے اور کہا ہے

کان فاکہ بن سعد یامر اہلہ بالغسل فی ہذہ الایام وقال رواہ عبد اللہ

کہ فاکہ بن سعد اپنے اہل کو ان دنوں میں غسل کے واسطے کہا کرتا تھا اور کہا ہے کہ اسکو عبد اللہ بن احمد نے

بن احمد فی المسند و ابن ماجہ واورد السیوطی فی جمع الجوامع عن الشعبی

مسند میں اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور سیوطی جمع الجوامع میں شعبی سے اور وہ

عن زیاد بن عیاض الاشعری قال القوم رایت منکم کل فعل ایتہ من

زیاد بن عیاض اشعری سے لایا ہے کہ گذشتہ قوم سے کہا جتنے سارے کام دیکھے ہیں جو رسول اللہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا انکم لا تغتسلون فی العیدین رواہ ابن

صلے اللہ علیہ وسلم سے دیکھے ہیں مگر اتنا ہی کہ تم عیدین میں نہیں نہاتے ہو اسکو ابن مندہ نے

مندہ و ابن عساکر و قال صحیح عن عیاض و قولہ زیاد غیر محفوظ و قد حکم

اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ عیاض سے صحیح طریق پر ہے اور اسکا قول زیاد غیر محفوظ ہے اور بعض

بعض المحدثین بضعف ہذا الحدیث ایضا ولم یوجد فی الکتب الستۃ

محدثین نے حکم کیا ہے کہ یہہ حدیث بھی ضعیف ہے اور کتب صحاح ستہ میں

حدیث فی ہذا الباب سوی اثر ابن عمر انہ کان یغتسل یوم الفطر قبل ان

اس باب کی کوئی حدیث نہیں ہے بجز اثر کے جو ابن عمر سے ہے کہ ابن عمر عید الفطر کے روز عید گاہ کیطرف

یخرج الی المصلی قالوا و شدۃ مبالغتہ فی متابعۃ السنۃ یقتضی ان یصح

جانے سے پہلے نہایا کرتے تھے کہتے ہیں اور ... [illegible]

الصلوة قبل صلوة العيد وبعدها والاول اصح انتهى وقال في شرح كتاب

نماز سے پہلے اور پیچھے نماز جائز نہیں ہے اور قول اول اصح ہے انتہی اور کتاب الخرقی کی شرح میں

الخرقي في مذهب الامام احمد بن حنبل استخلف علي ابا مسعود

جو امام احمد بن حنبل کے مذہب کی ہے کہتا ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے ابو مسعود انصاری کو

الانصاري على الناس فخرج يوم العيد وقال ايها الناس ليس من

لوگوں پر خلیفہ کیا سو وہ عید کے دن باہر نکلے اور کہا اے لوگو سنت

السنة ان يصلي قبل الامام رواه النسائي وروى ابن سيرين ان

نہیں ہے کہ امام سے پہلے نماز پڑھیں اس کو نسائی نے روایت کیا اور ابن سیرین روایت کرتا ہے کہ

ابن مسعود وحذيفة قاما ونهيا الناس ان يصلوا يوم العيد قبل

ابن مسعود اور حذیفہ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو منع کیا کہ امام کے عیدگاہ میں آنے سے

خروج الامام الى المصلى رواه سعيد وقال الزهري ولم اسمع من احد

پہلے نماز پڑھیں اس کو سعید نے روایت کیا اور زہری کہتا ہے کہ میں نے اپنے علما میں کسی سے

من علمائنا يذكر ان احدا من اسلاف هذه الامة صلى قبل صلوة العيد

نہیں سنا کہ وہ بیان کرتا ہو کہ اس امت کے اسلاف میں سے کسی نے عید کی نماز سے پہلے یا پیچھے

او بعدها رواه الاثرم وايضا الخلاف في انها مخصوص بالمصلى

نماز پڑھی ہے اس کو اثرم نے روایت کیا اور نیز اختلاف ہے کہ آیا یہ ممانعت عیدگاہ سے مخصوص ہے

او شامل للمصلى والبيت فقال بعضهم ان صلى في البيت فلا

یا عیدگاہ اور گھر دونوں کو شامل ہے سو بعضے کہتے ہیں کہ اگر کوئی گھر میں نماز پڑھے تو کچھ ڈر

بأس به وروي عن ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

نہیں ہے اور ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

كان لا يصلي قبل صلوة العيد فاذا رجع الى بيته صلى ركعتين رواه

عید کی نماز سے پہلے کوئی نماز نہیں پڑھا کرتے تھے پس جب گھر پھر کر آتے تو دو رکعت پڑھتے اس کو ابن ماجہ

ابن ماجه واحمد وقال في الهداية ولا يتنفل في المصلى قبل صلوة العيد

اور احمد نے روایت کیا ہے اور ہدایہ میں کہتا ہے اور عیدگاہ میں عید کی نماز سے پہلے نفلیں نہ پڑھی جاویں

فالكراهة في المصلى خاصة وفي الشرح ان صلى صلوة الضحى قبل

قبل الامام وقال ابو جعفر لا ينبغي للعامة من ذلك لقلة رغبتهم في
تکبیر پڑھے اور ابو جعفر کہتا ہے کہ عوام کو تکبیر سے منع کرنا نہیں چاہیے کیونکہ عوام کو خیرات میں رغبت

الخيرات انتهى ومن السنة ان يخالف في الطريق يوم العيد بان يخرج
کم ہوتی ہے انتہی اور مسنون ہے کہ عید کے دن آنے اور جانے کا رستہ بدل دے اس طور کہ جائے

من طريق ويرجع من اخرى فقد روى البخاري عن جابر قال كان النبي
ایک رستہ سے اور آوے دوسرے رستہ سے بیشک بخاری نے جابر سے روایت کیا ہے جابر کہتا ہے کہ نبی

صلى الله عليه وسلم اذا كان يوم عيد خالف الطريق وروى الترمذي
صلے اللہ علیہ وسلم جب عید کا دن ہوتا تو راستہ بدل دیتے تھے اور ترمذی اور دارمی

والدارمي عن ابي هريرة كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا خرج يوم
ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب عید کے دن

العيد في طريق رجع في غيره وقد ذكروا في هذا الفعل نكاتا واسرارا
ایک راستہ سے تشریف لیجاتے تو دوسرے راستہ سے آتے اور علماء نے اس عمل کے بہت نکتے اور بھید

ذكرناها في شرح سفر السعادة وقد اختلف في انه للامام خاصة
بیان کئے ہیں جنکو سفر السعادت کی شرح میں ذکر کئے ہیں اور اس میں اختلاف ہے کہ تبدیل راہ امام کے واسطے خاص ہے

او يعم الناس ومما ينبغي ان ينبه عليه بيان حكم الصلوة قبل صلوة
یا سب لوگوں کے واسطے ہے اور بہت ضروری بتا دینا نماز نوافل کا حکم ہے جو عید کی نماز سے

العيد وبعده روى البخاري ومسلم وابوداود والترمذي والنسائي
پہلے اور پیچھے ہیں بخاری اور مسلم اور ابو داود اور ترمذی اور نسائی ابن عباس سے

عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج يوم العيد فصلى ركعتين
روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عید کے روز تشریف لیگئے پھر دو رکعت عید کی پڑھیں

ولم يصل قبلها ولا بعدها الحديث وقال الترمذي وفي الباب عن ابن عمر
اور نہ اس سے پہلے نماز پڑھی اور نہ اسکے پیچھے الحدیث اور ترمذی کہتا ہے اور اس باب میں ابن عمر اور عبد اللہ

وعبد الله بن عمرو وابي سعيد والعمل على هذا عند بعض اهل العلم
ابن عمرو اور ابو سعید سے روایت ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے

من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم وبعدهم وجوز طائفة من اهل العلم

الله صلى الله عليه وسلم ومن اقتدى فقد اهتدى والحاصل انه لم يثبت
صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز نہیں پڑھی اور جنے رسول صلعم کی پیروی کی اس نے ہدایت پائی اور حاصل یہہ ہے کہ عید کی نماز کے

لصلوة العيد سنة لا قبل ولا بعد الا عند البعض قياسا على الجمعة
اسکے سنت ثابت نہیں ہے نہ پہلے اور نہ پیچھے مگر کسی کے نزدیک جمعہ پر قیاس کرنے سے

واما مطلق النفل فلم يثبت المنع عنها بدليل خاص الا في وقت الكراهة
اور رہی مطلق نفل سو اسکی ممانعت کسی خاص دلیل سے بجز اوقات مکروہہ کے ثابت نہیں ہوئی ہے

انتهى ثم اعلم انهم اختلفوا في صلوة العيد بعد ما فاتت وظاهر
انتہی پھر سمجھ لے کہ علمانے عید کی نماز میں فوت ہو چکے بعد اختلاف کیا ہے اور ظاہر

المذهب عند ابي حنيفة انه لا قضاء لصلوة العيد لان هذه الصلوة
مذہب امام ابو حنیفہ رہ کے نزدیک یہہ ہے کہ عید کی نماز قضا نہیں ہے کیونکہ یہہ نماز

لم تثبت الا بهذه الخصوصية وفي بعض شروح الهداية ان شاء صلى
بدون اس خصوصیت کے ثابت نہیں ہے اور ہدایہ کی بعضی شرحوں میں یہہ ہے کہ اگر چاہے دو

ركعتين او اربع ركعات مثل الضحى كما يصلي في سائر الايام ونقل
رکعتیں یا چار رکعت چاشت کے مثل پڑھ لے جیسا اور دنوں میں پڑھتا ہے اور محیط

عن المحيط وفتاوى قاضيخان ان من جاء المصلى ولم يدرك الصلوة
اور فتاوی قاضی خاں سے یہہ منقول ہے کہ جو شخص عیدگاہ میں پہنچے اور امام کے ساتھ

مع الامام ان شاء رجع الى بيته وان شاء صلى ثم انصرف والافضل
نماز نہ پاوے تو وہ اگر چاہے اپنے گھر چلا آوے اور اگر چاہے نماز پڑھے پھر چلا آوے اور افضل یہہ ہے کہ

ان يصلي اربع ركعات فتكون له صلوة الضحى كما نقل عن ابن مسعود
چار رکعت پڑھے تب اسکے واسطے چاشت کی نماز ہو جاوے گی چنانچہ ابن مسعود سے صحیح

باسناد صحيح انه قال من فاتته صلوة العيد صلى اربع ركعات
اسناد کے ساتھ منقول ہے کہ وہ کہتے تھے کہ جس شخص کی عید کی نماز رہ جاوے تو وہ شخص چار رکعت پڑھ لے

كذا في فتح الباري وقرأ فيها في الركعة الاولى سبح اسم ربك الاعلى وفي
یہہ فتح الباری میں لکھا ہے اور ان رکعات میں سے پہلی رکعت میں تو سورہ سبح اسم ربک الاعلی پڑھے اور

الثانية والشمس وضحها وفي الثالثة والليل اذا يغشى وفي الرابعة
دوسری میں سورہ والشمس وضحہا اور تیسری میں واللیل اذا یغشے اور چوتھی میں

اخرجها الی الجبانة لم يكره وقيل في المصلى وغير المصلى وقال الرافعي في
چاشت کی نماز پڑھے تو مکروہ نہیں ہے اور کوئی کہتا ہے کہ مصلی اور غیر مصلی میں مکروہ نہیں ہے اور شرح میں

الشرح هذا النفي باطلاقه يتناول الامام دون القوم جميعا وقال
یہہ بھی کہا ہے یہہ عدم کراہت کا حکم امام اور قوم سب کو شامل ہے اور امام شافعی رح

الشافعي كره للامام دون القوم وقيل المراد من هذا النفي انها غير مسنونة
کہتے ہیں کہ امام کو مکروہ ہے قوم کو مکروہ نہیں اور کوئی کہتا ہے کہ اس نفی سے یہہ مراد ہے کہ وہ نماز مسنون نہیں ہے

لا انها مكروهة وقال في فتح الباري المنع عن الصلوة قبل صلوة العيد
یہہ مراد نہیں کہ نماز مکروہ ہے اور فتح الباری میں کہا ہے عید کی نماز سے پہلے اور پیچھے نماز کی ممانعت

وبعدها يحتمل ان يكون المراد به منع التنفل ومنع الراتبة وعلى المنع
میں احتمال ہے کہ اس سے مراد نفل پڑھنے کی ممانعت ہو یا راتبہ کی ممانعت ہو اور جس صورت میں نفلوں

عن التنفل اما ان يكون الكراهة في الوقت او اعم منها وعلى كل تقدير
سے ممانعت ہو تو یا یہہ مراد ہو کہ وقت ہی میں کراہت ہو یا اس سے عام ہو اور ہر صورت میں یا امام سے

مخصوصة بالامام او يتناول الامام والماموم او مخصوصة بالمصلى او شاملة للمصلى
مخصوص ہے یا امام اور مقتدی کو شامل ہو اور عیدگاہ سے مخصوص ہے یا عیدگاہ اور گھر دونوں

والبيت وقد اختلف السلف في الجميع فقال الكوفيون بعد لا قبل وهو مذهب
کو شامل ہو اور سلف نے ان سب صورتوں میں اختلاف کیا ہے کوفہ والے کہتے ہیں پیچھے ہے پہلے نہیں اور اوزاعی

الاوزاعي والثوري والحنفية وقال البصريون يصلي قبل لا بعد
اور ثوری اور حنفیوں کا یہی مذہب ہے اور بصرے والے کہتے ہیں پہلے ہے پیچھے نہیں

وهو مذهب الحسن البصري وجماعة اخرى وقال اهل المدينة
اور حسن بصری رح اور ایک جماعت کا یہی مذہب ہے اور مدینہ والے کہتے ہیں

لا قبل ولا بعد وهو مذهب الزهري وابن جريج واحمد ونقل بعض
نہ پہلے ہے اور نہ پیچھے اور زہری اور ابن جریج اور احمد کا یہی مذہب ہے اور بعضے

المالكية الاجماع على عدم التنفل للامام في المصلى ومن جوز قال
مالکی علماء نے اس بات پر اجماع نقل کیا ہے کہ امام عیدگاہ میں نفلیں نہ پڑھے اور جنہوں نے جائز رکھا ہے یہہ دلیل

انه وقت مطلق للصلوة لا كراهة فيه ومن منع قال لم يصل رسول
بیان کرتا ہے کہ یہہ وقت مطلق نماز کا ہے اس میں کراہت نہیں ہے اور جو شخص منع کرتا ہے کہتا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی

ما من ایام العمل الصالح فیهن احب الی الله من هذه الایام العشر قالوا یا رسول
کوئی دن ایسے نہیں ہیں کہ عمل صالح ان میں اللہ کو محبوب تر ہووے جیسے ان دس دنوں میں صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ

الله ولا الجهاد فی سبیل الله قال ولا الجهاد فی سبیل الله قالوا ولا الجهاد فی
اور نہ اللہ کی راہ میں جہاد فرمایا اور نہ اللہ کی راہ میں جہاد پھر عرض کی اور نہ اللہ کی

سبیل الله قال ولا الجهاد فی سبیل الله الا رجل خرج بنفسه
راہ میں جہاد فرمایا اور نہ اللہ کی راہ میں جہاد مگر وہ شخص کہ اپنی جان اور مال

وماله فلم یرجع من ذلک بشیء رواه البخاری وفی صحیح ابی عوانة
لیکر جا نکلے پھر ان میں سے کچھ نہ لاوے اسکو بخاری نے روایت کیا اور ابو عوانہ کی صحیح

وصحیح ابن حبان عن جابرؓ ما من ایام افضل من عشر ذی الحجة
اور ابن حبان کی صحیح میں جابرؓ سے روایت ہے کہ عشرہ ذی الحجہ سے کوئی دن افضل نہیں ہے

قال العلماء لو نذر احد صیام افضل ایام السنة انصرف الی هذه
علماء کہتے ہیں اگر کوئی شخص سال میں سے افضل دنوں کے روزوں کی منت مانے تو ان

الایام وان نذر صوم یوم افضل من سائر الایام فالی یوم عرفة
دنوں کی طرف متوجہ ہوا اور اگر تمام دنوں سے افضل دن کے روزہ کی منت مانے تو یوم عرفہ کی طرف متوجہ ہو

وان نذر یوم افضل یوم من الاسبوع فالی یوم الجمعة والمختار
اور اگر ہفتہ میں سے افضل دن کی منت مانے تو جمعہ کے دن کی طرف متوجہ ہو اور مختار

ان ایام هذه العشر افضل لما فیها من عرفة ولیالی عشر
یہ ہے کہ اس عشرہ کے دن اس واسطے افضل ہیں کہ انہیں عرفہ کا دن ہوتا ہے اور عشرہ رمضان کی

رمضان لما فیها من لیلة القدر وهذا هو القول الفصل وقد جاء
راتیں اسلیے افضل ہیں کہ انہیں لیلۃ القدر ہے اور قول فیصل یہی ہے اور بیشک

فی صیام عشر ذی الحجة وفضیلته واستحبابه ایضا احادیث ای
عشرہ ذی الحجہ کے روزوں میں اور اسکی فضیلت اور استحباب میں احادیث آئی ہیں یعنی

فی تسعة ایام منه فقد روی ابو داود والنسائی عن بعض ازواج
اس عشرہ کے نو دنوں میں سو ابو داؤد و نسائی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

النبی صلی الله علیه وسلم تسعة ایام ذی الحجة ویوم عاشوراء
بعض ازواج مطہرات سے روایت کیا ہے کہ ذی الحجہ میں سے نو دن اور روز عاشوراء

والضحیٰ وروی ابن مسعود فی هذا من رسول الله صلی الله علیه
سورہ والضحیٰ اور ابن مسعود رضی اللہ نے اسکی ثواب میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

وسلم وعدا جمیلا واجرا جزیلا وجاء مثل هذا فی مذهب
نیک وعدہ اور اجر روایت کیا ہے اور ایسا ہی امام احمدؒ کے مذہب میں

احمد وذکر ولهذا الاثر عن ابن مسعود قال احمد ویقوی هذا
آیا ہے اور ابن مسعود رضی کی یہی اثر استدلال میں ذکر کی ہے امام احمدؒ کہتے ہیں اور اسکی تقویت روایت کرتی ہے

ما جاء عن علیؓ انه امر رجلا ان یصلی بضعفاء القوم اربع
جو علی رضی سے آئی ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو حکم کیا کہ ضعیف ناتوان لوگوں کو

رکعات بلا تکبیر وخطبة وذکر البخاری فی ترجمة باب ان انسا
چار رکعت بے تکبیر اور بے خطبہ پڑھاوے اور بخاری نے باب کے ترجمہ میں ذکر کیا ہے کہ انس رضی نے

جمع اهله وولده فی الزاویة موضع علی فرسخین من البصرة و
اپنی اہل اور اولاد کو موضع زاویہ میں جو بصرہ سے دو کوس کے فاصلہ پر واقع ہے جمع کیا اور

صلی صلوٰة العید کجمع اهل السواد ویصلون رکعتین مثل صلوٰة
عید کی نماز گرد نواح کے لوگوں کے ساتھ پڑھی اور وہ لوگ دو رکعت عید کی نماز کی

العید مع الامام وقال الکرمانی لو فات صلوٰة العید مع الامام
طرح امام کے ساتھ پڑھا کرتے تھے اور کرمانی کہتا ہے اگر عید کی نماز امام کے ساتھ ہاتھ نہ آوے تو

قال مالک والشافعی یصلی رکعتین وقال احمد اربع رکعات وخیر
امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کہتے ہیں کہ دو رکعت پڑھ لے اور امام احمدؒ کہتے ہیں چار رکعت پڑھ لے اور امام

عند ابی حنیفة رحمة الله علیه ان شاء صلی وان شاء لم یصل وعلی
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اختیار ہے چاہے پڑھے اور چاہے نہ پڑھے اور اگر

تقدیر ان یصلی خیر بین الرکعتین واربع رکعات والله اعلم
پڑھے تو پھر اختیار ہے کہ دو رکعت پڑھے یا چار رکعت پڑھے والله اعلم

شهر ذی الحجة
ذی الحجہ کا مہینا

عن ابن عباسؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
ابن عباس رضی سے روایت ہے کہتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

يأخذ من شعره ولا من اظفاره وفي جامع الاصول من حديث
بال نہ منڈوائے اور نہ ناخن کتروائے اور جامع الاصول میں مسلم کی حدیث

مسلم عن عمر بن مسلم ابن عمار الليثي قال كنا في حمام قبيل من
عمر بن مسلم بن عمار لیثی سے ہے کہا ہے کہ ہم اضحی کے نزدیک ایک حمام میں

يوم الاضحى فاطلى بعضنا وجماعة فقال بعض اهل الحمام قد نهوا
حمام میں تھے پھر ایک جماعت نے ہم میں سے لیپ کیا یعنی نورہ لگایا تب حماموں میں سے کسی نے کہا اس سے منع

من هذا ثم لقيت سعيد بن المسيب فذكرت له قول الحمامي فقال
کرتے ہیں پھر میں سعید بن المسیب سے ملا تو میں نے اسی حمامی کا قول ذکر کیا انہوں نے جواب دیا

يا ابن اخي هذا حديث نسيه الناس وتركوه حدثتني ام سلمة
اے بھتیجے یہ وہ حدیث ہے کہ اسکو لوگ بھول گئے ہیں اور چھوڑ دی ہے مجھے ام سلمہ نے جو نبی صلی اللہ

زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت قال رسول الله صلعم
علیہ وسلم کی بی بی ہیں کہا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا

من رای هلال ذي الحجة الحديث واما يوم عرفة فقد اختلف
جسنے ذی الحجہ کا چاند دیکھا آخر حدیث تک اور یوم عرفہ کا دن سو اسمیں اختلاف ہے

في انه افضل او يوم الجمعة وقيل عرفة افضل ايام السنة والجمعة
کہ یہ روز افضل ہے یا جمعہ کا دن اور کوئی کہتا ہے عرفہ سال کے دنوں سے افضل ہے اور جمعہ

افضل ايام الاسبوع والدلائل باسرها مذكورة في كتاب سفر
ہفتہ کے دنوں سے افضل ہے اور تمام دلائل کتاب سفر السعادۃ کے

السعادة في باب الجمعة وصوم يوم عرفة الجمهور على انه سنة وقيل
باب جمعہ میں مذکور ہیں اور روزہ عرفہ کا تو علماء جمہور کے نزدیک سنت ہے

سنة لغير الواقفين بعرفة وعن ام الفضل بنت الحارث ان
اور کوئی کہتا ہے ان لوگوں کو سنت ہے جو عرفات پر نہیں ہیں اور ام الفضل بنت الحارث سے روایت ہے کہ

ناسا تماروا عندها يوم عرفة في صيام رسول الله صلى الله عليه وسلم
عرفہ کے روز انکے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزہ میں لوگوں کو تکرار ہوا

فقال بعضهم هو صائم وقال بعضهم ليس بصائم فارسلت اليه
بعض نے کہا حضرت روزہ سے ہیں اور کسی نے کہا روزہ سے نہیں ہیں سو انہوں نے حضرت صلعم کو دودھ کا

وثلثة ايام من كل شهر ومن اول الاثنين فيه ومن اول الخميس فيه
اور ہر مہینہ میں سے تین دن اور شروع مہینے سے پہلے پیر کا دن اور شروع سے پہلے جمعرات کا دن

وفي رواية اخرى كان يصوم العشر وثلثة ايام من كل شهر وما
اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلعم اس عشرہ میں اور ہر ایک مہینہ میں تین دن روزے رکھا کرتے تھے اور وہ جو

روى مسلم والترمذي وابوداود عن عائشة رضي الله عنها قالت
مسلم اور ترمذی اور ابوداؤد عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتی ہیں

ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم صائما في العشر قط فلا ينافيه
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس عشرہ میں کبھی روزہ رکھتے نہیں دیکھا سو یہ روایت اسکی منافی نہیں ہے

لانها انما اخبرت عن عدم رؤيتها فلعلها لم تطلع على صيام
کیونکہ عائشہ رض نے تو یہ ہی خبر دی ہے کہ میں نے نہیں دیکھا تو شاید کہ عائشہؓ کو رسول اللہ

رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان له مانع منه من مرض او سفر
صلے اللہ علیہ وسلم کے روزہ کی اطلاع نہیں ہوئی اور انکو اس سے کوئی مانع ہوا ہو بیماری یا سفر

او غيرهما هذا ويلزم مما ورد في فضل مطلق العمل الصالح في هذا
یا سوا انکے کچھ اور یہ یاد رکھو اور یہ جو اس عشرہ میں مطلق عمل صالح کی فضیلت ثابت ہوتی ہے

العشر فضل الصوم ايضا ومن السنن التي تركها الناس ان من اراد
اس سے روزہ کی بھی فضیلت لازم آتی ہے اور ان سنتوں میں سے جنکو لوگوں نے چھوڑ رکھا ہے یہ ہے کہ جو شخص

ان يضحي فرضا كان او نفلا فلا ينبغي ان ياخذ من شعره وظفره
قربانی کرنا چاہے فرض ہو یا نفل سو اسکو نہیں چاہیے کہ بال منڈوائے اور ناخن کتروائے

حتى يضحي فقد روى مسلم عن ام سلمة انها قالت قال رسول الله
جب تک قربانی نہ کرے پس بیشک مسلم نے ام سلمہؓ سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

صلى الله عليه وسلم اذا دخل العشر واراد بعضكم ان يضحي فلا يمس
علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب یہ عشرہ آ جائے اور تم میں سے کوئی قربانی کا ارادہ کرے تو اپنے بالوں

من شعره وبشره شيأ وفي رواية فلا ياخذن شعرا ولا يقلمن
اور بدن کو ذرا نہ چھوئے اور ایک روایت میں ہے تو بال نہ منڈوائے اور ناخن نہ

ظفرا وفي رواية من رأى هلال ذي الحجة واراد ان يضحي فلا
کتروائے اور ایک روایت میں ہے جس نے ذی الحجہ کا چاند دیکھا اور قربانی کا ارادہ ہو تو اپنے

في غير رواية الاصول انه لا يكره لما روي عن ابن عباس رض انه
اصول کی روایت سے علاوہ اگلا یہ روایت ہے کہ یہ مکروہ نہیں ہے کیونکہ ابن عباس سے روایت ہے کہ انہوں نے

فعل ذلك بالبصرة كذا في التبيين وفي الجامع الصغير البرهاني
بصرہ میں ایسا کیا تھا یہ تبیین میں ہے اور جامع الصغیر برہانی میں ہے

ان قولهم التعريف الذي يصنع الناس ليس بشيء لم يرد به
کہ علماء کا یہ قول کہ تعریف جسکو لوگ کرتے ہیں کچھ نہیں ہے اس سے مشروع

نفي الشرعية لانه دعاء وتسبيح وتضرع الى الله تعالى وانما
ہونے کی نفی مراد نہیں ہے کیونکہ یہ تو دعا اور تسبیح اور اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں تضرع ہے بلکہ اس سے

اراد به نفي وجوبه ونفي كونه سنة كذا في كتاب نجم الدين
مراد وجوب کی نفی اور سنت ہونے کی نفی ہے یہ ذکر نجم الدین بلخی کی

البلخي وفي الجامع الصغير والتعريف الذي يصنع الناس
کتاب میں ہے اور جامع الصغیر میں ہے اور وہ تعریف جسکو لوگ عمل میں لاتے ہیں

ليس بشيء وذلك ان جميع الصلحاء والعارفين يجتمعون
کچھ نہیں ہے اور تعریف یہ ہوتی ہے کہ تمام صلحاء اور عارف جمع ہوتے ہیں عرفہ کے

في يوم عرفة في كل بلدة ويهللون ويكبرون شبه الحاج
روز ہر ایک شہر میں جمع ہوتے ہیں اور تہلیل اور تکبیر پڑھتے ہیں جیسے حاجی

في عرفات فذلك ليس بشيء يعني ليس بشيء من السنة
عرفات میں پڑھتے ہیں سو یہ امر کچھ نہیں ہے یعنی سنت میں سے نہیں ہے

ولكن هو في نفسه من جملة الديانات والخيرات وفعل
پر بجائے خود ایک دیانت اور خیرات اور خیرات میں سے ہے

الخيرات وذكر في الكافي وقيل يستحب لانه تشبه باهل
کرنے کی بات ہے اور کافی میں ذکر کیا اور کوئی کہتا ہے کہ مستحب ہے کیونکہ اہل طاعت کی

الطاعة فيكون لهم ثوابهم هكذا نقل في سنن الهدى
مشابہت ہوگی سو ان کو انکا سا ثواب ہوگا یہ سنن الہدیٰ میں منقول ہے

ولا يخفى ان الذكر والتسبيح والتهليل والدعاء
اور یہ بات ظاہر ہے کہ ذکر اور تسبیح اور تہلیل اور دعاء

بقدح لبن وهو واقف على بعيره بعرفة فشربه متفق عليه وقال
پیالہ بھیجا اور حضرت صلعم عرفات میں اپنے اونٹ پر سوار کھڑے تھے پس آپ نے وہ پی لیا مسلم اور بخاری نے اس حدیث کو روایت کیا اور
روي نحو هذا الحديث عن ميمونة ايضا وقال الترمذي في الباب
ایسی ہی حدیث میمونہ سے بھی روایت ہوئی ہے اور ترمذی کہتا ہے اس باب میں
عن ابي هريرة وابن عمر وقد روي عن ابن عمر قال حججت مع النبي
ابو ہریرہ رضہ اور ابن عمر سے روایت ہے اور ابن عمر سے بھی روایت ہے وہ کہتا ہے کہ حج کیا میں نے نبی صلے اللہ
صلى الله عليه وسلم فلم يصمه يعني يوم عرفة ومع ابي بكر فلم يصمه
علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا سو آپ نے اس روز یعنی عرفہ کے روز روزہ نہیں رکھا اور ابو بکر کے ساتھ سو انہوں نے بھی روزہ نہیں رکھا
ومع عمر فلم يصمه وانا لا اصومه ولا امر به ولا انهى عنه والعمل
اور عمر کے ساتھ سو انہوں نے بھی روزہ نہیں رکھا اور میں بھی روزہ نہیں رکھتا ہوں اور نہ کسی کو کہتا ہوں اور نہ منع کرتا ہوں اور اکثر
على هذا عند اكثر اهل العلم يستحبون الافطار بعرفة ليتقوى
علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے کہ عرفہ کے دن افطار بہتر جانتے ہیں تاکہ آدمی میں
به الرجل على الدعاء وقد صام بعض اهل العلم يوم عرفة بعرفة
دعا کرنے کی قوت باقی رہے اور بیشک بعضے علماء نے عرفہ کے دن عرفات پر روزہ رکھا ہے
انتهى وقد ورد في فضل يوم عرفة انه يكفر السنة التي بعده والتي
انتہی اور بیشک روزہ عرفہ کی فضیلت میں یہ آیا ہے کہ روزہ عرفہ ایک سال آئندہ اور ایک سال گذشتہ کا کفارہ
قبله فالمختار ان صوم عرفة مستحب الا للحاج اذا لم يقووا على الدعاء
ہوتا ہے پس مختار یہی ہے کہ روز عرفہ کا روزہ مستحب ہے مگر حاجیوں کو اگر دعا اور احکام
والاجتهاد فيه والله اعلم ومما ينبغي ان ينبه عليه بيان حكم التعريف
ادا کرنے کی قوت نہ رکھتے ہوں پس واللہ اعلم اور ان احکام میں سے جنکا جتا دینا مناسب ہے عرفہ بنانے کا حکم بیان کرنا ہے
الذي يفعله بعض الناس في البلاد فاعلم انه قد ذكر بعض علمائنا
جسکو بعضے لوگ شہروں میں کر لیتے ہیں سو سمجھ لے کہ بعضے حنفی علماء نے ذکر
الحنفية ان التعريف وهو ان يجمع الناس يوم عرفة في بعض المواضع
کیا ہے کہ تعریف یعنی عرفہ کے روز کسی جگہ میں لوگوں کا جمع ہونا تاکہ عرفات پر ٹھہرنے والوں سے
تشبها بالواقفين بعرفة ليس بشيء وعن ابي يوسف ومحمد
تشابہ ہو کچھ چیز نہیں ہے اور امام ابو یوسف رح اور امام محمد رح سے

شرح مواقف عربی
حاشیہ میر زاہد امور عامہ شرح مواقف
[illegible] الاسلام از مولوی عبد الحق [illegible]
تفسیر حقانی
سراجی نظامی
[illegible] ترجمہ اردو سراجی [illegible]
[illegible] مجتبائی
[illegible] العرفی [illegible] نظامی
[illegible]
[illegible] نظامی
دستور المبتدی [illegible] نظامی
ایضاً [illegible]
[illegible] از مولانا بحر العلوم مجتبائی
[illegible] اکبری [illegible] منظوم نظامی
[illegible] الارواح محشی [illegible] جدید
مطبوعہ مجتبائی
[illegible] میر نظامی
[illegible]
ایضاً نظامی
[illegible] محشی مجتبائی [illegible]
شرح [illegible] کامل محشیہ کلان نظامی
کافیہ محشی مع شرح فارسی مجتبائی —
شرح ملا [illegible] مجتبائی —
[illegible] حکمت [illegible] مع [illegible]
[illegible]
شرح سلم [illegible] بحر العلوم مجتبائی —
[illegible]
[illegible]
[illegible] محشی [illegible]

شرح ہدایۃ الحکمۃ
[illegible]
میر زاہد ملا جلال محشی [illegible]
قطبی شرح شمسیہ [illegible]
[illegible] مجتبائی —
تحفۃ [illegible] مع حل [illegible] مجتبائی
[illegible] احادیث
سید المرسلین مع [illegible]
[illegible]
[illegible] عربی —
[illegible] العلوم عربی —
[illegible]
[illegible] عربی —
مکتوبات حضرت شیخ عبد الحق [illegible]
[illegible] حضرت
[illegible] حضرت مرزا مظہر جانجاناں
شہید مع [illegible] حضرت قاضی
ثناء اللہ پانی پتی و حضرت شاہ ولی اللہ
محدث دہلوی و حضرت شاہ غلام علی
[illegible] مجتبائی —
مقامات مظہری [illegible] حضرت مرزا
صاحب کے حالات اور مقامات اور کرامات
اور معمولات وغیرہ [illegible]
حضرت شاہ غلام علی [illegible]
[illegible] —
[illegible] مصنفہ حضرت [illegible]
[illegible]
[illegible] مجتبائی
[illegible]

ہدایۃ الطالبین فارسی مجتبائی
[illegible] حضرت شاہ احمد سعید صاحب
نقشبندی مجددی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] حضرت قطب زمان
شاہ غلام علی [illegible]
[illegible]
پیر صاحب [illegible]
یہ کتاب عجیب و غریب [illegible] —
[illegible]
[illegible] مع حاشیہ [illegible]
[illegible] صاحب [illegible]
[illegible] مجتبائی
[illegible] القلوب فارسی —
شفاء العلیل مع ترجمہ [illegible]
[illegible] السبیل [illegible]
کمالات عزیزی مع [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] حضرت شاہ کلیم اللہ
جہان آبادی مجتبائی —
[illegible] صاحب [illegible]
ارشاد الطالبین از حضرت قاضی
ثناء اللہ پانی پتی
تذکرہ غوثیہ [illegible]
تحفۃ [illegible]
[illegible] مجتبائی

نظام المدارس از حضرت نظام الدین
[illegible]

حمائل شریف [illegible]

الحمد للہ کہ اس مطبع مجتبائی [illegible]
[illegible] ہندوستان میں [illegible]
[illegible]
[illegible] حمائل شریف بطرز
[illegible]
[illegible] —
اس حمائل [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

لا باس به لانها مشروعة في كل الامكنة والازمان ولكن
کوئی ڈر کی بات نہیں کیونکہ یہ سب ہر جگہ اور ہر وقت مشروع ہیں لیکن

الكلام في لباس الاحرام والتلبية وسائر اداب الحج التي
احرام کے لباس پہننا اور لبیک پکارنے میں اور حج کے تمام آداب میں جنکو

يفعلها الواقفون في ذلك المقام فان الظاهر اختصاصها
اس مقام میں موجود ہونیوالے لوگ کرتے ہیں کلام ہے کیونکہ ظاہر حال یہ ہے کہ انہی سے خاص ہیں

بهم والله اعلم بحقيقة المرام هذا واما سائر العبادات
اور اللہ حقیقت حال کو خوب جانتا ہے یہ یاد رکھو اور رہے اور تمام عبادات

والادعية والاحكام فمذكورة في كتب الفقه ورسائل
اور دعائیں اور احکام سو فقہ کی کتابوں میں اور مناسک کے رسالوں میں

المناسك فليطلب ثمه ولكن هذا اخر ما قصدنا ايراده في هذه
مذکور ہیں وہاں سے ڈھونڈ لینا چاہیے اور یہ چاہئے اس مقصد کی تمامی سے جسکو ہم اس رسالہ میں لانا

الرسالة واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين وصلى الله
چاہتے تھے اور ہمارا آخری دعوا ہے کہ سب تعریف واسطے اللہ پروردگار عالم کے ہے اور اللہ رحمت کرے

على سيد المرسلين وامام المتقين محمد وآله واصحابه واتباعه
مرسلین کے پیشوا اور متقیوں کے امام یعنی محمد صلعم پر اور انکے آل و اصحاب اور اتباع پر

هداة طريق الحق ومحيي علوم الدين امين امين امين
کہ حق کے راستہ کی ہدایت اور دینی علوم کے زندہ کرنیوالے ہیں آمین آمین آمین

واضح ہو کہ کاپی رائٹ اس کتاب کا بذریعہ رجسٹری باضابطہ محفوظ کیا گیا ہے کوئی شخص بلا اجازت راقم اسکے طبع کا مجاز نہیں ہاں جسقدر نسخے مطلوب ہوں کتبخانہ تجارت مطبع ہذا سے طلب فرمائیں فقط

راقم

اعلان

چونکہ اس کتاب کے

بامحاورہ ترجمہ کرانے اور زیر حل لغات میں

مطبع کی ایک رقم کثیر صرف ہوئی ہے لہذا جملہ حقوق

اسکے بحق مطبع ہذا بذریعہ رجسٹری محفوظ کیے گئے ہیں

کوئی شخص بلا اجازت صریح اسکے طبع کا مجاز نہیں

کاپی رائٹ محفوظ ہے فقط

وبعد

المشتہر محمد عبد الاحد [illegible]

To: www.al-mostafa.com